پہلا کتابچہ

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل



unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

ISBN 92-9223-032-8

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور ان ہی مسائل سے دوچار ہے جو سب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔ تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیم ''سب کے لئے'' (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔ تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم و تعلّم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔ یونیسکو کی تیار کردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔ حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنا دیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کر سکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں مدد و معاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کر رہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

اس کتابچے میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کیا ہے اور اساتذہ، طلباء، والدین اور کمیونٹی کے لیے اس کے فوائد کیا ہیں۔ یہ کتابچہ آپ کے اسکول میں پہلے سے موجود ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی نشان دھی بھی کرے گا اور یہ بھی بتائے گا کہ اس قسم کا ماحول بنانے کے لیے کہاں کہاں بہتری کی ضرورت ہے اور یہ کہ ایسی بہتری کے لیے کیسے منصوبہ بندی کی جائے۔ نیز یہ کتابچہ یہ بھی بتائے گا کہ اس سمت میں ہونے والی تبدیلی پر نظر کیسے رکھی جائے اور اس کا جائزہ کس طرح لیا جائے۔

معاونات: (Tools)

1.1 ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کیا ہے اور یہ کیوں اہم ہے؟

- ☆ ''ہمہ گیر اور تعلّم دوست'' ماحول سے کیا مراد ہے؟
- ☆ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے اہم عناصر کیا ہیں؟
- ☆ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے فوائد کیا ہیں؟

1.2 ہم اس وقت کہاں کھڑے ہیں؟

- ☆ کیا ہمارا اسکول پہلے سے ہی ہمہ گیر تعلّم دوست اسکول ہے؟
- ☆ ہمارا اسکول کس طرح ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول اسکول بن سکتا ہے؟
- ☆ تبدیلی کس طرح لائی جائے اور اسے کیسے برقرار رکھا جائے؟

1.3 ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے اقدامات:

- ☆ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے کس طرح منصوبہ بندی کی جائے؟
- ☆ اپنی کارکردگی (Progress) کی نگرانی کس طرح کی جائے؟

1.4 ہم نے کیا سیکھا؟

معاونت: 1.1

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کیا ہے اور یہ کیوں اہم ہے؟

ہمہ گیریت (inclusive) سے مراد کلاس اور اسکول میں ایسی بنیادی تبدیلیاں ہیں جن کی مدد سے عام بچوں کے ساتھ ساتھ مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل بچے بھی کلاسوں اور اسکولوں میں کامیاب ہو سکیں۔ یہ تبدیلیاں نہ صرف اُن بچوں کے لیے کارآمد ہوں گی، جن کو ہم اکثر ''خصوصی ضرورتوں'' (children with special needs) کے بچے سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں، بلکہ یہ تبدیلیاں جملہ طالب علموں، اُن کے والدین، اساتذہ، منتظمین اور کمیونٹی کے ہر اُس شخص کے لیے مفید ہوں گی جو اسکول کی بہتری کے لیے کام کرتا ہے۔

''ہمہ گیر'' اور ''تعلّم دوست'' سے کیا مراد ہے؟

برسوں سے ''ہمہ گیریت'' (inclusive) کی اصطلاح سے یہ مراد لی جاتی رہی ہے کہ عام کلاس روم میں عام بچوں کے ساتھ کسی معذوری والے بچوں کو بھی شامل کرنا۔ لیکن اِس معاونت میں ''ہمہ گیر'' کو اور زیادہ وسیع تر معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

''ہمہ گیریت'' میں وہ تمام بچے شامل ہیں، جو جسمانی یا ذہنی معذوری سے دوچار ہیں، جو سُن نہیں سکتے، دیکھ نہیں سکتے، چل نہیں سکتے یا سیکھنے کے عمل میں سست ہیں۔ اِن میں وہ بچے بھی شامل ہیں جو کلاس چھوڑ چکے ہیں یا جنہیں اسکول سے نکال دیا گیا ہے یا جو کلاس میں استعمال ہونے والی زبان سے ناواقف ہیں یا وہ زبان بول نہیں سکتے یا بیمار ہونے یا بھوک کی وجہ سے یا کارکردگی اچھی نہ ہونے یا مختلف مذہب یا فرقے کی بنا پر کلاس چھوڑنے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اِن میں ایسے بچے بھی ہو سکتے ہیں جو کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں۔ اِن میں وہ تمام بچے اور بچیاں شامل ہیں جن کو اسکول آنا چاہیئے مگر وہ اسکول نہیں آتے، خصوصاً وہ بچے اور بچیاں جو گھر پر یا کھیتوں میں یا کسی بھی جگہ کام کرتے ہوں اور وہ خاندان کی بقا کے لیے مزدوری پر مجبور ہوں۔ یہ ذمہ داری ہم تمام اساتذہ کی ہے کہ ایسے بچوں کو اسکول تک لانے کے لیے اپنے تمام تر دستیاب وسائل بروئے کار لائیں اور اسکول انتظامیہ، علاقے کے لوگوں، خاندانوں، بچوں، تعلیمی اداروں، صحت کی معلومات دینے والے اداروں، مقامی رہنماؤں وغیرہ سے، اِس قسم کے بچوں کی تلاش کے لیے مدد حاصل کریں، تاکہ علاقے کے تمام بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جا سکے۔

علاوہ ازیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض علاقوں میں بچے اسکول میں داخل تو ہو جاتے ہیں مگر اُن میں سے بعض بچوں کو تعلیمی عمل میں شرکت اور سیکھنے سے دور رکھا جاتا ہو۔ مثال کے طور پر اِس قسم کے بچوں میں حسب ذیل ہو سکتے ہیں:۔

- جن کے لیے سبق/درسی کتب اُن کی مادری زبان میں نہیں لکھی گئی ہوں؛
- جنہیں کبھی بھی تعلیمی سرگرمی میں حصہ لینے کے لئے نہ کہا جاتا ہو؛
- جو تعلیمی سرگرمی میں حصہ لینے کے لیے اپنے آپ کو کبھی پیش نہ کرتے ہوں؛
- جو تختہ سیاہ یا درسی کتب کو دیکھ نہ سکتے ہوں یا استاد کی آواز سن نہ سکتے ہوں،
- جن کی تعلیمی کارکردگی اچھی نہ ہو اور نہ ہی سیکھنے میں اُن کی مدد کی کوئی کوشش کی جاتی ہو۔

یہ ایسے بچے بھی ہو سکتے ہیں جو کلاس میں پچھلی نشست پر بیٹھتے ہوں، اور جو اچھی طرح کچھ نہ سیکھنے کی بنا پر کلاس کو مکمل طور پر چھوڑ جاتے ہوں یا نکال دیئے جاتے ہوں۔ اساتذہ کی حیثیت سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم تعلیم و تعلّم کا ایک ایسا ماحول پیدا کریں جس میں تمام بچے کچھ سیکھ سکیں اور وہ محسوس کریں کہ وہ بھی سیکھنے کے عمل میں شامل ہیں۔

تعلُّم دوست ماحول کیا ہے؟

بہت سے اسکول ''بچہ دوست ماحول'' (child friendly environment) بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ وہ ماحول جہاں بچوں کو اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق بھرپور انداز میں سیکھنے کا حق ملتا ہو۔ جس کا مقصد صرف مضامین اور امتحانات پر زور دینے کی بجائے ہر بچے کی شرکت اور اسکول میں تعلیم و تربیت کے حصول پر توجہ دی جاتی ہو۔ اسکول کا ''بچوں کے لئے دوستانہ'' ہونا بہت اہم ہے، مگر بہتر تعلیمی ماحول کے لیے یہی سب کچھ کافی نہیں۔

بچے اسکول میں سیکھنے کے لیے آتے ہیں، لیکن استاد کی حیثیت سے ہم بھی ہمیشہ سیکھنے کے عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ ہم خود بھی اپنے طالب علموں کو پڑھانے کے دوران بہت سی نئی چیزیں سیکھتے ہیں۔ ہم زیادہ مؤثر اور پُر لطف طریقے سے پڑھانا سیکھتے ہیں تاکہ طالب علموں کو یہ سکھا سکیں کہ وہ کیسے پڑھیں اور کس طرح حساب کے سوال حل کریں۔ اِس عمل سے ہم بھی اپنے طالب علموں سے نئی چیزیں سیکھ لیتے ہیں۔ یہ کتابچہ اس سمت میں پہلا قدم ہے۔

''تعلُّم دوست ماحول'' بچوں اور استاد دونوں کے لیے دوستانہ ہوتا ہے۔ یہ ماحول طالب علموں اور اساتذہ کے مل جل کر سیکھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ بچے کو تعلیم و تعلُّم کے محور میں جگہ دیتا ہے اور اِس میں اُن کی عملی شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ ماحول اساتذہ کی حیثیت سے ہماری ضروریات اور دلچسپیوں کو بھی پورا کرتا ہے تاکہ ہم بہتر سے بہتر انداز سے بچوں کو تعلیم فراہم کر سکیں۔

تکمیلی سرگرمی: ہمہ گیر تعلُّم دوست کلاس روم کو سمجھنا:

آپ کے خیال میں درج ذیل کلاسوں میں سے کون سی کلاس ہمہ گیر تعلُّم دوست ہے؟

کلاس (الف)

40 بچے لکڑی کے بنچوں پر ڈیسکوں کے پیچھے کھلی کاپیوں اور ہاتھوں میں قلم لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ استانی جماعت سوئم کی درسی کتاب سے ایک کہانی تختہ سیاہ پر نقل کر رہی ہے اِس یقین کے ساتھ کہ وہ ہو بہو وہی کچھ لکھ رہی ہے جو کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ استانی نے جو کچھ لکھا ہے دائیں طرف بیٹھے ہوئے لڑکے اپنی اپنی کاپیوں پر نقل کر رہے ہیں۔ اور بائیں طرف بیٹھی ہوئی لڑکیاں اس بات کا انتظار کر رہی ہیں کہ استانی کب اُن کے سامنے سے ہٹے اور وہ بھی اسے اپنی اپنی کاپی میں نقل کر لیں۔ استانی لکھتے ہوئے پوچھتی ہے: ''میں جو کہانی لکھ رہی ہوں کیا آپ سب اِسے اپنی اپنی کاپیوں پر لکھتے جا رہے ہیں؟'' ہر ایک کا یہی جواب ہے، ''جی ہاں، ٹیچر''۔

کلاس (ب)

بچوں کے دو گروپ دائرے کی شکل میں فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ دونوں گروپوں میں لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔ تیسری جماعت کی ایک استانی بچوں کو اشکال بنانا سکھا رہی ہے۔ ایک گروپ ''دائرے'' کے متعلق بات کر رہا ہے۔ استانی نے انہیں عام استعمال میں آنے والی گول شکل کی چیزیں دکھائیں، جو اُس نے بچوں کو گھر سے لانے کے لیے کہی تھیں۔ بچے اِن چیزوں کو دیکھتے ہیں اور پھر دائرے کی شکل میں بنی ہوئی دوسری چیزوں کی فہرست بناتے ہیں۔ دوسرے گروپ میں کچھ بچوں نے گول تہہ کیے ہوئے اخبار پکڑ رکھے ہیں جو لمبی چھڑی کی طرح نظر آ رہے ہیں۔ استانی ایک نمبر پکارتی ہے اور اس نمبر والی بچی اپنی چھڑی فرش پر اس طرح رکھ دیتی ہے کہ اس سے ایک ''مربع'' شکل بننا شروع ہو جاتی ہے۔ ایک سماعت سے محروم بچہ اپنی چھڑی دیگر چھڑیوں کے ساتھ اس طرح رکھ دیتا ہے کہ اُس سے ایک ''مستطیل'' شکل بن جاتی ہے اور پھر وہ مسکرا کر استانی کی طرف دیکھتا ہے۔ استانی بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہے اور کہتی ہے ''بہت خوب''، ایسا کرتے ہوئے وہ اس بات کا اطمینان کرتی ہے کہ جب بھی وہ کچھ کہہ رہی ہو تو بچہ اس کے ہلتے ہوئے ہونٹ دیکھ سکے۔ کسی بچے کی ماں جس نے کلاس کی معاون کے طور پر ایک ہفتے کے لیے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کر رکھی ہیں، اس کے بازو کو تھپکتی ہے اور پھر ایک دوسرے طالب علم کی طرف مڑ جاتی ہے، جس کی سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ ایک نئی شکل بنانے کے لیے اُس نے اپنی چھڑی کہاں پر رکھنی ہے۔

اب درج ذیل سوالات کے جواب دیں:

- آپ کے خیال میں اِن میں سے کون سی کلاس ''ہمہ گیر اور تعلُّم دوست'' ہے؟
- آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کس طرح ایک ہمہ گیر اور تعلُّم دوست کلاس ہے؟ ذہن پر زور دیں اور لکھیں؟

1. ----------
2. ----------
3. ----------

اپنے کسی ساتھی کے ساتھ اِن کا موازنہ کریں۔ یہ دیکھیں کہ کون کون سی باتیں آپ دونوں میں ایک جیسی اور کون کون سی مختلف ہیں؟

شاید آپ کی مذکورہ بالا باتوں میں یہ باتیں شامل ہوں کہ بچے کس طرح بیٹھتے ہیں، تدریسی مواد کس قسم کا ہے، کلاس میں کون ہے اور ایک دوسرے سے اُن کا رویّہ کیسا ہے؟ دونوں کلاسوں میں یہ باتیں مختلف ہو سکتی ہیں اور اِن سے اندازہ ہوتا ہو کہ تعلُّم کا یہ ماحول کیسا ہے۔ درج ذیل گوشوارہ ایک روایتی کلاس اور مجوزہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے فرق کو واضح کرتا ہے۔ آپ اِس کے علاوہ بھی بہت کچھ سوچ سکتے ہیں۔ ایک ہمہ گیر تعلُّم دوست کلاس ہمیں اپنے بچوں کے ساتھ بہتر تعلق قائم کرنے اور ممکنہ حد تک اُن کی مدد کرنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے تاکہ بچے اپنی پوری استعداد سے سیکھنے کے عمل سے مستفید ہو سکیں۔

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی خاص خاص باتیں

	روایتی کلاس	ہمہ گیر تعلُّم دوست کلاس
آپس کا تعلق	فاصلاتی (استانی اپنی پشت طالب علموں کی طرف کرتے ہوئے اُن سے مخاطب ہوتی ہے)	دوستانہ اور گرمجوش (استانی ایک ساعت سے محروم بچے کے ساتھ بیٹھتی ہے اور اُس کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہے۔ معاون ماں اِس بچے کی تعریف کرتی ہے اور دیگر بچوں کی مدد کرتی ہے)۔
کون کلاس میں موجود ہے	استاد اور طالب علم تقریباً ایک جیسی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔	استاد، طالب علم اور معاون ماں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل ہیں۔
بیٹھنے کا انتظام	ہر کلاس میں بیٹھنے کا یکساں انتظام (تمام بچے لائنوں میں ڈیسکوں پر بیٹھے ہیں، کمرے کے ایک طرف بچیاں اور دوسری طرف بچے ہیں)	بیٹھنے کے مختلف انتظامات، مثلاً: لڑکیاں اور لڑکے فرش پر دو دائروں کی شکل میں بیٹھے ہیں یا میزوں کے گرد اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں۔
درسی مواد	درسی کتاب، کاپی، استاد کے لیے تختہ سیاہ	تمام مضامین کے لیے مختلف قسم کا مواد، مثلاً: حساب کے لیے اخبارات سے ترتیب دیا گیا مواد، زبان کی کلاس کے لیے پوسٹر وغیرہ۔
وسائل	استانی بچوں کے ساتھ بات چیت کرتی ہے مگر بغیر کسی اضافی درسی مواد کے	استانی کلاس کے لیے ایک روز قبل منصوبہ بندی کرتی ہے، وہ کلاس میں استعمال ہونے والی (teaching aids) کے لانے کے لیے بچوں کو بھی شامل کرتی ہے۔
جائزہ	معیاری تحریری امتحانات	قابل اعتماد جائزہ، مشاہدات، بچوں کے بنائے ہوئے نمونے (samples) جیسے کہ کوائف نامے (portfolios)۔ (پانچواں کتابچہ دیکھئے)۔

ماحاصلِ سرگرمی: ہماری صورت حال کیا ہے؟

درج بالا گوشوارہ میں ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس کے جو عناصر دیے گئے ہیں، ان پر غور کریں اور اپنے آپ سے درج ذیل سوال پوچھیں:۔

- میں کس قسم کی کلاس میں کام کرتا ہوں؟
- میں اپنی کلاس کو زیادہ ہمہ گیر تعلّم دوست بنانے کے لیے کیا تبدیلیاں کرسکتا ہوں؟
- میں اپنے بچوں کو پڑھائے جانے والی چیزوں کو کس طرح زیادہ دلچسپ بنا سکتا ہوں تا کہ وہ ان کے بارے میں مزید کچھ جاننے کی خواہش کریں؟
- میں اپنی کلاس کو کس طرح ترتیب دوں کہ تمام بچے اکھٹے مل جل کر تعلیم حاصل کرسکیں؟
- مجھے ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس بنانے میں کون مدد دے سکتا ہے؟ (مثال کے طور پر، ہیڈ ماسٹر، دیگر اساتذہ، کوئی طالب علم ساتھی، والدین اور مقامی رہنما)

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے اہم عناصر کیا ہیں؟

بچوں کے حقوق کے معاہدے (Convention of the Rights of the Child) کے مطابق جس پر تقریباً دُنیا بھر کی تمام حکومتوں نے دستخط کر رکھے ہیں۔ تمام بچوں کو سیکھنے کا حق حاصل ہے، علاوہ ازیں جسمانی، ذہنی، سماجی، جذباتی، لسانی یا دیگر حالات کے باوجود تمام بچے سیکھ سکتے ہیں۔ اِن میں معذور اور باصلاحیت بچے، سڑکوں پر زندگی گزارنے والے اور محنت مزدوری کرنے والے بچے، دور دراز علاقوں میں رہنے والے یا خانہ بدوش آبادیوں میں رہائش پذیر بچے، مختلف زبان، نسل یا اقلیتی ثقافت سے تعلق رکھنے والے بچے، ایڈز سے متاثر بچے اور دیگر غیر مراعات یافتہ یا محرومیت کا شکار علاقوں یا لوگوں سے تعلق رکھنے والے بچے شامل ہیں۔

اتنے سارے اختلافات کی وجہ سے بچوں کو تختہ سیاہ سے اپنی سلیٹ یا کاپی میں نقل کرنے کے علاوہ بہت سے دیگر طریقوں کے ذریعے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ تختہ سیاہ سے نقل کر کے لکھنا شاید بچوں کے لیے سیکھنے کا غیر موثر ترین ذریعہ ہے۔ ہم اس بارے میں چوتھے کتابچہ میں مزید کچھ سیکھیں گے۔

مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کو پڑھانا، ایک چیلنج سے کم نہیں، لیکن اس لیے ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہم اس قسم کے بچوں کو کس طرح پڑھا سکتے ہیں۔ نہ ہی ہم یہ صلاحیت لے کر پیدا ہوتے ہیں اور نہ ہی تربیتِ اساتذہ کے دوران تمام کچھ سیکھ سکتے ہیں جو ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں مشاہدہ، تجربہ کار اساتذہ کے ساتھ بات چیت اور اس کے ساتھ ساتھ ورکشاپس میں جانے، کتابیں پڑھنے، اور اِس کتابچے جیسے دیگر وسائل کے ذریعے کچھ نہ کچھ سیکھتے رہنے کی ضرورت ہے۔ پس ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول نہ صرف ہمارے تمام بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما بلکہ استاد کی حیثیت سے ہماری اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے بھی بہت اہم ہے۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں ہر کوئی اس بصیرت سے آگہی حاصل کرتا ہے کہ بچوں کو کس طرح مل جل کر کام کرنا اور کھیلنا چاہیے۔ وہ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تعلیم ہمہ گیر ہونی چاہیے۔ صنفی تفریق اور تضادات سے پاک ہو۔ تمام ثقافتوں کے لیے حساس اور بچوں اور ان کے خاندانوں کی روزمرہ زندگی سے مطابقت رکھتی ہو۔ جس میں اساتذہ، انتظامیہ اور طالب علم اپنی مختلف زبانوں، ثقافتی پس منظر اور صلاحیتوں کا احترام کریں، اِن سے مستفید ہوسکیں۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول بچوں کو زندگی کی مہارتیں اور صحت مند انداز زندگی سکھاتا ہے تا کہ وہ بہترین فیصلے کرسکیں اور بیماری اور نقصان سے خود کو محفوظ رکھ سکیں۔ علاوہ ازیں، ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں بچوں سے نہ بدسلوکی کی جاتی ہے نہ مارا پیٹا جاتا ہے اور نہ ہی جسمانی سزائیں دی جاتی ہیں۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول اساتذہ، اسکول انتظامیہ، بچوں، خاندانوں اور علاقے کے لوگوں (community) کی حوصلہ افزائی کرتا ہے تا کہ وہ کلاس کے اندر اور اس سے باہر سیکھنے کے عمل میں بچوں کی مدد کریں۔ صرف استاد ہی نہیں بلکہ بچے بھی کلاس میں اپنی تعلیم و دیگر سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ سیکھنے کا عمل بچے کی اِس خواہش سے بھی تعلق رکھتا ہے کہ وہ آگے چل کر کیا بننا چاہتا ہے (یعنی اُن کے کیا ارادے ہیں) اور وہ جو کچھ سیکھتا ہے وہ اُس کی روزمرہ زندگی

کے لیے بامعنی ہو۔

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول میں اساتذہ کی ضروریات، دلچسپیوں اور خواہشات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ ماحول انہیں سیکھنے اور زیادہ بہتر طریقے سے پڑھانے کے مواقع فراہم کرتا ہے، پڑھانے کے لیے بہترین ممکنہ وسائل فراہم کرتا ہے اور اُن کی خدمات اور کارکردگی کے اعتراف میں انعامات سے نوازتا ہے۔

تکمیلی سرگرمی: ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کیا ہے؟

اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ آپ کے خیال میں ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول، خواہ وہ کلاس ہو، اسکول ہو یا کوئی ایسی جگہ جہاں تعلیم دی جاتی ہو، میں کون کون سی اہم باتیں پائی جاتی ہیں:۔

- لکھنے والی کسی بڑی جگہ (تختہ سیاہ یا پوسٹر کا بڑا کاغذ) پر ایک بڑا سا دائرہ درمیان میں بنائیں اور اس میں ''ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول'' تحریر کریں۔
- اپنے تمام ساتھیوں سے کہیں کہ وہ اس دائرے کے بیرونی جانب، ایک یا دو ایسی خصوصی باتیں تحریر کریں، جو اُن کے خیال میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔
- اگلے صفحہ پر دی گئی شکل کے ساتھ اپنی بنائی ہوئی شکل کا موازنہ کریں۔ کیا کوئی خصوصیت رہ گئی ہے؟
- پھر اپنے آپ سے پوچھیں کہ کون کون سی امتیازی باتیں آپ کے اسکول یا کلاس میں اپنائی جا چکی ہیں، اور کون کون سی باتوں پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے؟ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول پیدا کرنے کے لیے ہم اپنے اسکول یا کلاس میں کیا کیا بہتری لا سکتے ہیں؟ اپنے خیالات نیچے درج کیجیے:

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی یہ خصوصیات ہمارے یہاں موجود ہیں:۔

_____

_____

_____

_____

_____

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی وہ خصوصیات جن پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کام کس انداز سے کیا جا سکتا ہے؟

_____

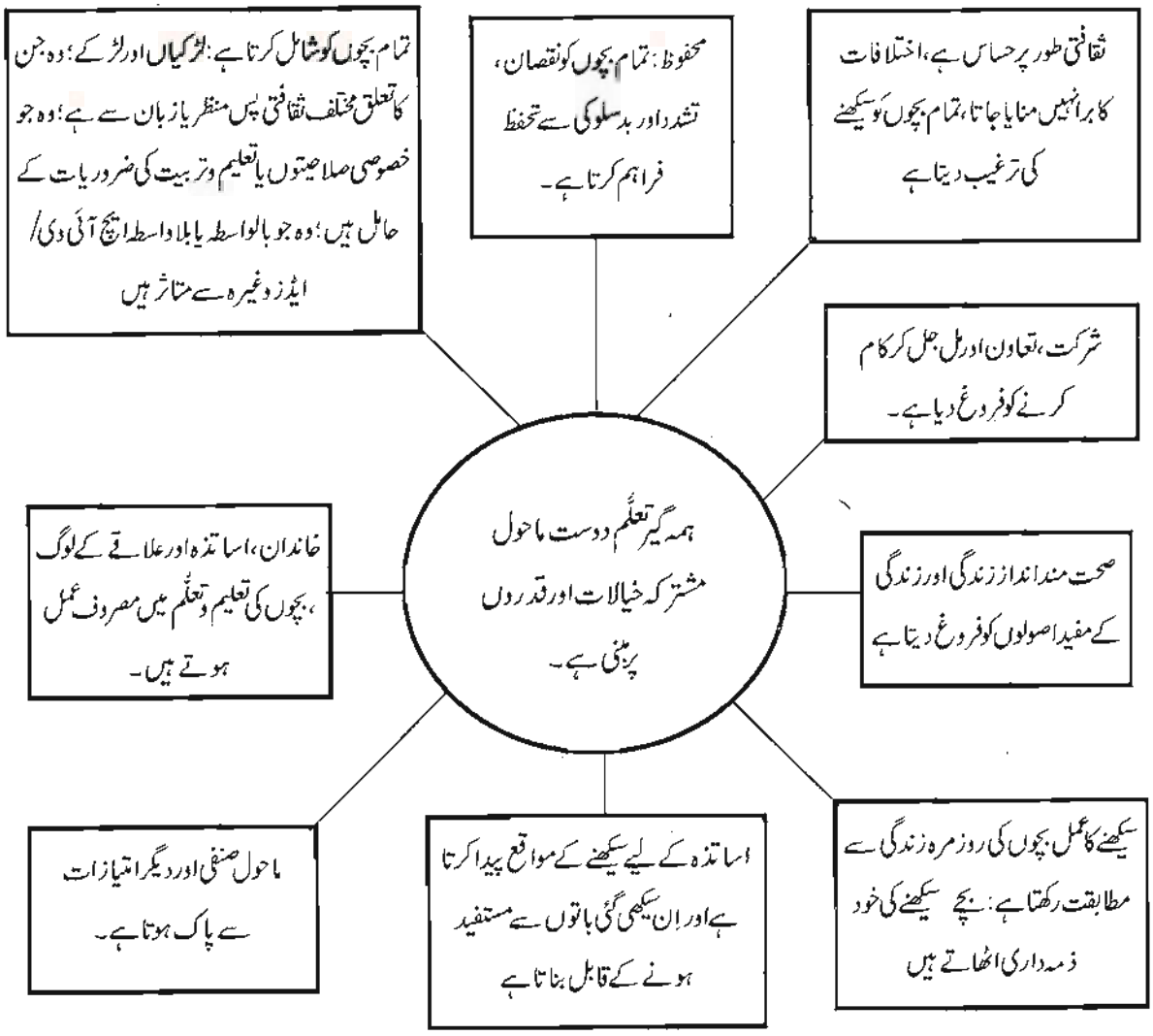
_____

_____

_____

(1) یونیسکو، دی فریم ورک فار ایکشن آن اسپیشل ایڈز ایجوکیشن 1994ء

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی خاص خاص باتیں



یاد رکھیں:

ایک روایتی اسکول کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول والے اسکول میں تبدیل کرنا، ایک مسلسل عمل (process) ہے کوئی ایک واقعہ (event) نہیں۔ یہ اچانک ہی نہیں ہو جاتا، اِس کام کے لیے وقت اور مشترکہ کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس سے ہماری پیشہ وارانہ ذمہ داریاں نبھانے میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور یہ ہمارے بچوں، اُن کے خاندانوں اور اُن کے علاقے کے لوگوں کے لیے بہت اہم ہے۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے فوائد کیا ہیں؟

ماحاصلِ سرگرمی:

درج ذیل کیس سٹیڈی کا مل جل کر یا اکیلے مطالعہ کریں۔

پاپوآنیوگنی (Papua New Guinea) کے گاؤں کا ایک اسکول

1980ء میں، پاپوآنیوگنی کے شمالی صوبے کے بعض علاقوں کے والدین نے اپنے بچوں کے لیے ایک بامقصد تعلیم کے انتظام کا مطالبہ کیا۔ تاکہ بچے گاؤں کی اقدار کے بارے میں پڑھ سکیں اور علاقے کی زندگی، ثقافت، زبان اور پہچان کی قدر کرنا سیکھیں۔ صوبائی حکومت، یونیورسٹی اور ایک غیر سرکاری تنظیم نے گاؤں میں قبل از اسکول دیسی نظام (Viles Tok Ples Priskul) متعارف کروایا، جس کے تحت 6 سے 8 سال تک کی عمر کے بچوں کو مقامی زبان کے ایک غیر رسمی پروگرام میں داخلہ دیا گیا۔

مذکورہ اسکول نے مقامی طور پر حاصل کیا گیا کم قیمت مواد استعمال کیا تاکہ اساتذہ آسانی اور کم لاگت سے مذکورہ تدریسی تصورات پر عمل درآمد کر سکیں۔ مقامی لوگ اپنی زبان میں حقیقی کہانیاں لکھتے ہیں جو روایتی مقدس افسانے، گانے اور شاعری پر مشتمل ہیں۔ طالب علم حقیقی تجربات پر مبنی کہانیاں تحریر کرتے ہیں اور پھر مقامی طور پر دستیاب مواد کی مدد سے اشکال بنا کر انہیں ایک مکمل کتاب کی شکل دیتے ہیں۔ اس کتاب کو کلاس کی لائبریری میں شامل کر لیا جاتا ہے اور گروپ مطالعے کے دوران اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ طالب علم اپنے طور پر ان کہانیوں پر مبنی ڈراموں کا بھی اہتمام کرتے ہیں، اپنی بنائی ہوئی کٹھ پتلیاں استعمال کرتے ہیں اور کلاس میں ان کہانیوں پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

اِن اسکولوں سے فارغ التحصیل ہونے والے بچے اپنی ثقافت کی قدر جان چکے ہوتے ہیں اور اِس قابل ہو چکے ہوتے ہیں کہ اپنی ہی زبان استعمال کرتے ہوئے، اپنی ذمہ داریاں نبھا سکیں۔ وہ تعلّم کے لیے پُر امید، مستعد، بااعتماد، اور تجسس کے حامل ہو جاتے ہیں وہ زیادہ سوالات کرتے ہیں۔ یہاں سے فارغ ہونے والے بچے عام اسکولوں میں بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اکثر اساتذہ ماضی کی اُن یادوں سے پریشان اور خوف زدہ ہو جاتے ہیں جب انہوں نے خود اسکول جانا شروع کیا تھا اور استاد اُس زبان میں اُن سے بات چیت کرتے تھے جو وہ سمجھ نہیں پاتے تھے۔ اکثر اساتذہ نے اطمینان کا سانس لیا ہے کہ اب اُن کے طالب علموں کو اِس قسم کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ تاہم بعض اساتذہ ملے جلے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں؛ ایک طرف وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ جب بچے کمزور اور سست ہوتے تھے تو اُن پر کنٹرول آسان تھا، لیکن انہیں اِس بات کی خوشی ہے کہ بچے نئے تصورات متعارف ہونے کے بعد زیادہ تیزی سے سیکھتے ہیں۔ اُن کے اسکولوں میں مقامی زبان کے استعمال سے یقینی بنایا جاتا ہے کہ پاپوآنیوگنی میں مختلف نوع، وسیع تر اور ثقافتی اور لسانی ماحول برقرار رہے۔

اب آپ قبل از اسکول دیسی نظام پر روشنی ڈالیں۔ آپ کے خیال میں اساتذہ، طالب علم، اور والدین ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول سے کس طرح مستفید ہوتے ہیں؟ اپنے خیالات درج ذیل سطور میں درج کریں:۔

بچوں کے لیے فوائد:

1. _____
2. _____
3. _____

اساتذہ کے لیے فوائد:

1. _____
2. _____
3. _____

والدین کے لیے فوائد:

1. _____
2. _____
3. _____

علاقے کے لوگوں کے لیے فوائد:

1. _____
2. _____
3. _____

اپنے خیالات کا کسی دوسرے استاد کے خیالات کے ساتھ موازنہ کریں، پھر اگلے صفحات کو مل کر پڑھیں۔ آپ کے ذہن میں کتنے خیالات آئے؟ کیا آپ نے کوئی نئے خیالات یا فوائد سیکھے؟

بچوں کے لیے فوائد:

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے ذریعے، بچے زیادہ خود اعتماد ہو جاتے ہیں اور اُن کی عزت نفس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو سمجھ بوجھ وہ اسکول میں حاصل کرتے ہیں اسے وہ کھیل کود، دیگر سرگرمیوں اور اپنی روزمرہ زندگی بہتر بنانے کے لیے کام میں لاتے ہیں۔ وہ یہ سیکھ لیتے ہیں کہ اسکول کے اندر اور اسکول سے باہر آزادی سے کیسے سیکھ سکتے ہیں۔ وہ یہ بھی سیکھ جاتے ہیں کہ اپنی کلاس کے بچوں اور اساتذہ سے بلا جھجک کس طرح باہمی تبادلہ خیال کیا جانا چاہیے۔ وہ اپنے ہم جماعت کے ساتھ ''اختلافات'' کے باوجود وقت گزارنے، انہیں اپنانے، اِن اختلافات کا احساس کرنے اور ان پر موزوں ردِّعمل کا اظہار کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ تمام بچے مل جل کر سیکھتے ہیں اور اپنے باہمی تعلق کی پاس داری کرتے ہیں خواہ وہ کسی پس منظر اور کسی قسم کی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔

بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، جس کی بدولت تعلیم و تعلّم میں اُن کی کامیابیوں میں بہتری آجاتی ہے۔ وہ اپنی آبائی زبان اور ثقافتی روایات کی قدر کرنا، اپنے ماحول میں بہتری لانا، اور اس کے ساتھ ساتھ خوشی خوشی کام کرنا اور اُن بچوں کے ساتھ، جو کئی باتوں میں ان سے مختلف ہوتے ہیں، اِن کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے میں خوشی محسوس کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

ہمہ گیر تعلّم ماحول کے ذریعے، بچے رابطے کی مہارتوں میں بہتری پیدا کر لیتے ہیں اور زندگی کا سامنا زیادہ بہتر طور پر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں خودداری اور عزّتِ نفس پیدا ہو جاتی ہے اور وہ دوسروں کی عزت کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے فوائد:

اساتذہ کو بھی ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے علم کو پھیلانے کے پیشہ ورانہ مواقع میسر آتے ہیں اور وہ مختلف قسم کے بچوں کو سکھانے کے لیے نئے طریقے سیکھ جاتے ہیں۔ وہ چیزوں اور مسائل کو مختلف تناظر میں دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے طریقے کا چناؤ کرتے ہیں، اِن کا لوگوں اور بچوں کے ساتھ رویہ مثبت ہوتا ہے۔ اِس طرح تدریس کا کام مشکل کی بجائے آسان بن جاتا ہے۔ انہیں اسکول کے اندر اور اسکول کے باہر لوگوں کے ساتھ رابطے کی وجہ سے نئے تصورات کی تلاش کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ انہیں علاقے کے لوگوں کی جانب سے اضافی حمایت حاصل ہو سکتی ہے اور اِس اچھے کام پر جو وہ کر رہے ہیں، انہیں انعام سے بھی نوازا جا سکتا ہے۔

جب اسکول کے تمام بچے اپنی بہتر کارکردگی کی بنا پر کامیابی حاصل کرتے ہیں تو اساتذہ اپنے کام سے مطمئن ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام بچوں کی کامیابی کا مطلب یہ نہیں کہ تمام بچے تحریری امتحانوں میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بلکہ اِس کا یہ مطلب ہونا چاہیے کہ بچوں نے مختلف طریقوں سے اچھی طرح سیکھ لیا ہے اور وہ اپنے استاد کے سامنے وہ کچھ بیان کر سکیں جو انہوں نے سیکھا ہے۔

اِن اسکولوں میں جہاں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میسر ہے، اساتذہ کے پاس کلاس میں زیادہ رضا کار موجود ہو سکتے ہیں، جس کی وجہ سے تدریسی بوجھ کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ کیوں کہ اساتذہ کی رہنمائی میں وہ یہ سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں کہ جو کچھ کلاس میں سیکھا گیا ہے، وہ بچوں اور اُن کے خاندانوں کی زندگی کے لیے بہت اہم ہے۔ بچے بھی زیادہ دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اِن کی تخلیقی صلاحیتیں بڑھ جاتی ہیں، جس سے وہ اساتذہ کی باتوں پر زیادہ توجہ دینے لگتے ہیں۔

والدین کے لیے فوائد:

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں، والدین اپنے بچوں کی تعلیمی ترقی سے زیادہ باخبر ہوتے ہیں۔ وہ اِن کی تعلیم میں ذاتی طور پر شامل ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو اس ماحول کا حصہ، مالک اور بااختیار محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنا پیسہ بھی بچا سکتے ہیں کیوں کہ ان کے بچے مقامی اشیاء (جو انہیں بالکل مفت یا بہت کم قیمت پر مل جاتی ہے) کھلونے اور دوسری اشیاء بنانا سیکھ لیتے ہیں۔ جب اساتذہ بچوں کے بارے میں اُن کی رائے یا خیالات جاننے کے لیے ان سے رجوع کرتے ہیں تو انہیں اپنی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے اور وہ بچوں کو معیاری تعلیم کے مواقع کی فراہمی کے سلسلے میں اپنے آپ کو برابر کا شریک سمجھتے ہیں۔ وہ یہ بھی جان جاتے ہیں کہ اساتذہ اسکول میں جو طریقے استعمال کرتے ہیں، وہ گھر میں اپنے بچوں کے لیے زیادہ بہتر انداز میں اپنا سکیں۔ وہ علاقے کے دیگر لوگوں کے ساتھ باہمی روابط پیدا کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے مسائل کا احساس کرنے لگتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ جان لیتے ہیں کہ اُن کے بچے، بلکہ تمام بچے، معیاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

علاقے کے لوگوں کے لیے فوائد:

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول علاقے کے لوگوں کو بہت سے فوائد کی پیش کش کر سکتا ہے۔ وہ اِس بات پر فخر کرنے لگتے ہیں کہ اُن کے بچے اب اسکول جا رہے ہیں اور وہاں کچھ سیکھ رہے ہیں۔ وہ یہ جان لیتے ہیں کہ معاشرے میں عملی طور پر حصہ لینے کے لیے مزید "مستقبل کے مقامی رہنما" (community leaders of the future) تیار ہو رہے ہیں۔ وہ اِس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ چھوٹے موٹے جرائم یا نوجوانوں کے مسائل اور دیگر سماجی مسائل میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ علاقے کے مقامی لوگ اسکول کے معاملات، اور اسکول اور علاقے کے لوگوں کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کرنے کے لیے سرگرم ہو جاتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول بننے کے لیے چیلنج۔

اِن سب فوائد کے باوجود کیوں تمام اسکولوں میں ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول نہیں بن سکتا؟ ذیل میں چند رکاوٹوں کی فہرست دی گئی ہے جو اسکول کو ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول بننے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اپنے اسکول میں ہر رکاوٹ پر قابو پانے کے لیے نئے طریقے تلاش کریں:۔

۱) تبدیلی کے لیے ہمت، فراخ دلی اور ارادے کی پختگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اساتذہ کو بہت سی گھریلو ذمہ داریاں نبھانی پڑیں یا اُنہیں اسکول میں بہت سے غیر تدریسی انتظامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا پڑے تو وہ ضرور محسوس کرتے ہیں کہ تبدیلی کے لیے اُن کے پاس نہ تو ہمت ہے اور نہ ہی وقت۔

اِس رکاوٹ پر قابو پانے کے طریقے:

ا) _____

ب) _____

ج) _____

۲) اساتذہ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کیا ہے؟ یا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول بنانے کے لیے اُن کے پاس وسائل نہیں۔

اِس رکاوٹ پر قابو پانے کے طریقے:

ا) _____

ب) _____

ج) _____

۳) والدین اور اساتذہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے فوائد کو سمجھ نہیں پاتے اور اُنہیں یہ تشویش ہے کہ تمام قسم کے بچوں کو اسکول میں شامل کرنا بچوں پر منفی اثرات پیدا کرے گا۔

اِس رکاوٹ پر قابو پانے کے طریقے:

ا) _____

ب) _____

ج) _____

تجربے سے سیکھنا: معذور بچوں کو بھی شامل کرنا

ہمیں یہ معلوم ہے کہ بچے بالغوں کے مقابلے میں زیادہ اچھے انسان اور زیادہ دیانت دار ہوتے ہیں۔ گزشتہ چار سالوں کے دوران اُنہوں نے اس قسم کا کوئی سوال نہیں پوچھا جیسے ''میرے دوست کے ساتھ کیا مسئلہ ہے'' یا '' اس کا رویہ ایسا کیوں ہے؟'' ہمارے مشاہدے میں ایسا کوئی بچہ نہیں آیا جو کھیل کود سے رغبت نہ رکھتا ہو۔ جب کبھی معذور بچے سے کوئی سوال کیا جائے تو پوری کلاس میں مکمل خاموشی چھا جاتی ہے پھر اُس کے جواب دینے پر زبردست تالیاں بجائی جاتی ہیں۔ ہر کوئی کامیابی کی خوشی میں دوسروں کو شریک کرتا ہے۔ دوست کسی بات میں اختلاف نہیں کرتے، وہ اکھٹے سوئمنگ پول جاتے ہیں، سیر و تفریح کرتے ہیں، اکھٹے سائنگ اور دیگر تقریبات میں شرکت کرتے ہیں۔ لیکن میں بلا جھجک یہ کہہ سکتی ہوں کہ اُن کلاسوں میں جہاں معذور بچے نہیں ہوتے، بچوں کی عادات و اطوار مختلف ہوتی ہیں۔ کبھی معذور بچوں پر آوازیں کسی جاتی ہیں، انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے اور انہیں گھورا جاتا ہے۔ خوش قسمتی سے اِن شاگردوں کی طرف سے فوری ردِعمل کا اظہار کیا جاتا ہے جن کی جماعت میں ایسے بچے موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنے دوستوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات اہم ہے کہ تمام والدین بچوں کو قبول کرتے ہیں۔ پہلی کلاس کے آغاز میں جب والدین کسی معذور بچے کو اپنے بچے کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھتے ہیں تو اُن میں سے زیادہ تر اُن سے دور رہتے ہیں اور اِس تاثر کا اظہار کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ ''میرے بچے کو اس قسم کے طالب علم کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہیئے'' یا کلاس کے دوران یہ میرے بچے کو پریشان کرے گا'' خوش قسمتی سے اِس قسم کے جملے صرف ایک یا دو ماہ تک ہی سننے کو ملتے ہیں۔ جب والدین یہ محسوس کر لیتے ہیں کہ اُن کے بچوں نے ایسے بچوں کو دوست مان لیا ہے تو وہ اُن کی مدد کرنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ وہ کپڑے پہنانے، اُن کا بستہ بند کرنے اور انہیں گھر لے جانے میں مدد کرتے ہیں، دوسرے بچوں کے والدین چاہتے ہیں کہ میں والدین کا ایک اجلاس بلاؤں اور اس بات کی وضاحت کروں کہ کس قسم کی معذوری مدِنظر ہے۔ میں بڑے اطمینان سے اِس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ ایک بہت کم عرصے میں بچے اور والدین دونوں اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں، کلاس درست انداز میں کام کرتی ہے اور معذور بچے کلاس کے سب سے زیادہ چہیتے بچے جب جاتے ہیں۔

معاونت: 1.2

ہم اس وقت کہاں کھڑے ہیں؟

کیا ہمارا اسکول پہلے سے ہی ہمہ گیر تعلّم دوست اسکول ہے؟

ہوسکتا ہے بہت سے اسکول ہمہ گیر دوست ماحول پیدا کرنے کے عمل سے گزر رہے ہوں اور وہ اساتذہ، بچوں، والدین اور علاقے کے لوگوں کے لیے اِس ماحول کے فوائد بھی دیکھ رہے ہوں۔ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کے لیے پہلا قدم یہ طے کرنا ہے کہ آپ کا اسکول پہلے سے کس حد تک ہمہ گیر تعلّم دوست اسکول ہے۔ اِس کے بعد آپ اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ آپ اپنے اسکول کو کس طرح مکمل ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول اسکول بنا سکیں۔

درج ذیل فہرست آپ کے اسکول کی صورت حال معلوم کرنے میں آپ کی مدد کرے گی۔ اسے جہاں تک ممکن ہو سکے مکمل دیانت داری سے پُر کریں۔ آپ کا اسکول جو کچھ پہلے سے کر رہا ہے اُن پر ہم مل کر نشان لگائیں۔ اِس معاونت کے ذریعے ہم جائزے کے اس عمل کو مکمل کر لیں گے جو آپ کو اپنے اسکول میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کرنے میں مدد دے گا۔

تکمیلی سرگرمی: ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کا از خود جائزہ لینا

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول قائم کرنے کے لیے آپ کے اسکول نے پہلے سے کون کون سے اقدام کر رکھے ہیں؟

اسکول کی پالیسی اور انتظامی امداد:

آپ کا اسکول:

- ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے سلسلے میں ایک واضح تصور یا حکمت عملی رکھتا ہے بشمول امتیازات کے خلاف پالیسی کے۔
- علاقے کے اسکول جانے والی عمر کے تمام بچوں کی مکمل فہرست رکھتا ہے، خواہ اُن کا داخلہ ہوا ہو یا نہیں۔
- بچوں کو اسکول میں داخل کرانے کے لیے والدین کی حوصلہ افزائی کے لیے مہم چلاتا ہے، ایسی مہم جن میں یہ تصور پیش کیا جائے کہ تمام بچوں کو اسکول میں داخل ہونا چاہیے اور انہیں خوش آمدید کہنا چاہیے۔
- مختلف ماحول اور اہلیت کے بچوں کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں لانے کے لیے قومی یا علاقائی سطح پر دستاویز کی نقول یا وسائل رکھتا ہے۔
- جانتا ہے کہ کون سے پیشہ ورانہ ادارے، حمایتی گروپ اور علاقے کے ادارے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے لیے وسائل کی پیش کش کرتے ہیں۔
- کسی مخصوص انداز سے یہ دکھاتا ہے کہ اسکول انتظامیہ اور اساتذہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی اہمیت اور ساخت کی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔
- اِن رکاوٹوں کی فہرست تیار کر چکا ہے جو اسکول کو مکمل طور پر ہمہ گیر تعلیم دوست اسکول بننے میں مانع ہیں اور اِن رکاوٹوں کو دور کرنے کے کیا طریقے ہیں۔
- اِن پالیسیوں اور عملی سرگرمیوں سے واقف ہے اور انہیں تبدیل کر رہا ہے جو لڑکیوں اور لڑکوں کو معیاری تعلیم حاصل کرنے سے روکتی ہیں، جیسے اضافی اخراجات اور روزمرہ کے اوقات کار۔
- اساتذہ کو لچکدار مواقع مہیا کرتا ہے کہ وہ سکھانے کے نئے نئے طریقے اختیار کریں تاکہ بچوں کے سیکھنے کے عمل میں سہولت ہو۔
- علاقے کے لوگوں سے روابط رکھتا ہے اُن کی ضروریات کی ذمہ داری کا احساس رکھتا ہے اور مواقع فراہم کرتا ہے اور اُن سے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے سلسلے میں مثبت تبدیلی لانے کے بارے میں تبادلہ خیالات کرتا ہے۔
- عملے کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور اُن کا استحصال نہیں کرتا۔
- ایک مؤثر تعاون، نگرانی اور دیکھ بھال کے نظام پر عمل کرتا ہے جس میں ہر کوئی سیکھنے کے مواقع پیدا کرنے، دستاویز کی تیاری اور مستقبل میں فیصلوں پر عمل درآمد کے سلسلے میں شامل ہوتا ہے۔

اسکول کا ماحول:

آپ کا اسکول:

- وہ سہولتیں رکھتا ہے جو تمام بچوں کی خصوصی ضروریات کو پورا کرتی ہیں، جیسا کہ لڑکیوں کے الگ لیٹرین، اور جسمانی طور پر معذور بچوں کے چڑھنے اور اترنے کے لیے ڈھلوان راستے کی تعمیر۔
- خوش کن، صحت مند، اور صاف ستھرا ماحول رکھتا ہے۔
- صاف اور محفوظ پینے کے پانی کی مستقل فراہمی کرتا ہے اور صحت مند اور غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کرتا ہے۔
- قبیلے، نسل، جسمانی اہلیت، مذہب، زبان، اور سماجی و معاشی حیثیت کے اعتبار سے مختلف پس منظر رکھنے والی عورتوں اور مردوں پر مشتمل، مختلف قسم کا عملہ رکھتا ہے یا ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔
- مشیروں اور دو زبان جاننے والے اساتذہ پر مشتمل عملہ رکھتا ہے، جو بچوں کے سیکھنے کی خصوصی ضروریات کی نشان دہی کر سکیں اور اُن کی مدد کر سکیں۔
- ایسے طریقے اور ضوابط رکھتا ہے جو اساتذہ اور تدریسی عملے، والدین اور بچوں کو مل جل کر کام میں مددگار ہوں اور طالب علموں کی خصوصی ضروریات کی نشان دہی کریں اور اُن کی امداد کرتے ہوں۔
- اساتذہ اور طالب علموں کے درمیان مل جل کر کام کرنے پر توجہ دیتا ہے۔
- محکمہ صحت کے حکام سے رابطہ رکھتا ہے، جو مقررہ مدت پر بچوں کا طبی معائنہ کرتے ہوں۔

اساتذہ کی مہارتیں، آگہی اور رویّے۔

اساتذہ:

- ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے معانی کی وضاحت کر سکتے ہیں اور ہمہ گیر دوست ماحول کی مثالیں دے سکتے ہیں۔
- اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تمام بچے، لڑکیاں، غریب یا دولت مند بچے، مختلف زبان بولنے والے اور نسلی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے بچے، اور معذور بچے سب سیکھ سکتے ہیں۔
- اسکول جانے کی عمر والے اِن بچوں کی تلاش میں شامل ہیں، جو اسکول نہیں آتے تا کہ وہ بھی تعلیم حاصل کر سکیں۔
- اِن بیماریوں سے آگاہ ہیں جو جسمانی، جذباتی اور تعلّم کی نا اہلیت پیدا کرتی ہیں اور ایسے بچوں کی اِس نا اہلی کو ختم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔
- اسکول کے دیگر عملے کے ساتھ ساتھ خود بھی سالانہ طبی معائنہ کرواتے ہیں۔
- تمام بچوں سے بڑی امیدیں رکھتے ہیں اور اِن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر لیں۔
- اِن وسائل سے آگاہ ہیں جو بچوں کے سیکھنے کی خصوصی ضرورتیں پوری کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔
- درسی مواد، اسکول کے ماحول، اور خود اپنے تدریسی عمل میں ثقافتی اور صنفی عصبیت (gender discrimination) کو پہچان سکتے ہیں اور اِس عصبیت کی تصحیح کر سکتے ہیں۔
- درسی مواد میں صنفی اور ثقافتی عصبیت کو پہچاننے اور اس کی تصحیح کرنے میں طالب علموں کی مدد کر سکتے ہیں۔
- مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کی ضروریات کے مطابق نصاب، کتاب اور اسکول کی دیگر سرگرمیاں اختیار کرتے ہیں۔
- اپنی تدریس میں ایسا مواد، زبان اور حکمت عملی استعمال کرتے ہیں، جن سے تمام طالب علموں کو سیکھنے میں مدد ملتی ہو۔
- بچوں کے سیکھنے کے عمل کا جائزہ لے سکتے ہیں تا کہ وہ ان کی اہلیت اور ضروریات سے مطابقت رکھتا ہو۔

- غور وفکر کی عادت پیدا کرنے والے، سیکھنے پر تیار کرنے والے، اچھے اصول اختیار کرنے والے، تجربات سے فائدہ اُٹھانے والے اور تبدیلیاں لانے والے ہیں۔
- ٹیم کے طور پر کام کرنے کے قابل ہیں۔

اساتذہ کی نمواور ترقی: (Teachers Development)

اساتذہ:

_____ کلاس اور اسکول میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل اور اضافی پیشہ ورانہ تربیت کے حصول کے لیے باقاعدگی سے ورکشاپوں اور کلاسوں میں شریک ہوتے ہیں۔

_____ مذکورہ ماحول پر مبنی کلاس کی تشکیل کے لیے اساتذہ، والدین اور علاقے کے مقامی لوگوں کو Presentations کے ذریعے اپنے تجربات سے آگاہ کرتے ہیں۔

_____ اپنے مضمون کے تدریسی مواد (مثلاً ریاضی) کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ کو بہتر کرنے کے لیے مسلسل تعاون (Support) حاصل کرتے ہیں۔

_____ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول سے متعلق تدریسی اور تعلیمی مواد تیار کرنے کے لیے مسلسل تعاون حاصل کرتے ہیں۔

_____ اسکول انتظامیہ کے مشاہدات اور تحریری نگرانی کے منصوبوں سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

_____ کام کرنے کے لیے اسکول کا کوئی حصہ مختص کر رکھا ہے، جہاں تدریسی مواد کی تیاری کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

_____ ہمہ گیر تعلّم دوست ماڈل اسکولوں کا دورہ کرتے ہیں۔

طلباء:

_____ اسکول جانے کی عمر والے علاقے کے تمام بچے باقاعدگی سے اسکول جاتے ہیں۔

_____ تمام طلباء کے پاس اُن کی ضروریات کے مطابق سیکھنے کے لیے نصابی کتب اور درسی مواد موجود ہے۔

_____ تمام طلباء کو اپنی بہتری کا جائزہ لینے کے لیے کارکردگی جائزہ رپورٹ باقاعدگی سے حاصل ہوتی رہتی ہیں۔

_____ مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کو کلاس اور اسکول میں سیکھنے اور اپنی رائے کے اظہار کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔

_____ وہ بچے جو کلاس میں باقاعدگی سے حاضر نہیں ہوتے، اُن کی حاضری باقاعدہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

_____ تمام بچوں کو اسکول کی ہر قسم کی سرگرمیوں میں شرکت کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔

_____ کلاس اور اسکول میں شمولیت، امتیاز سے پاک، اصولوں کی خلاف ورزی اور اُن کے غلط استعمال سے متعلق رہنما اصولوں اور ضوابط کے ضمن میں تمام طلباء کی مدد کی جاتی ہے۔

تعلیمی مواد اور جائزہ:

_____ نصاب سیکھنے کے مختلف انداز اور درسی طریقوں کی اجازت دیتا ہے، جیسے تبادلہ خیال کرنا اور رول پلے۔

_____ نصاب اسکول کے تمام بچوں کے روزمرّہ تجربات سے تعلق رکھتا ہے خواہ وہ کسی بھی پس منظر یا اہلیت رکھتے ہوں۔

_____ نصاب خواندگی، ریاضی اور زندگی کی مہارتوں پر مشتمل ہے۔

- اساتذہ بچوں کے تعلّم میں مدد دینے کے لیے مقامی وسائل کو استعمال کرتے ہیں۔
- نصابی مواد، تصاویر مختلف اقسام کے لوگوں کی مثالوں، نسلی اقلیتوں، مختلف ذاتوں اور سماجی رمعاشی پس منظر رکھنے والے وہ لوگوں جن میں کوئی معذوری ہے پر مشتمل ہے۔
- نصاب کو مختلف رفتار اور طریقوں سے سیکھنے والے بچوں کے مطابق بنایا جائے خصوصاً اُن بچوں کے لیے جن کو سیکھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

- وہ بچے جنہیں تعلیم و تعلّم میں مشکل پیش آتی ہے، انہیں اپنا سبق دہرانے یا اضافی ٹیوشن حاصل کرنے کے مواقع میسر ہیں۔
- نصاب اور تعلیمی مواد اُن زبانوں میں ہے جو بچے اسکول کے اندر اور باہر بھی استعمال کرتے ہیں۔
- نصاب میں شامل مواد سے احترام، رواداری اور دیگر ثقافتی پس منظر رکھنے والوں کے بارے میں آگہی پیدا ہوتی ہے اور ایسے رویّوں کو فروغ ملتا ہے۔
- طالب علموں کے علم، مہارتوں اور رویوں کی پیمائش کے لیے، اساتذہ کے پاس بہت سے تشخیصی طریقے موجود ہیں بجائے اس کے کہ صرف امتحانی نتائج پر بھروسہ کریں۔

غیر نصابی سرگرمیاں:

- جسمانی طور پر معذور بچوں کو جسمانی کھیل کود اور ذہنی و جسمانی نشو ونماء کے مواقع میسر ہیں۔
- لڑکیوں کو جسمانی کھیل کود اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں تک وہی رسائی اور مواقع حاصل ہیں جو لڑکوں کو حاصل ہیں۔
- تمام بچوں کو ان کی اپنی زبان میں پڑھنے، لکھنے اور سیکھنے کے مواقع میسر ہیں۔
- اسکول تمام مذاہب کے بچوں کا احترام کرتا ہے؛ اسکول کے ایامِ کار کے دوران بچوں کو دیگر موزوں مذہبی روایات کے بارے میں جاننے کے مواقع میسر ہیں۔

کمیونٹی یا علاقے کے لوگ:

- والدین اور علاقے کے لوگ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے بارے میں جانتے ہیں اور اسکول کو اِس ماحول میں ڈھالنے کے قابل ہیں۔
- جو بچے اسکول میں شامل نہیں ہو سکے اُن کو اسکول لانے میں علاقے کے لوگ تعاون کرتے ہیں۔
- والدین اور علاقے کے لوگ مذکورہ ماحول پر عمل درآمد کے بارے میں اپنے خیالات اور وسائل پیش کرتے ہیں۔
- والدین اسکول سے اپنے بچوں کی حاضری اور کارکردگی کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

یہ خود تشخیصی چیک لسٹ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل اور منصوبہ بندی میں آپ کی اور آپ کے رفقائے کار کی مدد کرے گی۔ اِس کتابچے میں اگلی معاونت آپ کی اس طرف رہنمائی کرے گی، اِس لیے اِس چیک لسٹ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ یہ یاد رکھیے کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پر عملدرآمد ایک مسلسل عمل ہے۔ اساتذہ، والدین، اور علاقے کے ارکان، سال کے مختلف اوقات میں اِس چیک لسٹ کا جائزہ لینا پسند کرتے ہیں تاکہ وہ جان سکیں کہ آیا وہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے حصول کی طرف ایک بااعتماد رفتار سے آگے بڑھ رہے ہیں یا نہیں۔

ہمارا اسکول کس طرح ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول اسکول بن سکتا ہے؟

اگر کسی دوسرے اسکول کا استاد آپ سے یہ پوچھے کہ ہمیں ایک ایسے اسکول کے قیام کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے جس میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول موجود ہو؟ تو آپ کیا جواب دیں گے۔ درج ذیل تحریر پڑھنے اور اس پر گفتگو کرنے سے آپ اس تصور سے آشنا ہو جائیں گے کہ استاد کے سوالوں کا جواب آپ کیا دیں گے؟

تکمیلی سرگرمی: تھائی لینڈ کے ایک اسکول میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کا تشکیل پانا۔

1950ء میں بنکاک کے نواح میں ایک اسکول کا قیام عمل میں آیا، جو آسمان کی بلندی کو چھونے والے عمارتوں اور کچی آبادیوں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اُس کا مشن تمام بچوں کی چاہے اُن کے خاندان کتنے ہی غریب یا امیر ہوں خدمت کرنا تھا۔ 1986ء میں اسکول کی پرنسپل نے بچوں پر مبنی تعلّم کا عملی نظام اسکول میں متعارف کروایا۔ اُس نے تمام اساتذہ کو اسکول میں ایک چار روزہ ورکشاپ میں شرکت کی دعوت دی، جس کی نمائندگی ایک ایسا ماہر تعلیم کر رہا تھا، جو اِس قسم کی تدریس اور تعلّم کا کئی سالوں کا تجربہ رکھتا تھا۔ ورکشاپ شرکت اور سرگرمی پر مبنی تھی۔ کلاس روم میں تدریس اور تعلیم کو بہتر بنانا اس کا مرکزی نکتہ تھا۔ بہت سے اساتذہ عملی تعلیم و تعلّم کے اس تصور سے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے تخلیقی مواد تیار کرنا اور کلاس میں تدریس کے نئے انداز آزمانا شروع کر دیے۔ پرنسپل نے نگرانی کے اس جاری عمل کو اپنے اہم کاموں میں سے ایک کام تصور کر لیا اور اس نے اساتذہ کی ایک دوسرے کے تصورات کا مشاہدہ اور تبادلہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔ تصورات کے اس تبادلے نے تخلیقی صلاحیتوں کو جنم دیا اور اساتذہ کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے ایک دوسرے کے لیے ورکشاپوں کا اہتمام کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے نئی چیزیں سیکھنے کے لیے دیگر اسکولوں کا دورہ کیا، اور تھائی لینڈ کے کونے کونے سے اساتذہ کو اپنے اسکول آنے کی دعوت دی۔

اِس اسکول نے اپنے اردگرد موجود وسائل کو استعمال کرنے اور اسکول کی ترقی میں مدد فراہم کرنے کے لیے نئے وسائل کی تلاش شروع کی۔ انہوں نے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پر مبنی ایک ایسے مشن، تصور اور ثقافت کی بنیاد ڈال دی ہے، جو بدھ مت کی مذہبی اور ثقافتی روایات کا آئینہ دار ہے۔ مثال کے طور پر، اساتذہ اور طالب علم دونوں روزانہ مراقبے اور غور و فکر کے لیے وقت نکال لیتے ہیں۔

اپنے مشن کے طور پر، اِس اسکول کا ایک مقصد تھائی معاشرے کو یہ دکھانا ہے کہ تمام بچے اکٹھے پڑھ سکتے ہیں۔ 1990ء کی دہائی میں پرنسپل، اسکول، والدین، علاقے کے لوگ اور اساتذہ نے یہ معلومات جمع کیں کہ اِس علاقے کے تمام بچوں کی خدمت کیسے کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے ذہنی طور پر کمزور، مایوس، سماعت سے محروم، غیر معمولی طور پر فعال اور سیکھنے سے معذور بچوں کو اسکول میں داخلے کی دعوت دی۔ بچوں کا داخلہ شروع ہونے سے پہلے، اساتذہ نے دوبارہ تربیت لینی شروع کی کہ اِن نئے طریقوں اور حکمت عملیوں کو کس طرح کلاس میں استعمال کریں۔ وہ مذکورہ ماحول کا مشاہدہ پہلے ہی کر چکے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ ماحول تمام بچوں، بلکہ ہر ایک کے لیے مفید ہے۔ جب اسکول کے سامنے ایک نئی شاہراہ تعمیر کی گئی تو اِس اسکول نے تعمیراتی کارکنوں کے ان بچوں کو جو اسکول نہیں جاتے تھے، اسکول آ کر دیگر تمام بچوں کے ساتھ پڑھنے کی دعوت دی۔ والدین نے کارکنوں کے بچوں کے لیے یونیفارم کا عطیہ دیا اور ان کے لیے اسکول فیس معاف کر دی گئی۔

عملی تعلیم و تعلّم اور تمام بچوں کے اسکول میں اندراج، دونوں تبدیلیوں کو کئی برسوں تک قدم بہ قدم متعارف کروایا گیا۔ پرنسپل کو معلوم تھا کہ پرانی روایات کو نئی روایات میں تبدیل کرنے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ اب ہر تین سے پانچ سال بعد، اسکول کا ایک نیا چارٹر تحریر کیا جاتا ہے، جو طالب علموں کی تعلیم کے لیے اسکول کی ترجیحات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اسکول میں موجود ہر شخص اس چارٹر کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔ یعنی ''ہر کوئی شرکت کرتا ہے، ہر کوئی سیکھنے والا ہے''۔

اس کیس سٹڈی کے مطالعے کے بعد، مذکورہ بالا اسکول نے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کو مزید بہتر بنانے کے لیے تبدیلی کے کون سے اقدامات کیے؟ اِن میں سے کچھ اہم اقدامات کی نشان دہی کریں اور پھر اپنے جوابات کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ کریں۔

1. _____

2. _____

3. _____

ماحاصلِ سرگرمی: ہماری صورت حال کیا ہے؟

اب آپ ایسی تبدیلیوں پر روشنی ڈالیں، جو آپ کے کام کے انداز میں پیدا ہو چکی ہیں اور جو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے میں آپ کے کام آسکتی ہیں۔ اپنے کلاس، اسکول یا علاقے کے مقامی لوگوں میں پیدا ہونے والی مثبت تبدیلی کو ذہن میں لائیں۔ اُن اقدامات کی فہرست بنائیں جو آپ نے اور دیگر لوگوں نے کیے ہیں۔

1. _____

2. _____

3. _____

تبدیلی کس طرح لائی جائے اور اسے کیسے برقرار رکھا جائے

اسکولوں میں طویل المدت تبدیلی لانے کے لیے درج ذیل چیزیں ضروری ہیں۔ نیچے دیئے گئے اقدامات میں کون سے آپ کی تیار کی گئی فہرست سے مطابقت رکھتے ہیں؟ کون کون سے اِس سے مختلف ہیں؟ اِس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ یہ ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہیں اور آپ کے اسکول میں انہیں کیسے فروغ دیا جاسکتا ہے:۔

1. قیادت:

تبدیلی کے لیے قیادت بہت ضروری ہے، جس کے بغیر کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ آپ میں سے کسی ایک کو یعنی ہیڈ ماسٹر، سینئر استاد، یا کوئی ایسا استاد جو تبدیلی میں سب سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہو اور جس نے تبدیلی کرنے کا عزم کر رکھا ہو ''تبدیلی کا نمائندہ'' بننے کی ضرورت ہے، کوئی ایسا فرد جو اس پورے عمل کی ذمہ داری اٹھائے اور اس سلسلے میں دوسروں کی رہنمائی بھی کرے۔

2. ورکشاپس اور دیگر تعلیمی مواقع:

تبدیلی لانے اور اِسے جاری رکھنے کے لیے ورکشاپ اور تعلیم کے دیگر مواقع فراہم کیے جائیں۔ مثال کے طور پر اس کام کا آغاز ''عملے کی نشو ونما کا دن'' کے نام سے ایک سرگرمی سے کریں، جس میں اساتذہ کو اِس تجربے کی اجازت دی جائے کہ وہ سیکھنے والے کو مرکز بنائیں اور ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے بارے میں ان کے سوالات اور اعتراضات پر اُنہیں کھل کر گفتگو کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ ایک دوسرے کے طریقہ کار کا مشاہدہ کرنے اور تعمیری تبصرہ یا رائے زنی (Feedback) دینے کے لیے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ چونکہ مختلف ضروریات کے حامل بچے اسکول میں داخل ہوتے ہیں اِس لیے اساتذہ کے لیے اضافی ورکشاپس کا اہتمام کریں، جو ایسے بچوں کے لیے مددگار ثابت ہوں: (الف) یہ سمجھنے کے لیے کہ یہ بچے کس طرح سیکھ پائیں گے، (ب) تدریس کے نئے طریقے خود سیکھنے، (ج) اسکول کے اندر اِن تبدیلیوں کی نشان دہی کریں، جو بچوں کو سیکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ورکشاپس کے نتائج پر نظر رکھنا مت بھولیں، مشاہدہ کریں کہ اس سے اساتذہ کو کس حد تک مدد ملی ہے اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ درس و تدریس میں تبدیلیاں لانے کے لیے کیا مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔ مستقبل میں مزید ورکشاپس کے انعقاد کے بارے میں اپنے خیالات کا جائزہ لیں۔

3. کلاس میں درس وتدریس کو بہتر بنانا:

کلاس میں درس وتدریس کو بہتر بنانے کے لیے ہمہ گیر، تعلُّم دوست ماحول پیدا کرنے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یاد رکھیں کہ اسکول بذاتِ خود ایک کلاس ہے اور مجموعی طور پر پورے ماحول کی نمائندگی کرتا ہے، جب کہ آپ اور آپ کی کلاس بچوں کے قریب ترین ہیں۔ آپ اکثر ان کو دیکھتے ہیں، آپ ان کے بہت قریب رہ کر کام کرتے ہیں اور آپ کی تدریس کے طریقے اُن کے سیکھنے کے عمل پر بہت حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔

4. معلومات:

انتظامی امور کی انجام دہی اور مثبت فیصلہ سازی کے لیے اسکول اور علاقے کی سطح پر جمع کی جانے والی معلومات کے ساتھ ساتھ ہمہ گیر، تعلُّم دوست ماحول کے بارے میں معلومات بہت ضروری ہیں۔ ہم اِس ٹول کٹ میں آگے چل کر معلومات جمع کرنے اور اس کا جائزہ لینے کے کچھ طریقوں پر غور کریں گے۔

5. وسائل:

وسائل کو مؤثر انداز میں متحرک کرنے اور استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں خاندانوں اور علاقے کے لوگوں کو خصوصی اہمیت دی جاسکتی ہے، جس کے بارے میں ہم اگلے کتابچے میں کچھ سیکھیں گے۔

6. منصوبہ بندی:

منصوبہ بندی بہت اہم ہے اور ضرورت کے مطابق تبدیلی لانے والا لچک دار طویل المدت منصوبہ (3 سے 5 سالہ) قدم بہ قدم تبدیلی لانے کے لیے رہنما اصول کا کام انجام دے سکتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت اساتذہ، اسکول کے عملے اور علاقے کے لوگوں کو نئے عقائد و عادات میں ڈھالنے کے لیے وقت دینا چاہیے۔ اساتذہ اور والدین کو مقاصد ترتیب دینے کے عمل میں شریک ہونا چاہیے۔ شروع ہی سے ہر ایک کی جانب سے جتنی شرکت ہو، اتنا ہی بہتر ہے۔

7. باہمی تعاون:

اِس عمل کو جاری رکھنے کے لیے باہمی تعاون کی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے: ''ہر کوئی شرکت کرتا ہے؛ ہر کوئی سیکھتا ہے''۔ یہ عمل تخلیقی صلاحیتوں اور اعتماد کو پروان چڑھاتا ہے۔

8. مشن اور تصور:

اسکول کے مذکورہ مقاصد، تصور اور ثقافتی اور ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے بارے میں جو ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں، اُن پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک یعنی استاد، انتظامیہ، بچے، والدین اور علاقے کے زعما کو تعلیم کا مشن اور تصور بنانے میں شامل کرنا چاہیے۔

9. مسلسل تعلق اور رابطہ:

والدین اور علاقے کے لوگوں سے جاری کام کے سلسلے میں روابط رکھنا ضروری ہے تاکہ اُن کا اعتماد حاصل کیا جائے۔ اُنہیں یقین دلائیں کہ علاقے کے تمام بچے اسکول میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق سیکھنے کے عمل میں شریک ہیں، نیز اُن کے اِس احساس میں اضافہ کریں کہ یہ اسکول اُن کا ہے اور یہ وسائل اُن کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: مزاحمت سے نمٹنا

ہر کوئی تبدیلی پسند نہیں کرتا، اس لیے بعض لوگ پرانے عقائد و تصورات کی تبدیلی کے خلاف ڈٹ جاتے ہیں۔ اپنے رفقاء کار سے اُن بڑی بڑی وجوہات پر تبادلہ خیال کریں، جن کے سبب مخالفت کی جاتی ہے اور اِن باتوں کو یہاں درج کریں جو مخالفت دور کر سکتی ہیں۔

1) مزاحمت کی وجہ : _____

اِس پر قابو پانے کے طریقے: _____

2) مزاحمت کی وجہ : _____

اِس پر قابو پانے کے طریقے: _____

3) مزاحمت کی وجہ : _____

اِس پر قابو پانے کے طریقے: _____

4) مزاحمت کی وجہ : _____

اِس پر قابو پانے کے طریقے: _____

5) مزاحمت کی وجہ : _____

اِس پر قابو پانے کے طریقے: _____

معاونت: 1.3

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے اقدامات

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے کس طرح منصوبہ بندی کی جائے:

یہ جائزہ لینے کے بعد کہ آپ کے اسکول نے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے حصول کا کتنا سفر طے کر لیا ہے اور یہ کہ پائیدار تبدیلی لانے کی کارروائی کہاں تک پہنچی ہے، آپ یہ فیصلہ کر سکیں گے کہ مذکورہ ماحول پیدا کرنے کے لیے آئندہ آپ کو کیا اقدامات کرنا ہوں گے۔ ذیل میں اِس قسم کے ماحول کی کامیاب منصوبہ بندی اور اِن پر عمل درآمد کے اقدامات کے بارے میں تجاویز دی گئی ہیں۔

یہ اقدامات ہو سکتا ہے آپ کو کسی نتیجہ پر نہ پہنچائیں لیکن یہ آپ کی کلاس اور اسکول کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول بنانے کے مختلف عناصر ہیں۔ آپ اپنا وقت اور صورت حال کو سامنے رکھ کر، اگر موزوں سمجھیں تو کلاس اور اسکول میں یہ اقدامات کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اِن کے بہت سے دیگر انداز بھی ہو سکتے ہیں اور اِن میں سے کچھ آپ دریافت بھی کر سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ تبدیلی لانے کے لیے مثبت اقدام کریں اور ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول بنانے میں مخلص ہوں۔

■ پہلا قدم: ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے ایک ٹیم تیار کریں۔

ایسے لوگ تلاش کریں جو مذکورہ ماحول بنانے میں اور اِس کی منصوبہ بندی میں اپنا کردار ادا کر سکیں اور اِس کے لیے ایک مربوط گروپ بنا سکیں۔ یہ لوگ مل کر مذکورہ ماحول کے لیے ایک ٹیم تشکیل دیں۔ اِس ٹیم میں اساتذہ، ہیڈ ماسٹر اور دو یا تین والدین کو شامل کیا جا سکتا ہے یا یہ ٹیم اِس سے بڑی بھی بنائی جا سکتی ہے۔ مربوط گروپ میں اساتذہ، منتظمین اور اسکول کے عملے کے دیگر ارکان، تعلیمی ماہرین، صحت کی سہولتیں پہنچانے والے، محرمیت کا شکار گروپوں سے تعلق رکھنے والے معذور افراد، سابقہ طالب علموں، والدین، کمیونٹی اور علاقے کی تنظیموں کے ارکان کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

■ دوسرا قدم: ضروریات کی نشان دہی۔

لوگ پہلے سے کیا جانتے ہیں اور انہیں کیا سیکھنے کی ضرورت ہے؟

1. معلوم کریں کہ مذکورہ مربوط گروپ کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول سے کتنی آگہی حاصل ہے۔ اس ٹیم کے ارکان، اس ماحول کے عناصر، خصوصیات اور فوائد کے بارے میں پہلے سے کتنا جانتے ہیں؟ آپ کو اور انہیں کیا سیکھنے کی مزید ضرورت ہے اور آپ یہ کیسے سیکھیں گے (مثال کے طور پر مہمان مقررین یا ماہرین کو بلانے اور مراکز کا دورہ کرنے کے ذریعے)
2. یہ معلوم کریں کہ طالب علموں، عملے، والدین، سرپرستوں، اور مقامی لوگوں کے ارکان کو اِس سے متعلق کتنی آگہی ہے۔ مربوط گروپ جب ایک مرتبہ مذکورہ ماحول کے بارے میں آگہی حاصل کر لے تو یہ طے کریں کہ دوسروں سے کیا کیا سوالات پوچھنے ہیں۔ اس عمل میں معمول کے انفرادی انٹرویو یا گروپوں میں گفتگو شامل ہو سکتے ہیں یا پھر آپ ایک مختصر سوالنامہ ترتیب دے سکتے ہیں۔

اسکول اور علاقے کے بچوں کے بارے میں معلوم کریں:

1. آپ کا اسکول پہلے جو کچھ کر رہا ہے اور اسے اب کیا کرنے کی ضرورت ہے، اِس کی ایک فہرست بنائیں۔
2. پتہ چلائیں کہ علاقے کے کون کون سے بچے اسکول نہیں آ رہے۔ اِس کے لیے معاونت تیسرے کتابچہ ''تمام بچوں کو اسکول اور تعلّم کی طرف بلانا'' میں پیش کیے جائیں گے۔
3. اپنے طالب علموں اور اپنے علاقے میں روایتی طور پر اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کی تعلیمی ضروریات کی نشان دہی کریں۔ ٹیم کے

ارکان کو ان ضروریات کے بارے میں، ہر ممکن معلومات فراہم کریں تا کہ ایسے بچوں کو شامل کرنے کے لیے اچھی طرح منصوبہ بندی کی جا سکے۔ اِس ٹیم کو بچوں کی تعلیمی ضروریات کی ایک جائزہ رپورٹ مکمل کرنی ہوگی اگر پہلے سے کوئی موجود نہیں۔ والدین اس ٹیم کو بچوں کے حوالے سے ہر ممکن معلومات فراہم کریں گے۔

4. اپنے اسکول اور علاقے میں موجود وسائل کی نشان دہی کریں۔ مختلف پس منظر اور ضروریات کے حامل بچوں کے لیے ضروری وسائل اور خدمات کی فہرست تیار کریں۔ اِن میں سرکاری خدمات، غیر سرکاری اداروں، مراکز صحت، اور نجی ایجنسیوں کی خدمات کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

5. موجودہ تعلیمی پروگرام اور اسکول کے ماحول سے متعلق ایک رپورٹ تیار کریں جس میں یہ وضاحت کی گئی ہو کہ فی الوقت کون کون سی سہولتیں میسر ہیں اور کتنا فرنیچر اور سامان موجود ہے جسے استعمال کیا رہا ہے۔ کیا تمام بچوں کو ان چیزوں تک رسائی حاصل ہے؟ اگر نہیں ہے تو کس طرح اِن چیزوں تک رسائی ہو سکتی ہے؟

6. کلاس میں درس و تدریس کی کارروائیوں کی نشان دہی کریں اور انہیں بیان کریں۔ کلاس میں جائیں اور بالکل وہی بیان کریں جو آپ نے اساتذہ اور طالب علموں کو کرتے دیکھا ہے۔ کیا کلاس میں بچوں کے لیے ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول موجود ہے؟ اگر ہے تو کون کون سی علامات ہیں اور اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں؟

مذکورہ بالا معلومات کا تجزیہ کریں۔ اِن تبدیلیوں کو نوٹ کریں جو ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول بناتی ہیں۔ کلاس کے سائز، تدریسی حکمت عملی، پڑھانے کے انداز، کلاس کے معاونین اور استعمال میں لائے جانے والے مواد کو پیش نظر رکھیں۔

مزید معلومات جمع کریں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی جمع کردہ معلومات مزید سوالات کو جنم دیں۔ مزید اور معلومات اکٹھی کریں تا کہ آپ کے فیصلے اِن متعلقہ معلومات پر مبنی ہوں نہ کہ محض آراء اور خیالات کی بنیاد پر ہوں۔

تیسرا قدم: ایک تصور تخلیق کریں۔

1. آپ اپنی مجوزہ کلاس کے ماحول کو بیان کریں یا ایک تصوراتی کلاس کے بارے میں سوچیں کہ جب آپ اور آپ کے بچے کلاس میں چل پھر رہے ہوں گے تو یہ منظر کیسا لگے گا؟ اس میں کس قسم کا فرنیچر موجود ہوگا؟ استاد کیا کر رہا ہوگا؟ طالب علم کیا کر رہے ہوں گے؟ دیواروں پر کیا آویزاں ہوگا؟ لڑکیوں اور لڑکوں کے بارے میں سوچیں جو مروجہ زبان بول نہ سکتے ہوں یا پھر بصری، سمعی یا ذہنی استعداد کی کمی کا شکار ہوں یا مختلف مذاہب اور ذات پات سے تعلق رکھتے ہوں، غرض کہ ہر قسم کے بچوں کو مدنظر رکھیں جو آپ کی کلاس میں ہو سکتے ہیں۔ اگر اسکول جانے کی عمر کے تمام بچے اسکول جاتے ہیں تو اُن کی تعلیم کی مختلف ضروریات کیا ہوں گی اور یہ ضروریات کس طرح پوری کی جا سکیں گی؟ آپ یہ سب کچھ احتیاط سے لکھیں پھر ایک تصوراتی کلاس روم کے بارے میں ایک نظریہ (vision) بنائیں جو بعد میں ایک ہمہ گیر تعلُّم دوست کلاس کے بارے میں آپ کا مطمع نظر (goal) ہوگا۔

2. پھر آپ اپنے مجوزہ تعلیمی پروگرام اور اسکول کے ماحول کے بارے میں سوچیں۔ اوپر بیان کیے گئے ذرائع کے بارے میں غور کریں ''کمیونٹی'' مقامی حکومت اور محکمہ تعلیم کے افسروں سے کس قسم کی مدد درکار ہے، اور آپ کس طرح یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ کون یہ مدد حاصل کرنے میں آپ کے کام آ سکتا ہے۔ بچوں کو اس میں کس طرح شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ چیزیں لکھ لیں یہ آپ کے نظریہ کو حاصل کرنے میں مدد دیں گی۔

■ چوتھا قدم: ہمہ گیر تعلّم دوست اسکول کے قیام کے ترقیاتی منصوبے بنانا

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرلیں۔ آپ کو متوقع تبدیلیوں کی تفصیل اور اُن کے اوقات کار طے کرنا ہوں گے، اشیاء و خدمات فراہم کرنے کے ذمہ دار لوگوں اور دیگر مطلوبہ وسائل کی فہرست مرتب کرلیں۔ اِن تبدیلیوں پر عمل کرنے کے لیے آپ کا لائحہ عمل حقیقت پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اِس کے اہداف ٹھوس ہوں، مگر اس کے ساتھ ساتھ بدلتی ہوئی ضروریات اور حالات کے مطابق لچکدار بھی ہوں۔

ضرورت کے مطابق اضافی وسائل بھی مہیا کریں۔ ضروری وسائل کے اضافہ کے لیے پہلے سے تیاری کرلینی چاہیے (مثلاً؛ تدریسی عاونین کے لیے بجٹ کی تیاری، ''ہم جماعتوں کے جوڑوں'' کا ٹیوشن نظام (Peer tution system) یا وسائل میں اضافہ کے لیے والدین اور اساتذہ کی ایک خصوصی کمیٹی کی تشکیل)۔ ذہنوں اور رویّوں پر نظر رکھیں۔ ایسی تعلیم کی تیاری کریں جو تعلیمی ماحول میں شرکت کے لیے تمام بچوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہو۔ یہ دو طریقوں سے ہوسکتا ہے، تفصیلی تجزیئے اور منصوبہ بندی کے ذریعے اور لوگوں کے رویّوں اور ذہنوں میں تبدیلی کے ذریعے۔ آپ تفصیلی تجزیئے کے لیے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی خود تشخیصی چیک لِسٹ استعمال کرسکتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ذہنوں اور رویّوں کو کس طرح تبدیل کرسکیں گے؟ مثال کے طور پر والدین اور علاقے کے لوگوں کی کلاس روم میں شمولیت کو بڑھانا۔ اِس طرح وہ خود اس بات کو محسوس کرسکیں گے کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے فوائد کیا ہیں۔ اور وہ کس طرح آپ کی تدریس اور طلباء کے سیکھنے میں بھی مدد کریں گے۔ کتابچہ نمبر 2 ''خاندانوں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کے لیے کام کرنا'' میں مزید خیالات کے بارے میں بتایا جائے گا۔

■ پانچواں قدم: اپنے منصوبے پر عملدرآمد کریں۔

عملے کو ضروری تکنیکی معاونت فراہم کریں۔ کیا تکنیکی معاونت کی ضرورت ہے؟ اگر ہے، تو کس قسم کی اور یہ معاونت کون کون فراہم کرے گا؟ اِس پر کیسے عمل درآمد کیا جائے گا اور کب کب یہ معاونت فراہم کی جائے گی؟

اسکول کے عملے (تدریسی اور غیر تدریسی) اور طالب علموں کو ضرورت کے مطابق تربیت فراہم کریں۔ اِس تربیت میں بچوں کے حقوق اور تعلیم، صنفی تضادات اور مساوات، ثقافتی اور لسانی اختلافات اور یکسانیت، معذوری کے سبب استعداد کی کمی کے بارے میں آگہی، خصوصی دیکھ بھال کی ہدایت، عملے کی ذمہ داریوں کی وضاحت، تدریسی معاونت کی حکمت عملی، وغیرہ جیسے معاملات شامل کرسکتے ہیں۔

والدین کی عملی شمولیت کو فروغ دیں۔ منصوبہ بندی کی ٹیم، والدین اور استاد کے رابطہ کے لیے ایک نظام مرتب کرے کہ والدین سے رابطہ رکھنے کا ذمہ دار کون ہوگا؟ منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے تمام مراحل میں والدین کے عمل دخل کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے اور اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

اس بات کی منصوبہ بندی کریں کہ مجوزہ تبدیلی کی مزاحمت سے آپ کس طرح نمٹیں گے۔ تھائی لینڈ کے ایک اسکول میں، پرنسپل نے اساتذہ کو اس بات کی اجازت دے رکھی تھی کہ وہ اپنی سہولت کے مطابق اپنی تدریسی رفتار کو تبدیل کرسکتے ہیں۔ زیادہ تر اساتذہ نے فوری سیکھنے والوں پر مرکوز تدریس کو اپنا لیا جب کہ کچھ نے ایسا نہیں کیا۔ والدین کی زیادہ تر تعداد نے اسکول کو زیادہ ہمہ گیر بنانے کے فیصلے کی حمایت کی، لیکن کچھ والدین کو اس بات کی تشویش تھی کہ نجانے استعداد کی کمی کے شکار کتنے بچے اسکول میں داخل کرلیے جائیں گے۔ اسکول نے اِس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک مخصوص شرح فی صد مقرر کردی۔ یہ جاننے کے لیے کہ کسی قسم کی مزاحمت پیدا ہوسکتی ہے اور اس پر قابو پانے کے کیا طریقے ہیں۔ (گزشتہ معاونت 1.1 میں دی گئی معلومات سے استفادہ کریں)

چھٹا قدم: اپنے منصوبے کا تجزیہ کریں اور اپنی کامیابی کی خوشی منائیں۔

کامیابی کی رفتار پر نظر رکھیں اور ضرورت کے مطابق اپنے منصوبے میں ترمیم کریں۔ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی ٹیم ایک جاری وسیلہ ہے جسے پورے تعلیمی سال کے دوران استعمال کیا جا سکتا ہے۔گزشتہ منصوبوں پر عملدرآمد کے لیے لائحہ عمل تیار کریں ۔ یہ فیصلہ کریں کہ نگرانی کا عمل کیسے انجام دیا جائے گا اور یہ کام کون کرے گا۔اس بات کا مشاہدہ کریں کہ موجودہ پروگرام کتنی کامیابی سے جاری ہے، یہ فیصلہ کریں کہ کیا موجودہ تعاون کافی ہے یا اس کو مزید بڑھانے یا ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنی کامیابیوں کی خوشی منائیں! ایک تعلیمی پروگرام کی قابل ذکر تبدیلیوں کے حصول پر خاص طور پر ایک ایسی تبدیلی، جس میں انسانی اور مادی وسائل کی سرمایہ کاری شامل ہے، کامیابی کی خوشی منانا یقیناً جائز ہے! امید ہے کہ آپ نے اس راستہ پر اٹھائے جانے والے ہر قدم پر علاقے کے لوگوں کو شامل کیا ہوگا، اس لیے اپنے اسکول میں ایک میلہ، تہوار یا ''اوپن اسکول ڈے'' کا اہتمام کریں اور علاقے کے لوگوں کو اس میں شامل کر کے کامیابی کی خوشی منائیں۔''اوپن اسکول ڈے'' میں شرکت کے لیے والدین، علاقے کے لوگوں اور یہاں تک کہ افسران کو بھی اسکول آنے کی دعوت دی جائے۔ تمام بچوں کی طرف سے مل جل کر کیے جانے والے کام اور نئے تدریسی مواد کی نمائش کی جائے، اساتذہ اپنے نئے طریقوں اور تدریسی مہارتوں اور بچے ان صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں جو وہ اب تک سیکھ چکے ہوتے ہیں۔

اپنی کارکردگی کی نگرانی کس طرح کی جائے۔

ہم کیا تبدیلیاں لا رہے ہیں کیا ہماری کلاس اور ہمارا اسکول ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول بنتا جا رہا ہے؟ یہ جاننے کے لیے کہ کیا آپ کامیابی سے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کر رہے ہیں، آپ کو درج ذیل دو اہم سوالات کے جوابات تلاش کرنا ہوں گے۔

1. جو راستہ ہم نے اختیار کیا، کیا اس پر چلتے ہوئے، ہم ''ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول'' کا انداز اپنا چکے ہیں؟ (جو کچھ ہم کر چکے ہیں اس میں مزید بہتری کس طرح لائی جا سکتی ہے؟)
2. بچوں کی تعلیم و تعلّم بہتر بنانے کے لیے ہم کیا تبدیلی لا سکے ہیں؟

آپ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کے بارے میں طریقہ کار (نمبر 1) اور حاصلات (نمبر 2) کا رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقوں سے جائزہ کر سکتے ہیں۔اسکول کے اندر دیگر افراد اور آپ مل کر غیر رسمی تجزیے کر سکتے ہیں اور پھر اس طرح حاصل ہونے والی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے پروگرام ترتیب دے سکتے ہیں یا پہلے سے جاری پروگرام میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ غیر رسمی تجزیے کے علاوہ، عقل مندی کا تقاضہ ہے کہ باہر سے قابل اعتماد لوگوں کو باقاعدگی سے رسمی تجزیوں کے لیے بلاتے رہنا چاہیے (ہر تین سے پانچ سال بعد ہونا چاہیے) یہ تجزیہ اسکول کے معیار کی تصدیق کے لیے کیے جانے والے دورے کا حصہ بھی بن سکتا ہے، یا دوسرے لفظوں میں ''نئے انداز سے'' کے ذریعے اسکول کو پرکھنے کا ایک انداز اپنایا جا سکتا ہے۔ تھائی لینڈ کے اسکول میں والدین ایک سوالنامہ پُر کرتے ہیں جس کے ذریعے اسکول کی سہولیات، اسکول کی کارکردگی، طلباء کی پڑھائی اور مزید بہتری کے لیے تجاویز کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس طرح انہیں بہت اچھے خیالات مل جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ بچے بھی اچھے نگران اور تجزیہ نگار ہوتے ہیں اس لیے ہمیں چاہیے کہ انہیں بھی اس کام میں شامل کریں!

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کے لیے اس کتابچے میں دی گئی چیک لسٹ کو نگرانی کی معاونت کے طور پر اپنایا جا سکتا ہے تاکہ آپ اپنے اسکول کو مذکورہ ماحول میں ڈھالنے کی رفتار پر، ایک سال، دو سال، کئی سال، یا پھر پورا عشرہ یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک نظر رکھ سکیں۔

چیک لسٹ کے علاوہ، معلومات حاصل کرنے کے پانچ اور طریقے ہیں جن سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ آیا اسکول ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی جانب پیش قدمی کر رہا ہے یا نہیں:۔

1. **ڈائری لکھیں اور ریکارڈ ترتیب دیں:** آپ اور آپ کے ساتھی استاد ہر ماہ کی ایک مختصر ڈائری لکھ سکتے ہیں جس میں وہ یہ تحریر کریں کہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی تشکیل کے سلسلے میں اب تک کتنی کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ اس تحریر میں سرگرمیوں، اسکول اور علاقے میں منعقد ہونے والے اجلاسوں کا ریکارڈ شامل کیا جائے۔ کلاس مانیٹرز اور دیگر طالب علم بھی ایک سادہ ڈائری میں یہ لکھ سکتے ہیں کہ کیا کچھ ہو چکا ہے اور ہر ماہ اساتذہ اور پورے اسکول کے ساتھ اِس پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔ اِس ڈائری میں علاقے کے رہنما یا والدین باقاعدگی سے اسکول آ کر کام کی رفتار کے بارے میں اپنی رائے درج کر سکتے ہیں۔

2. **دیگر لوگوں سے بات کریں:** جوں جوں ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کا پروگرام آگے بڑھتا ہے یہ سرگرمی غیر رسمی انداز میں کی جاتی ہے لیکن کبھی کبھار جب آپ اپنے سوالات کا جواب چاہتے ہوں تو ان کاموں کے لیے خصوصی مواقع پیدا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسا کرنے کے لیے آپ سوالات اور جوابات کی ایک فہرست مرتب کر سکتے ہیں۔ شاگردوں، والدین اور دیگر اساتذہ سے انفرادی یا اجتماعی طور پر بات کریں۔ آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ ایسے سوالات کریں جن سے معلومات حاصل کرنے اور آراء جاننے کا موقع ملے اور نہ ایسے کہ لوگ سمجھیں کہ آپ یہ ہی جواب چاہتے تھے۔

3. **مضامین کے ذریعے آگہی اور مہارتوں کی تشخیص کریں:** اسکول میں پڑھنے والے مختلف طالب علموں کے بارے میں دیگر اساتذہ اور آپ کیا جانتے ہیں؟ آپ دیگر اساتذہ کو ایک مضمون لکھنے کے لیے کہہ سکتے ہیں جس میں وہ یہ تحریر کریں کہ وہ اس بارے میں کیا کچھ جانتے ہیں اور ان کے خیال میں وہ جو کچھ مزید جاننا چاہتے ہیں، اِس کے بارے میں سوالات تحریر کریں۔ یہ کام طلباء بھی کر سکتے ہیں۔

4. **مشاہدہ:** کون کیا مشاہدہ کرتا ہے؟ مجموعی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ہیڈ ماسٹر، کلاس میں اساتذہ کی ہدایات کا مشاہدہ کرے۔ (اس بات کا ریکارڈ رکھیں کہ ہیڈ ماسٹر نے کب کب کلاس کا دورہ کیا اور تبادلہ خیال کیا تھا۔) ٹیم کی شکل میں تدریس کے ایک حصے کے طور پر، ہم عصر (Peer) مشاہدہ بھی بہت کارآمد ہے۔ اِن مشاہدات اور تبصروں کا ریکارڈ رکھیں۔ ان مشاہدات کو معینہ مدت کے بعد ہونے والے اجلاسوں میں ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ پر مشتمل گروپوں میں زیر بحث لائیں۔

عمارتوں اور آس پاس کے پس منظر پر نظر ڈالیں۔ کیا ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول نے اسکول کے خدوخال پر کوئی اثر ڈالا ہے؟ کیا یہ ''رکاوٹوں سے پاک'' ہے؟ کیا لڑکیوں کے لیے لیٹرین موجود ہیں؟ کیا ہر قسم کی صلاحیتوں والی لڑکیوں یا لڑکوں کو کھیل کے میدانوں تک یکساں رسائی حاصل ہے؟

طالب علموں کی سرگرمی اور رویے میں پیدا ہونے والی تبدیلی کا مشاہدہ کریں۔ کیا وہ اس انداز میں ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں، جس میں وہ پہلے نہیں کر رہے تھے؟

''دیت نام کی ایک کلاس میں بہت سے طالب علموں نے کئی برس تک اساتذہ کو سماعت سے محروم کلاس کے دو ساتھیوں سے اشاروں کی زبان میں بات کرتا دیکھ کر، خود بھی اشاروں کی زبان سیکھ لی''

5. **دستاویزات:** اسکول کی مختلف دستاویزات، جیسے نیوز لیٹرز، والدین کو لکھے گئے خطوط، کارکردگی کی رودادیں، اسباق کی منصوبہ بندی، تدریسی نصاب کا جائزہ لیں۔ کیا آپ کے اسکول سے والدین اور علاقے کے لوگوں کو بھیجی جانے والی تحریریں، تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی عکاسی کرتی ہیں جس کے لیے آپ کوشاں ہیں؟ کیا اساتذہ کے اسباق کی منصوبہ بندی اور تدریسی نصاب اسکول کے ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی عکاسی کرتے ہیں؟

معاونت: 1.4

ہم نے کیا سیکھا

آپ اِس کتابچے کے اختتامی حصے پر پہنچ چکے ہیں، لیکن ابھی آپ کو ایک اور سرگرمی میں حصہ لینا ہے۔ آیئے! ہم یہ سرگرمی اس جائزے سے شروع کرتے ہیں کہ آپ اس تعارفی کتابچے سے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے بارے میں کیا کچھ سیکھ چکے ہیں؟ کیا آپ درج ذیل سوالوں کے جوابات دے سکتے ہیں:۔

1. ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کیا ہے؟ اِس کی وضاحت کریں اور بتائیں کہ یہ ماحول کلاس میں کیا منظر پیش کرتا ہے۔ (مثلاً؛ بیٹھنے کا انتظام، تعلیمی مواد، آپس کے تعلقات وغیرہ)۔
2. ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی پانچ امتیازی باتیں تحریر کریں۔
3. طلباء، اساتذہ، والدین، اور علاقے کے لوگ اور دیگر ارکان پر مشتمل ہر گروپ کے لیے مذکورہ ماحول کے دو دو فوائد تحریر کریں۔
4. کچھ لوگ مذکورہ ماحول کی تشکیل کی کیوں مخالفت کر سکتے ہیں؟
5. اسکولوں میں تبدیلی متعارف کروانے اور اسے قائم رکھنے کے ضروری اقدام تحریر کریں۔ نیز آپ نے اپنے اسکول میں تبدیلی کے دوران کیے جانے والے اقدام کا جو مشاہدہ کیا ہے، اسے بیان کریں۔
6. ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول تشکیل دینے کے پروگرام کی منصوبہ بندی کے پانچ بڑے بڑے اقدام کیا ہیں؟ آپ کا اسکول تبدیلی کے کون سے مرحلے پر ہے؟ مذکورہ ماحول کی تشکیل کے لیے آپ پہلے سے کیا کچھ کر چکے ہیں؟ چونکہ یہ ایک جاری عمل ہے اِس لیے آپ کو مزید کس چیز کی ضرورت ہے اور آپ اِس کے لیے مزید کیا کرنا چاہتے ہیں؟

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل ایک بہت عظیم مرحلہ ہے۔ دراصل، ''تعلیم سب کے لیے (Education For All) کے خواب کی تعبیر حاصل کرنے کا یہی ایک راستہ ہے! اِس کام کے لیے عزم، مسلسل محنت اور نئی چیزیں سیکھنے کے لیے ذہنی آمادگی ضروری ہے۔ یہ اپنے تمام بچوں کو ایک ساتھ سیکھتا ہوا دیکھنے کا اطمینان اپنے ساتھ لاتا ہے۔ وہ بچے جو پہلے سے اسکول میں ہیں اِن بچوں سے کچھ سیکھیں جو اسکول سے باہر رہ گئے تھے، جن کا اسکول میں نیا نیا اندراج ہوا ہے اور وہ بچے جو اسکول سے باہر تھے وہ اسکول میں آ کر تعلیم سے لطف اندوز ہوں۔

یہ کتابچہ آپ کو اُن طریقوں کے بارے میں سوچنے کی دعوت دیتا ہے، جن سے آپ کے اسکول میں پہلے ہی سے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میسر ہے اور آپ کو وہ طریقے اختیار کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے، جن کے ذریعے آپ اپنے اسکول کو مزید مذکورہ ماحول فراہم کر سکتے ہیں۔ اب اپنے آپ سے پوچھیں کہ، ''میں اپنی کلاس اور اسکول میں کل کیا تبدیلیاں پیدا کر سکتا ہوں؟'' آپ تین اہداف خود مقرر کریں اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف سے مقرر کردہ اہداف کے ساتھ، اِن کا موازنہ کریں اور اِس پر تبادلہ خیال کریں۔ ایک ہفتے کے بعد اِس بات کا جائزہ لیں کہ آپ اِس سمت میں کس طرح پیش رفت کر رہے ہیں۔

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are also valuable sources of ideas and information.

Publications

Booth T, Ainscow M, Black-Hawkins K, Vaughan M and Shaw L. (2000) Index for Inclusion: Developing Learning and Participation in Schools. Bristol: Centre for Studies on Inclusive Education.

Dutcher N. (2001) Expanding Educational Opportunity in Linguistically Diverse Societies. Center for Applied Linguistics: Washington, DC.

Pijl SJ, Meijer CJW, and Hegarty S. (Eds.) (1997) Inclusive Education: A Global Agenda. London: Routledge.

Slavin RE, Madden NA, Dolan LJ and Wasik BA. (1996) Every Child, Every School: Success for All. Newbury Park, California: Corwin.

UNESCO (2001) Open File on Inclusive Education: Support Materials for Managers and Administrators. Paris.

UNESCO (1993) Teacher Education Resource Pack: Special Needs in the Classroom. Paris.

UNESCO (2000) One School for All Children. EFA 2000 Bulletin. Paris.

Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments

United Nations (1989) Convention on the Rights of the Child. Adopted and opened for signature, ratification and accession by General Assembly resolution 44/25 of 20 November 1989, entry into force 2 September 1990, in accordance with article 49.

Web Sites

Centre for Studies on Inclusive Education (CSIE).
http://www.inclusion.uwe.ac.uk

Enabling Education Network (EENET).
http://www.eenet.org.uk

International Labour Organization.
http://www.ilo.org

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔ 2004ء

دوسرا کتابچہ

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کے لیے
خاندانوں اور کمیونٹی کے ساتھ کام کرنا



unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اوران ہی مسائل سے دوچار ہے جوسب ترقی پذیر ممالک کودرپیش ہیں۔تعلیم پاکستان کاایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کوعام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کومعیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔تعلیم''سب کے لئے''(Education For All) کے تحت اس بات کویقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے،خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ،ثقافتی اقلیت یامختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ساتھ ہی ساتھ اس بات کوبھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جوبھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کرسکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کرسکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔وہ بچوں کی تعلیم وتربیت اور کردارسازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اوراس بات کویقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم وتعلم کیلئے سازگار ہواور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔یونیسکو کی تیار کردہ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے،ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کوآگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو،شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اوران کی صلاحیتوں کومزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کونکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کورکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کوسمجھیں اوران پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کوایک بہترین اور مثالی جگہ بنادیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کوترقی کی راہ پرگامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کرسکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں ممد ومعاون ہوں گے جو وہ تعلیم کوعام کرنے کیلئے کررہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

اِس کتابچہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے اور اِسے قائم رکھنے کے کام میں والدین، کمیونٹی کے لوگوں اور تنظیموں کی آپ کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ اِس میں یہ تصور پیش کیا گیا ہے کہ اسکول میں علاقے کے لوگوں اور طالب علموں کو کمیونٹی کے معاملات میں کس طرح شامل کیا جا سکتا ہے۔ اِس طرح آپ کو معلوم کرنے میں آسانی ہوگی کہ یہ تصورات پہلے سے کس طرح جاری ہیں اور یہ بھی اندازہ ہوگا کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے فروغ اور نشوونما کے لیے خاندانوں اور علاقے کے لوگوں کی مزید شمولیت کو کس طرح ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

معاونات: (Tools)

2.1 ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں اساتذہ، والدین اور علاقے کے لوگوں کے باہمی تعلقات:

- ☆ کمیونٹی سے کیا مراد ہے؟
- ☆ ہمیں کمیونٹی کو کیوں شامل کرنا چاہیے؟
- ☆ ہمارے کردار اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

2.2 خاندان اور علاقے کے لوگوں میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول سے متعلق معلومات اور ترغیب یا پرچار:

- ☆ خاندانوں اور علاقے کے لوگوں سے رابطہ رکھنا۔
- ☆ باقاعدہ روابط رکھنا۔
- ☆ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی مدد کے لیے ترغیب دلانا۔

2.3 کمیونٹی اور نصابِ تعلیم:

- ☆ کمیونٹی کلاس روم میں۔
- ☆ کلاس روم اور کمیونٹی۔

2.4 ہم نے کیا سیکھا؟

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول میں اساتذہ، والدین اور علاقے کے لوگوں کے باہمی تعلقات

کمیونٹی یا علاقے کے لوگوں سے کیا مراد ہے؟

کمیونٹی سے مراد طالب علموں کے والدین اور سرپرست، اُن کے خاندان کے لوگ، اسکول کے نزدیک رہنے والے پڑوسی ہیں۔ اِس میں ریٹائرڈ اساتذہ، دادا، دادی، نانا، نانی اور وہ تمام لوگ شامل ہیں جو اسکول کے زیرِ انتظام علاقے میں رہتے ہیں۔ اگر اسکول شہری علاقے میں واقع ہو تو اِس کی نوعیت ذرا مختلف ہوتی ہے۔ اِس میں تاجر، دکاندار، سرکاری ملازمین اور دیگر لوگ بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔ یہ سب لوگ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں بچوں کی تعلیم و تعلّم کی بہتری کے لیے اہم ہیں۔

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول میں ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم تعلُّم کا ایک ایسا ماحول تشکیل دیں، جس میں تمام بچے (لڑکے اور لڑکیاں) سیکھ سکیں اور اپنے آپ کو ''ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول'' کا حصہ تصور کر سکیں۔ ہمارے اسکولوں اور اس کے ساتھ کلاس میں بھی اِس ماحول کی تشکیل کے لیے والدین اور علاقے کے ارکان کو اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہیں ہمارے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے اِس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ وہ بچے جو اسکول نہیں آتے، وہ اسکول آنا شروع کر دیں۔ علاقے میں انہیں ہمارے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ وہ تمام بچے جو اسکول سے باہر ہیں، اُن کی نشان دہی کرنے کے بعد انہیں اسکول میں داخل کروا دیا گیا ہے اور یہ کہ انہوں نے مذکورہ ماحول میں اپنی پڑھائی شروع کر دی ہے۔

بدقسمتی سے جہاں ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی تشکیل میں علاقے کے لوگوں کی شمولیت بہت اہمیت کی حامل ہے، وہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ بسا اوقات اسکول اور علاقے کے لوگوں کے درمیان ایک فاصلہ پایا جاتا ہے۔ اسکول اور خاندانوں کے درمیان فاصلے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، جیسا کہ اسکول اور والدین کا نظام الاوقات کے بارے میں اختلاف، (صرف والد یا والدہ ہونے کی صورت میں کوئی ایک) اساتذہ کے بلانے پر اِس لیے اسکول نہیں آ پاتے کہ وہ روزمرہ کام کے سلسلے میں مصروف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اساتذہ اپنے علاقے سے دور کسی ایسے اسکول میں فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں، جس کے بارے میں وہ اتنا نہیں جانتے، اِس طرح وہ اپنے علاقے سے دُور رہ رہے ہوتے ہیں اور چھٹی کے دنوں میں ہی اپنے کنبے سے ملنے جاتے ہیں، جو کسی اور علاقے میں رہ رہے ہوتے ہیں۔ یہ وہ وجوہات ہیں جس کی وجہ سے اسکول اور والدین، اسکول اور علاقے کے لوگوں کا رابطہ یکطرفہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ لیکن ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول بنانے کے لیے اِن رکاوٹوں کا دور کرنا ضروری ہے۔

اسکول کے معاملات میں علاقے کے لوگوں کی شمولیت:

بھارت کے شہر چنائی (مدارس) کے اساتذہ کا یہ بیان کہ ''اسکول کے معاملات میں علاقے کے مقامی لوگ شامل ہیں'' ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ خود بھی ایک بڑے علاقے کا حصہ ہیں، پھر بھی علاقہ میں انفرادی لوگوں یا دیگر تنظیموں سے اُن کا رابطہ رہتا ہے۔ اِن کا جو بھی باہمی رابطہ ہوتا ہے، وہ دیگر تعلیمی اداروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اِس علاقے میں اپنے آپ کو الگ تھلگ محسوس کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کے بارے میں نہیں جانتے، اور دوسرے بھی یہ نہیں جانتے کہ یہ کون ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ عام طور پر اساتذہ اسکول کے بارے میں اپنا تصور قائم کرنے کے لیے اکثر سیکھنے والوں اور والدین کے ساتھ مل کر کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ (وہ پیدا ہونے والے تمام مسائل سے نمٹنے کے لیے رابطہ گروپوں کے کام کو جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں)۔ انہوں نے چھوٹے چھوٹے گروپوں میں والدین کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیا ہے تا کہ ''اساتذہ کے ساتھ زیادہ عملی بات چیت'' کو فروغ دیا جا سکے۔ وہ سیکھنے والوں میں باہمی روابط کے فروغ کے لیے مقامی علاقے کے ارکان کو اسکول میں مدعو کرنے کی منصوبہ بندی بھی کرتے ہیں۔

ہمیں کمیونٹی کو کیوں شامل کرنا چاہیے؟

ہمیں کلاس کی چار دیواری سے باہر انفرادی لوگوں کے ساتھ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر ہم تمام بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ضروری وسائل متحرک کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اسکولوں کے معیار کو بہتر کرنا ہوگا اور مسلسل جاری رہنے والی مستقل تبدیلی لانی ہو گی۔ اس کے لیے مل جل کر کام کرنا ہوگا! فلپائن میں تعلیمی اصلاحات میں شرکت کرنے والے اسکولوں کا مشاہدہ درج ذیل ہے:

> انفرادی سوچ اور جلدی میں تلاش کیے جانے والے حل درست کام نہیں کرتے۔ مختلف سوچ اور انداز کے درمیان ایسے روابط ہی تبدیلی کا باعث ہو سکتے ہیں (اور یہ تبدیلی دائمی ہوتی ہے)۔ جن میں اساتذہ اسکول کے منتظمین اور سپروائزرز، والدین، کمیونٹی (علاقے کے ارکان) اور خود بچے شامل ہوتے ہیں، ان اسکولوں کے لیے جنہوں نے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کا کام ابھی ابھی شروع کیا ہے اُن کے لیے علاقے کے لوگ ایک بہت قیمتی وسیلہ ہیں۔ بنگلہ دیش میں بی آر اے سی (BRAC) کے تحت چلائے جانے والے اسکول اس کی ایک مثال ہیں۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے لیے علاقے کے لوگوں کے تعاون کا ایک ابتدائی ماڈل:

1979ء میں بنگلہ دیش میں عملی خواندگی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے والی عورتوں کی درخواست پر، پہلا (BRAC) اسکول کھولا گیا۔ یہ خواتین اپنے بچوں کے لیے بنیادی تعلیم دلوانا چاہتی تھیں۔ ''BRAC'' بنگلہ دیش دیہی ترقیاتی کمیٹی (Bangladesh Rural Advancement Committee) کا مخفف ہے۔ یہ ایک ایسی غیر سرکاری تنظیم ہے جو بنگلہ دیش کے دیہی علاقوں میں پہلے ہی سے کام کر رہی ہے، یہ تنظیم ''ماؤں'' کو اسکول کمیٹی بنانے میں مدد دیتی ہے، اسکول کے لیے جگہ منتخب کرتی ہے، استاد تلاش کرتی ہے اور اسکول کا انتظام چلاتی ہے۔

گھر گھر سروے کے ذریعے BRAC غریب بچوں، خصوصاً لڑکیوں کو تلاش کرتی ہے۔ ان اسکولوں میں اکثر لڑکیوں کا داخلہ لازماً ہوتا ہے۔ ان کے لیے ایسا نصاب ہوتا ہے، جو بچوں کو محور بنا کر تدریس کرتا ہے اور جسمانی سزاؤں کا استعمال نہیں کرتا۔ جب شاگرد BRAC کی بنیادی تعلیم کا نصاب مکمل کر لیتے ہیں تو پھر وہ سرکاری اسکول میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ بہت سے بچوں نے کامیابی سے اِس تعلیم کو مکمل کیا ہے۔

اسکول کے عملے کے اکثر افراد علاقے ہی کے رہنے والے ہوتے ہیں اور والدین کے ساتھ بہت ہی قریبی رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ والدین اسکول کے لیے موزوں اوقات مقرر کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، اور وہ چھٹیوں اور کاشت کے کاری موسم کے اعتبار سے سال کے دوران بھی اوقات تبدیل کر سکتے ہیں۔ والدین غیر رسمی طور پر استاد کی غیر حاضریوں پر نگاہ رکھتے ہیں، جو بہت کم ہوتی ہیں۔ ہر اسکول میں اسکول انتظامی کمیٹی قائم ہے، جس میں تین والدین، ایک علاقے کا لیڈر اور ایک استاد موجود ہوتا ہے۔ یہ سب مل کر اسکول کے انتظامی امور کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

''BRAC'' کے عملے کے ارکان کسی بھی موزوں وقت پر والدین کے ساتھ ماہانہ اجلاس کرتے ہیں۔ کیوں کہ یہ اجلاس دن کے وقت ہوتا ہے، اس لیے زیادہ تر عورتیں ہی اس اجلاس میں شریک ہوتی ہیں۔ ''BRAC'' کے طے شدہ معیار کے مطابق والدین کے اجلاس میں کم از کم 70 فی صد والدین کی شرکت ضروری ہوتی ہے، مگر اوسطاً 80 فی صد بچوں کے والدین موجود ہوتے ہیں۔ والدین اسکول کے بارے میں اپنی تشویش اور اندیشے کا اظہار کر سکتے ہیں، چونکہ ''BRAC'' نے بڑے بڑے مسائل یعنی فیس، دیگر واجبات، گھر سے اسکول کا فاصلہ، نظم اور نظام الاوقات کا پہلے ہی سے خیال کر رکھا ہوتا ہے اِس لیے اُن کی بے اطمینانی کے لیے بہت کم جواز ہوتا ہے

ماحاصل سرگرمی:

علاقے کے لوگ کس طرح ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی حمایت کرتے ہیں۔

BRAC اسکولوں میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے علاقے کے لوگ کس طرح شریک ہوتے ہیں؟

1. _____
2. _____
3. _____

آپ کے علاقوں میں لوگ آپ کے اسکول میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول برقرار رکھنے کے لیے پہلے سے کیا مدد کر رہے ہیں؟

1. _____
2. _____
3. _____

آپ کے علاقے کے لوگ آپ کے اسکول میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول برقرار رکھنے میں دیگر کن طریقوں سے مدد فراہم کر سکتے ہیں؟

1. _____
2. _____
3. _____

علاقے کے لوگوں میں سے کون کون ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول تشکیل دینے اور اِسے برقرار رکھنے کے لیے قائدانہ کردار ادا کر سکتے ہیں؟

1. _____
2. _____
3. _____

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول برقرار رکھنے اور مدد دینے کے لیے آپ علاقے کے لوگوں کی حوصلہ افزائی کس طرح کر سکتے ہیں؟

1. _____
2. _____
3. _____

ہمارے کردار اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

والدین اور علاقے کے ارکان کو تعلیم کے لیے جامع دوستانہ ماحول کی حمایت پر رضامند کرنے کے لیے اُن کے ساتھ کام کرنے کے بارے میں اساتذہ کی حیثیت سے ہمارا کیا کردار اور ذمہ داریاں ہیں؟

تمام اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ:

1. بچے کی تعلیم اور اس کی کامیابیوں کے بارے میں اُس کے گھر والوں (والدین یا سرپرست) سے باقاعدہ رابطہ رکھیں۔
2. یہ معلوم کریں کہ کون سے بچے اسکول نہیں آ رہے اور کیوں نہیں آ رہے اور انہیں اسکول لانے کے لیے طریقے وضع کریں۔
3. اپنی کلاسوں میں والدین اور شاگردوں کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی اہمیت اور مقاصد کے بارے میں واضح طور پر بتائیں۔
4. نصابی سرگرمی کے ایک حصے کے طور پر، اور خصوصی سرگرمیوں اور تقاریب کے ذریعے اپنے شاگردوں کو علاقے کے لوگوں کے ساتھ روابط رکھنے کے لیے تیار کریں۔
5. کلاس کی سرگرمیوں میں شمولیت کے لیے والدین اور علاقے کے لوگوں کو مدعو کریں۔

اساتذہ یہ ذمہ داری بھی قبول کریں کہ وہ:

1. والدین اور کمیونٹی تنظیموں (اسکول کی انتظامی کمیٹی، گاؤں کی تعلیمی کمیٹی، والدین - اساتذہ کی تنظیم) ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے متعلق اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر کے ساتھ مل کر کام کریں؛ اور
2. والدین کے ساتھ مل کر ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کو فروغ دیں اور اُن کے ذریعے دیگر والدین اور کمیونٹی کو بھی اِس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

تکمیلی سرگرمی: ہم اپنے علاقے کے لوگوں کے ساتھ کس طرح کام کر سکتے ہیں۔

اسکول کی ہر اُس سرگرمی کے بارے میں سننے سے آغاز کریں جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اِس میں خاندانوں اور آبادیوں کو ملوث کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مطالعاتی دورے، والدین - اساتذہ کی ملاقاتیں، چھٹی کے دن کی پریڈ - اور جو اساتذہ، بچوں، اُن کے خاندانوں اور آبادیوں کو یکجا کرتی ہیں۔ ہر سرگرمی کے سامنے یہ تحریر کریں:

- آپ نے اِس سرگرمی میں کوئی مدد کی یا نہیں؛ اور اگر کی تو کس حیثیت میں (جیسا کہ ''منتظم'' کی حیثیت سے یا ''استقبالی'' حیثیت میں)۔
- وہ مثبت واقعات جو اِس سرگرمی کے نتیجے میں پیش آئے۔
- منفی یا غیر متوقع طور پر پیش آنے والے واقعات کیا ہیں اور مستقبل میں ایسے واقعات کو کیسے روکا جا سکتا ہے (مثال کے طور پر صرف چند والدین نے شرکت کی، جس پر صرف ایک مرتبہ اعلان کرنے کی بجائے کئی ایک اعلانات کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔)۔

اِس سرگرمیوں کے نیچے لائن لگائیں جو آپ کے خیال میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔ اُن سرگرمیوں پر دائرہ لگائیں جن کا تعلق براہ راست آپ کی کلاس یا تدریسی عمل سے ہے۔ آپ نے کن سرگرمیوں کے نیچے لائن لگائی اور دائرہ لگایا؟ اُن سرگرمیوں کے لیے جن کے نیچے آپ نے صرف لائن لگائی، یہ سوچیں کہ اُنہیں آپ اپنی سرگرمیوں میں کس طرح شامل کر سکتے ہیں۔

اپنے آپ سے یہ بھی پوچھیں، کہ کون سی سرگرمیاں آپ کے اسکول اور کلاس روم کو ہمہ گیر تعلیم دوست ماحول فراہم کرنے کے لیے زیادہ اہم ہیں؟ کون سی سرگرمیاں خاندانوں اور کمیونٹی کے مابین ہمہ گیر تعلیم دوست ماحول کی بہتری اور فروغ کے لیے اچھی مثال ثابت ہو سکتی ہیں۔

اِس تعلق کو مختصر الفاظ میں بیان کریں جو ہر سرگرمی کی وجہ سے آپ کے اسکول اور کمیونٹی کے درمیان پیدا ہو چکا ہے۔ مثال کے طور پر میں نے تعلیمی سال کے آغاز پر والدین اور اساتذہ ملاقات کے ذریعے طلباء کے خاندانوں میں زیادہ سمجھ بوجھ پیدا کی ہے اور اب مزید والدین کلاس روم کی سرگرمیوں میں رضا کارانہ طور پر مدد کر رہے ہیں۔

آخر میں اپنے اسکول اور کمیونٹی کے درمیان مثبت سرگرمیوں اور تعلقات پر ایک مرتبہ پھر نظر ڈالیں اور پھر اُن طریقوں کی نشان دہی کریں جو اُنہیں مزید وسعت دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر سال میں صرف ایک مرتبہ کی بجائے سال کے آغاز اور اختتام پر 'اوپن اسکول ڈے' منعقد کرنا۔ سال کے آغاز پر منعقد کیے جانے والے 'اوپن اسکول ڈے' میں اِس بات پر توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے کہ بچے کیا سیکھیں گے اور خاندان کس طرح اِس کام میں مدد دیں گے، جب کہ سال کے اختتام پر منعقد ہونے والے 'اوپن اسکول ڈے' میں بچوں کے کام کی نمائش کی جا سکتی ہے اور ہمہ گیر تعلیم دوست ماحول کی تشکیل میں مل جل کر کامیابی حاصل کرنے والے ہر فرد کی کامیابیوں کا جشن منایا جا سکتا ہے۔

معاونت: 2.2

خاندان اور علاقے کے لوگوں میں ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول سے متعلق معلومات اور ترغیب

تعلیم کے شعبے میں تبدیلی کو حقیقت کا رنگ دینے کے لیے علاقے کے لوگوں کو عملی طور پر شامل کرنا چاہیے اور انہیں متحرک، سرگرم اور پُر جوش بنانے کے لیے اُن سے رابطے بڑھانے چاہئیں، اُنہیں معلومات فراہم کرنی اور ترغیب دینی چاہیے۔

خاندانوں اور علاقے کے لوگوں سے رابطہ رکھنا:

ہم اساتذہ کی یہ ایک اہم ذمہ داری ہے کہ ہم خاندانوں اور علاقے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ رابطہ رکھیں۔ بچے اُس وقت بہتر سیکھ سکتے ہیں جب اُن کے والدین اور گھر کے دیگر افراد اسکول اور تعلیم میں دلچسپی لیں۔ جب ہم خاندانوں کو تعلیم و تعلّم میں شامل کرتے ہیں، تو ہم کلاس روم میں تعلّم اور اپنی تدریس کے لیے کئی طریقوں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے بچوں کے خاندانوں اور علاقے کے اہم لوگوں سے رابطہ رکھنا بہت اہم ہوتا ہے۔

خاندانوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے بہت سے مؤثر انداز ہیں۔ ذیل میں کچھ کی فہرست دی گئی ہے۔ اس طریقے پر عمل کریں جو آپ کو سب سے زیادہ بہتر لگتا ہے اور جس پر عمل کرنا آسان ہو اور پھر دیگر طریقوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

- خاندان اور کمیونٹی کے گروپوں سے ملاقاتیں کریں جن میں آپ اپنا تعارف کروائیں، تعلیم و تربیت کے لیے اپنے اہداف، ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں مختلف بچوں کی شمولیت کی قدر و قیمت بیان کریں اور ان طریقوں پر بحث کریں جن کے ذریعے خاندانوں اور کمیونٹی کے ارکان آپ کی کلاس روم سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔
- سال میں ایک یا دو مرتبہ والدین کے ساتھ اُن کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لینے کے لیے ایک غیر رسمی گفتگو کا وقت مقرر کریں۔ اُنہیں اُن کے بچوں کے کیے گئے کام کی مثالیں دکھائیں۔ ہر بچے کی صلاحیتوں اور مثبت کارکردگی پر زور دیں اور اس کے بارے میں بات کریں کہ ہر بچہ یا بچی کچھ رکاوٹوں کو دور کر لے تو کس طرح وہ اور بہتر طریقے سے سیکھ سکتا/سکتی ہے۔
- اپنے طالب علموں کا کیا ہوا کام اُن کے والدین کو یہ بتانے کے لیے گھر بھیجیں کہ اُن کے بچے کتنا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اُن سے اُن کے بچوں کے کام کے بارے میں آراء معلوم کریں اور یہ پوچھیں کہ اُن کے خیال میں آئندہ اُن کے بچوں کو کیا سیکھنا چاہیے۔
- بچوں کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ بتائیں کہ اُنہوں نے گھر پر کیا سیکھا اور اُن کی معلومات کو اپنے اسباق میں استعمال کریں۔ والدین سے اس موضوع پر بھی بات کریں کہ جو تعلیم و تربیت اُن کے بچے کلاس میں حاصل کر رہے ہیں اُس کا اُن کی گھریلو زندگی کے ساتھ کس طرح تعلق بنتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ ظاہر کریں کہ کلاس روم میں حاصل کیا گیا علم گھر پر کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے یا کیا جا رہا ہے۔
- کمیونٹی میں مطالعاتی دورے کا اہتمام کریں یا بچوں سے کہیں کہ وہ والدین یا خاندان کے دیگر بزرگوں سے انٹرویو کریں اور اُن سے کمیونٹی میں گزرے ہوئے بچپن کے بارے میں سوالات کریں اور پھر بچوں سے کہیں کہ وہ ''ماضی میں کمیونٹی کی زندگی'' کے موضوع پر کہانیاں یا مضامین لکھیں۔
- کلاس روم سرگرمیوں میں شرکت کے لیے خاندان کے ارکان کی حوصلہ افزائی کریں اور کمیونٹی کے ماہرین کو دعوت دیں کہ وہ آپ کی کلاس کو اپنے علم سے مستفید کریں۔

تکمیلی سرگرمی: خاندانوں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنا:

اِن طریقوں کا خلاصہ بیان کرنے سے کام کا آغاز کریں جن کے ذریعے اِس وقت آپ بچوں کے خاندانوں اور کمیونٹی کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے اُن کے ساتھ کس طرح رابطہ کیا اور کس حد تک اُنہیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے شامل کیا گیا۔

خاندانوں اور علاقے کے لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کے درج بالا مختلف طریقوں پر دوبارہ ایک نظر ڈالیں۔ اِن طریقوں میں سے دو یا تین (یا زیادہ) طریقے منتخب کریں۔ اُنہیں ایک کاغذ پر لکھ لیں۔ اور پھر ہر ایک کے نیچے یہ نوٹ کریں:۔

- کون سا مواد آپ کو تیار کرنا ہے۔
- وہ طریقے جن کے ذریعے آپ خاندان یا کمیونٹی کے ارکان سے رابطہ قائم کریں گے۔ اور
- سرگرمی کی انداز اً تاریخ اور وقت اور دیگر متعلقہ تاریخیں جیسا کہ کسی خاص موقع پر۔

اب یہ فیصلہ کریں کہ کیا اُن مختلف طریقوں کا آپس میں تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ممکن ہے آپ تعلیمی سال یا اسکول کی ٹرم کے آغاز پر ایک گروپ اجلاس کا اہتمام کرنا چاہیں۔ اِس اجلاس میں آپ خاندان کے ارکان کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور کلاس روم کے معاونین کی حیثیت سے اسکول میں بھرتی کر سکتے ہیں اور کمیونٹی کے رضا کار ماہرین کو بچوں کے ساتھ خصوصی بات چیت کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔

اپنے کیلنڈر یا ڈائری میں اس سرگرمی کے آغاز کی تاریخیں اور دیگر متعلقہ اوقات اور واقعات کو تحریر کر لیں تا کہ آپ ایک آسان سا ''خاندان اور کمیونٹی کی شمولیت کا منصوبہ'' تشکیل دے سکیں۔

باقاعدہ رابطہ رکھنا:

والدین کو ان کے بچوں کی کارگردگی کے بارے میں آگاہ کرنا۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں اساتذہ کی حیثیت سے ہمیں والدین سے اُن کے بچوں کے بارے میں باقاعدہ روابطہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم گھر پر جا کر والدین سے مل سکتے ہیں، بچوں کی کارگردگی کے بارے میں اُن کے گھر کوئی تحریر بھیج سکتے ہیں یا والدین کو اسکول میں مدعو کر کے ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اِس لیے تمام والدین اور کمیونٹی کے ارکان کے لیے اسکول میں ایک خیر مقدمی ماحول پیدا کرنا ضروری ہے۔

والدین یا سرپرستوں سے سال کے آغاز میں ملاقات کرنا بہت اہم ہے، کیوں کہ اِس طرح اساتذہ اور والدین بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں ایک تعلق شراکت داری قائم کر سکتے ہیں۔ اگر والدین کا خیال ہو کہ اساتذہ صرف سزا کے وقت اُن کے گھر آتے ہیں تو آپ اپنی پہلی ہی ملاقات میں ان پر واضح کر سکتے ہیں کہ آپ کا اُن کے گھر آنے کا مقصد بچوں کو سزا دینا نہیں ہے۔ اُن کو بتا دیں کہ آپ بچے کی تعلیم کے بارے میں اُن سے کچھ جاننا چاہتے ہیں تا کہ آپ بچے کو زیادہ اچھی طرح پڑھا سکیں۔ انہیں بتا دیں کہ آپ اُن کے بچے کی کارکردگی کے بارے میں بھی بتانا چاہتے ہیں تا کہ وہ گھر پر بچے کی مدد کر سکیں اور جو کچھ وہ اسکول میں سیکھتا ہے، وہ اچھی طرح اس کے ذہن میں بیٹھ جائے۔

استاد اور گھر کے درمیان رابطہ:

تھائی لینڈ کے ہمہ گیر تعلّم دوست اسکولوں میں والدین اور علاقے کے لوگوں سے ایک تشخیصی سوالنامہ کے ذریعے یہ سوال پوچھا گیا: ''ہمارے اسکول کے لیے اہم ترین بات کیا ہے، اور کیوں ہے؟'' اِس کے جواب میں اکثر لوگوں نے ''استاد اور گھر کے درمیان رابطہ'' پر زیادہ زور دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ، ''اساتذہ اور شاگردوں کے والدین ہر ٹرم میں طالب علموں کے رویّوں اور تدریسی معاملات پر مشاورت کے لیے ملاقات کرتے ہیں''۔ یہ ملاقات بہت اہم ہے، کیوں کہ اس طرح اسکول، علاقے کے ارکان اور اسکول کے درمیان مسائل کے حل کے لیے ایک واضح راہ عمل مل جاتی ہے اور اسکول سے علاقے کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ نیز اِس طرح والدین اور اساتذہ کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے''۔ اسکول اور گھر ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے لیے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ والدین کو بچوں کی کارکردگی اور پراگرس میں بہتری سے باقاعدہ آگاہ کرتے رہیں۔انہیں بتاتے رہیں کہ اُن کے بچوں نے خواندگی ،گنتی، زندگی کی مہارتیں اور دیگر مضامین میں کیا کچھ حاصل کرلیا ہے۔والدین کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا بچہ کیا کچھ سیکھ چکا ہے اور اسے مزید کیا سیکھنے کی ضرورت ہے۔اُن والدین کو جو خواندہ نہیں ہیں، بچوں کی کارکردگی کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے رنگین کوڈ والے چارٹ استعمال کیے جاسکتے ہیں۔رنگین کوڈ والے ''قوس قزح چارٹ'' بڑے کارآمد اور خواندہ والدین اور بچوں کے لیے بھی تفریح فراہم کرتے ہیں! اگلے صفحے پر تیسری جماعت کے حساب کے لیے رنگین کوڈز پر مبنی مہارتوں کی فہرست (چارٹ-1) اور قوس قزح کارکردگی چارٹ (چارٹ-2) کا ایک نمونہ درج کیا جارہا ہے۔

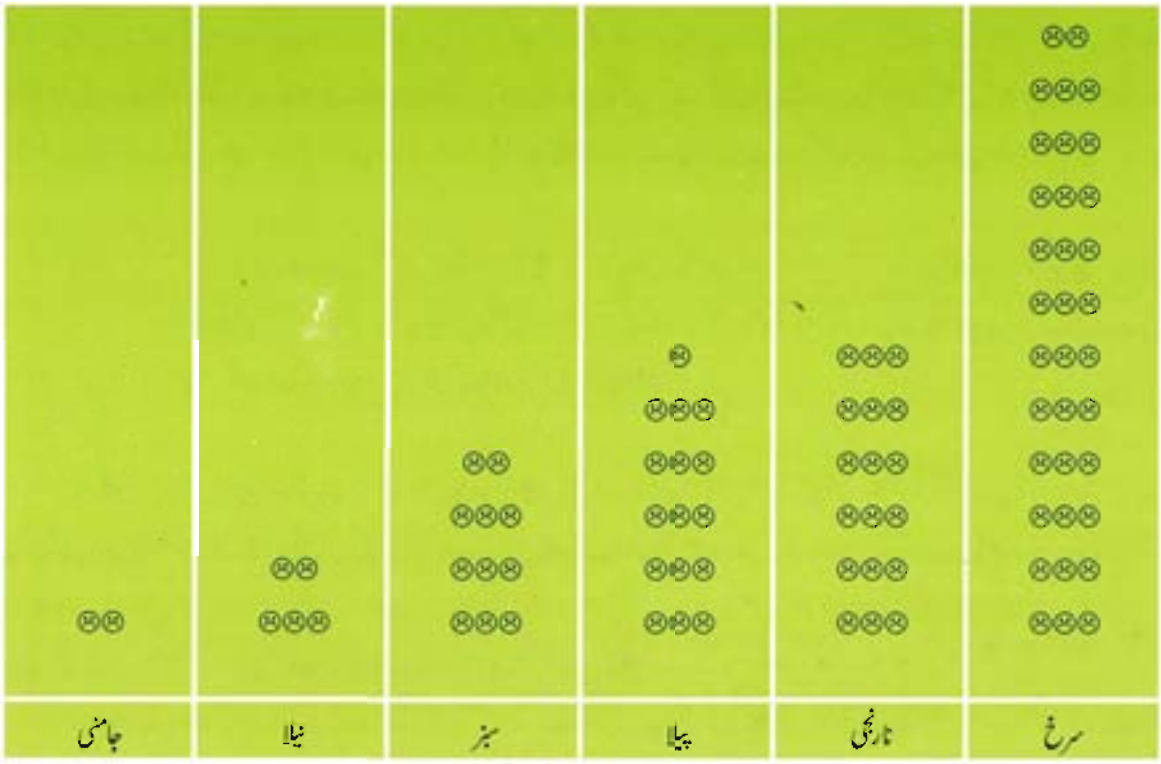
چارٹ نمبر 1 تیسری جماعت کے بچوں کے لیے حساب اور مہارتوں پر مبنی چارٹ کا نمونہ

مرحلہ	(10 میں سے 8 درست ہوں تو اگلے مرحلے کی طرف بڑھیں)
سرخ	• کرنسی کی قیمت (1.00 تک) • اعداد کا لکھنا • تفریق - ایک ہندسے کی جمع - ایک اور دو ہندسوں والے اعداد کی
نارنجی	• زبانی حساب (جمع تفریق) • تقسیم - (ایک ہندسے والے عدد کی) • حساب کے عبارتی سوال پڑھنا۔
پیلا	• ضرب • دو ہندسوں والے اعداد کی جمع اور تفریق • پیمائش (فاصلہ، حجم)
سبز	• 700 تک کے اعداد کی پہچان • اعداد کو دوبارہ اکٹھا کر کے جمع تفریق کرنا • دو تین ہندسوں والے اعداد کی تفریق • تین ہندسوں والے اعداد کی پہچان
نیلا	• ضرب - (ایک اور دو ہندسوں کی) • تقسیم - (ایک اور دو ہندسوں کی) • حساب کے عبارتی سوال پڑھنا۔
جامنی	• ضرب - (ایک اور تین ہندسوں کی) • پیمائش - (فاصلہ، مائع) • حساب کے عبارتی سوال پڑھنا۔

چارٹ نمبر 1 کو استعمال کرتے ہوئے ''قوس قزح چارٹ'' بنائے جاتے ہیں جو بچے کی تعلیمی کارکردگی کے بارے میں بتاتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ اساتذہ، طالب علم اور والدین مل کر بچوں کی تعلیم و تربیت پر نگاہ رکھ سکیں۔قوس قزح چارٹ (چارٹ نمبر 2) میں ہر بچے کے پاس ایک ''مسکراتے چہرہ والا مارکر ہوتا

ہے جس پر اُس کا نام بھی لکھا ہوتا ہے۔ جوں جوں وہ حساب کے مضمون میں بتدریج ترقی کرتا ہے جیسا کہ چارٹ نمبر 1 میں بتایا گیا ہے، اُس کا مارکر اُس رنگ کے ساتھ منطبق ہو جاتا ہے جو اُس کی مہارت کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر ایک استاد یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ کچھ بچے کسی ایک مرحلے میں کافی عرصے سے رُکے ہوئے ہیں، تو وہ اِن بچوں کی مدد کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اگلے مرحلے میں جانے کے لیے انہیں کیا سیکھنے کی ضرورت ہے۔

چارٹ نمبر2 شاگردوں کی کارکردگی پر مبنی قوس قزح چارٹ:



اساتذہ قوس قزح چارٹ استعمال کریں یا مہارتوں کی فہرست مرتب کریں یا کارکردگی رپورٹ گھر بھیجیں۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ اِن سب کے ذریعے بچے کی کارکردگی کے بارے میں والدین کو مطلع کیا جاتا ہے، اِس طرح گھر اور اسکول کے درمیان ایک مستقل رابطہ قائم رہتا ہے۔

والدین کو ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول سے آگاہ کرنا:

والدین یا سرپرستوں کے ساتھ، اُن کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں، گفتگو کرتے وقت یہ بات بتانی بہت اہم ہے کہ آپ کی کلاس اور اسکول کس طرح ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ اِس بات کی وضاحت کریں کہ آپ کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اسکول کے کسی اطلاعُ نامے یا ہیڈ ماسٹر کے دستخط شدہ کسی کاغذ کے ذریعے والدین کو یہ واضح کریں کہ آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔ آپ بچوں کا کیا ہوا کچھ کام بھی انہیں دیکھا سکتے ہیں اور یہ وضاحت بھی کر سکتے ہیں کہ ''تعلُّم دوست'' سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک یعنی اساتذہ، والدین اور علاقے کے لوگ نہ صرف بچوں کو سیکھنے میں مدد دیں گے بلکہ بچوں کے ساتھ ساتھ خود بھی کچھ نہ کچھ سیکھنے آئیں گے۔ آپ اُن کو اُن کے بچوں کا کام دکھائیں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ ''ایک بچے پر مرکوز تعلیمی ماحول'' میں کیا کرتے ہیں اور یہ کیسے ہر اُس اسکول سے مختلف ہے جس میں اُن کے بچے پڑھتے رہے ہیں۔ آپ کو بے حد احتیاط سے یہ بتانا پڑے گا کہ ہمہ گیر سے کیا مراد ہے، جیسا کہ ہم نے پہلے کتابچہ میں پڑھا اور سمجھ۔ کیس سٹڈی کو بطور مثال پیش کریں اور بتائیں کہ ہمہ گیر تعلُّم سے سب بچے کیسے استفادہ کر سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: پسندیدگی کا کھیل:

والدین سے ملاقات کے دوران آپ انہیں یہ واضح طور پر سمجھائیں کہ ''غیر شامل کو شامل'' کرنے سے کیا مراد ہے۔ اس بات کو سمجھانے کے لیے آپ دو مختلف رنگوں کے بیج (Badge) تیار کریں، یعنی سرخ اور نیلے اور انہیں ٹیپ یا پن کی مدد سے لوگوں کے کپڑوں پر لگائیں۔ ہر فرد کے پاس ایک بیج ہونا چاہیے، کچھ سرخ رنگ کے بیج، عورتوں اور کچھ مردوں کو دیں۔ اُن پر واضح کریں کہ اِس مشق یا سرگرمی میں کچھ لوگ یہ محسوس کریں گے کہ اُن کے ساتھ خصوصی اچھا برتاؤ کیا جا رہا ہے، جب کہ کچھ اپنے آپ کو اِس سرگرمی میں ''خارج'' محسوس کریں۔

سرخ بیج والے لوگوں سے کہیں کہ وہ کمرے میں پیچھے جا کر بیٹھ جائیں یا کمرے کے ایک طرف ہو جائیں۔ پھر نیلے بیج والے لوگوں کے ساتھ خوش گوار گفتگو شروع کر دیں۔ سرخ بیج والے گروپ کو یکسر نظر انداز کر دیں؛ کبھی کبھار کڑی نظر سے اُن کی طرف دیکھ لیں اور اُن کہیں کہ خاموشی سے بیٹھیں اور بے چین ہونا یا مسکرانا بند کریں۔ نیلے بیج والے گروپ سے پانچ سے دس منٹ تک بات چیت جاری رکھیں۔ آپ نیلے بیج والے فرد سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ سرخ بیج والے گروپ سے خاموش رہنے کے لیے کہے۔ دس منٹ ختم ہونے پر، ہر ایک سے اپنے اپنے بیج اتارنے کے لیے کہیں اور دوبارہ اکٹھے بیٹھ جائیں۔ پھر یہ سوالات کریں۔

- ''نیلے بیج'' والا ہونے پر کیسا محسوس ہوا؟ ''سرخ بیج'' والا ہونے پر کیسا محسوس ہوا ؟ اگر آپ نے سرخ بیج لگایا ہوا ہوتا تو کیا آپ نیلا بیج لگانے کی خواہش کرتے؟ کیا آپ نیلا بیج حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کر گزرتے؟ خارج کر دینے کا کیا مطلب ہوا ؟ کس نے خارج کیا؟ کون سب سے زیادہ بے توجہی کے شکار تھا (یا ہو سکتا تھا؟)

یاد رکھیں کہ وہ لوگ جنہیں معاشرہ خارج کر دیتا ہے (جیسا کہ جسمانی طور پر معذور) اُنہیں اُس وقت زیادہ شرمندگی، گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو زیادہ سزا یافتہ محسوس کرتے ہیں اگر اُن کے ہاں کوئی معذور بچہ پیدا ہو جائے؛ اس طرح وہ دوہرے طور پر خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ بے توجہی کے شکار بچے، خاص طور پر لڑکیاں ہوتی ہیں جو معذوری کا شکار ہوں، جو کسی اقلیتی نسلی گروپ سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ زبان نہ بول سکتے ہوں، جو اس علاقے میں بولی جاتی ہے، یہ وہ بچے ہیں جنہیں ہم ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

اب بہتر طور پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ ''ہمہ گیر'' اور ''تعلّم دوست ماحول'' سے ہم کیا مراد لیتے ہیں، اسباق سے مدد لیں۔ ''ہمہ گیر تعلّم'' کے کچھ فوائد پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ اساتذہ اور والدین کے درمیان شراکت داری کے ذریعے کس طرح ''ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول'' کی تشکیل ممکن ہے۔

نوٹ: اِس سرگرمی سے بچوں کو یہ سمجھانے کے لیے کہ ''خارج کر دیا'' کا کیا مطلب ہے، کلاس میں استعمال کے لیے اپنایا جا سکتا ہے۔

کمیونٹی (علاقے کے لوگوں) کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول سے آگاہ کرنا:

والدین سے بات چیت کے علاوہ، ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے بارے میں علاقے کے لوگوں سمیت ایک بڑے حلقے کو وضاحت پیش کرنے کے لیے اساتذہ، ہیڈ ماسٹر اور اسکول کی ٹیم یا رابطہ کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کا تعلق ان سے ہے تو مذکورہ ماحول کے بارے میں وضاحت کرنے کے کچھ طریقے یہ بھی ہو سکتے ہیں:۔

1. **شائع شدہ معلومات:** لوگوں کو دینے کے لیے اسکول کا اطلاع نامہ یا خبر نامہ تیار کریں۔ مقامی اخبار کے صحافیوں کو اسکول آنے کی دعوت دیں اور مقامی پریس پر زور دیں کہ وہ ہمہ گیر تعلّم دوست اسکول کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کریں۔ صحافیوں کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے حامل اسکول کے فوائد بتائیں اور تمام بچوں کو بہترین تعلیم فراہم کرنے کے لیے اپنے اسکول کے منصوبوں کی وضاحت کریں۔

2. **ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے اعلانات:** اِس میں اسکول، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے والدین کو آگاہ کریں کہ اُن کے بچوں کا اسکول جانا کیوں ضروری ہے۔

3. **کمیونٹی یا گروپ میٹنگ:** ایک سے تین روزہ ورکشاپ یا تربیتی اجلاس منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کریں۔ یہ اجلاس نئے لوگوں کو اسکول سے متعارف کرانے کا مؤثر ذریعہ ہیں، خاص طور پر اُن خاندانوں کے لیے جن کے بچے اسکول نہیں جاتے۔ اِن میں تمام بچوں کو تعلیم فراہم کرنے کے بارے میں اسکول کے مشن کی وضاحت کر سکتے ہیں اور اسکول میں ایک فعال تعلیمی ماحول کی تصویر کشی کر سکتے ہیں۔ اِس پہلے اجلاس میں اور بعد والے اجلاسوں میں والدین کے خدشات کو دور کرنے کے لیے وضاحت کی جاسکتی ہے اور اسکول میں تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے اُن کے خیالات سے بھی آگاہی ہو سکتی ہے۔

4. **سماجی خدمات کو شامل کرنا:** جوں جوں آپ کا اسکول ہمہ گیر تعلُّم دوست بنتا جاتا ہے سماجی خدمات کے ادارے بھی اِس میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ آپ اُن کے ساتھ رابطے میں رہیں کیونکہ وہ آپ کے بچوں کے حقوق کے تحفظ میں مدد دے سکیں گے اور وسائل بھی فراہم کر سکیں گے۔

5. **دوسرے اسکولوں سے رابطہ:** کچھ ممالک میں مزید ہمہ گیر تعلُّم دوست کی تشکیل کے لیے کم از کم تین اسکول ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اساتذہ پڑھانے کے نئے نئے طریقوں سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں یا یہ بتاتے ہیں کہ وہ کس طرح علاقے کے لوگوں کو کلاس روم کی سرگرمیوں میں شامل کرتے ہیں۔ وہ اساتذہ کے علم کو مزید نکھارنے کے لیے ورکشاپس کرتے ہیں۔ وہ تمام بچوں کو اسکول میں لانے کے لیے یا تو کمیونٹی ایونٹ (community event) کرتے ہیں یا مشترکہ طور پر trips field کرتے ہیں تاکہ بچے اپنی کمیونٹی کے علاوہ بھی دیگر علاقوں کے متعلق جان سکیں۔

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی مدد کے لیے ترغیب دلانا:

والدین پر چار کرنے والوں کے روپ میں:

والدین تبدیلی کا پرچار کرنے والوں کے روپ میں: کچھ علاقوں میں اساتذہ کے بجائے والدین خود اسکول کی سطح پر ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کا پرچار کرتے نظر آئیں گے۔ مثال کے طور، پاپوآ نیوگنی کے شمالی صوبے میں والدین نے اپنے بچوں کے لیے ان کی مقامی زبان میں اسکول کی تعلیم کے حصول کا مطالبہ کیا۔ صوبائی حکومت نے یونیورسٹی اور ایک غیر سرکاری ادارے کے ساتھ مل کر بچوں کو ان کی مقامی زبان میں کم لاگت پر تعلیم فراہم کرنے کا انتظام کیا۔ بنگلہ دیش کے بی آر اے سی اسکولوں میں ماؤں نے اپنی ان بیٹیوں اور بیٹوں کے لیے جو زیادہ اخراجات اور زیادہ فاصلے کی وجہ سے اسکول جانے سے رہ گئے تھے انہیں بھی بنیادی تعلیم فراہم کرنے کی درخواست کی۔

والدین تبدیلی کی مخالفت کرنے والوں کے روپ میں: بعض علاقوں میں والدین تبدیلی کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں۔ کچھ والدین معاشرے کی اقدار کو بھانپتے ہوئے، شاید اُن بچوں کو جو اُن کے اپنے بچوں سے مختلف ہیں، اپنے بچوں کے اسکول میں دیکھنا پسند نہ کریں۔ ان لوگوں کے لیے خاص طور پر درج ذیل چیزوں کا پرچار کرنا چاہیے۔

والدین تبدیلی کے عمل میں خوش دلی سے شامل ہونے والوں کے روپ میں: بعض علاقوں میں والدین خوش دلی سے اسکول کے معاملات میں شامل ہو جائیں گے اگر آپ انہیں ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے فوائد سے آگاہ کر دیں۔ اگر والدین روایتی طور پر اپنے بچوں کی تعلیم سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں تو اس امر کی ضرورت ہے کہ انہیں اس طرف واپس آنے کی دعوت دی جائے اور خوش آمدید کہا جائے اور اِس بات کی بار بار تلقین کی جائے۔

ترغیب یا پرچار کی حکمت عملی:

پرچار سے مراد آگہی، تشہیر، عملی تعاون اور دوسرے لوگوں تک اپنے پیغام پہچانا ہے۔ والدین اور علاقے کے ارکان کس طرح ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کا پرچار کر سکتے ہیں؟

1. **والدین کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ دوسروں کو مذکورہ ماحول اختیار کرنے والے اسکولوں کے بارے میں بتائیں:** والدین اسی قسم کی چیزوں اور معلومات استعمال کرنا چاہیں، جو آپ نے انہیں ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے بارے میں بتانے کیلئے استعمال کی تھیں، جیسے: اِس موضوع پر اطلاع نامے، خبرنامے یا بچوں کا کیا ہوا کام۔ وہ اِن والدین کے ساتھ خاص طور پر مؤثر طریقے سے بات کر سکتے ہیں جو تبدیلی کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اپنے تجربات کی روشنی میں انہیں بتا سکتے ہیں کہ تنوع کی اسکول اور کلاس میں اہمیت کیا ہے اور اُن کو اس بات پر آمادہ کر سکتے ہیں کہ ہماری تعلیم کس طرح ایک ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول میں پروان چڑھ سکتی ہے۔

2. **اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کو کلاس میں لانے کے لیے والدین کو شامل کرنا:** والدین جب یہ دیکھیں گے کہ انہیں اسکول اور آپ کی کلاس میں خوش آمدید کہا جا رہا ہے تو آپ کی مدد کرنے کے لیے رضا کارانہ طور پر آنا پسند کریں۔ اگر وہ نہیں آتے، تو آپ والدین یا علاقے کے لوگوں کے ذمہ کام لگائیں اور انہیں مدد کے لیے بلائیں۔ مثال کے طور پر والدین یا علاقے کے لوگ رضا کارانہ طور پر یا تو زبان کی تعلیم دے سکتے ہیں یا معذور بچوں کی پڑھائی میں مدد کر سکتے ہیں۔ وہ بچوں کو پڑھ کر بتا سکتے ہیں یا بچوں کو پڑھتے ہوئے اُن کا سبق سُن سکتے ہیں۔ وہ گروپ سرگرمیوں میں حصہ لے کر استاد کو اِس بات کا موقع فراہم کر سکتے ہیں کہ وہ اس وقت کو بچا کر اِن انفرادی بچوں اور چھوٹے گروپوں پر توجہ دیں جنہیں اُن کی زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

3. **اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کی واپسی کے کام میں والدین کو شامل کرنا:** اسکول میں تعلیمی سال کے آغاز میں علاقے کے تمام خاندانوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اسکول میں داخلہ میلہ منعقد کریں، اور اس موقع پر تمام بچوں کا اسکول میں اندراج کریں۔ اس موقع پر مقامی تاجر اور کاروباری لوگ، بہت سے چھوٹے چھوٹے تحائف بچوں کو دیں، جب کہ والدین اور اساتذہ کھانے پینے کی خصوصی چیزوں اور کھیلوں کے اہتمام میں اپنا حصہ ڈالیں۔ تمام سرگرمیوں کا ہدف تعلیم کی اہمیت اور وہ انداز اپنانا ہے جن کے ذریعے بچوں کو تعلیم فراہم کرنے میں اسکول اور علاقے کے لوگ مل جل کر کام کر سکتے ہیں۔ گوئے مالا کے ایک اسکول کے داخلہ میلے میں جہاں مسخرے، خصوصی کھانے، کھیل اور انعامات تھے۔ اسکول میں اتنے زیادہ بچوں کا اندراج ہوا کہ اسکول کو ایک نئے اسکول کی عمارت تعمیر کرنا پڑی۔ تمام بچوں کو اسکول اور تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لیے اس کتابچے میں ایسے بہت سے خیالات آپ کو مل جائیں گے جن پر عمل کرتے ہوئے والدین اور علاقے کے بچوں کو اسکول واپس لانے کی سرگرمیوں میں شامل کیا جا سکتا ہے!

4. **اسکول کی انتظامی کمیٹیوں کو ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول سے منسلک کریں:** والدین، اساتذہ انجمین، گاؤں کی تعلیمی کمیٹیاں، یا اسکول کی انتظامی کمیٹیاں، والدین کا اسکولوں کے ساتھ ایک طویل المدت رشتہ قائم رکھنے کے ذرائع ہیں۔ یہ موقع پر نگرانی کے ساتھ معیار کی بہتری اور احتساب میں مدد دیتی ہیں۔

گاؤں کی تعلیمی کمیٹیاں:

پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں ''کمیونٹی سپورٹ پروگرام'' کے تحت عورتوں کے لیے دیہی تعلیمی کمیٹیوں کو قائم کیا گیا۔ اب تک 1,000 سے زائد ایسے گروپ قائم ہو چکے ہیں، ہر گروپ کے پانچ ارکان ہیں اور انہیں مردانہ تعلیمی کمیٹیوں کی طرز پر تشکیل دیا گیا۔ اگرچہ قدامت پسند علاقوں میں ایک ہی کمیٹی میں مرد اور خواتین کا مل جل کر کام کرنا بہت مشکل ہے، تاہم عورتوں نے لڑکیوں کے اسکولوں میں حاضری برقرار رکھنے اور دوسری سرگرمیوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

5. **گھر گھر جا کر رابطہ کرنا:** اُن خاندانوں سے رابطہ کرنا آسان کام نہیں جن کے بچے روایتی طور پر اسکول سے باہر رہ جاتے ہیں۔ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے بارے میں معلومات کی فراہمی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ روایتی طور پر اسکول میں شامل نہ کیے جانے والے گروپ جیسے؛ معذور یا نسلی اقلیت کے لوگ، کسی فرد کو اسکول کی طرف سے ایسے لوگوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے کہا جائے۔ ایسے فرد کو لوگوں کے ساتھ یا انفرادی طور پر اُس کے گھر جا کر ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے بارے میں وضاحت کی جاسکتی ہے۔

کمیونٹی اور نصاب تعلیم

کمیونٹی کلاس روم میں:

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی ترویج کے لیے والدین اور علاقے کے لوگوں کا عملی حصہ لینا بہت اہم ہے۔ مالی امداد اور اشیاء کی فراہمی بچوں کے درس و تدریس میں والدین کی طرف سے ایک اہم قربانی ہے۔ مثلاً؛ کمیونٹی، ادارے، اسکول کی انتظامی کمیٹیاں اور والدین: اساتذہ کی تنظیمیں، اسکول کی سہولتوں کو بہتر کرنے میں اکثر مدد دیتی ہیں۔ یہ بہت اہم ہے، خاص طور پر اُن اسکولوں میں جہاں معذور بچوں کے لیے عمارت میں بھی داخل ہونے کی بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ اگر عمارت میں سیڑھیاں موجود ہوں، تو اسکول کی انتظامی کمیٹیاں سیڑھیوں کی جگہ ڈھلوان بنوانے کا انتظام کر سکتی ہیں یا اگر ایسے بچوں کے لیے الگ سے لیٹرین موجود نہ ہوں تو اسکول کی انتظامی کمیٹیاں یا علاقے کے لوگ لیٹرین تعمیر کرنے کے کام میں مدد کر سکتے ہیں۔

ہم نے اس سے پہلی والی معاونت میں دیکھا کہ والدین کو براہ راست شامل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں کلاس میں مدعو کیا جائے۔

ملاوی کے ایک علاقے کے والدین کو جب یہ معلوم ہوا کہ اساتذہ نے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کے لیے جو تدریسی مواد تیار کیا ہے، اسے حفاظت سے رکھنے کے لیے کوئی جگہ موجود نہیں تو انہوں نے اسکول کی کلاسوں اور ہیڈ ماسٹر کے دفتر کے لیے الماریاں خریدیں۔ اس کمیونٹی اور دیگر 20 کمیونٹی کے والدین نے پرانے ڈبے، ربر کے جوتے اور دیگر اشیاء فراہم کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ اساتذہ اُن سے خواندگی اور حساب کی کلاسوں کے لیے مطلوبہ مواد تیار کر سکیں۔ ایک استاد نے اس بات کو محسوس کیا کہ اسکول کے ساتھ والدین کی شمولیت کا یہ تجربہ، تعلیم کے اضافی حصول اور اسکول میں بچوں کی کامیابی میں ایک اہم کردار ادا کر رہا تھا۔

فلپائن میں اسی قسم کے ایک منصوبے پر کام کرنے والے ایک تعلیمی ماہر نے بتایا کہ والدین کو یہ احساس دلانے کے لیے کہ وہ اسکول کا ایک حصہ ہیں، اور طالب علم اس علاقے کا حصہ ہیں بڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔

والدین کی مدد سے ایک Resource Centre بنایا گیا ہے جس میں یونیسف کی عطیہ کردہ 100 کتابوں کی ایک لائبریری قائم کی گئی ہے۔ اس لائبریری میں کتابوں کے علاوہ، اساتذہ اور طالب علموں کی طرف سے تیار کردہ یا غیر سرکاری اداروں کی طرف سے عطیہ کردہ تدریسی مواد موجود ہے۔ طلباء نے اس Resource Centre کے لیے اضافی فرنیچر اور شیلف وغیرہ بھی تیار کیے۔

ایسے بہت سے طریقے ہیں جن میں والدین، دادا، دادی، نانا، نانی اور سرپرست ایک طالب علم کی تعلیم و تعلُّم میں شامل ہو سکتے ہیں اور ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول پر مبنی کلاس کی تشکیل میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ تجاویز پیش کی جاتی ہیں:۔

1. والدین یا خاندان کے دیگر ارکان کلاس کی سرگرمیوں جیسے کہ پڑھائی اور پڑھائی کے لیے مواد تیار کرنا، غیر نصابی سرگرمیوں، جیسے کہ کھیل یا میلے جیسی دیگر خصوصی سرگرمیوں میں رضاکارانہ طور پر اساتذہ کی مدد کر سکتے ہیں۔
2. والدین کلاس روم میں بطور مہمان بھی آ سکتے ہیں اور وہ اپنے کام اور دیگر دنیاوی کاموں میں اپنی معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں وہ اس بات پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں کہ کس طرح تعلیم نے اُن کے پیشے میں مدد دی۔ جو والدین پڑھ لکھے نہیں ہیں وہ علاقے کی تاریخ، علاقائی کہانیوں یا روایتی ہنر بچوں کو سکھا سکتے ہیں۔

3. وہ پی ٹی اے یا دوسری میٹنگز میں شامل ہو سکتے ہیں، معلومات کی جان کاری اور کلاس کی تقریبات میں شرکت کے لیے والدین - اساتذہ انجمن میں شامل ہو کر اس کے اجلاسوں میں بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

4. وہ اسکول کی ضرورت کا مواد فراہم کر سکتے ہیں یا اسکول کے پروگرام کی ضروریات پوری کرنے کے لیے دوسروں سے مالی عطیات کی وصولی میں مدد دے سکتے ہیں۔

5. وہ ایسے والدین تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، جن کے بچے اسکول نہیں آتے یا اسکول چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور انہیں اس بات پر رضامند کر سکتے ہیں کہ ان کے بچے تعلیم مکمل کریں۔

6. وہ بچوں کے اسکول اور بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے مراکز کو محفوظ بنانے کی کوششوں میں شرکت کر سکتے ہیں۔
وہ اپنے بچوں کے اساتذہ سے ملاقات کر کے اسکول کے نصاب کے بارے میں جان سکتے ہیں اور یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ اسکول کی سرگرمیوں میں کس طرح شامل ہو سکتے ہیں۔

7. وہ ''اوپن ڈے'' منانے میں اسکول کی مدد کر سکتے ہیں۔ اُس روز، والدین، علاقے کے ارکان اور افسران کو مدعو کیا جاتا ہے۔ تمام بچوں کے کیے ہوئے کام اور اس کے ساتھ ساتھ نئے تدریسی مواد کی نمائش کی جاتی ہے، اساتذہ اپنی نئی تشخیصی اور تدریسی مہارتوں اور ہر قسم کی صلاحیتوں اور پس منظر سے تعلق رکھنے والے بچے، اب تک سیکھی گئی مہارتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

8. والدین اور علاقے کے ارکان، بچوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے میں مدد دے سکتے ہیں۔ وہ طالب علموں کا کام دیکھ کر اس پر نمبر لگا سکتے ہیں اور اس طرح بچوں کے سیکھنے میں اُن کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔

9. کامیاب گریجویٹ اور مخلص والدین مثالی شخص کا کردار ادا کر سکتے ہیں، خصوصاً وہ جن کا تعلق مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل طبقات سے ہے۔ ہر سال ''کیریئر ڈے'' کا اہتمام کریں۔ مردوں اور خواتین کو مدعو کریں وہ بچوں کو یہ بتائیں کہ وہ آئندہ کی زندگی کے لیے کس طرح منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔

خواتین کے مثالی کردار: (Female Role Models)

اُن اسکولوں میں جہاں خاتون اساتذہ نہیں ہوتیں، وہاں علاقے کی عورتوں کو مثالی کردار کے پروگراموں میں شامل کیا جائے۔ طالب علموں کے والدین یا دیگر رشتہ داروں کے علاوہ علاقے کے مذہبی رہنماؤں، فن کاروں، نامور کھلاڑیوں یا سیاسی لوگ اس قسم کے پروگراموں میں شرکت کے لیے تیار رہتے ہیں، جو لڑکیوں کو مثبت رول ماڈل دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اگر مقامی عورتیں یہ کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہوں تو تعلیمی سال کے دوران انہیں بار بار آنے کی دعوت دیں۔ ان سے کہیں کہ وہ بچوں کو یہ بتائیں کہ مردوں نے عورتوں کے ساتھ اور اُن کے لیے کیسے کام کیا ہے، اور صنف کے کرداروں نے ان کی ترجیحات، کامیابیوں اور ناکامیوں کو کتنا متاثر کیا ہے۔ وہ تقاریر کے علاوہ، طالب علموں کے ساتھ انفرادی مشاورت اور کردار سازی کے ذریعے ہدایات دے سکتی ہیں اور طالب علموں کے ساتھ مل کر ان پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہیں۔

ایک خاتون استانی اور طالبات کے ایک ایسے گروپ کو جو کامیابی سے چھٹی یا گیارہویں جماعت میں پہنچ چکا ہے، اُن سے کہیں کہ وہ ایسے دیہی اسکولوں کا دورہ کریں، جہاں لڑکیاں عموماً پانچویں جماعت یا اس سے پہلے اسکول چھوڑ جاتی ہیں۔ تمام لڑکیاں اکٹھے مل کر تبادلہ خیال کریں کہ لڑکیوں کو اسکول کی تعلیم جاری رکھنے، اور کامیابی سے تعلیم مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔ استانی اور اُس کے ہمراہ جانے والی بڑی لڑکیاں، اکٹھے مل کر لڑکیوں اور ان کے والدین سے ملیں اور اُن سے گفتگو کریں کہ کس کس طریقے سے اسکول میں لڑکیوں کی تعلیم جاری رکھی جا سکتی ہے اور اُن کی تعلیم مکمل ہونے تک انہیں اسکول میں رہنے پر راضی کریں۔

کلاس روم اور کمیونٹی:

والدین اور علاقے کے ارکان کو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کے اسکول کی طرف مدعو کرنے کے ساتھ ساتھ، ایک موزوں نصاب کی ضرورت ہے، جو بچوں کو مختلف موضوعات کے بارے میں ہر ممکن حد تک سکھا سکے، مثلاً :۔

- بچے اپنے گھروں یا علاقے سے وہ اشیاء پا سکتے ہیں یا اُن سے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں، جو اُن کے پڑھے ہوئے سبق سے تعلق رکھتی ہیں۔
- بچے اپنے والدین یا دادا دادی اور نانا نانی سے اُن کے بچپن کے بارے میں پوچھ سکتے ہیں، یا
- وہ ایسے پودے اور دیگر اشیاء ڈھونڈ سکتے ہیں، جو ان کے سبق سے متعلق ہوں، یا
- وہ ایسا مواد (جیسا کہ استعمال شدہ گتے وغیرہ) اپنے ساتھ لا سکتے ہیں، جو اساتذہ تدریس یا تدریسی مواد کی تیاری میں استعمال کر سکتے ہیں۔
- بچے اپنے علاقے کے اُن بچوں کے بارے میں بتا سکتے ہیں، جو اسکول میں داخل نہیں ہیں۔

کلاس کی وہ سرگرمیاں جو کمیونٹی پر مرکوز ہوتی ہیں:

کچھ ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے طالب علم اپنے علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر شمالی تھائی لینڈ میں سائنس کے پانچویں جماعت کے طالب علموں کے ایک گروپ نے سال کے دوران اپنے علاقے کے ماحول کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے اجڑے ہوئے جنگلات کی نشانیوں کا

ریکارڈ مرتب کیا اور علاقے کے ارکان سے علاقے کے جنگل کی تاریخ سے آگاہی حاصل کی۔ سال کے اختتام پر طالب علموں نے تمام والدین کو اپنی تحقیق سے آگاہ کیا۔ دراصل اس طرح والدین نے علاقے کے بارے میں طالب علموں سے آگہی حاصل کی۔ طالب علموں نے اس طرح جو کچھ سیکھا، اور جس انداز میں انہوں نے حاصل ہونے والی معلومات کو پیش کیا، وہ اس سے بہت متاثر ہوئے۔ پھر والدین اور طالب علموں نے مل کر اپنے علاقے کے ماحولیاتی مسائل کے حل کا فیصلہ کیا۔

اجلاسوں میں طالب علموں کی شرکت:

طالب علم اپنے تجربات، اسکول کے یا والدین کے اجلاسوں یا علاقے کے اجلاسوں یا دیگر شہری تقریبات میں شرکت کے ذریعے دوسرے لوگوں تک پھیلا سکتے ہیں۔ آپ اجلاس سے پہلے شاگردوں کے ساتھ مل کر اِس کی مشق کر سکتے ہیں، اس طرح یہ مشق بھی ہو جائے گی کہ اجلاس میں کب اور کیسے شرکت کی جائے۔ طالب علم اپنی کلاس کے اسباق کی روشنی میں سرگرمیاں اور پراجیکٹ شروع کر سکتے ہیں، جنہیں وہ طالب علموں کے میلے، یا طالب علموں کے ایک چھوٹے گروپ میں، ڈرامے، گیت یا نظم کی صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی سرگرمیوں کے ذریعے طالب علم اپنے والدین یا سرپرستوں پر یہ واضح کر سکتے ہیں کہ وہ کیا سیکھ رہے ہیں۔ اس طرح اسکول اور والدین کے درمیان رابطے میں بہتری آتی ہے، اور جو کچھ بچہ/ بچی سیکھ چکا ہوتا ہے، وہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ طالب علموں کی تعلیم کے بارے میں اسکول - والدین اجلاس کی تیاری کے سلسلے میں اِس بات پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اجلاس میں شریک لوگ کون سی زبان یا زبانیں استعمال کریں گے۔ طالب علموں اور اساتذہ کو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ ان والدین سے کس طرح رابطہ پیدا کر سکیں گے، جو اجلاس میں استعمال کی جانے والی زبان نہیں بول سکتے یا سماعت سے محروم ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟

اِس کتابچے میں بہت سے معاونات دیئے گئے ہیں، جنہیں استعمال کر کے آپ خاندانوں اور علاقے کے لوگوں کو ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی تشکیل میں شامل کر سکتے ہیں۔ کیا آپ یہ درج ذیل سرگرمیاں مکمل کر سکتے ہیں؟

1. کمیونٹی سے متعلق ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول والے اسکول کے اساتذہ کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔
2. آپ کن طریقوں سے والدین کو اُن کے بچے کی تعلیمی مہارتوں کے بارے میں آگاہ کریں گے؟
3. دو ایسے طریقے تحریر کریں جن کے ذریعے والدین روایتی طور پر اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کو اسکول میں لانے میں مدد دے سکتے ہوں؟
4. دو طریقے بتائیں، جن کے ذریعے کمیونٹی (علاقے کو لوگوں) کو کلاس میں لایا جا سکتا ہے۔
5. ایسے طریقے بتائیں، جن کے ذریعے شاگرد اپنی کمیونٹی کے معاملات میں زیادہ شمولیت اختیار کر سکتے ہیں یا گھر یا کمیونٹی سے حاصل کیے گئے مواد کو استعمال کر سکتے ہیں۔

ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی کامیابی کے لیے علاقے کے لوگوں کی شمولیت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ بہت سے ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے آپ شاگردوں کو علاقے، اور اُن کے مقامی ماحول میں سرگرم ہونے کے لیے تیار کر سکتے ہیں۔ بہت سے ایسے طریقے بھی ہیں جن کے ذریعے اساتذہ، طالب علموں کے والدین یا سرپرستوں کے ساتھ مل کر ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کے بارے میں انہیں معلومات فراہم کر سکتے ہیں اور علاقے میں اسکول کی معاونت کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ اس کام کے لیے اِس کتابچے میں بہت سی تجاویز شامل کی گئی ہیں۔ اب آپ اپنے آپ سے پوچھیں: ''اپنے بچوں، خاندانوں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ گھل مل کر کام شروع کرنے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟'' تین ذاتی اہداف مقرر کریں، اور اپنے ساتھیوں، طالب علموں اور اُن کے خاندانوں کے ساتھ ان کا موازنہ کریں اور ان پر تبادلہ خیال کریں۔ ایک سے دو ہفتوں کے بعد، اس بات کا موازنہ کریں کہ آپ کی کارکردگی کیسی ہے اور اس سلسلے میں آپ کو کیا مزید اقدام کرنا ہوں گے؟

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are also very valuable resources for encouraging closer school-family-community relationships.

Publications

Bureau of Elementary Education, Department of Education, Culture and Sports in cooperation with UNICEF Philippines (1994) The Multigrade Teacher's Handbook, Manila.

duPlessis J. (2003) Rainbow Charts and C-O-C-Q-N-U- T-S: Teacher Development for Continuous Assessment in Malawi Classrooms. Washington, DC: American Institutes for Research.

Miske SJ. (2003) Proud Pioneers: Improving Teaching and Learning in Malawi through Continuous Assessment. Washington, DC: American Institutes for Research.

Rugh A and Bossert H. (1998) Involving communities: Participation in the delivery of education programs. Washington, DC: Creative
Associates International, Inc.

The Gender-Fair Teacher (2003) UNICEF/Eritrea.

Web Sites

Children as Community Researchers. This is an excellent publication for promoting children's learning through the community. It can be downloaded at: http://www.unicef.org/teachers/researchers/index.htmlor http://www .unicef .org/teachers/ researchers/ chi Idresearch.pdf

Children's Integrated Learning and Development Project. http://www.inmu.mahidol.ac.th/CHILD

Community School Alliances. http://www.edc.org/CSA

Supporting Home-School Collaboration by Sandra L. Christenson.
http://www.cyfc.umn.edu/schoolage/resources/supporting.html

UNICEF Teachers Talking about Learning.
http://www.unicef.org/teachers/environment/commun.htm.
This excellent Web site offers information on: learning and the community; teachers and communities; involving families in learning; communities helping schools; community life; and tips for improving schools.

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔ 2004ء

تیسرا کتابچہ

تمام بچوں کو اسکول اور تعلّم کی طرف بلانا



unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور ان ہی مسائل سے دوچار ہے جو سب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔ تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیم ''سب کے لئے'' (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔ تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم و تعلم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔ یونیسکو کی تیار کردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔ حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنا دیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کر سکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں مدد و معاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کر رہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

یہ کتابچہ بچوں کے اسکول آنے میں حائل رکاوٹوں کو سمجھنے اور اِن کو دور کرنے میں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ اس کتابچے میں معاونات کو ایک عمارتی بلاک کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور اُن بچوں کو جنہیں اسکول سے دور رکھا گیا ہے، اُنہیں تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے کے ایسے طریقے پیش کیے گئے ہیں، جن کو دُنیا بھر کے اساتذہ نے کامیابی سے استعمال کیا ہے۔ اِن معاونات کے ذریعے کام کرنے کے بعد آپ دوسرے اساتذہ، خاندان، علاقے کے لوگوں اور طالب علموں سے اِن حالات پر بات چیت کر سکیں گے جو بچوں کو تعلیم و تعلُّم سے دُور رکھتے ہیں۔ آپ یہ بھی جان پائیں گے کہ ایسے بچے کہاں رہتے ہیں، اُن کے اسکول نہ آنے کی وجوہات (رکاوٹیں) کیا کیا ہیں اور انہیں اسکول لانے کے لیے کون کون سے عملی اقدام کیے جانے چاہئیں۔

معاونات: (Tools)

3.1 کوئی کیوں نہیں پڑھ رہا؟

- ☆ ہمہ گیر تعلُّم کی راہ میں حائل رکاوٹیں معلوم کرنا۔
- ☆ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی خود تشخیص۔

3.2 اُن بچوں کی تلاش جو اسکول نہیں آتے اور کیوں نہیں آتے؟

- ☆ اسکول اور علاقے کی تفصیل یا خاکہ مرتب کرنا۔
- ☆ تفصیلات معلوم کرنے میں بچوں کو شریک کرنا۔
- ☆ یہ معلوم کرنا کہ بچے اسکول کیوں نہیں آتے؟

3.3 تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرنے کے لیے عملی اقدامات کرنا۔

- ☆ عملی اقدامات کی منصوبہ بندی۔
- ☆ عملی اقدامات کے لیے تجاویز۔

3.4 ہم نے کیا سیکھا؟

معاونت: 3.1

کوئی کیوں نہیں پڑھ رہا؟

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کرنے اور اس عمل میں خاندان اور علاقے کے لوگوں کو شامل کرنے کے سلسلے میں ایک اہم قدم یہ ہوگا کہ علاقے میں اُن بچوں کی تلاش کی جائے، جنہیں اسکول آنا چاہیے مگر وہ اسکول نہیں آ رہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آپ کے طالب علموں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کا کوئی بھائی یا بہن یا دوست اسکول نہ آتا ہو۔ اگر ہمارے اندر یہ جذبہ موجود ہو کہ ایسے بچوں کو اپنے اسکول اور کلاس میں لانا ہے تو ایسے انتظامات کرنے چاہئیں کہ وہ اسکول میں رہیں اور آپ انہیں زندگی گزارنے کے لیے علم و ہنر اور مہارتیں سیکھنے میں مدد دیں پھر ہم جان پائیں گے کہ بچے اسکول کیوں نہیں آتے۔

ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں حائل رکاوٹیں معلوم کرنا:

آیئے ہم اس حصے کا آغاز درج ذیل کیس سٹیڈی سے کرتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اسے خود پڑھیں یا اپنے ساتھیوں کو اونچی آواز میں پڑھ کر سنائیں۔

تکمیلی سرگرمی: ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں حائل رکاوٹیں معلوم کرنا۔

اگر آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں تو انہیں دو یا چار گروپوں میں منظم کر لیں۔ اگر ایسا نہیں ہے، تو اکیلے ہی اِس سرگرمی کو انجام دینے کی کوشش کریں:

- پہلے ہر کوئی اِس بات پر غور کرے کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر 'ٹیپو' اسکول نہیں جانا چاہتا۔ اگر آپ کی سمجھ میں آ جائے تو اُسے لکھ لیں۔ اِس کام میں تقریباً پانچ منٹ صرف ہونے چاہئیں۔
- ایک بچے یا بچی کا ''تعلیمی ماحول'' اُس کا اسکول، اُس کا خاندان، اُس کی کمیونٹی یا بسا اوقات اُس کی اپنی ذات بھی ہوتی ہے۔ ہر گروپ کے ذمے سیکھنے کا ایک ماحول لگا دیں۔ ایک گروپ کا نام ''اسکول''، دوسرے کا ''خاندان''، تیسرے کا ''کمیونٹی'' جب کہ چوتھے کا ''بچہ'' ہے۔ اگر آپ دو گروپوں میں کام کر رہے ہیں، تو ہر گروپ دو تعلیمی ماحول پر کام کرے۔ اگر آپ اکیلے ہی یہ کام کر رہے ہیں تو ان چاروں پر کام کرنے کی کوشش کریں۔
- ہر گروپ کو پوسٹر والے کاغذ کی ایک بڑی شیٹ دیں، انہیں کہیں کہ اس شیٹ پر تعلیمی ماحول کا نام لکھ لیں جس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ تعلیمی ماحول کے لیے ایک علیحدہ شیٹ ہونی چاہیے۔
- اپنے گروپوں میں مل جل کر کام کرتے ہوئے، اِس بات پر گفتگو کریں کہ تعلیمی ماحول میں وہ کون سی رکاوٹیں موجود ہیں، جنہوں نے 'ٹیپو' کو اسکول سے دور رکھا ہے۔ ان رکاوٹوں کو تعلیمی ماحول والے اپنے پوسٹر پر تحریر کریں۔

کچھ وجوہات جن کی بنا پر بچے اسکول نہیں آتے۔

کیا ایک بچہ اسکول آ سکتا ہے؟ یا وہ اسکول آنا بھی چاہتا ہے؟ اِس کا انحصار کسی حد تک خود بچے کے اپنے مخصوص حالات پر ہے۔ مثال کے طور پر؛ ممکن ہے کہ روشنیوں کا سیلاب اور پیسوں کا خیال، بچے کو اسکول اور گھر چھوڑ کر شہر کی طرف جانے پر مجبور کریں۔

ذیل میں دی گئی چند وجوہات ہیں، جو بچے کے اسکول جانے یا نہ جانے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کیا آپ کے علاقے، ملک اور سماج میں ایسے رویّے ہیں جو بچے کی تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہوں؟

دربدری اور کام کرنے کی ضرورت:

ہماری نظر سے روزانہ ایسے بچے گزرتے ہیں، مگر ہم شاذ و نادر ہی ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تاوقتیکہ وہ بھیک یا کوئی اور مدد مانگنے کے لیے ہم سے کوئی التجا نہیں کریں، ''سڑک'' اُن کے لیے گھر اور روزی کمانے کا ذریعہ بن چکی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ایسے بچوں کی تعداد 10 کروڑ کے قریب ہے۔ ہوسکتا ہے کہ سڑک پر زندگی گزارنے والا بچہ، محنت مزدوری کرنے والا بچہ ہو جو اسکول سے بھاگا ہوا ہو یا صرف ایک بے گھر لڑکا یا لڑکی ہو۔ چونکہ وہ اب اپنے خاندان، علاقے اور اسکول سے ناطہ توڑ چکے ہوتے ہیں اس لیے انہیں خاص طور پر استحصال کا شکار ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کچھ 'ٹیپو' کی طرح سارا دن سڑکوں پر مارا مارا پھر کر پیسے کمانے کے بعد شام کو اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہوں۔ اِن بچوں کو خاص طور پر اس قسم کی صورت حال کا سامنا ہوسکتا ہے جو تعلیم کی قدر نہیں جانتے یا اس میں دلچسپی نہیں رکھتے، وہ بچے جن کی عمر اسکول کے نظام میں داخل ہونے سے تجاوز کر چکی ہے، یا وہ جو سیاسی جھگڑوں کی وجہ سے متاثر ہیں اور اُن کے لیے تعلیم سے زیادہ صرف زندہ بچ جانا ہی اہم ہے۔ بہت سے بچوں کا اپنے خاندان سے بہت کم یا بالکل رابطہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی بڑے کی نگرانی میں ہیں۔ ایسے بچے جن کا خاندان میں کوئی پرسان حال نہیں، اپنے گھر میں ہی بدسلوکی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ بچوں کے گھر سے بھاگ کر سڑکوں پر پناہ لینے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ انہیں پھر اسی قسم کے پُرتشدد ماحول کا سامنا ہو۔

بیماری اور بھوک:

وہ بچے جو شدید بیماری میں مبتلا ہوں، یا بھوک کا شکار ہوں، وہ اچھی طرح تعلیم نہیں پاسکتے اور وہ اکثر اسکول سے غیر حاضر ہو جاتے ہیں اور ''سست سیکھنے والوں'' میں شمار ہونے لگتے ہیں۔ اگر انہیں وہ توجہ نہ مل سکے جس کی انہیں ضرورت ہے تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کا تعلق اب کلاس سے نہیں رہا اور بالآخر وہ اسکول چھوڑ جاتے ہیں۔ اُن کی بیماری اور بھوک، اُن کی ساری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، خصوصاً جب کوئی جسمانی اور ذہنی معذوری ہو جائے۔

پیدائش کا اندراج:

کچھ ممالک میں، اگر ٹیپو جیسے بچے کے پاس پیدائش کا ثبوت نہ ہو تو اسے اسکول میں داخلہ نہیں ملتا یا پھر اسکول کی تعلیم کو چند سالوں تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ اِس صورت حال کا اُن بچوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے، جن کی پیدائش کا اندراج نہیں کرایا جاتا اور اس طرح وہ اسکول میں اپنا اندراج کروانے یا امتحانات میں حصہ لینے کے اہل نہیں رہتے۔ نقل مکانی کرنے والے، اقلیتی سماجی گروپوں سے تعلق رکھنے والے افراد اور ہجرت کر کے آنے والے بھی اس صورت حال سے متاثر ہوسکتے ہیں۔

تشدد کا خوف:

اسکول میں تشدد یا گھر سے اسکول آنے جانے کے دوران تشدد کا خوف بھی، بچوں کو اسکول سے دور رکھ سکتا ہے۔ جب کہ لڑکوں کو اکثر پٹائی یا دھمکیوں کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، لڑکیوں کو ہراساں کیے جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، جس سے اُن کے اسکول جانے کی حوصلہ شکنی ہوسکتی ہے۔ وہ بچے جو اس قسم کی صورت حال کا شکار ہو چکے ہوں، اُن کی عزت نفس بُری طرح متاثر ہو جاتی ہے۔ شاید 'ٹیپو' کے ساتھ بھی اسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آیا ہو، جس کی وجہ سے وہ اسکول جانے کی مزید کوئی خواہش نہیں رکھتا۔

استعدادی کمی اور خصوصی ضروریات:

اُس علاقے میں جہاں جسمانی، جذباتی یا سیکھنے کی استعداد نہ رکھنے والوں کو اسکول میں داخلہ نہ دیا جاتا ہو، وہاں ایسے اکثر بچے اسکول سے باہر رہتے

ہیں۔ایسے بچوں کے بارے میں ہم عموماً اُس وقت سوچتے ہیں، جب ہم ''ہمہ گیر تعلیم'' کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں۔ان میں وہ بچے بھی ہو سکتے ہیں، جو منفی رویوں یا اس سوچ کے سبب اسکول نہیں آتے کہ وہ سیکھنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور وہ کبھی اسکول میں داخل نہیں ہو پاتے۔اسکول میں موجود سہولتیں (مثال کے طور پر سیڑھیوں والے راستے) بھی ان کے اسکول جانے کے راستے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ان میں وہ بچے بھی شامل ہو سکتے ہیں جنہیں اس نظام سے صرف اس لیے باہر کر دیا جاتا ہے کہ کلاسوں میں بچوں کی تعداد زیادہ ہونے کے باعث، ہم ان کی خصوصی ضروریات پر پوری طرح توجہ نہیں دے سکتے۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نصابی مواد، تدریسی طریقے اور تدریس کی ''زبان'' ان بچوں کے لیے موزوں نہیں، جو استعداد کی کمی کا شکار اور خصوصی ضروریات کے حامل ہیں۔

خاندان کا ماحول:

خاندان اور کمیونٹی بچوں کے تحفظ اور دیکھ بھال، بچوں کو درپیش مسائل کو سمجھنے اور ان مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کی پہلی دفاعی لائن ہونا چاہیئے۔ بہت سے ممالک میں اور اُن لوگوں کے مطابق جو اسکول چھوڑ کر جانے والے بچوں کو واپس لانے میں کوشاں ہیں، اُن کے نزدیک خاندان اور کمیونٹی ایسے بچوں کو دوبارہ اسکول لانے کا ایک مضبوط اور مؤثر ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اہم وجوہات دی گئیں ہیں جو اس بات کی نشان دہی کریں گی جو خاندان اور کمیونٹی سے متعلق ہیں اور جو بچوں کے اسکول آنے یا نہ آنے پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

غربت اور تعلیم کی عملی قدر:

غربت بچوں کے اسکول جانے یا نہ جانے پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ شدید مالی دباؤ کے شکار غریب والدین، اکثر زندگی کی بنیادی ضروریات بھی مشکل سے پوری کر پاتے ہیں۔لہٰذا ٹیپو جیسے بچے اپنی تعلیم کی قربانی کے بدلے خاندان کی آمدنی کا فوری ذریعہ بن جاتے ہیں۔ایسا عموماً اُس وقت ہوتا ہے، جب خاندان (یا بچے) یہ محسوس نہیں کر پاتے کہ تعلیم ان کی روزمرہ کی ضروریات پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔چنانچہ وہ تعلیم کی قدر نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھ پاتے کہ انہیں اپنے بچوں کو کیوں اسکول بھیجنا چاہیے۔والدین بعض اوقات یہ بھی سوچتے ہیں کہ اُن کے بچے جو تعلیم حاصل کریں گے، وہ غیر معیاری ہوگی اور یہ کہ اگر اُن کے بچے کوئی ہنر سیکھ لیں گے تو کلاس روم میں حاصل کیے گئے علم سے بہتر ہوگا۔

گھریلو جھگڑے:

پیسے یا دیگر مسائل پر آپس میں جھگڑنے والے والدین، عموماً اپنے بچوں کے ساتھ مار پیٹ شروع کر دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن کے بچوں میں تشدد اور غلط روی پیدا ہو جاتی ہے۔ایسی صورت میں بھی ایسے بچوں کو اسکول سے اکثر غیر حاضر ہونا پڑتا ہے بلکہ انہیں ٹیپو کی طرح گھر اور اسکول سے بھاگ جانے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

ناکافی دیکھ بھال:

بعض باپ یا ماں یا دونوں روزی کمانے کے لیے کسی دور دراز علاقے میں چلے جاتے ہیں اور بچوں کو نانی دادی یا دیگر ایسے لوگوں کے پاس چھوڑ جاتے ہیں، جو بچوں پر پوری طرح توجہ دینے کا علم یا وسائل نہیں رکھتے اور اس لیے ایسے بچوں کی موزوں دیکھ بھال نہیں ہو سکتی۔ہو سکتا ہے کہ پیسے کی اشد ضرورت کے سبب ٹیپو کے والدین تعلیم کو کارآمد تصور نہ کرتے ہوں۔

ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے تحقیر اور بدنامی:

ایڈز کے باعث موت کا شکار ہونے والے والدین کے بچوں کے اسکول جانے کے کم امکانات ہوتے ہیں۔ کچھ ممالک میں بچے، خاص طور پر لڑکیوں کو چھوٹے بہن بھائیوں یا گھر کے بیمار افراد کی دیکھ بھال کی خاطر اسکول سے اٹھالیا جاتا ہے یا معاشی وجوہات کی بنا پر خاندان کے کمانے والے ارکان کے بیمار پڑنے پر بھی ایسی کارروائی دیکھنے میں آتی ہے۔ دیگر واقعات میں ایسے بچوں کو ''چھوت'' تصور کرلیا جاتا ہے اور علاقے کے ارکان اور حتیٰ کہ اساتذہ بھی انہیں اسکول سے خارج کرانے میں سرگرم ہوجاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ 'ٹیپو' یا اس کے خاندان کا کوئی فرد ایڈز کا مریض ہو۔

علاقے کا ماحول

صنفی تفریق:

عورتوں کے بارے میں روایتی عقائد بھی لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی اسکول تک رسائی میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں جہاں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم تر تصور کیا جاتا ہے، لڑکیوں کو اسکول بھیجنے کی بجائے اکثر گھر پر ہی رکھا جاتا ہے تاکہ وہ گھریلو کام کاج میں ہاتھ بٹائیں۔ ایسی جگہوں پر جہاں روایتی رسم و رواج کے تحت کم عمری میں لڑکیوں کی شادی کر کے ماں باپ کے گھر سے رخصت کر دیا جاتا ہے اور خاندان کی تعمیر و ترقی میں اُن کا کردار ختم ہوجاتا ہے، وہاں والدین یہ سوچتے ہیں کہ وہ بلاوجہ لڑکیوں کی تعلیم پر پیسہ کیوں خرچ کریں جس کا انہیں خود کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیا پتہ ٹیپو بھی ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہوا ہو۔

سماجی اختلافات اور مقامی روایات:

اُن خاندانوں کے بچے اسکول تک رسائی حاصل نہ کر سکنے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں، جو زبان، مذہب، ذات پات یا دیگر سماجی معاملات میں علاقے کے لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ بسا اوقات انہیں غیر معیاری اسکولوں میں داخل کرا دیا جاتا ہے، جہاں انہیں دوسرے بچوں کے مقابلے میں غیر معیاری تدریس، تدریسی مواد کی کمی اور اعلیٰ تعلیم کے بہت کم مواقع میسر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں، کچھ علاقوں میں اسکول کی معیاری تعلیم کے فوائد کو پس پشت ڈال کر بچپن میں ہی محنت مزدوری پر لگا دیا جاتا ہے۔ یہ روایت ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوجاتی ہے، جس سے غربت اور ناخواندگی کا دائرہ مزید وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ 'ٹیپو' بھی اسی قسم کے علاقے سے ہو۔

منفی رویے:

مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کے ساتھ منفی رویے بھی اِن بچوں کے اسکول میں اندراج کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ منفی رویے ہر جگہ پائے جاسکتے ہیں: والدین، علاقے کے ارکان، اسکول اور اساتذہ، سرکاری افسران، اور خود محرومیت کا شکار بچوں کے درمیان خوف، طعنہ زنی، شرم، جہالت، غلط اطلاعات کی فراہمی اور دیگر باتیں ایسے بچوں اور ان کے حالات کے خلاف منفی رویوں کو جنم دیتی ہیں۔ اس صورت حال کے باعث بچوں اور یہاں تک کہ ان کے خاندان کی عزت نفس میں خاطر خواہ کمی واقع ہوسکتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنا منہ چھپانے اور سماجی سرگرمیوں سے دور رہنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، اور دوسرے بچوں کی طرح یکساں حقوق اور ضروریات رکھنے کے باوجود انہیں اسکول سے براہ راست منہ موڑنا پڑتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے علاقے اور اپنے اسکول کے ناپسندیدہ ارکان بن سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے 'ٹیپو' بھی اسی قسم کے منفی رویوں کا نشانہ بنا ہو۔

اسکول کا ماحول:

ہمارے اسکولوں کا اہم ترین مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ تمام بچوں کو ایسی مؤثر تعلیم دیں جس میں اُنہیں ایسی مہارتیں سکھادی جائیں، جو اُن کی تمام زندگی اور تعلیم و تربیت کا حصہ بن جائیں۔ تاریخی اعتبار سے ہمارے اسکول مختلف ثقافتوں، زبانوں، خاندانی پس منظر، قابلیتوں اور صلاحیتوں کے مالک لڑکیوں اور لڑکوں کے تعلیم دینے کے لیے ضروری مواد اور سہولتوں سے آراستہ نہیں ہیں۔ خاندانوں اور علاقے کے لوگوں سے منسلک بیرونی عناصر بھی بچوں کے اسکول سے خروج کی ایک وجہ ہو سکتے ہیں۔ تاہم صرف ان وجوہات میں بہتری لانے سے ہم اپنے اسکولوں کو ہمہ گیر ماحول فراہم نہیں کر سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمارے اسکولوں میں ہی ایسے عناصر پائے جاتے ہوں جو ٹیپو کی طرح اور بہت سے بچوں کی اسکول جانے کی حوصلہ شکنی، کم حاضری اور جلد اسکول چھوڑ جانے کے ذمہ دار ہوں۔ اس سلسلے میں آپ کو ایک اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ آپ اپنے اسکول کو ایک ایسی جگہ میں بدل سکتے ہیں، جہاں بچے کچھ سیکھنے کے لیے داخل ہوں۔ اب غور کریں کہ وہ چند ایک وجوہات کیا ہو سکتی ہیں، جن کی بنا پر کچھ بچے اسکول میں اپنا داخلہ نہیں کروا سکے؟

اخراجات (براہ راست اور بالواسطہ)

بہت سے غریب خاندانوں کے لیے اسکول فیس، امتحانی فیس، اسکول کے لیے چندہ، والدین اور اساتذہ کی انجمن، کتاب، پنسل، اسکول یونیفارم اور ذرائع آمد و رفت پر ہونے والے اخراجات، ٹیپو جیسے بچوں کی طرح اُن کے بچوں کو بھی اسکول سے دور رکھ سکتے ہیں۔

محل وقوع:

خاص طور پر دیہی علاقوں میں، اگر اسکول علاقے سے زیادہ فاصلے پر ہو، تو 'ٹیپو' جیسے بچوں کو یہ سوچ کر کہ وہ گھر پر زیادہ محفوظ ہیں، اسکول نہیں جانے دیا جاتا۔ عموماً اسکول کا زیادہ فاصلہ، بچوں کے تحفظ کے خیال سے والدین کو اسکول بھیجنے سے روکتا ہے۔ ہوسکتا ہے استعداد کی کمی کے شکار بچے بھی موزوں ذرائع آمد و رفت یا ان بچوں کو اسکول پہنچانے کے دیگر وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے اسکول جانے کے قابل نہ ہوں۔

نظام الاوقات:

ممکن ہے 'ٹیپو' پڑھنا چاہتا ہو مگر اسکول کے باقاعدہ اوقات میں تعلیم حاصل نہ کر سکتا ہو۔ اسکول کے نظام الاوقات شاید 'ٹیپو' کے کام کے اوقات سے متصادم ہوں، اس لیے 'ٹیپو' تعلیم اور اس کے ساتھ ساتھ کمائی نہ کر سکتا ہو۔ علاوہ ازیں، لڑکیاں اکثر اس وقت اسکول چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہیں جب ان کا اسکول جانا، ان کی گھریلو ذمہ داریوں جیسے گھریلو کام کاج اور چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال پر منحصر ہو۔

سہولتیں:

اگر ہمارے اسکولوں میں سہولتوں کا فقدان ہو تو یہ بھی کچھ بچوں کے اسکول نہ آنے کی وجہ بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر لڑکیوں کے اسکول میں لیٹرین کی سہولت کی عدم موجودگی، اُن کے اسکول آنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ علاوہ ازیں سہولتوں کا فقدان اُن بچوں کو بھی متاثر کرتا ہے جو کسی نہ کسی استعداد کی کمی کا شکار ہوتے ہیں (کون جانے کہ 'ٹیپو' بھی کسی جسمانی یا دیگر استعدادی کمی کا شکار ہو)۔

کلاس میں بچوں کی تعداد، وسائل اور کام کا بوجھ:

اکثر ممالک میں کلاسوں کا بڑا سائز مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کو اسکول آنے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ امیر ممالک میں 30 بچوں کی

کلاس کو بہت بڑا تصور کیا جاتا ہے جب کہ کم وسائل رکھنے والے ممالک میں کلاس میں 60 تا 100 بچوں کا ہونا ایک عام سی بات ہے۔ چنانچہ اساتذہ کو کام کی بھاری ذمہ داری نبھانی پڑتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اکثر چڑچڑے بھی ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تدریسی مواد اور اساتذہ کے وقت جیسے ناکافی وسائل والی کلاس کی نسبت ایک چھوٹی اور منظم کلاس زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ تاہم اگر رویے مثبت اور گرم جوشی پر مبنی ہوں تو بچوں کے داخلے میں کامیابی کے حصول میں کوئی غیر معمولی رکاوٹ پیدا ہونا ضروری نہیں ہے۔ بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کو بڑے سائز کی کلاسوں میں بڑی کامیابی کے ساتھ کھپا لیا گیا ہے۔ ناکافی تدریسی مواد اور وسائل کی کمی کے مقابلے میں رویوں کی رکاوٹیں بچوں کے اندراج کی زیادہ حوصلہ شکنی کرتی ہیں۔

درج ذیل میں یہی مشاہدہ کیا گیا:

ہمہ گیر تعلّم، 115 سے زائد بچوں کی کلاس کے باوجود

1994ء میں لیسوتھو کی وزارت تعلیم کی جانب سے ہمہ گیر تعلیمی پائلٹ پروگرام کے ایک حصہ کے طور پر دو اسکولوں کا ایک مطالعاتی جائزہ لیا گیا۔ ایک اسکول جو 'ماسیرو' (Maseru) کے دارالخلافہ کے قریب واقع تھا۔ اُس کی کلاس میں بچوں کی تعداد 50 تھی۔ اور اِس اسکول میں صرف جسمانی استعداد کی کمی کے بچوں کو ہی داخل کیا جاتا تھا۔ دوسرا اسکول دارالخلافہ سے آٹھ گھنٹے کے سفر کے فاصلے پر پہاڑوں میں واقع تھا۔ اس اسکول میں کلاس 115 سے زائد لڑکیوں اور لڑکوں پر مشتمل تھی۔

پہلے والے اسکول کے اساتذہ شروع سے ہی ہمہ گیر تعلیمی پروگرام کے بارے میں منفی رویہ رکھتے تھے۔ اسکول کی تعلیمی ساکھ بہت اچھی تھی اور وہ ڈرتے تھے کہ اس پروگرام کے تحت ''سست سیکھنے والوں'' پر وقت ضائع کرنے سے اسکول کی ساکھ کو خطرہ درپیش ہو سکتا ہے۔ اُن کا خیال تھا کہ کم استعداد کے بچوں کا ہوسٹل، مشن کی ذمہ داری ہے، جو اساتذہ پر تھوپ دی گئی ہے۔

تاہم، پہاڑ والے اسکول کے اساتذہ اس پروگرام سے اتنے زیادہ خوش تھے کہ وہ اپنا فالتو وقت اور کھانے کا وقفہ، ہفتہ وار چھٹیاں، شام کے اوقات کو بھی استعمال میں لاتے اور ضرورت مند بچوں کی اضافی مدد کر رہے تھے، انہیں ان کے گھر والوں سے ملوانے لے جاتے تھے اور مقررہ وقت پر انہیں معائنے کے لیے اسپتال بھی لے کر جایا کرتے تھے۔ یہ حقیقت کہ ان کی کلاس کا سائز بہت بڑا تھا، ہمہ گیر تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنا۔ اساتذہ حتی الامکان ان بڑے سائز کی کلاسوں سے بڑے احسن طریقے سے نمٹتے تھے، جب ان کی رائے حاصل کی گئی تو وہ کہتے تھے کہ ہم 50-55 بچوں کی کلاس کو ترجیح دینا پسند کریں گے مگر ہم اس خدمت سے بھی خوش ہیں۔

آمادگی (پڑھانے کی تیاری)

اسکول اور استاد کی بچوں کو پڑھانے کی تیاری یا اس کا مفقود ہونا، مختلف پس منظر اور خصوصیات کے بچوں کو اسکول سے دور رکھنے کی ایک عام وجہ ہے۔ استاد یہ نہیں جانتے کہ کس طرح پڑھایا جائے، کیونکہ اُنہوں نے نہ تو کوئی تربیت حاصل کی ہے اور نہ ہی اُن کے پاس خیالات اور ضروری مہارتیں ہیں جن سے وہ بچوں کو پڑھائی میں مدد دے سکیں۔ نتیجۃً اگر بچے اسکول آ بھی جاتے ہیں تو اُنہیں نہ صرف کم توجہ ملتی ہے، بلکہ ایک پست معیار کی تعلیم بھی ملتی ہے۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی خود تشخیصی

1. پچھلی سرگرمی کے دوران آپ نے کون کون سی رکاوٹوں کی فہرست اپنے پوسٹر شیٹ پر بنائی تھی؟
2. اوپر دی گئی معلومات کے مطالعے اور ان پر گفتگو کے نتیجے میں معلوم ہونے والی اور آپ کے ذہن میں آنے والی تمام رکاوٹوں کی ایک تفصیلی فہرست تیار کریں۔

تکمیلی سرگرمی: رکاوٹیں اور مواقع

- تمام لوگ اپنی آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ وہ ٹیپو یا کوئی اور ایسا بچہ ہے، جسے عام طور پر اسکول سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ خود ہی کریں کہ آپ کا کیا نام، کتنی عمر اور کیا جنس ہے؟ آپ کہاں اور کس کے ساتھ رہتے ہیں؟ زندگی کی وہ صورت حال جس میں آپ اپنے آپ کو پاتے ہیں؟ وہ کیسی ہے؟ (کیا یہ ٹیپو کی طرح ہے؟)
- تصور کریں کہ اسکول میں داخلے کے سلسلے میں آپ کو کیا مواقع حاصل ہوں گے (مثال کے طور پر، ممکن ہے کہ اسکول آپ کے گھر کے نزدیک ہو) اور کیا ممکنہ رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں۔ آپ درج بالا فہرست، تفصیلی فہرست اور اپنے معاونات کی شیٹس کا حوالہ دے سکتے ہیں۔
- پوسٹر کی ایک بڑی شیٹ یا لکھنے کی کسی اور بڑی جگہ پر، ایک دوسرے کے اندر چار دائرے بنائیں۔ درمیان والا سب سے چھوٹا دائرہ بچہ ہے، اس سے بڑا خاندان کی نمائندگی کرتا ہے، اس سے بڑا علاقہ اور سب سے بڑا اسکول کی نمائندگی کرتا ہے۔ دائرے پر یہ نام لکھ دیں۔
- مختلف رنگوں کے پن یا مختلف انداز کی تحریروں کا استعمال کرتے ہوئے ہر سطح (بچہ، خاندان، علاقہ، اسکول، دیگر نظام) پر موجود مواقع اور رکاوٹوں کے بارے میں چارٹ پر اپنے خیالات تحریر کریں۔ یہ ساری کارروائی انفرادی طور پر نہیں، بلکہ ایک گروپ کی صورت میں کریں۔ یہاں تک کہ اگر ایک فرد کوئی موقع اور رکاوٹ کے بارے میں پہلے ہی سے کچھ لکھ چکا ہے تو وہ گروپ کی صورت میں دوبارہ لکھے اور اگر اس کا تعلق آپ سے ہے تو آپ اسے دوبارہ لکھ لیں۔
- جب تمام افراد اپنا کام مکمل کرلیں تو اپنے بنائے ہوئے چارٹ پر ایک نظر ڈالیں۔ کیا مواقع کے مقابلے میں رکاوٹوں کی تعداد زیادہ ہے؟ کیا رکاوٹوں کی تعداد آپ کی توقع سے زیادہ ہے؟ یہ رکاوٹیں ان چیلنجوں کی غمازی کرتی ہیں، جنہیں ٹیپو جیسے بچوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی پوری استعداد کے ساتھ تعلیم حاصل کرسکیں، اور یہ رکاوٹیں آپ ہی کی مدد سے دور ہوسکتی ہیں۔
- ہر سطح سے منسلک اور سطحوں کے درمیان کون سے مواقع زیادہ عام ہیں؟ کیا یہ ''حقیقی'' مواقع ہیں، یعنی کیا اب یہ آپ کے علاقے میں موجود محرومیت کا شکار بچوں کو میسر ہیں یا کیا ہم سوچتے ہیں کہ انہیں کیا مواقع میسر ہونے چاہئیں؟ اگر یہ موخرالذکر (انہیں کیا مواقع میسر ہونے چاہئیں) کے زمرے میں آتے ہیں تو یہ وہ اہداف ہیں، جنہیں آپ عملی پروگراموں کے ذریعے حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ مواقع اس تصور کی نمائندگی کرتے ہیں کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے اور مواقع میں اضافہ کے لیے آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- کیا مواقع اور رکاوٹیں یکساں طور پر پھیلے ہوئے ہیں، یا وہ ایک سطح کے مقابلے میں دوسری سطح پر زیادہ توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں؟ یہ بات آپ کو یہ نشان دہی کرنے میں مدد دے گی کہ رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کن سطحوں کو ترجیحی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔
- کیا مواقع اور رکاوٹوں کو عمومی طور پر تمام سطحوں یا کسی دو سطحوں کے درمیان دہرایا جاتا ہے۔ (کئی مرتبہ لکھا جاتا ہے) یہ عملی اقدام کے لیے اہم نقطۂ آغاز ہوسکتے ہیں۔
- کیا یہ رکاوٹیں ایک سے زائد سطحوں کے زمرے میں آتی ہیں، جیسا کہ منفی رویے (اساتذہ علاقے کے لوگ)؟ ممکن ہے ان کو دور کرنے لیے مربوط کوششیں کرنے کی ضرورت پڑے!

معاونت: 3.2

اُن بچوں کی تلاش جو اسکول نہیں آتے اور کیوں نہیں آتے؟

گزشتہ معاونت ہمیں اُن وجوہات (رکاوٹوں) کی نشان دہی میں مدد دیتی ہے، جس کی وجہ سے کچھ بچے اسکول میں داخل نہیں ہوئے۔ وہ سوال جس کا جواب دینا اب ضروری ہو گیا ہے، وہ یہ ہے ''ان میں سے کون سی رکاوٹیں ہمارے علاقے یا اسکول میں موجود ہیں؟'' اِس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمیں پہلے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہمارے علاقے کے کون کون سے بچے اسکول نہیں آ رہے ہیں اور پھر یہ تحقیق کی جائے کہ اس صورت حال کے پیچھے کون سی وجوہات ہیں۔ جب ہمیں یہ معلومات حاصل ہو جائیں تو پھر ہم اُن بچوں کو اسکول میں داخل کرنے کی منصوبہ بندی اور اِس پر عمل درآمد شروع کر سکتے ہیں۔

اسکول اور علاقہ کی تفصیل یا خاکہ مرتب کرنا:

جو بچے اسکول نہیں آ رہے، اُن کی تفصیل معلوم کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ اسکول اور علاقے کی تفصیل یا خاکہ بنانا ہے۔ روایتی خاکہ کی طرح یہ خاکے علاقے کی اہم چیزوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ یہ خاکے اِس علاقے کے ہر گھر کے بارے میں، گھر میں موجود بچوں کی تعداد اور اُن کی عمروں کے بارے میں اور اسکول جانے کی عمر اور اِس سے کم عمر کے بچوں کے بارے میں بھی بتاتے ہیں:۔

1. اس کام کے لیے گاؤں یا محلہ میں قائم کمیٹیوں، مخلص رضا کاروں اور اپنے اسکول کے دیگر اساتذہ سے مدد حاصل کریں۔ ''سب اسکول میں'' کے نظریے کو فروغ دینے کے لیے یہ ایک اچھی سرگرمی ہے، جس میں عملے کے تمام ارکان (اساتذہ، معاونین، سرپرست، وغیرہ) شامل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ مت بھولیں کہ علاقے کے سب ارکان ایسے ہیں، جو معلومات حاصل کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ اِن ارکان میں مقامی ترقیاتی رضا کار، علاقے کے بزرگ، مذہبی رہنما، پی ٹی اے کے ارکان اور خود بچے شامل ہیں (ہم بچوں کی شمولیت کے بارے میں اگلی معاونت میں بات کریں گے) یہ قدم دراصل آپ کے اسکول اور اس کی خدمت کرنے والے لوگوں کے درمیان ایک مضبوط رابطے کا کام کرے گا۔ یہ عملی پروگراموں (جو کم وسائل کے اسکولوں کے لیے بہت اہم ہیں) کے لیے علاقے کے وسائل حاصل کرنے اور سیکھنے کے ہمہ گیر تعلُّم دوست پروگراموں کے خاکے بنانے اور منصوبہ بندی کے فروغ میں بھی اسکول کی مدد کر سکتا ہے۔
2. ان لوگوں کی سمت متعین کرنے کے لیے اجلاس کریں، جنہوں نے معلومات جمع کرنے اور خاکے بنانے کے لیے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کی ہیں۔ اُن سے گفتگو کریں اور بتائیں کہ تمام بچوں کو اسکول میں کیوں ہونا چاہیئے، مختلف طبقات اور مختلف صلاحیتوں کے مالک بچوں کو یکجا کرنے کے کیا فوائد ہیں اور یہ خاکے کس طرح اِن بچوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جو اسکول میں داخل نہیں اور کس طرح انہیں اسکول آنے کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔
3. سمت کے تعین کے اجلاس یا اس کے مابعد کے اجلاس میں ایک ابتدائی خاکہ تیار کریں جس میں اِس کمیونٹی کی تمام تفصیلات موجود ہوں۔ کسی کمیونٹی میں ایسے خاکے پہلے سے موجود ہوں گے جب کہ کسی کمیونٹی میں ایسا نہیں ہوگا۔ اِس خاکے میں کمیونٹی میں موجود تمام اہم چیزیں (سڑکیں، پانی کے وسائل، اہم مقامات جیسا کہ مرکز صحت اور عبادت گاہیں وغیرہ) اور علاقے کے تمام گھروں کی تفصیلی شامل کریں۔
4. بعد ازاں تمام گھروں کا ایک سروے کریں جس کے ذریعے یہ معلوم کریں کہ ہر گھر میں کتنے افراد ہیں، ان کی عمریں اور تعلیمی سطح کیا ہے۔ بچوں کی تعلیمی سطح کے بارے میں معلومات اِس بات میں مدد دیں گی کہ جو بچے اسکول میں نہیں ہیں اُنہیں کیسے اسکول میں لایا جائے۔ جب کہ بالغوں کے بارے میں اس قسم کی معلومات اس بات کی نشان دہی کر سکتی ہیں کہ کون سے والدین خواندگی پروگرام اور اس قسم کی دیگر سرگرمیوں سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ بھارت اور بینن (مغربی افریقہ) جیسے ممالک میں ایسے پروگرام بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے

ہیں۔ کیوں کہ ان کے ذریعے ایسے والدین خود تعلیم حاصل کرنے اور اپنے بچوں (خاص طور پر لڑکیوں) کو بھی تعلیم دلوانے کی اہمیت محسوس کر لیتے ہیں۔ گھروں کا سروے کرنے کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں: گھر گھر جا کر (اس موقع کو بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے والدین کی حوصلہ افزائی کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے) کمیونٹی کے متعلق اچھی طرح جان کاری رکھنے والوں (چاہے وہ بچے ہوں) سے گفت وشنید کے ذریعے، یا پہلے سے موجود ریکارڈ کے ذریعے۔ مثال کے طور پر، تھائی لینڈ میں گاؤں کی مردم شماری کی معلومات کو گھر کے افراد اور ان کی عمر کے بارے میں جاننے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان معلومات کا موازنہ پھر اسکول کے اندراج کے ریکارڈ سے کیا جاتا ہے تاکہ یہ جان سکیں کہ کون کون سے بچے اسکول میں داخل نہیں ہیں۔

5. پوری معلومات جمع ہو جانے کے بعد علاقے کا ایک حتمی تفصیلی خاکہ تیار کریں، جس میں تمام گھر، ان کے ارکان، ان کی عمریں، اور تعلیمی سطح کی نشان دہی کی گئی ہو۔ پھر یہ خاکہ علاقے کے قائدین کو دکھائیں اور اسکول سے باہر بچوں کی نشان دہی کریں اور ان سے اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر یہ خاندان اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج رہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر ہم عملی منصوبوں کی تشکیل کا آغاز کر سکتے ہیں۔

بھارت کے شہر راجستھان کے لوک جمبش (ایل جے) منصوبے میں اسکول کی تفصیل بندی۔

ایل جے منصوبے کے تحت کمیونٹی کی جانب سے منتخب کردہ ذمہ دار مردوں اور عورتوں کی ایک مرکزی ٹیم تیار کی گئی۔ تربیت کے بعد اس ٹیم نے ایک سروے کیا جس میں گھر کے ہر رکن کی تعلیمی سطح کو درج کیا گیا۔ بعد ازاں گاؤں کا ایک نقشہ تیار کیا گیا، جس میں گھر کے ہر فرد کی تعلیمی سطح کو دکھایا گیا۔ پھر پورے گاؤں نے ان وجوہات کا تجزیہ کیا جن کی وجہ سے بچے اسکول نہیں جاتے۔ بہت سی جگہوں پر، اسکول کی موجودگی کے باوجود، یہ اسکول اساتذہ کی کمی یا کم سے کم سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے صحیح طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔ لڑکیاں اسکول نہیں جا رہی تھیں، کیوں کہ ان کے والدین انہیں ایک لمبا فاصلہ پیدل طے کر کے اسکول جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور اس کے علاوہ ان اسکولوں کا زیادہ تر عملہ مرد اساتذہ پر مشتمل تھا۔ اس صورتحال پر غور کر کے گاؤں کے مردوں اور عورتوں اور مقامی اساتذہ نے مل کر ایک وسیع سرگرمی کا آغاز کیا، جس میں اسکول کے اندراج اور اسکول میں رہ جانے والے طالب علموں کی نگرانی، غیر رسمی مراکز کا آغاز، اسکول کی عمارتوں کی مرمت یا تعمیر، اسکول میں صحت کے پروگرام، اور نوجوان لڑکیوں کے لیے فورم شامل تھے۔ اس کو ایسے نظام کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے، جو بہتری لائی گئی، اس میں اساتذہ کی ترغیب اور نصاب پر مبنی تربیت، موزوں درسی کتب کی تیاری، اور منصوبے میں شامل علاقے کے تمام اسکولوں میں، اچھے معیاری آلات اور تدریسی و تعلیمی مواد کی فراہمی شامل ہیں۔ ایل جے نے غیر رسمی تعلیمی مراکز کا ایک ایسا ڈھانچہ بھی تشکیل دیا، جس کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے مقامی نوجوانوں کو معلم کی حیثیت سے تعینات کیا گیا۔

تفصیلات معلوم کرنے میں بچوں کو شریک کرنا:

اسکول اور علاقے کی تفصیل بندی کا عمل ''علاقے سے بچے تک'' کی ایک سرگرمی ہے دوسرے لفظوں میں ہم کسی طرح بچوں کی نشان دہی اور انہیں اسکول میں لانے کے لیے کمیونٹی کو شامل کر سکتے ہیں۔ دراصل تفصیل بندی ''بچے سے بچے تک'' کا طریقۂ عمل اختیار کرتے ہوئے بھی کی جاسکتی ہے اور جسے آپ اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔ ہر عمر کے بچے ایسی تفصیلات بتا سکتے ہیں جو ان کی تعلیم و تعلّم کے لیے ایک اہم سرگرمی ثابت ہو سکتی ہے۔

''بچے سے بچے تک'' تفصیل بندی کی سرگرمی بچوں کی شرکت کو متحرک کرنے کا ایک بہت موثر ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے، جس کے ذریعے وہ اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کی نشان دہی اور انہیں اسکول جانے کے لیے والدین اور علاقے کے لوگوں کی رضا مندی حاصل کرنے میں سبقت حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، تھائی لینڈ کے CHILD منصوبے کے تحت جماعت چہارم تا ششم کے طالبعلموں نے مل کر، اسکول کے آس پاس کے علاقوں کی تفصیل تیار کی، اس

کے ذریعے یہ نشان دہی کی گئی کہ کون سا بچہ کس گھر میں رہتا ہے اور آیا وہ اسکول جاتا ہے یا نہیں۔ منصوبہ کے عملے کے ایک رکن کے مشاہدے کے مطابق، ''اگر تین بچے اِس بات پر متفق ہوں کہ اس گھر میں ایک بچہ رہتا ہے، تو یہ بات درست ہوگی'' چنانچہ بچے اسکول اور علاقے کی تفصیل بندی میں پیش پیش ہو سکتے ہیں وہ علاقے سے متعلق قیمتی اعداد و شمار پر مبنی تفصیلی خاکہ تیار کر سکتے ہیں جو پہلے کسی نے نہ بنایا ہو

اِس کام کے شروع کرنے کا ایک مفید طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچے اپنے علاقہ کے بارے میں ایک تفصیلی خاکہ خود تیار کریں تاکہ بچے خود فیصلہ کر سکیں کہ اسکول اور علاقے کی تفصیل کے خاکے میں کیا دکھایا جائے۔ مختلف بچوں میں اس تفصیلی خاکے بنانے کی قابلیت بلحاظ عمر مختلف ہوتی ہے۔ لیکن اُن کے مختلف انداز اور قابلیت کے باوجود ہر عمر کے بچے، اسکول اور علاقے کی تفصیل کے خاکہ بنانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اگر کسی کمیونٹی کے پاس پہلے سے کوئی خاکہ موجود نہ ہو تو ایسے میں ایک سادہ سا خاکہ بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ اسکول یا علاقے کا وہ خاکہ سب سے زیادہ بہتر تصور کیا جائے گا، جس میں بچوں کے اپنے گھروں اور اُن کے دوستوں کے گھروں کی نشان دہی ہو سکے۔ ایسے خاکے بچوں کی طرف سے اپنے علاقوں کے لیے ایک بہت بڑی خدمت ہے۔

خاکہ کچھ اس طرح بنایا جاتا ہے:

1۔ تمام بچوں کو اکٹھا کریں اور کمیونٹی میں موجود چیزوں کی نشان دھی کریں، مثلاً اہم مقامات جیسے اسکول، گھر، مراکز صحت، دکانیں وغیرہ۔ تمام اہم طبعی خدّ و خال جیسے کہ سڑکیں، دریا، پہاڑ وغیرہ یا دوسری جگہیں جہاں علاقے کے لوگ آپس میں ملتے ہوں جیسے کھیت کھلیان اور کنوئیں وغیرہ۔

2۔ گتے کے بہت سے ٹکڑے کاٹیں اور پھر اِن پر اُن اہم جگہوں، طبعی خدّ و خال اور مقامات کی تصاویر بنائیں۔ اگر گتہ یا اسی قسم کی کوئی اور چیز نہ ہو تو پتھر، لکڑی کے ٹکڑے، رسیاں اور چھڑیاں بھی استعمال کی جا سکتیں ہیں۔ آپ بہت سی مختلف اشیاء بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ گھروں کی نشان دھی کے لیے گتے کے چوکور ٹکڑے یا پتھر اور دریاؤں کی نشان دھی کے لیے چھڑیاں۔ لیکن اِس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے اِس بات کو یاد رکھیں کہ کون سی چیز کس کو ظاہر کر رہی ہے۔

3۔ تمام بچوں کو کہا جائے کہ وہ اپنے علاقے کی سب سے اہم خصوصیات جن کو وہ اچھی طرح جانتے ہوں جیسے کہ اسکول کے بارے میں فیصلہ کر یں، پھر اس کے لیے ایک خاص نشان کا کارڈ بنا دیں، یہ باقی ٹکڑوں سے مختلف ہو تاکہ پہچاننے میں آسانی ہو یہ ایک نقطہ آغاز ہوگا۔ ایسی جگہ جسے سب جانتے ہوں اور جس سے وہ علاقے کی دوسری اہم جگہوں اور خدوخال کی نشان دھی کر سکیں۔

4۔ کپڑے کا ایک ٹکڑا، کاغذ اور لکھنے کے لیے کوئی مناسب چیز زمین پر پھیلا دیں۔ بچوں کو اِس کے اِردگرد جمع کریں اور پھر اُن سے پوچھا جائے کہ وہ ''نقطہ آغاز'' جیسے کہ اسکول کہاں رکھیں تاکہ اُن کے گھر اُس کے اِردگرد بنا سکیں۔ مثال کے طور پر اگر اسکول اُن کے گھروں کے اِردگرد یا علاقے کے وسط میں ہے تو اُس کو درمیان میں رکھیں اور اگر وہ اُن کے گھروں سے یا علاقے کی دوسری جگہوں سے جہاں وہ اکثر جاتے ہیں دُور ہے تو اُس کو خاکے کے ایک طرف بنا دیں۔

5۔ بچوں سے پوچھا جائے کہ اُن کے علاقے کی حدود کے ساتھ ساتھ کون سی اہم جگہیں موجود ہیں۔ اُن چیزوں کے نشانوں کو خاکے میں حد بندی کے لیے استعمال کیا جائے۔

6۔ گروپ میں علاقے کے اہم مقامات (جیسے کہ گلیاں، کھیت پہاڑ اور دریا وغیرہ) کی نشان دھی خاکے پر کریں۔ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ تما م بچے اِن مادی خدّ و خال کو درست جگہ پر لگانے میں متفق ہوں۔ درستگی کو یقینی بنانے کے لیے بچے خاکے کے گرد احتیاط سے دیکھیں۔ اگر انہوں نے پہلے ہی اپنے ذاتی خاکے بنائے ہوئے ہیں تو بچوں کو کہیں کہ وہ انھیں دوبارہ دیکھیں یہ یقین کرنے کے لیے کہ تمام چیزیں خاکے پر دکھائی گئی ہیں۔

7۔ جب سب بچے اِس بات پر متفق ہو جائیں کہ تمام اہم جگہیں طبعی خدوخال اور دیگر مقامات کی خاکے پر نشان دھی کی جا چکی ہے تو بچے اِن کو

روشنائی، پینٹ یا پن سے رنگ بھریں تا کہ وہ خاکے کا مستقل حصہ بن جائے۔

8۔ یہ خاکہ پوری کلاس کی مجموعی ملکیت ہوگا۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ یہ متحرک ہو یعنی بچے نئی اور اہم اشکال جب چاہیں اس میں بھر دیں۔ اس خاکے کو بھرنے کا کام شروع کرنے اور یہ نشان دہی کرنے سے پہلے کہ کون سے بچے اسکول نہیں جا رہے، بچوں کو کچھ مخصوص موضوعات کا فیصلہ کرنا چاہیے جنہیں کاغذ کے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھ کر پن کے ذریعے علامات کے طور پر خاکے پر لگا دیا جائے۔ کچھ بہت ہی واضح موضوعات یہ ہو سکتے ہیں:۔

- علاقے کے تمام بچوں کے گھر، اُن کی عمریں اور آیا کہ وہ اسکول جاتے ہیں یا نہیں۔
- ان لوگوں کے گھر جو ان کی روزمرہ زندگی کے لیے بہت اہم ہیں۔
- وہ جگہیں جہاں بچے کھیلتے یا کام کرتے ہیں۔
- وہ جگہیں جہاں بچے نہیں جانا چاہتے جیسے کہ خطرے کی جگہیں جہاں جھگڑا فساد ہوتا ہو۔
- وہ جگہیں جنہیں بچے پسند یا ناپسند کرتے ہیں۔
- وہ جگہیں جہاں بچے اکیلے یا اپنے والدین کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ اور دیگر بڑے لوگوں کے ساتھ جاتے ہیں۔
- آمد و رفت کے راستے (خاص طور پر وہ جو اسکول آنے جانے کے لیے استعمال کرتے ہیں یا ذرائع آمد و رفت جیسے کہ پیدل، سائیکل پر، موٹر سائیکل پر یا گاڑی وغیرہ)۔

9۔ بچوں کو علاقے کا ماحول دکھانے کے لیے علاقے کی سیر کرائیں تا کہ انہیں خاکہ زیادہ درست انداز میں بھرنے میں مدد مل سکے۔ علاقے کے کچھ بالغ لوگوں کو بھی بچوں کے ساتھ مل بیٹھ کر بات کرنے کی دعوت دینے کے بارے میں سوچیں تا کہ ان کی تجاویز کی روشنی میں خاکے میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ اس طرح اسکول سے باہر بچوں کی نشان دہی اور آپ کے عملی پروگراموں کے لیے ضروری تعاون کی فضا پیدا کرنے میں ان کی شمولیت کا بھی آغاز ہو سکتا ہے۔

خاکے کی تکمیل کے بعد، بچے علاقے کے ان بچوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جو اسکول نہیں جا رہے اور ان خاندانوں کو تلاش کر سکتے ہیں، جن سے ان بچوں کا تعلق ہے۔ یہ بچے اساتذہ، والدین، اور علاقے کے قائدین کے ساتھ کام کرتے ہوئے والدین کو یہ ترغیب دلانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجیں۔ نیپال میں Save the Children U.K کے تعاون سے شروع کیے جانے والے منصوبے (CEMIS) کے تحت، بچے بذات خود ان والدین سے ملتے ہیں، جن کے بچے اسکول سے باہر ہیں اور وہ اُن وجوہات پر گفتگو کرتے ہیں جن کی بنا پر وہ اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج رہے اور یہ طے کرتے ہیں کہ ان بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔

تاہم، اسکول اور علاقے کی تفصیل کے یہ خاکے صرف اسی صورت میں مؤثر ہو سکتے ہیں کہ اِن میں نئی پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو شامل کیا جاتا رہے اور انہیں اُن بچوں کی نشان دہی کے لیے استعمال کیا جاتا رہے جو اسکول نہیں آ رہے۔ چنانچہ خاکے کی تشکیل، نصاب اور بچوں کی تعلیم کے عمل کا ایک مستقل حصہ بن سکتا ہے، علاوہ ازیں اُن لوگوں تک بھی رسائی ہو سکتی ہے۔ اِس مقصد کے لیے اسے علاقے کے معلوماتی مرکز یا کسی ایسی جگہ آویزاں کیا جا سکتا ہے جہاں علاقے کے تمام ارکان اس کا مشاہدہ کر کے اس پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ یہ خاکے علاقے کے ترقیاتی مراحل میں معاون ہو سکتے ہیں جن کے ذریعے بچوں کو اسکول میں لایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر شمال مشرقی تھائی لینڈ کی ایک کچی آبادی میں گاؤں کے قائدین نے اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کو تلاش کرنے کے لیے گھروں کے سروے اور خاکوں کا سہارا لیا، کیوں کہ ان کی پیدائش کا اندراج نہیں کروایا گیا تھا۔ پھر وہ بچوں کے اندراج اور انہیں اسکول میں داخل کرانے کے لیے ضروری دستاویزات کے حصول کے لیے، ان بچوں کے والدین سے ملے، جس کے لیے بسا اوقات انہیں سفر کر کے نزدیکی ضلعوں اور صوبوں میں بھی جانا پڑا۔ اب اس کچی آبادی کے تمام بچے اسکول جاتے ہیں!

یہ معلوم کرنا کہ بچے اسکول کیوں نہیں آتے۔

اپنے ساتھیوں اور دیگر طالب علموں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اب آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ آپ کے علاقے کے کون کون سے بچے اسکول نہیں آتے۔ ایک اہم سوال جس کا جواب دینے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے؛ وہ کون کون سے اہم عناصر ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ بچے اسکول سے باہر کیوں ہیں؟ خصوصاً وہ بچے جو اسکول جانے کے قابل ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے جان چکے ہیں کہ اِن عناصر میں سے کچھ محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ جیسے؛ جسمانی یا ذہنی معذوری۔ اِس کے علاوہ کچھ پوشیدہ عناصر بھی ہیں جیسے کہ ناکافی دیکھ بھال یا خوراک کی کمی یا مسلمہ یا غیر محسوس کردہ عناصر یعنی: بچوں کے اپنے خاندان کے اندر کردار اور ذمہ داریاں۔

تکمیلی سرگرمی: بچوں کے کوائف

کلاس میں ہمہ گیر اور مساوی تعلیم کے فروغ کے لیے بچوں کے کوائف (Child profile) جمع کرنا بھی ایک معاونت (Tool) ہے۔ یہ معاونت فلپائن، تھائی لینڈ، ایل سلواڈور، یوگنڈا اور دیگر ممالک میں استعمال ہو رہی ہے۔

بچوں کے کوائف:

- علاقے کے لوگوں اور اساتذہ کو اُن بچوں کو پہچاننے میں مدد دیتے ہیں جو اسکول آ رہے ہیں اور اُن کے آنے کی وجوہات کیا ہیں اور یا پھر وہ بچے جو اسکول سے بھاگ سکتے ہیں۔
- بچوں کے انفرادی اور خاندانی امتیازات کے حوالے سے علاقے میں بچوں کے مختلف خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں؛ اور اِن پروگراموں کی منصوبہ بندی میں مدد کرتے ہیں جو بچوں کو اسکول سے باہر رکھنے والے عناصر پر قابو پانے میں مدد دیں۔

درج ذیل اقدامات کے ذریعے کسی بچے کے کوائف تیار کیے جاسکتے ہیں:

بچوں کے کوائف تھائی لینڈ میں (School Management Information System) اور فلپائن میں (Teaching System Students) کے تحت استعمال کیے جاتے ہیں یہ دونوں ممالک ''بچہ دوست اسکول'' بنانے میں کوشاں ہیں۔ بنگلہ دیش اور کچھ جنوبی اور سینٹرل ایشیائی ممالک میں بچوں کے کوائف (Community/Child Central Education Management Information System) کے تحت بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ علاقے کے عمائدین، علاقے کے تمام گھروں میں موجود بچوں کے کوائف حاصل کرتے ہیں وہ اِن بچوں کی نشان دھی کرتے ہیں جنھیں اسکول میں ہونا چاہیئے اور پھر وہ انہیں اسکول میں لے آتے ہیں۔ اِس نظام کے تحت اُن تمام بچوں کی بھی نشان دھی ہو جاتی ہے جو اسکول میں تو ہیں مگر پڑھائی اچھی طرح نہیں کر رہے۔

1. اپنے اسکول اور علاقے کے نقشے یا علاقے کی مردم شماری کی بنیاد پر اُن تمام بچوں کی ایک فہرست بنائیں، جو اسکول نہیں آ رہے۔
2. اپنے ساتھیوں اور ان لوگوں سے، جنہوں نے اسکول اور علاقے کے خاکے بنانے میں آپ کی مدد کی، اُن سے اِس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ وہ کون سے عوامل (رکاوٹیں) ہیں جو بچوں کے اسکول نہ آنے کا موجب بن رہے ہیں۔ آپ ان فہرستوں کا حوالہ دے سکتے ہیں، جو آپ نے اِس کتابچے کی پہلے معاونات میں تیار کی تھیں اور ان عوامل کو اسکول، علاقہ، خاندان اور بچوں سے وابستگی کی بنیاد پر تقسیم کر سکتے ہیں؛ البتہ آپ کو یہ یاد رکھنا ہوگا کہ کچھ عوامل ایک سے زائد حصوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ عوامل اصل وجوہات ہوں، لیکن یہ وہ عوامل ہیں جن کی تحقیق ہر بچے کے سلسلے میں کی جانی چاہیے۔
3. اس کے بعد، ان عوامل کو استعمال کرتے ہوئے ایسے سوالات کی ایک فہرست بنائیں، جن کے جوابات سے آپ کو ان میں سے کچھ اسباب کا اندازہ ہو سکے، جو ایک بچے کے اسکول جانے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل میں سوالات کی ایک فہرست دی گئی ہے، جو

فلپائن اور تھائی لینڈ کے بچہ دوست اسکولوں میں مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کی صورت حال کو سمجھنے کے لیے استعمال کی جا رہی ہے، جو اچھی طرح سیکھ نہیں پاتے۔ یہ سوالات یہ جاننے کے لیے ترتیب دیئے گئے ہیں کہ بچوں کے سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے اور ان کے اسکول سے اخراج کے ذمہ دار عوامل یا رکاوٹوں کا پتہ لگایا جا سکے۔ آپ ان رکاوٹوں پر مبنی سوالات کی اپنی فہرست بھی تشکیل دے سکتے ہیں جن کے بارے میں آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کے علاقے میں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ علاقے کے عمائدین کو آپ اس عمل میں شریک رکھیں۔ وہ اُن تمام بچوں کی نشان دہی میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں جو اسکول میں نہیں آ رہے۔

رکاوٹ: سماجی اختلافات اور مقامی روایات۔

- بچے کی قومیت یا نسلی وابستگی کیا ہے؟
- بچے کا مذہب کیا ہے؟

رکاوٹ: صنفی تفریق

- بچے کی صنف کیا ہے؟
- بچے کی عمر کیا ہے؟

رکاوٹ: پیدائش کا اندراج

- کیا بچے کی پیدائش کا اندراج کروالیا گیا ہے؟

رکاوٹیں: کام کے اوقات کا تعین اور اسکول: کام کرنے کی ضرورت

- کیا بچہ پیسہ کمانے کے لیے گھر میں یا گھر سے باہر کام کرتا ہے؟

رکاوٹیں: منفی رویے: تشدد کا خوف

- اگر بچہ کبھی اسکول میں داخل تھا، تو اس کے سیکھنے کی قابلیت کیا تھی؟
- اگر بچہ کبھی اسکول میں داخل تھا، تو اس کی حاضری کا ریکارڈ کیسا تھا؟
- اگر بچہ کبھی اسکول میں داخل تھا، تو کیا وہ بار بار اسکول چھوڑ کر جاتا رہا؟

رکاوٹیں: بیماری اور بھوک: ایچ آئی وی/ایڈز

- بچے کی صحت اور غذائیت کی کیا صورت حال ہے؟

رکاوٹیں: اسکول کی سہولتیں اور محل وقوع

- کیا بچہ کسی ایسی معذوری کی کمی کا شکار ہے، جو اس کی اسکول کی سہولتوں تک رسائی کو متاثر کرتی ہے؟
- اسکول کے حوالے سے بچے کا گھر کس جگہ واقع ہے (فاصلہ، سفر کا وقت)؟

رکاوٹیں: دیکھ بھال: جھگڑا

- بچے کے والدین کس عمر کے ہیں؟
- کیا بچے کے ماں اور باپ دونوں ابھی تک زندہ ہیں؛ اگر نہیں، تو کیا ان میں سے کوئی مر چکا ہے؟

- ماں اور باپ دونوں کی تعلیمی سطح کیا ہے؟
- کیا خاندان کے کسی فرد نے کبھی بھی اسکول جانا چھوڑا اور کیوں؟
- کیا بچے کے ماں اور باپ دونوں کی شادی ابھی تک برقرار ہے؟
- بچہ ان میں سے کس کے پاس رہتا ہے؟
- بچے کے گھر میں قبل از اسکول عمر کے کتنے بچے ہیں؟
- ان بچوں کی بنیادی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟
- کیا ماں یا باپ کبھی کام کے سلسلے میں علاقہ چھوڑ کر کسی اور جگہ گئے ہیں؟

رکاوٹیں: غربت اور تعلیم کی عملی قدر: اسکول کے اخراجات

- بچے کے ماں اور باپ دونوں کا بنیادی پیشہ کیا ہے؟
- بچے کے ماں اور باپ دونوں کا ثانوی پیشہ کیا ہے (اگر کوئی ہے تو)؟
- اِس خاندان کے پاس ایسی کوئی زمین ہے جس کی آمدنی آتی ہو؛ اگر جواب ہاں ہے تو کتنی زمین ہے؟
- کیا وہ خاندان آمدنی حاصل کرنے کے لیے زمین پٹے (مستاجری) پر دیتا ہے؛ اگر ہاں، تو کتنی زمین دیتا ہے؟
- گھر کی ماہانہ اوسط آمدنی کتنی ہے؟
- کیا خاندان آمدنی حاصل کرنے کے لیے پیسے قرض لیتا ہے: اگر ہاں، تو کتنے اور کب کب اور سال کے کن اوقات میں؟
- گھر میں کتنے افراد رہتے ہیں؟
- کیا گھرانہ علاقے کے کسی ترقیاتی گروپ کا رکن ہے؟

4. اِن سوالات کے جواب کے لیے ایک سوالنامہ تیار کرلیں۔ یہ سوالنامہ اوپر دیے گئے سوالات کی فہرست ہوسکتا ہے، جس کے ساتھ جوابات درج کیے گئے ہیں یا یہ بچوں کے کوائف کی باقاعدہ صورت میں بھی ہوسکتا ہے، جس کا نمونہ اِس کتابچے کے آخر میں پیش کیا گیا ہے۔ جب سوالنامہ مکمل ہوجائے تو اسے: (الف) گھرانوں کو بھیجا جاسکتا ہے تاکہ وہ اسے بھرنے کے بعد اسکول والوں کو یا علاقے کے سربراہ کو واپس کردیں، (ب) اُستاد گھر گھر جاکر اسے پُر کرا سکتا ہے۔ (ج) خود بچوں کے ساتھ انٹرویو کی بنیاد پر یا اُن کے والدین کے ساتھ جب وہ انہیں اسکول لینے آتے ہیں اسے پُر کرایا جاسکتا ہے۔

5. جب تمام سوالنامے مکمل ہوکر واپس آجائیں تو ہر بچے کے لیے ایک تشریحی کیس سٹیڈی تیار کریں جس میں درج بالا سوالات کے جواب موجود ہوں۔ تشریحی کیس سٹیڈی کا ایک نمونہ درج ذیل ہے۔ یہ آپ کو اِن عوامل کو سمجھنے اور اِن کا تجزیہ کرنے میں مدد دے گا، جو بچوں کی تعلیم کو متاثر کرسکتے ہیں:۔

'آئی' (Aye) شمالی تھائی لینڈ میں رہائش پذیر ہمونگ (Hmong) نامی ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اس کی عمر نو سال ہوگی مگر اس کے پاس پیدائش کا سرٹیفکیٹ نہیں ہے۔ اُس کے باپ کا انتقال ہو چکا ہے۔ اُس کی ماں کی عمر تیس سال ہے اور اُس نے دوسری شادی نہیں کی۔ 'آئی' کی ماں ناخواندہ ہے۔ اُس کا بنیادی پیشہ زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر چاولوں کی کاشت کرنا ہے۔ 'آئی' کی دادی 'آئی' اور اُس کے پانچ سالہ بھائی، (جو قبل از اسکول تعلیم حاصل نہیں کر رہا) کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ 'آئی' کا خاندان غریب ہے، ان کی ماہانہ آمدنی 500 تھائی بھاتھ سے کم ہے۔ کاشت کاری کا موسم ختم ہو جانے کے بعد 'آئی' کی ماں محنت مزدوری کرنے کے لیے اپنا علاقہ چھوڑ کر بنکاک چلی جاتی ہے۔ 'آئی' کا گھرانہ گاؤں کے کسی ترقیاتی گروپ کا رکن نہیں ہے، چنانچہ علاقے کے وسائل تک ان کی کوئی رسائی نہیں ہے۔ 'آئی' اول اور دوم جماعت میں پڑھتی رہی ہے مگر تیسری جماعت میں آتے ہی اُسے اسکول چھوڑنا پڑ گیا۔ اُس کی ماں اسکول یونیفارم خریدنے کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی تھی اور 'آئی' کے اسکول آنے جانے کی فیس کی ادائیگی بھی اُس کے بس سے باہر تھی، جو 'آئی' کے گھر سے 25 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع تھا۔ جب 'آئی' اسکول جاتی تھی تو اُس کی غیر حاضریاں نصف کسی نہ کسی گھریلو وجہ اور باقی نصف اُس کی بیماری کی وجہ سے ہوتی تھیں۔ وہ سانس کی انتہائی تکلیف (ARI acute respiratory infections) کا شکار تھی اور اُس کے جسم میں آیوڈین کی کچھ کمی تھی۔

6. جب کیس سٹڈی مکمل ہو جائیں، تو ان پر ایک گہری نظر ڈالیں، یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو ہر بچے کے اسکول جانے اور تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ آئی کے لیے یہ عناصر سماجی اختلافات، پیدائش کا عدم اندراج، غربت، ناکافی دیکھ بھال، خرابی صحت، اور خوراک میں کمی ہو سکتے ہیں۔
7. بعد ازاں، بچوں کی فہرستوں میں درج عوامل کا موازنہ کریں کہ کون کون سے عوامل یکساں ہیں؟ پھر اُن عوامل کو وہ عملی منصوبے بنانے کے لیے استعمال کریں جن کے ذریعے بچوں کے اسکول نہ آنے کی وجوہات پر غور کیا جاسکے۔

اِس سے بعد والی معاونت اِن منصوبوں کو بنانے کے طریقے بتائے گی۔

بچوں کے کوائف سے متعلق سوالنامے کا نمونہ

1. بچے کا نام ..... صنف ..... عمر .....

پتہ .....

قومیت ..... نسلی وابستگی ..... مذہب .....

تاریخ پیدائش ..... پیدائش کا مقام ..... پیدائش کا اندراج: ہاں ..... نہیں ..... (✓ کا نشان لگائیں)

2. باپ کا نام ..... عمر ..... زندہ ہیں ..... وفات پا چکے .....

3. ماں کا نام ..... عمر ..... زندہ ہیں ..... وفات پا چکیں .....

4. والدین کی ازدواجی حیثیت (دائرہ لگائیں): اکٹھے رہتے ہیں بیوہ/رنڈوہ مطلقہ علیحدگی ہے

5. بچہ کس کے ساتھ رہتا ہے؟ (دائرہ لگائیں): دونوں والدین ماں باپ دیگر (وضاحت کریں)

6. خاندان کے ان تمام ارکان کی فہرست بنائیں، جو اسی گھرانے میں رہتے ہیں جہاں یہ بچہ رہتا ہے۔ (براہ مہربانی ضروری معلومات کو درج ذیل گوشوارے میں درج کریں)۔

خاندان کے ارکان	صنف		عمر	تعلیمی سطح (ہر متعلقہ درجے میں زیادہ سے زیادہ حاصل کی گئی سطح بیان کریں)						بچے سے رشتہ	پیشہ (وضاحت کریں)	
نام	مرد	عورت		رسمی تعلیم نہ ہونا	غیر رسمی تعلیم	قبل از اسکول	بنیادی	ثانوی	کالج		بنیادی	ثانوی

7. کیا بچے کے والدین یا خاندان نے کبھی نقل مکانی کی؟ (براہ مہربانی ہاں یا نہیں پر دائرہ لگائیں؛ اور موزوں معلومات درج کریں۔

(ا) باپ : سکب ..... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

ہاں : شہر ..... صوبہ ..... ملک .....

کتنے عرصہ کے لیے ..... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

نہیں : .....

(ب) ماں : کب: ..... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

ہاں : شہر ..... صوبہ ..... ملک .....

کتنے عرصہ کے لیے ..... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

نہیں : .....

(ج) پورا خاندان: کب..... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

ہاں : شہر..... صوبہ..... ملک.....

کتنے عرصہ کے لیے..... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

نہیں : .....

8. گھرانے کی ماہانہ آمدنی (براہ مہربانی دائرہ لگائیں)

1) 1000 روپے سے کم
2) 2500-1000 روپے کے درمیان
3) 5000-2500 روپے کے درمیان
4) 8000-5001 روپے کے درمیان
5) 10000-8001 روپے کے درمیان
6) 10000 روپے سے زائد

9. قبل از اسکول عمر کے بچوں کی دیکھ بھال:

= خاندان میں قبل از اسکول عمر کے کتنے بچے اسکول نہیں جاتے؟ .....

= دن کے وقت ان کی بنیادی دیکھ بھال کا کون ذمہ دار ہے؟ .....

والدین..... دیگر رشتہ دار (براہ مہربانی وضاحت کریں)

علاقے میں موجود بچوں کی دیکھ بھال کا مرکز..... تنخواہ دار دیکھ بھال کرنے والی .....

دیگر (وضاحت کریں) .....

10. زمین/مکان کی ملکیت:

(الف) کیا طالب علم کے خاندان کو آمدنی حاصل کرنے کے لیے زمین تک رسائی ہے؟

(جس زمین پر گھر واقع ہے اسے شامل نہ کریں)

اگر ہاں: مالک ..... ایکڑ

مستاجری پر ..... ایکڑ

خاندان کی ملکیت..... ایکڑ

نہیں: .....

دیگر (وضاحت کریں) .....

(ب) کیا طالب علم کے خاندان کے پاس گھر ہے؟

اگر ہاں: ملکیت ..... کرائے پر .....

گھر/مکان کی قسم (وضاحت کریں) .....

11. گھر سے اسکول کا فاصلہ اور آمدورفت کا ذریعہ:

(ا) اسکول بچے کے گھر/رہائش گاہ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟ ..... (فاصلے کی وضاحت کریں)

(ب) بچے کے گھر/رہائش گاہ سے اسکول تک کے سفر میں کتنا وقت درکار ہے؟ ..... (وضاحت کریں)

(ج) اسکول جانے کے لیے بچہ کون سا ذریعہ آمدورفت استعمال کرتا ہے؟ (براہ مہربانی دائرہ لگائیں)

پیدل کار موٹر سائیکل

بائیسکل سائیکل رکشہ سرکاری بس

دیگر (وضاحت کریں) .....

12. کیا گھرانے کے کسی فرد نے کبھی اسکول چھوڑا تھا؟ ..... ہاں ..... نہیں

اگر ہاں، تو اس کی کیا وجوہات تھیں .....

13. کیا طالب علم کبھی بھی اسکول گیا ہے؟ ..... ہاں ..... نہیں: اگر ہاں، تو کتنے عرصے تک .....

14. کیا بچے نے کبھی بھی اسکول جانا چھوڑ دیا تھا؟ ..... ہاں ..... نہیں: اگر ہاں، تو کتنے عرصے تک .....

15. کیا خاندان علاقے کی کسی ترقیاتی تنظیم کا رکن ہے؟ ..... ہاں ..... نہیں .....

اگر ہاں، تو اس تنظیم کی وضاحت کریں .....

16. کیا اسکول جانے کے لیے بچے کو کسی بھی قسم کی مالی امداد تک رسائی حاصل ہے؟ ..... ہاں ..... نہیں .....

اگر ہاں، تو کن ذرائع سے (وضاحت کریں) .....

17. اگر بچہ کبھی اسکول جاتا رہا ہے، تو کیا بچہ اکثر غیر حاضر رہتا تھا؟ ..... ہاں ..... نہیں

18. اگر بچہ کبھی اسکول جاتا رہا ہے، تو بچہ کس کس مضمون میں بار بار فیل ہوتا رہا ہے؟

کبھی نہیں: ..... 25 فی صد سے کم: .....

26-50 فی صد: ..... 50 فی صد سے زائد .....

19. کیا بچہ خوراک کی کمی کا شکار رہا ہے (بہت زیادہ کمزور یا اپنی عمر کے مقابلے میں پستہ قد؟) ..... ہاں ..... نہیں

20. کیا بچے کو دوپہر کا کھانا پروگرام کے مطابق ملتا ہے؟ ..... ہاں ..... نہیں

کیا بچہ دوپہر کا کھانا باقاعدگی سے کھاتا ہے؟ ..... ہاں ..... نہیں

21. کیا بچہ کسی متعدی بیماری میں مبتلا ہے؟ اگر ہاں، تو براہ مہربانی وضاحت کریں .....

.....

22. کیا بچہ کسی شدید بیماری کا شکار ہے؟

اگر ہاں، تو براہ مہربانی وضاحت کریں ..... یا

کیا یہ معلومات صیغہ راز میں رکھی جائیں؟ ..... ہاں ..... نہیں

معاونت: 3.3

تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرنے کے لیے عملی اقدامات کرنا

اب جب کہ ہم جان چکے ہیں کہ کون سے بچے اسکول نہیں آ رہے اور ایسا کیوں ہو رہا ہے، تو اب ہم یہ منصوبہ بندی شروع کر سکتے ہیں کہ انہیں کیسے اسکول میں لایا جائے۔ کتابچے کا یہ حصہ منصوبہ بندی کی کارروائی کی وضاحت سے شروع ہوتا ہے (جسے ہم چھوٹی سطح پر منصوبہ بندی کا نام بھی دے سکتے ہیں)، جس کے بعد ان عملی اقدامات کا تصور پیش کیا جائے گا، جنہیں شاید آپ اپنے اسکول یا علاقے میں استعمال کرنے یا لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

عملی اقدامات کی منصوبہ بندی:

گزشتہ معاونت میں ہم نے ان بچوں کی نشان دہی کے لیے جو اسکول نہیں جاتے، اسکول اور علاقے کے کوائف کا استعمال کیا تھا۔ ہم نے علاقے کے ارکان اور/یا بچوں کی مدد سے ایک خاکہ تیار کیا تھا، اور اپنی معلومات کا دوسروں سے تبادلہ کیا تھا۔ ہم نے ہر اس بچے کے بارے میں معلومات بھی جمع کی تھیں، جو اسکول نہیں جا رہا، بچوں کے کوائف تیار کیے تھے اور کچھ ایسی رکاوٹوں کی نشان دہی کی تھی جن کی وجہ سے وہ اسکول سے دور بھاگتے ہیں۔ اب ہمیں وہ اقدامات شروع کرنے کی ضرورت ہے، جو ان رکاوٹوں کو دور کریں۔ ایسا کرنے کے لیے، ہم مل جل کر کام کر سکتے ہیں تاکہ درج ذیل اقدامات کے ذریعے مؤثر عملی منصوبہ بندی عمل میں لائی جا سکے۔ یہ کارروائی ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے دوسرے کتابچہ میں وضع کردہ کارروائی سے مماثلت رکھتی ہے۔ تاہم اسے پیش کیا جاتا ہے تاکہ آپ تمام بچوں کے اسکول میں اندراج کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لیے اِس کام کا آغاز کر سکیں۔

1. ایسے افراد پر مبنی ایک ٹیم تیار کریں جو اسکول اور خاکے کے ذریعے جمع کی جانے والی معلومات کی عکاسی اور موزوں عملی اقدامات کی منصوبہ بندی میں آپ کی مدد کر سکے۔ یہ وہی افراد ہونے چاہئیں جو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے کتابچہ-2 میں وضع کردہ کارروائی کا حصہ تھے، یا پھر وہ جنہیں خاص طور پر خاکہ بندی کی مشق میں شامل کیا گیا تھا۔ یا ہو سکتا ہے آپ اپنی ٹیم میں مزید کچھ ایسے افراد شامل کرنا چاہیں جو منصوبہ بندی اور خاص طور پر عملی اقدامات کی انجام دہی میں آپ کے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکیں۔
2. ٹیم کو ارکان کے کرداروں یا دلچسپیوں کے لحاظ سے (مثلاً اسکول کے اساتذہ اور علاقے کی خواتین کے گروپ کے اراکین، علاقے کے رہنما، اسکول کے بچے، نجی شعبے سے وابستہ افراد، وغیرہ) گروپوں میں تقسیم کریں۔
3. پھر ہر گروپ ان اقدامات کی فہرست پر گفتگو کرے، جو وہ بچوں کو اسکول اور مذکورہ ماحول میں واپس لانے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ہر گروپ ہر عملی اقدام میں درپیش چیلنجوں کے بارے میں غور و خوض کرے۔ کامیابی کا کتنا امکان ہے؟ ہر عمل میں حائل رکاوٹیں کیا ہیں؟ اِن رکاوٹوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ اِن رکاوٹوں پر غور کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ایسے عملی منصوبے بنانے سے بچا جا سکے جو بعد میں ناکام ہو جائیں۔
4. جب ہر ٹیم ان بچوں کے اسکول میں اندراج کے لیے ممکنہ اقدامات کے بارے میں کوئی فیصلہ کر لے، تو تمام ٹیموں کو واپس ایک جگہ جمع کر لیں تاکہ وہ اپنے اپنے خیالات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کریں۔ پھر مل جل کر کام کرتے ہوئے، یہ نشان دہی کریں کہ درج ذیل مسائل یا آپ کی نظر میں دیگر کوئی موزوں مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے، عملی طور پر کون کون سے اقدامات کیے جا سکتے ہیں:۔

(i) کون کون سے اقدامات بچوں پر سب سے زیادہ اثر انداز ہو سکتے ہیں، یا آپ کی مخصوص صورت حال میں انہیں سب سے زیادہ ترجیح دینے کی ضرورت ہے؟ ممکن ہے آپ اپنے اقدامات کی ترجیحات کا تعین کر کے ہی اپنے کام کا آغاز کریں۔

(ii) ایسے کیا اقدامات ہیں جو ٹیم میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں اور جنہیں یکجا کیا جا سکے؟ ملتے جلتے اقدامات پر مل جل کر کام کرنے سے کوششوں میں تیزی پیدا کی جا سکتی ہے، وسائل کی بچت اور کامیابی کے امکانات بڑھتے ہیں۔

(iii) کون سے ایسے عملی اقدامات ہیں جن میں بہت زیادہ کامیابی کے امکانات ہیں اور اِن میں سے پہلے کس کو شروع کیا جائے؟ بہترین حکمت عملی یہ ہوگی کہ آسان کام سے شروع کیا جائے، کامیابی حاصل کی جائے اور پھر زیادہ مشکل اقدامات کی طرف بڑھا جائے۔ مختصر یہ کہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھیں! مثال کے طور پر یہ بہتر ہوگا کہ پہلے اسکول کو معذور بچوں تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بنایا جائے اور پھر اِس سے مشکل مرحلے یعنی اُن بچوں کو کلاس تک لانے کے لیے لوگوں کے رویّوں میں تبدیلی پر کام کیا جائے۔

(iv) موجود وسائل کو استعمال میں لاتے ہوئے کون سے اقدامات کرنے چاہئیں اور کن میں بیرونی امداد لینے کی ضرورت پیش آسکتی ہے؟ بیرونی امداد لینے کے لیے اکثر ممکنہ امداد دینے والوں کو یہ دکھانا ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ اپنے پہلے سے موجود وسائل کے ساتھ بہترین کام انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ موجودہ حالات میں جو کچھ کر سکتے ہیں اس کا آغاز کریں اور اس کے ساتھ ساتھ بعد ازاں کیے جانے والے اقدامات کے لیے ضروری وسائل کی فراہمی کے لیے کوشش جاری رکھیں۔

5. پھر ہر ایک کو ان عملی منصوبوں کی تشکیل کے لیے مل جل کر کام شروع کرنا چاہیے جن کے بارے میں آپ اوپر فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان عملی منصوبوں میں درج ذیل عناصر کو شامل کیا جانا ضروری ہے:۔

(i) وہ مقاصد جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں؛ مثال کے طور پر، معذور بچوں کی اسکول تک رسائی میں اضافہ۔

(ii) ایسی حکمت عملیاں یا طریقے جو سرگرمیوں کے نفاذ کے لیے ضروری ہیں۔ (مثال کے طور پر، بچوں کی ضروریات سے آگہی حاصل کرنے کے لیے معذور بچوں کے والدین سے ملاقاتیں؛ اس کے بعد اسکول میں تعلّم کے ماحول کو مزید دوستانہ بنانے کے لیے اسکول میں موجود سہولتوں کا اندازہ کرنے اور یہ جاننے کے لیے اس سلسلے میں مزید کیا سرگرمیاں کرنی ضروری ہیں، اسکول کے منتظمین اور اساتذہ سے ملاقاتیں)۔

(iii) مخصوص سرگرمیاں اور ان کے اوقات، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(iv) مطلوبہ لوگوں تک رسائی؛ (مثال کے طور پر مختلف پسِ منظر رکھنے والے معذور بچوں کے والدین اور خود وہ بچے بھی) یا وہ لوگ جو اِن سرگرمیوں میں شامل ہیں (اسکول کے منتظمین، اساتذہ، پی ٹی اے کے ارکان، بچے، وغیرہ)۔

(v) آپ کو کن وسائل کی ضرورت پیش آئے گی اور انہیں کیسے حاصل کیا جائے گا، اور

(vi) آپ کے عملی منصوبے کو جانچنے کے لیے کیا معیار اپنائے جائیں گے (مثال کے طور پر، اسکول کے تمام بچے)

6. خصوصاً اس وقت جب بہت سی ٹیمیں مختلف اقدامات پر کام کر رہی ہوں، تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ انہیں اپنے تجربات کو ایک دوسرے سے تبادلہ کرنے کے مواقع باقاعدگی سے فراہم کیے جاتے رہیں۔ اِس سے اقدامات میں ربط پیدا کرنے کے مواقع حاصل ہوتے رہیں گے۔

7. تمام ٹیموں کو یہ مواقع فراہم کریں کہ وہ کچھ دیر پیچھے مڑ کر دیکھیں اور مشاہدہ کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں، پھر جو کچھ کیا جا چکا ہے اِس کی اور اِس کام میں حاصل ہونے والی کامیابی کی سطح کا تجزیہ کریں۔ (کون سے اقدامات کام کر رہے ہیں اور کون سے نہیں)۔ ان معلومات کی روشنی میں یہ فیصلہ کریں کہ اس سرگرمی کو منصوبے کے مطابق جاری رکھا جائے یا اسے تبدیل کیا جائے اور پھر اپنے فیصلے پر عمل کریں۔ (اسے انجام دیں)

عملی اقدامات کے لیے تجاویز:

کتابچے کا یہ حصہ ''تجاویز ساز'' ہے۔اس میں ہمہ گیر تعلیم میں حائل کچھ رکاوٹوں کا، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور پھر تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ ان اسکولوں اور علاقے کے تجربات کی روشنی میں جو ہمہ گیر تعلیم کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں، ان رکاوٹوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایسی تجاویز ہیں جن پر غور کیا جانا چاہیے اور اپنے حالات کے مطابق انہیں مزید بہتر کرنا چاہیے تا کہ انہیں عملی اقدامات کے لیے نقطۂ آغاز کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔

بچوں کا ماحول

پیدائش کا اندراج:

ممکن ہے کہ ان بچوں کو اسکول میں داخلہ نہ مل سکے، جن کی پیدائش کا اندراج نہیں ہو سکا یا انہیں صرف محدود سالوں کے لیے اسکول جانے کی اجازت مل سکے۔اس معاملے میں ہم ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

- سالانہ بنیاد پر ''پیدائش کے اندراج کی مہم'' شروع کرنے کے لیے علاقے اور بلدیاتی سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر کام کریں تا کہ تمام بچوں کو پیدائش کا سرٹیفکیٹ مل سکے۔
- علاقے میں موجود مراکز صحت اور اسپتالوں سے رجوع کریں اور ان کے ساتھ مل کر بچوں کے اندراج کے لیے نئے والدین کی حوصلہ افزائی کے لیے حکمت عملی تشکیل دیں۔

ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے تفریق اور لعن تعن:

ایڈز سے متاثر ہونے والے بچوں کے اسکول جانے کے بہت کم امکانات ہوتے ہیں۔انہیں گھر کے کسی فرد کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے یا انہیں اس مرض کے خوف سے اسکول سے عملی طور پر خارج بھی کیا جا سکتا ہے۔ہم ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

- اسکول اور علاقے میں ایڈز سے آگہی کے لیے پروگرام شروع کریں اور ایڈز کی مقامی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کریں۔
- اُن والدین کے خدشات پر گفتگو کریں، جن کے بچے ایچ آئی وی سے متاثر نہیں ہیں (ان کے بھی حقوق ہیں) اور یہ طے کریں کہ ایچ آئی وی سے متاثرہ بچوں کے اسکول آنے کی صورت میں اُن کی حفاظت کیسے کی جا سکتی ہے۔
- اسکول میں صحت کی ایسی پالیسیاں تشکیل دیں اور نافذ کریں، جو ایڈز سے متاثرہ بچوں کو اسکول میں خوش آمدید کہیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، اور انہیں تفریق اور تشدد سے بچائیں۔
- درج ذیل کیس سٹڈی کی طرح علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلب قائم کریں۔

تجربے سے سیکھنا: تھائیکا ایچ آئی وی/ایڈز پراجیکٹ۔

ایف اے ڈبلیو ای کینیا (FAWEK) نے اپنے ایک ضلع تھائیکا کو ایڈز پروجیکٹ کے لیے چنا، کیونکہ وہاں کے پرائمری اسکول کے 17 فی صد اور ثانوی تعلیم کے 22 فی صد بچے ایچ آئی وی "مثبت" تھے۔ FAWEK نے علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلب قائم کر کے پرائمری اسکول کے بلوغت کے ابتدائی برسوں (10 سے 13 برس) کے بچوں پر کام شروع کیا۔ ان کلبوں میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو سن بلوغت میں جنسی عمل، تولیدی صحت کے مسائل اور ایچ آئی وی/ایڈز سمیت جنسی بیماریوں کے بارے میں بنیادی معلومات، مہارتوں اور رویوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کے تحت پرائمری کی اوپر کی سطح کے بچوں کو ہدف بنایا گیا اُنہیں نوجوان بچوں کو جنسی بے راہروی سے باز رہنے کی تلقین کی گئی جو ایچ آئی وی/ایڈز پھیلنے کی سب سے اہم وجہ ہے۔

32 پرائمری اسکولوں کے 64 اساتذہ کے لیے ایک تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے بعد اساتذہ نے اپنے اپنے اسکولوں میں علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلبوں کے سرپرست کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور نوجوان طالب علموں کو رہنمائی اور مشاورت فراہم کی۔ ایک ورکشاپ کے ذریعے، جس میں کثرت سے لوگوں نے شرکت کی، اساتذہ کو ایڈز سے متعلق باتیں بتائی گئیں اور اِس سے متعلق مہارتوں اور رویوں سے آگاہ کیا گیا اور اسکولوں میں استعمال کے لیے ضروری مواد بھی فراہم کیا گیا۔

64 طالب علم جو 32 اسکولوں سے (ہر اسکول سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی) لیے گئے تھے، اپنے اپنے اسکول کے اساتذہ کے ہمراہ ایک دو روزہ ورکشاپ میں شرکت کی۔ بعدازاں استاد نے واپس اسکول جا کر علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلب کے سرپرست اعلیٰ اور طالب علموں نے کلب کے سربراہوں کی حیثیت سے خدمات انجام دینا شروع کر دیں۔ ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں ایک نمائش، "بش فائر" نامی ایک ویڈیو فلم، اور ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں پیغامات پر مبنی بچوں کی جانب سے نظموں اور مزاحیہ خاکوں کی پیش کش نے تربیتی ورکشاپ کو زیادہ مفید بنا دیا۔ 64 لڑکے اور لڑکیاں اپنے اُساتذہ کے ہمراہ علاقے کے ہم عصر مشیروں کی حیثیت سے اپنے اپنے اسکولوں میں بڑی سطح پر ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں آگہی فراہم کرنے کا کام شروع کر دیا۔ اس کام کے لیے وہ گیتوں، نظموں، ڈراموں، مباحثوں، اور ناک شو کا استعمال کرتے ہیں اور مشاورت بھی فراہم کرتے ہیں۔ 32 اسکولوں میں سے ہر ایک اسکول میں اوسطاً 250 لڑکیاں موجود ہیں۔ اِس طرح اس پراجیکٹ کے فوائد تقریباً 8,000 لڑکیوں اور 800 اساتذہ تک پہنچ گئے۔ اسکول کی اسمبلیوں اور والدین کے ساتھ اجلاسوں کے دوران علاقے کے بااثر لوگوں پر مشتمل مشیروں کو پیش کش کے لیے وقت دیا گیا ہے۔ اِس پروگرام کے اثرات اسکول سے باہر بھی محسوس کیے جانے لگے، اور اِن پیغامات کو اب عبادت گاہوں، بازاروں اور علاقے کے لوگوں میں پھیلانا شروع کر دیا گیا ہے۔

تشدد کا خوف:

بچوں کو اگر تشدد کے شکار ہونے کا خوف ہو تو وہ اسکول جانا نہیں چاہیں گے۔ ہم اپنے اسکول کی صورتحال کو بہتر طور پر جاننے کے لیے کیا عملی اقدام کر سکتے ہیں؟

- بچوں اور علاقے کے ارکان کے ساتھ مل کر یہ کوائف تیار کریں کہ اسکول گراؤنڈ اور اسکول سے گھر واپسی یا گھر سے اسکول جاتے ہوئے، کس کس جگہ تشدد کے واقعات پیش آتے ہیں (اس موضوع پر پانچویں کتابچہ میں زیادہ تفصیل دی گئی ہے)
- علاقے کے رہنما اور والدین کے ساتھ مل کر "بچوں کی نگرانی" کی سرگرمیاں ترتیب دیں۔ اِن سرگرمیوں میں ذمہ دار اساتذہ، والدین، اور علاقے کے دیگر ارکان اسکول اور اسکول سے باہر ان تمام جگہوں پر نظر رکھیں، جہاں جہاں تشدد کے واقعات پیش آ سکتے ہیں۔ اس سرگرمی میں، اگر ضرورت پڑے تو بچوں کو اپنی حفاظت میں محفوظ مقامات تک پہنچانے کا کام بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

بیماری اور بھوک:

بھوکے یا بیمار بچے اچھی طرح نہیں سیکھ سکتے۔ ہم ایسے بچوں کی مدد کے لیے کیا عملی اقدام کر سکتے ہیں (نوٹ: اضافی عملی اقدام کے بارے میں پانچویں کتابچہ میں گفتگو کی گئی ہے)

- تعلیم کے ایسے پروگراموں کے لیے غذائیت سے بھرپور خوراک، اسکول کی جانب سے باقاعدگی سے فراہم کیے جانے کا انتظام کیا جائے۔
- حفظان صحت، دانتوں اور غذائیت وغیرہ کے انتظامات کا باقاعدہ معائنہ کیا جائے اور علاج کے پروگرام مرتب کرنے کے لیے مقامی اسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔

خاندان کا ماحول

غربت:

تعلیم غربت میں کمی کا سبب بن سکتی ہے۔ لیکن غربت بہت سے بچوں کی تعلیم میں مؤثر رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔ جو بچے غربت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کرتے، اُن کو اسکول میں داخل کرانے کے لیے، اکثر بچوں اور ان کے خاندان کے لیے معاشی ترغیبات کی حکمت عملی بنائی جاتی ہے۔ تھائی لینڈ میں، ''بچوں کے دوستانہ ماحول'' کے اسکول، بچوں کی کارکردگی اور اُن کے گھریلو پس منظر کے متعلق معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور اِس بات اندازلگاتے ہیں کہ وہ بچے جو پڑھائی میں بہت کمزور ہیں ہوسکتا ہے کہ اسکول سے بھاگ جائیں اِس کی وجہ اُن کے گھر والوں کے پاس پیسے کی کمی ہے اور وہ اپنے بچوں کی تعلیم پر بچوں سے محنت مزدوری کروانے کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہیں، ان بچوں کو روزی کمانے والے ہنروں جیسے: ریشم اور روئی سے کپڑا بننا، سلائی کڑھائی، لکڑی کا کام، زرعی پیداوار، ٹائپنگ، کمپیوٹر کی تربیت، اور دیگر کام سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاکہ وہ اسکول میں رہتے ہوئے، اپنے خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتے رہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے ہنر اور مہارتیں سیکھ لیں جو زندگی بھر ان کے کام آئیں گے۔ ان میں سے کچھ بچوں نے تو اپنے کام کی بنیاد پر قومی اور علاقائی ایوارڈ بھی حاصل کیے ہیں۔ کچھ اسکولوں میں ان بچوں کے گھر والے ''اساتذہ'' کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ بچوں کو عزت بخش ہنروں، جیسا کہ ریشمی دھاگے کو کیسے رنگا جاتا ہے اور پھر اسے روایتی ڈیزائنوں میں بن لیا جاتا ہے، اس کے بارے میں تربیت فراہم کرتے ہیں۔ ایسی شرکت سے والدین کے روزی کمانے کے ساتھ اہم ثقافتی روایات واقدار قائم رکھنے کے سبب ان کی نظروں میں اسکول کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ اس سرگرمی سے والدین اور بچوں کے درمیان رابطے میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور وہ بہتر طور پر یہ جاننے کے قابل ہوجاتے ہیں کہ مستقبل میں ان کے بچوں کی تعلیم ان کے لیے کیا بہتری لاسکتی ہے۔ کیا اسی قسم کی کسی حکمت عملی کو اسکول کے نصاب کا حصہ بنایا جاسکتا ہے؟

تعلیم کی قدر و قیمت:

اکثر غریب والدین زندگی کی بنیادی ضرورتیں بھی فراہم نہیں کرسکتے، اِس وجہ سے بچے اپنی تعلیم کی قربانی دے کر فوری طور پر خاندان کے ذرائع آمدنی بڑھانے کے کام آتے ہیں۔ یہ صورت حال خصوصاً اس وقت پیش آتی ہے، جب گھر والوں (یا بچوں) میں یہ احساس نہیں رہتا کہ تعلیم ان کی روزمرہ ضروریات پوری کرسکے گی، اس وجہ سے وہ تعلیم کی قدر نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھ پاتے کہ انہیں اپنے بچوں کو اسکول کیوں بھیجنا چاہیے۔ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے؟

- اسباق کی منصوبہ بندی میں کمیونٹی واک کو شامل کیا جائے تاکہ بچے اپنے علاقے میں جاکر یہ سیکھ سکیں کہ کچھ سبق روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے کیوں اہم ہوتے ہیں۔
- والدین اور علاقے کے ارکان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کلاس میں ''معاون اساتذہ'' کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور اپنی مقامی فہم و فراست اُس کی زندگی میں اہمیت اور کلاس میں جو کچھ سیکھا جارہا ہے اس کا ایک دوسرے سے تبادلہ کریں۔

ناکافی دیکھ بھال:

ایک بچے کی بہترین دیکھ بھال اُس کے والدین ہی کو کرنا چاہیے، مگر کبھی کبھار ایسا ممکن نہیں ہوتا، خصوصاً جب والدین کے لیے گھر چھوڑ کر کام پر جانا ضروری ہو۔ ایسے حالات میں ممکن ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال ایسے افراد کے سپرد کر دی جائے جن کا علم محدود سائل اور توجہ بچوں کو موزوں دیکھ بھال فراہم نہ کر سکیں۔ ایسے بچوں کی مدد کے لیے کون سے عملی اقدامات کئے جا سکتے ہیں؟

- اسکول کے خصوصی ایام کے موقع پر بچوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کو اسکول آنے کی دعوت دیں۔ انہیں بچوں کا کام دکھائیں اور غیر رسمی بات چیت کریں یا بہتر دیکھ بھال کے ذریعے بچوں کی صحت اور نشوونماء کی بہتری کے بارے میں ترجیحی اجلاس کا اہتمام کریں۔
- بچوں کی تعلیم کی کارکردگی پر تبادلہ خیال کرنے اور یہ طے کرنے کے لیے کہ دیکھ بھال کی بہتر فراہمی سے اسے بہتر بنایا جا سکتا ہے، ''استاد اور سرپرست'' کانفرنسوں کے باقاعدہ انعقاد کی حوصلہ افزائی کریں۔
- متعلقہ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے بچوں کی دیکھ بھال کے بارے میں مواد حاصل کریں، اسے بچوں کے ساتھ مل کر اسکول کی جانب سے صحت/ خاندانی زندگی کے تعلیمی پروگراموں میں استعمال کریں اور اسے باقاعدگی سے بچوں کے ہمراہ ان کے گھروں میں بھیجیں تاکہ خاندان کے ارکان بھی اس مواد کو پڑھ سکیں۔

علاقے کا ماحول

صنفی امتیازات:

کچھ معاشروں میں، اگر لڑکے یا لڑکی میں سے کسی ایک کو اسکول بھیجنے کا انتخاب کرنا ہو تو عموماً لڑکے کو اس مقصد کے لیے چنا جاتا ہے۔ لڑکیوں سے زیادہ تر گھر والوں کی دیکھ بھال اور کام کاج کی امید کی جاتی ہے۔ لڑکیوں کی اسکول تک رسائی کی حوصلہ افزائی کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

- حاضری پر نگاہ رکھیں اور اُن لڑکیوں کے بارے میں معلومات جمع کریں، جو اسکول نہیں آئیں (مثال کے طور پر، یہ کام ''بچوں کے کوائف'' کے ذریعے کیا جا سکتا ہے)۔
- لڑکیوں کے اسکول میں اندراج کی حوصلہ افزائی کے لیے علاقے کے عمائدین (خاص طور پر مذہبی رہنماؤں) کو متحرک کریں۔ یہ علاقے کی تعلیمی کمیٹیوں کے قیام یا پی ٹی اے کی سرگرمیوں کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔ گھروں میں تقسیم کرنے کے لیے انہیں ذرائع ابلاغ کا ایسا مواد فراہم کریں جس سے اُنہیں تعلیم کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو۔
- لڑکیوں کو اسکول بھیجنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے، کلاس میں جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے اس کا لڑکیوں اور ان کے گھر والوں کی روزمرہ زندگی سے ربط پیدا کریں۔
- والدین پر زور دیں کہ وہ تمام بچوں کو یکساں طور پر تحفظ اور تعلیم فراہم کریں۔
- والدین سے بات چیت کر کے ان امکانات کا جائزہ لیں کہ کیا گھر کے کام کاج کو اس طرح ترتیب دیا جا سکتا ہے کہ لڑکیاں باقاعدگی سے اسکول جانے کے لیے وقت نکال سکیں۔
- اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان لڑکیوں کے لیے اسکول کے نظام الاوقات میں لچک پیدا کی جا سکتی ہے جن پر دیگر بہت سی ذمہ داریوں کا بوجھ ہے۔ بچوں کی دیکھ بھال کے پروگراموں جیسی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے مقامی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کریں، جن کے ذریعے لڑکیوں کو اسکول جانے کے لیے ضروری وقت فراہم کیا جا سکے۔
- جہاں لڑکیاں رسمی اسکولوں میں جانے سے قاصر ہوں، وہاں مقامی سطح پر گھروں میں عمدہ اور معیاری متبادل تعلیمی مواقع کی نشان دہی اور حمایت کریں۔

- لڑکیوں کے لیے وظیفوں، رعایتی فیس، اسکول میں کھانے کی مفت فراہمی کے پروگرام، اسکول کی کتابوں اور یونیفارم کی فراہمی جیسے ترغیبی پروگرام متعارف کرانے کی حوصلہ افزائی کریں۔

سماجی اختلافات اور مقامی روایات:

ہمہ گیر اسکولوں میں معاشرتی اختلافات کو مثبت رویوں کے ذریعے کم کیا جاتا ہے۔ وہ بچے جو کوئی اور زبان بولتے ہوں یا کسی دوسری ثقافت سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں اُن کے لیے درج ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے:۔

- کلاس میں پڑھائے جانے والے اسباق اور مواد کو علاقے کی مختلف ثقافتی اقدار اور زبان کی نمائندگی کے مطابق تبدیل کرنے کے لیے والدین اور علاقے کے ارکان کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اس طرح یہ بات یقینی ہو جائے گا کہ علاقے کو جو مواد مل رہا ہے وہ تحقیق شدہ اور کارآمد ہے، اور انہیں اپنے بچے اسکول بھیجنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- کلاس کے اسباق کی تیاری میں مقامی کہانیاں، زبانی تاریخی واقعات، مشہور شخصیات، گیت، نظمیں اور لوریاں شامل کریں۔
- ان بچوں کے لیے جو کلاس میں پڑھائی کے لیے استعمال کی جانے والی زبان نہیں بول سکتے، کلاس روم کے لیے ان کی زبان کی مناسبت سے ایک تربیتی نصاب تیار کرنے میں ایک سے زائد زبان بولنے والے اساتذہ، یا ایسے دیگر لوگوں کی مدد حاصل کریں، جو ان بچوں کی زبان بول سکتے ہیں (یہ لوگ خاندان یا علاقے کے ارکان بھی ہو سکتے ہیں)۔

اسکول کا ماحول

اخراجات:

بچوں کو اسکول بھیجنے پر اٹھنے والے اخراجات بہت سے غریب خاندانوں کے لیے ناقابل برداشت ہو سکتے ہیں۔ غور کریں کہ کون سے اقدامات ایسے ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے؟

- اسکول کے منتظمین، والدین اور علاقے کے ارکان سے اس بات پر گفتگو کریں کہ کون سے اخراجات بچوں کو اسکول سے دور رکھ رہے ہیں۔
- ان اخراجات کو کم کرنے (یا ختم کروانے) کے لیے اقدام کی نشان دہی کریں؛ مثال کے طور پر اس مقصد کے لیے مقامی مخیر اداروں کے تعاون سے ترغیبی پروگرام شروع کیے جا سکتے ہیں۔ جیسے: وظائف، امداد میں رعایت، خوراک کی فراہمی، اسکول کی کتابوں اور یونیفارم کی فراہمی۔

محل وقوع:

خصوصاً دیہی علاقوں میں اگر اسکول علاقے سے بہت زیادہ فاصلے پر واقع ہو تو گھر والے اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیجنا چاہتے۔ یہ معلوم کریں کہ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے شروع کرنے سے ایسے بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے؟

- ایسے بچوں کی نشان دہی کریں جو اسکول سے بہت دُور رہتے ہیں۔ یہ کام اسکول اور علاقے کے نقشوں اور بچوں کے کوائف کے ذریعے انجام دیا جا سکتا ہے۔
- ان بچوں کو اسکول پہنچانے اور پھر حفاظت سے واپس گھر پہنچانے کے طریقوں کی نشان دہی کے لیے والدین اور علاقے کے ارکان کے ساتھ مل کر کام کریں۔

اوقات کار میں تبدیلی:

ممکن ہے کچھ بچے تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہوں، لیکن اسکول کے اوقات کار اور کیلنڈر ان کے کام کے اوقات سے ٹکراتے ہوں۔ علاوہ ازیں، لڑکیوں اور لڑکوں کے اسکول چھوڑ جانے کی ایک وجہ اسکول کے اوقاتِ کار کا اُن کے گھر کی ذمہ داریوں سے ٹکراؤ بھی ہوسکتا ہے۔ وہ کون سے اقدامات ایسے ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے؟

- اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان بچوں کے لیے جنہیں کام کرنے کے ضرورت ہے، اسکول کے اوقات میں لچک پیدا کی جاسکتی ہے۔
- مقامی سماجی یا مخیّر اداروں سے بات چیت کر کے اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا وہ ان بچوں کے لیے جنہیں کام کرنے کی ضرورت ہے یا وہ جو سڑک پر زندگی گزار رہے ہیں، تعلیم کے پروگراموں کا آغاز کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسکول سے چھٹی کے بعد یا ہفتے کے آخر میں اسکول کے بچے اپنے ہم عصر بچوں کو مقامی سنٹرز میں تعلیم دے سکتے ہیں۔

سہولتیں:

اسکول میں مناسب سہولتوں کا فقدان بھی کچھ بچوں کے اسکول نہ آنے کی وجہ ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ان بچوں کو اسکول میں لانے کے لیے ہمیں اپنے اسکول کے ماحول میں سماجی اور عملی طور پر تبدیلیاں لانے کے لیے کیا اقدام کرنا ہوں گے۔ مثال کے طور پر اگر ایک معذور بچہ اسکول کی دوسری منزل پر واقع کلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہے تو اس کا ایک ممکنہ حل تو یہ ہے کہ دوسری منزل پر واقع اُس کلاس کو پہلی منزل پر تبدیل کر دیا جائے۔ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے؟

1. اسکول میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی، اور لڑکوں اور لڑکیوں کے الگ الگ لیٹرین تعمیر کرنے کے لیے خاندانوں اور علاقے کے عمائدین کے ساتھ مل کر کام کریں۔
2. مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کی عملی اور جذباتی ضروریات سے آگہی حاصل کریں۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ تعلیم کے عمل میں ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لیے اسکول کو کیا کام کرنا چاہیے۔

تیاری :

بسا اوقات اسکول مختلف پس منظر اور قابلیت کے بچوں کو کلاس روم میں لانے سے ہچکچاتے ہیں، کیونکہ اُن کے اساتذہ یہ نہیں جانتے کہ ایسے بچوں کو کیسے پڑھایا جائے۔ ایسے اساتذہ اور بچوں کی کس طرح مدد کی جائے:۔

- یہ جانیں کہ کون سے بچے اسکول نہیں آ رہے اور کیوں؟ اُن کا پس منظر اور قابلیت کیا ہے؟ اُن کی تعلیمی ضروریات کیا ہیں۔
- آپ کے ملک میں تعلیمی ترقی کے لیے کوشاں سرکاری تعلیمی ایجنسیوں، مقامی غیر سرکاری اداروں، اساتذہ کی تربیت کے اداروں، مقامی خیراتی اداروں اور عالمی ایجنسیوں سے رابطہ کریں۔ اُن سے معلوم کریں کہ ایسے کون سے اساتذہ اور دوسرے ماہرین ہیں جو مختلف پس منظر اور قابلیت کے بچوں کو پہلے ہی تربیت دے رہے ہیں۔
- اُن اساتذہ سے رابطہ کریں اور معلوم کریں کہ آپ اور آپ کے رفقائے کار اُن کے اسکولوں کا دورہ کر سکتے ہیں، تاکہ آپ سیکھ سکیں کہ خصوصی ضروریات کے بچوں کی کیسے تربیت کی جاتی ہے۔ اگر آپ ایسے اسکولوں کا دورہ اخراجات کی وجہ سے نہیں کر سکتے تو اُن سے معلوم کریں کہ وہ کچھ ایسی چیزیں جیسے نمونے کے اسباق، تدریسی طریقوں کی تفصیل یا تدریسی مواد کے نمونے بھیج سکیں تاکہ وہ آپ آسانی سے استعمال کر سکیں۔
- جب وہ چیزیں مہیا کر دیں تو اُنہیں کہیں کہ وہ آپ کے اسکول کا دورہ کریں اور اساتذہ اور انتظامیہ کو مختلف پس منظر اور قابلیت کے بچوں

کو تدریس کی قدر و قیمت کے بارے میں بتائیں۔

- سب سے اہم یہ ہے کہ آپ مایوس نہ ہوں۔ جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ مختلف پس منظر اور قابلیت کے حامل بچوں کی تدریس کس طرح کی جاتی ہے اُن سے تعلقات استوار کریں اور انہیں مضبوط کریں۔

ایک اُستاد معذور بچوں کی اسکول تک رسائی اور اُن کی تعلیمی استعداد میں اضافہ کرنے کے لیے کیا کر سکتا ہے؟

1. معذور بچوں کے لیے بسا اوقات اسکول جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اُن کے اسکول آنے جانے کے لیے ٹرانسپورٹ، اسکول میں سیڑھیوں کی جگہ ڈھلوان دار راستہ اور اُن کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے والی دیگر سہولتوں کا انتظام کرنے کی کوشش کریں۔
2. جب کوئی معذور بچہ پہلی مرتبہ اسکول آتا ہے تو اس بچے کے ساتھ آنے والے گھر کے فرد سے بات چیت کریں۔ اس سے یہ معلوم کریں کہ بچہ کس قسم کی معذوری کا شکار ہے اور اِس معذوری کے باوجود کیا کچھ کر سکتا ہے اور کیا نہیں۔ ان سے کہیں کہ اگر بچے کو کسی قسم کا مسئلہ یا تکلیف ہو تو آپ کو آگاہ کریں۔
3. جب بچہ اسکول آنا شروع کر دیتا ہے، تو وقتاً فوقتاً اُس کے والدین سے جا کر ملیں اور ان سے پوچھیں کہ بچے کی پڑھائی میں آسانی پیدا کرنے کے لیے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ بچے کے مستقبل کے بارے میں اُن کے خیالات پوچھیں۔ اِس بات کا جائزہ لیں کہ آپ اس خاندان سے ساتھ کس حد تک تعاون کر سکتے ہیں۔
4. ان سے پوچھیں کہ کیا بچے کو اسکول کے دوران کوئی دوا لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔
5. اگر آپ کے پاس بچے یا بچی کو اس کی ضرورت کے مطابق پوری توجہ دینے کے لیے کافی وقت نہیں ہے تو اسکول یا علاقے سے ایک معاون حاصل کرنے کے لیے درخواست کریں۔ وہ معاون بچوں کو اسکول کے اوقات میں بچوں کی ضرورت کے مطابق اضافی مدد دے سکتا ہے۔
6. پڑھاتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے آپ کو دیکھ سکتے ہیں اور آپ کی آواز واضح طور پر سن سکتے ہیں۔ تختہ سیاہ پر واضح اور صاف صاف لکھیں تاکہ بچے اسے آسانی سے پڑھ سکیں۔
7. معلوم کریں کہ بچے یا اس کے والدین کو اسکول سے متعلق کوئی مسئلہ تو نہیں۔ بچے کے گھر والوں سے پوچھیں کہ آیا وہ مطمئن ہیں کہ اسکول کے دیگر بچے ان کے بچے کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور کیا وہ اسکول میں بچے کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔

معاونت: 3.4

ہم نے کیا سیکھا؟

ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں رکاوٹیں کچھ تو محسوس کی جاسکتی ہیں جیسے کہ جسمانی معذوری اور کچھ اَن دیکھی یعنی ناکافی دیکھ بھال یا خوراک کی کمی ہوسکتی ہیں، اُن کا اثر سیکھنے کے عمل پر ہوتا ہے یا کچھ ایسی بھی رکاوٹیں ہوسکتی ہیں، جنہیں عام طور پر تسلیم تو کیا جاتا ہے لیکن محسوس نہیں کیا جاتا، مثلاً روایتی رویّے، صنفی کردار، یا وہ رسمی کردار اور ذمہ داریاں جو بچے خاندان کی بقا کے لیے اپنے ذمے لے لیتے ہیں۔

بچے بہت سی ایک دوسری سے منسلک وجوہات کی وجہ سے اسکول سے باہر ہو سکتے ہیں۔ اِن میں بہت سی وجوہات ایسی ہوں گی جن کی موجودگی کے بارے میں کبھی ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ مثال کے طور پر، سماجی روایات کے مطابق دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے بچے اسکول جانے کی بجائے بچپن سے ہی روزی کمانے کے لیے کام شروع کردیں، خاص طور پر اس صورت میں کہ اگر ان کے والدین غریب ہیں، اسکول کے اخراجات نہیں اٹھا سکتے، اور تعلیم کو بچوں کے مستقبل کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

بچوں کے اندراج میں رکاوٹیں، بہت سی سطحوں پر ہوسکتی ہیں، چنانچہ انہیں بہت سی سطحوں پر حل کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمارے اسکول، بچے یا اُس کے خاندان کی ضرورتوں کے مطابق کارآمد معیاری تعلیم فراہم نہیں کر رہے ہیں تو ایسی صورت میں اکثر بچے اسکول چھوڑ جاتے ہیں، خاص طور پر اگر وہ بچہ کسی اقلیت سے تعلق رکھتا ہو اور اُس کا استاد اور علاقے کے لوگ اِس کو سلجھانے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔

یہاں تک کہ اگر گھر میں ایک ہی بچہ ہے تو ممکن ہے کہ اسے بھی بہت سے ایسے عوامل کا سامنا کرنا پڑے، جو مل کر اس کے اسکول جانے کے امکانات کو مزید کم کردیں۔ مثال کے طور پر، معذور لڑکیوں کی ''دوسرے امتیازات'' یا ''متعدد امتیازات'' کے بارے میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے، یا ان لڑکیوں کے بارے میں جو ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ ارکان کی دیکھ بھال کرنے پر مجبور ہیں کچھ ثقافتوں میں، لڑکیوں کو پیدائش کے بعد سے ہی امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور خصوصاً اگر وہ کسی معذوری کا شکار ہو جائیں تو ان کے لمبے عرصے تک زندہ رہنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اور ان کی بہت کم دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ممکن ہے انہیں فالتو بوجھ یا مایوس کن حالات کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہو، اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے بہت کم امکانات ہوں۔ اگر معاملہ سڑک پر زندگی گزارنے والے بچوں، مشقت کرنے والے بچوں یا اقلیتی نسلی گروپوں کا ہو تو یہ مسائل کئی گنا زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔

اِن تمام معاملات میں، ایسے بچوں کی نشان دہی کے لیے خصوصی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے اور ان بچوں کا اسکول میں اندراج کرانے کے لیے ایک ہی وقت میں بہت سے عملی اقدامات کرنا ضروری ہیں۔

اپنے اسکولوں کو ہمہ گیر تعلّم دوست بنانے کے پہلے قدم کے طور پر ہمیں ان بچوں کو تلاش کرنا چاہیے جو اسکول نہیں آرہے۔ ایسے بچوں کی تلاش میں اسکول اور علاقے کا خاکہ بہت قیمتی ذریعہ ہے اور اس کام کو علاقے کی ایک سرگرمی (علاقے سے بچوں کی جانب) یا اسکول/کلاس کی سرگرمی (بچوں سے بچوں کی جانب) کے طور پر انجام دیا جاسکتا ہے۔

یہ سمجھنے کے لیے کہ بچے اسکول کیوں نہیں آرہے، ہمیں بچوں پر مرکوز انداز نظر اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ جاننا ہوگا کہ فرد (بچہ)، خاندان، علاقہ اور اسکول سے منسلک وہ کون کون سے عناصر ہیں جو بچوں کے اسکول آنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔ یہ عناصر تبدیلی لانے اور ہمہ گیر تعلّم دوست اسکولوں کی تعمیر کے لیے نقطۂ آغاز ہیں۔

اس کتابچے میں شامل کیے گئے موضوعات نے ہمیں اس نتیجے پر پہنچایا ہے کہ اسکول اور علاقے میں ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے، ہمیں ایک عملی منصوبہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ عمل شروع کرنے کے لیے درج ذیل سوالات کے جوابات تلاش کریں اور اس سلسلے میں آپ اور دیگر افراد ان عملی اقدامات پر متفق ہونے کی کوشش کریں، جن پر آپ عمل کرسکتے ہیں:۔

- اب تک آپ نے اِس معاونت سے کیا آگہی حاصل کی ہے؟

- آپ کی ضروریات کے مطابق اس میں کون سے اہم سبق موجود ہیں؟
- ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول تشکیل دینے اور تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرانے میں کیا کیا مشکلات درپیش ہیں؟
- آپ کو اور آپ کی ٹیم کو کون کون سے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے؟
- آپ کیا اقدام کرنے جا رہے ہیں؟
- آپ کی کارکردگی یا کامیابی کے اشارے (Indicators) کیا ہوں گے؟
- اگلے سال اسکول کے لیے آپ کون کون سی خصوصی سرگرمیوں کا اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
- اب تک حاصل کی جانے والی کامیابی کا آپ کب اور کیسے جائزہ لیں گے؟

یہ منصوبے اور عملی اقدامات آپ کی کلاس کو زیادہ ہمہ گیر بنانے میں بھی مدد دے سکتے ہیں۔ اس موضوع پر ہم چوتھے کتابچہ میں گفتگو کریں گے۔

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are valuable resources for getting all children in school.

Publications

Govinda R. (1999) Reaching the Unreached through Participatory Planning: School Mapping in Lok Jumbish, India. Paris: International Institute for Educational Planning/UNESCO.

Hart R. (1997) Children's Participation: The Theory and Practice of Involving Young Citizens in Community Development and Environmental Care. New York: UNICEF and London: Earthscan.

Mathur R. (2000) Taking Flight. Education for All Innovation Series No. 14. Bangkok: UNESCO Principal Regional Office for Asia and the Pacific.

Rimer W et al. (2003) Toolkit for Assessing and Promoting Equity in the Classroom, Edited by Marta S. Maldonado and Angela Aldave. Washington DC: Creative Associates International Inc., USAID/EGA T/WID.

Staff Development Division, Bureau of Elementary Education, Department of Education, Philippines, and UNICEF. (2002) Student Tracking System Facilitator's Manual. (A good source for learning about how to develop child profiles.)

UNESCO (2003) Sharing a World of Difference: The Earth's Linguistic, Cultural and Biological Diversity. Paris.

Volpi E. (2002) Street Children: Promising Practices and Approaches. WBI Working Papers. Washington, DC: The International Bank for Reconstruction and Development/The World Bank.

Web Sites

Barriers to Girls' Education: Strategies and Interventions. UNICEF Teachers Talking About Learning. http://www.unicef.org/teachers/girls_ed/barriers_02.htm

Child Protection. UNICEF. http://www.unicef.org/protection/index_bigpicture.html

Children as Community Researchers: Creating a Community Base Map. UNICEF. http://www.unicef.org/teachers/researchers/index.htmlor http://www .unicef .org/teachers/researchers/ chi Idresearch.pdf

Equity in the Classroom, A Semi-Annual Newsletter, August 2000. Creative Associates International, Inc. This newsletter gives valuable insights and case studies on the challenges of bilingual education and strategies for teaching linguistically diverse learners. It can be accessed at: http://www.caiLnet/EIC/Resources/eicnewsJuneweb.pdf

Gender in Education: Promoting Gender Equality in Education. UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education, Bangkok, Thailand. http://www.unescobkk.org/gender

HIV / AIDS and Policies Affecting Children. http://www.hrLca/children/aidslfactsheet_detail.htm

Leslie J and Jamison DT. Health and nutrition considerations in education planning. 1. Educational consequences of heatth problems among school-age children.
http://www.unu.edu/Unupress/food/8F123e/8F123E03.htm

Save the Children (UK). Schools for All. www.eenet.org.uk/bibliog/scuk/schools_for_all.shtml

UNICEF Teachers Talking About Learning. http://www.unicef.org/teachers

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔ 2004ء

چوتھا کتابچہ

کلاس روم کو ہمہ گیر تعلُّم دوست بنانا



unicef

Inclusive Learning-Friendly Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور ان ہی مسائل سے دوچار ہے جو سب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔ تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیم ''سب کے لئے'' (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔ تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم و تعلم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔ یونیسکو کی تیار کردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں۔ یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔ حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنا دیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کر سکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں مدد و معاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کر رہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

اِس کتابچے سے آپ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ وقت کے ساتھ ساتھ تعلیم وتدریس کے طریقے بدل رہے ہیں اور ہماری کلاسیں اب بچے پر زیادہ مرکوز ہیں۔ یہ کتابچہ آپ کو کلاس میں موجود مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں سے نمٹنے کے طریقے اور خیالات فراہم کرے گا اور بتائے گا کہ سب کے لیے تعلیم کو کس طرح بامقصد بنایا جاسکتا ہے۔

معاونات: (Tools)

4.1 تعلُّم اور متعلّم کے بارے میں جاننا:

- ☆ درس وتدریس۔
- ☆ بچے کیسے سیکھتے ہیں۔

4.2 کلاس میں مختلف النوع بچوں سے نمٹنا:

- ☆ مختلف النوع بچوں کی قدر ومنزلت اور حوصلہ افزائی۔
- ☆ کلاس میں مختلف اقسام کی سوچ، تعلّم اور علم کو شامل کرنا۔
- ☆ مختلف النوع صورتِ حال کو درپیش چیلنج۔
- ☆ نصاب اور تعلیمی مواد میں تعصبات۔
- ☆ صنفی اختلاف اور تعلیم۔
- ☆ مختلف النوع اور معذوری کا ہونا۔
- ☆ ایچ آئی وی/ایڈز کے اور امتیازات۔

4.3 تعلیم کو سب کے لیے بامقصد بنانا:

- ☆ زندگی کے لیے سیکھنا۔
- ☆ بامقصد تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی تشکیل۔
- ☆ صنفی حساس تعلّم کے تجربات کی تشکیل۔
- ☆ فعّال اور شراکتی تعلّم۔
- ☆ ریاضی، سائنس اور زبان کے مضامین کو سب کے لیے بامعنی بنانا۔

4.4 ہم نے کیا سیکھا؟

معاونت: 4.1

تعلّم اور متعلّم کے بارے میں جاننا

درس وتدریس:

اِس کتابچہ کے تعارف ہم بتا چکے ہیں کہ ''ہمہ گیر'' کے مفہوم میں نہ صرف معذور بچے شامل ہیں بلکہ مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچے بھی شامل ہیں۔ در اصل، ان بچوں کو کلاس تک لے آنا صرف نصف چیلنج ہے۔ دوسرا نصف چیلنج تعلّم کے لیے اُن کی مختلف ضروریات کو پورا کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ان بچوں پر خصوصی توجہ دینا ہے جو عموماً کلاس سے باہر ہوتے ہیں یا جنہیں کلاس کی سرگرمی میں حصہ لینے اور/یا تعلّم سے روک دیا جاتا ہے۔

ہماری کلاسیں نہ صرف اِس لحاظ سے مختلف ہیں کہ وہاں ہم مختلف قسم کے بچوں کو پڑھاتے ہیں، بلکہ اس لحاظ سے بھی جدا اہمیت رکھتی ہیں کہ ان کے سیکھنے کے انداز بھی الگ ہیں۔ نئی تحقیق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بچے اپنے وراثتی عناصر، تجربات، ماحول یا شخصیت کی وجہ سے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی مختلف ضروریات پوری کرنے، انہیں پڑھانے اور دیگر سرگرمیوں سے روشناس کرانے کے مختلف طریقے استعمال کریں۔

ہوسکتا ہے کہ یہ ایک ڈراؤنا تصور خیال کیا جائے۔ آپ میں سے بہت سے اساتذہ ایک بڑی کلاس پڑھانے کے تجربات رکھتے ہوں گے، اور اس بات پر متعجب ہوں گے کہ ''جب میری کلاس میں 50 سے زائد مختلف قسم کے بچے موجود ہوں تو میں بچوں کی انفرادی ضروریات کے مطابق انہیں پڑھانے کے مختلف طریقے کیسے استعمال کرسکتا ہوں؟'' دراصل، بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم میں سے کچھ رٹہ لگانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، جس میں ہم ایک ہی قسم کی معلومات کو صرف بار بار دہراتے چلے جاتے ہیں، اور اس امید میں بچوں سے بھی بار بار ایک ہی بات کرتے ہیں کہ شاید اس طرح وہ اسے یاد کرسکیں۔ جب کہ بہت سے بچوں سے نمٹنے کا یہ ایک آسان طریقہ ثابت ہوسکتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ طریقہ بچوں اور ہم دونوں کے لیے اکتا دینے والا ہے۔ جلد یا بدیر، تدریسی کام میں کوئی مزا یا چیلنج نہیں رہتا اور یقیناً بچے بھی اِس طرح سیکھنے میں خوشی یا چیلنج محسوس نہیں کرتے۔

ہمیں اِس صورت حال کو بدلنے کے لیے تدریس کے نئے طریقے جاننے، اور انہیں باقاعدگی سے سب بچوں پر استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح بچے مختلف طریقوں سے سیکھنے کے عمل میں بہت خوش ہوں گے، اور تمام بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ کچھ سیکھ سکیں۔ کچھ اساتذہ پہلے سے ہی تدریس کے مختلف طریقے استعمال کر رہے ہیں، اور وہ تدریسی عمل کو اپنے لیے بھی بہت کارآمد محسوس کرتے ہیں۔

''شیکھا چندا'' بنگلہ دیش کے دارالخلافہ ڈھاکہ سے تقریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ضلع میمن سنگھ کے شہر کانچی جھولی کے ایک سرکاری پرائمری اسکول میں استانی ہے۔ وہ کئی سالوں سے وہاں ہے لیکن حال ہی میں وہ اپنے شاگردوں کو ہر صبح کلاس میں خوش وخرم آتے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کلاس کے بچے چھ سے دس سال کی عمر کے ہیں۔ وہ IDEAL پراجیکٹ میں تعلیم کے بارے میں کچھ سیکھ رہی تھی اور اپنے اس نئے دریافت کردہ علم کو اپنی کلاس پر لاگو کر رہی تھی۔ اس کے نتائج دیکھ کر وہ بے انتہا خوش ہوئی۔

''IDEAL'' پراجیکٹ نے تعلیم کے نئے طریقے سیکھنے میں میری تربیت کی اور میں نے فوری طور پر فرق کو محسوس بھی کیا۔ قبل ازیں میری کلاس کے بچے بے پرواہ رہتے تھے اور مسلسل لیکچر اور سبق کو بار بار دہرانے کی وجہ سے بہت زیادہ اُکتا جاتے تھے۔ اب وہ چاق وچوبند نظر آتے ہیں اور سوال بھی کرتے ہیں اور اب وہ شرمیلے بھی نہیں رہے۔

غور کیجیے: آپ کو کیسے پڑھایا گیا تھا۔

ذرا سوچیں، آپ کو اسکول میں کس طرح پڑھایا گیا تھا، اور یہ بھی سوچیں کہ آپ کو تدریس کے کیا طریقے سکھائے گئے تھے۔ ذیل میں درج کریں کہ اِن طریقوں کے بارے میں آپ نے کیسا محسوس کیا۔

تدریس کے طریقے جو استعمال کیے گئے۔	تبصرہ: کیا یہ طریقے معلم کے احکامات (جیسے رٹ لگا کر یاد کرنا) یا بچے (سیکھنے والے) پر مرکوز تھے؟
جب آپ اسکول میں تھے۔	
تدریس کی تربیت کے دوران۔	

اِن تدریسی طریقوں میں سے کن طریقوں نے آپ کو سیکھنے میں سب سے زیادہ مدد دی؟ کیا اِن طریقوں کو آپ کلاس میں استعمال کر رہے ہیں؟ ان طریقوں پر آپ کی کلاس کے بچوں کا ردِ عمل کیا ہے؟ کیا وہ تعلیم و تربیت کے دوران چاق و چوبند اور خوش رہتے ہیں، یا بس خاموش بیٹھ کر آپ کا لیکچر سنتے رہتے ہیں؟ امتحانات، آزمائشی مقابلوں یا دیگر تعلیمی تشخیص میں ان کی کارکردگی کیسی ہے؟

بچے کیسے سیکھتے ہیں:

کوئی بچہ ایسا نہیں کہ سیکھ نہ سکے۔ اگر مناسب حالات پیدا کر دیئے جائیں تو تمام بچے -- لڑکیاں اور لڑکے -- مؤثر انداز میں سیکھ سکتے ہیں۔ خاص طور پر اُس وقت جب ہم خود کر کے سیکھتے ہیں۔

ہم میں زیادہ تر اِس طریقے کے ذریعے زیادہ اچھا سیکھتے ہیں، یعنی عملی سرگرمیاں اور تجربات کے ذریعے۔ جب ہم ''فعال تعلّم'' (Active learning) یا ''تعلیم میں بچوں کی شرکت'' (Children's participation in learning) یا ''مل جل کر علم حاصل کرنا'' (Participatory learning) کی بات کرتے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ اس طریقے سے بچے مختلف سرگرمیوں اور تدریسی طریقوں سے نئی معلومات کے بارے میں جاننا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں اکثر بچوں کی روزمرہ کی زندگی کے عملی تجربات سے منسلک ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے انہیں وہ سب کچھ سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد ملتی ہے جو وہ سیکھ رہے ہوتے ہیں، اور پھر جو کچھ وہ سیکھ چکے ہوتے ہیں اسے وہ بعد میں اپنی زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔

بچے جن مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں، وہ کیا ہیں؟ یہ مختلف طریقے ہمیں تعلیمی سرگرمیاں، جو بچوں اور ہمارے لیے زیادہ کارآمد ہیں، کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ طریقے خاص طور پر ان بچوں کے لئے مددگار ثابت ہوں گے جنہیں تعلیم و تربیت کے دائرے سے خارج کیا جا چکا ہے لیکن اُنہیں ہم ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں واپس لانا چاہتے ہیں۔

حواس کے ذریعے سیکھنا: دیکھنا، سُننا اور حرکت کرنا۔

صبح جب بچے کلاس میں آتے ہیں تو سب سے پہلے وہ کیا کرتے ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ پہلے وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہوں (دیکھنا)، آپ کی بات سنتے ہوں (سننا)، اور وہ آپ اور دیگر افراد کی حرکات کو دیکھتے ہوں گے (حرکت)۔

وہ سیکھ رہے ہیں!

یہ تینوں حواس (دیکھنا، سننا اور حرکت کرنا) بچوں کو سیکھنے میں مدد دینے میں بہت اہم ہیں۔ معذور بچے بھی اسی انداز میں سیکھتے ہیں جس طرح کہ عام بچے۔ کچھ بچوں میں ان میں سے کسی ایک حواس یعنی سننے، دیکھنے اور حرکت کرنے کی طاقت قدرے محدود ہوسکتی ہے اور وہ اپنے ہم عصر عام بچوں کی نسبت زیادہ سست انداز میں سیکھتے ہیں۔

گزشتہ برسوں میں ہم یہ جان چکے ہیں کہ 30 فیصد بچے اُس وقت سیکھتے ہیں جب وہ کوئی چیز سنتے ہیں۔ 33 فیصد بچے اُس وقت سیکھتے ہیں جب وہ

کوئی چیز دیکھتے ہیں اور بقیہ 37 فیصد بچے حرکات سے سیکھتے ہیں۔ جیسے کہ ایک پرانی کہاوت ہے، ''میں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں، میں دیکھتا ہوں اور یاد رکھتا ہوں، میں کرتا ہوں اور سمجھ جاتا ہوں''۔ یہ بہت اہم بات ہے! اگر ہم بچوں کی تدریس اس طرح کر رہے ہیں کہ وہ صرف سنتے رہیں جو ہم کہہ رہے ہیں، تو ہمارے طالب علموں میں سے صرف ایک تہائی ہی کچھ سیکھ پائیں گے۔ یہی صورت حال اس وقت پیش آئے گی جب ہم انہیں صرف اپنی کاپی میں کچھ لکھنے کا کہیں گے۔

بنگلہ دیش میں ''شیکھا'' یہ سمجھتی ہے کہ مختلف بچے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں، چنانچہ وہ اپنی تدریس میں مختلف طریقے استعمال کرتی ہے:
''ہم صرف چاک اور تختہ سیاہ کا طریقہ استعمال میں نہیں لاتے۔ گانے، ناچنے، دیکھ کر پڑھنے اور کوئی کردار ادا کرنے میں بہت مزا آتا ہے، اور سیکھنے کے لیے یہ طریقہ بہت آسان ہے کیوں کہ بچے ایسی سرگرمیوں پر حقیقی توجہ دیتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ بڑی خوش کن سرگرمیوں کے ذریعے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں''۔

اساتذہ کے لیے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب ہم اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، تو ہمیں بصری مواد (پوسٹرز، تصاویر، وغیرہ) استعمال کرنے کی منصوبہ بندی کرنے اور ایسے کام ان کے ذمے لگانے کی ضرورت ہے جن میں گفتگو (دیکھنے اور سننے) اور کسی قسم کی حرکات (مثال کے طور پر ڈرامہ یا تمثیل جو مختلف ثقافتوں کا آئینہ دار ہو آپ کی کلاس میں پیش کیا جائے) کے عنصر شامل ہوں۔

یاد رکھیں کہ کچھ بچوں کو دیکھنے اور سننے میں مشکل پیش آ سکتی ہے اور ان کے حواس وہ کچھ نہیں جان پائیں گے جو دوسرے بچے حاصل کر لیں گے۔ آپ اپنے آپ سے پوچھیں، ''اُن کے لیے کون سی سرگرمیاں موزوں رہیں گی اور ایک اُستاد کی حیثیت سے میں کون سی ایسی سرگرمی اپناؤں جو زیادہ موزوں ہو تاکہ تمام بچے سیکھ سکیں''۔

سیکھنے کے بہت سے طریقے

ہم جانتے ہیں کہ کچھ بچے پڑھنے اور نوٹس لینے کے ذریعے زیادہ اچھا سیکھتے ہیں، کچھ بصری مواد پڑھنے کے ذریعے، اور مزید کچھ جسمانی حرکات (تمثیل یا کھیل) یا موسیقی جیسی سرگرمیوں کے ذریعے۔ کچھ بچے مسائل پر انفرادی طور پر کام کرنا چاہتے ہیں جب کہ دوسرے مسائل کے حل کی تلاش میں دیگر بچوں کے ساتھ باہمی تعاون کو ترجیح دیتے ہیں۔ پس، بچے بہت سے طریقوں سے سیکھتے ہیں۔

اگر ہم کچھ ایسے دوسرے طریقوں کا مشاہدہ کر سکیں یا ڈھونڈ سکیں جن کے ذریعے بچے ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں کچھ سیکھ سکیں، تو ہم تمام بچوں کو بہتر انداز میں سیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں، اور ہمیں اس طرح کی تدریس سے بہت زیادہ اطمینان حاصل ہو سکے گا۔

بنگلہ دیش کی ''شیکھا'' نے یہ جانا کہ تدریسی طریقہ کار کو تبدیل کرنے سے پہلے کلاس میں حاضری کم ہوتی تھی، جس میں اب خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے اور اب پہلے کے نسبت زیادہ بچوں نے باقاعدگی سے کلاس میں حاضر ہونا شروع کر دیا ہے۔
''اب وہ اسکول آنے کے لیے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ نئے نظام سے پہلے، اساتذہ کلاس میں آتے تھے اور بچوں سے کہتے تھے کہ بس صرف پڑھنے پر توجہ دو اور ہمارا یہ مقصد ہوتا تھا کہ ہر کسی کو خاموش اور مطالعہ کا شائق بنا دیا جائے۔ اب زیادہ تر تدریسی عمل باہمی شراکت اور سرگرمی مبنی تعلیم و تربیت کے ذریعے ہوتا ہے''

عملی اور شراکتی تعلیم و تربیت میں بہت سے ایسے طریقوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے، جو بچوں کو سیکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ بچے جن سات طریقوں کے ذریعے سیکھتے ہیں ذیل میں دیئے گئے ہیں:۔

- زبانی: جہاں کچھ بچے لکھنے اور الفاظ ادا کرنے کے ذریعے سوچتے اور سیکھتے ہیں۔ یاد کرتے ہیں اور دوبارہ ذہن میں لاتے ہیں۔
- منطقی: جہاں کچھ بچے دلائل اور حساب کتاب کے ذریعے سوچتے اور سیکھتے ہیں۔ وہ بڑی آسانی سے نمبروں کو استعمال کر لیتے ہیں۔ غیر واضح نمونوں کو شناخت کر لیتے ہیں اور ٹھیک ٹھیک پیائش کر لیتے ہیں۔
- بصری: جہاں کچھ بچے آرٹ کو پسند کرتے ہیں، جیسا کہ ڈرائنگ، تصویر کشی یا مجسمہ سازی، وہ آسانی سے نقشہ جات، چارٹس اور اشکال پڑھ لیتے ہیں۔
- جسمانی حرکات: جہاں کچھ بچے جسمانی حرکات، کھیلوں اور ڈراموں کے ذریعے سیکھتے ہیں۔
- سُر اور لَے: جہاں کچھ بچے آوازوں، شاعری، سر اور لے اور بار بار دہرانے کے ذریعے زیادہ اچھی طرح سیکھتے ہیں۔
- باہمی تعلق: جہاں کچھ بچے ایک دوسرے کے ساتھ گروپوں میں کام کر کے آسانی سے سیکھتے ہیں۔ وہ گروپ سرگرمیاں پسند کرتے ہیں، سماجی صورت حال کو آسانی سے سمجھ لیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے دوسروں کے ساتھ روابط پیدا کر سکتے ہیں۔
- بین الذات: جہاں کچھ بچے ذاتی توجہ اور خود نمائی کے ذریعے بہتر سیکھتے ہیں۔ وہ آسانی سے اکیلے کام کر سکتے ہیں، اپنے جذبات سے خود آگاہ ہوتے ہیں، اور اپنی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

جب بچے سیکھتے ہیں، تو وہ سمجھنے اور یاد رکھنے کے لیے بہت سے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہم ایسی مختلف تدریسی حکمت عملیاں استعمال کریں جو ان سب طریقوں کا آمیزہ ہوں۔

شیکھا نے تعلم کے مختلف طریقوں کو جس طرح سمجھا انہیں استعمال کرنے کی کوشش کی۔

''سبق کے عنوان سے اور جو کچھ بچوں کو جاننے کی ضرورت ہے، وہ تعلم کے سات طریقوں کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کے گرد وہ سرگرمیاں ترتیب دینے کی کوشش بھی کی جا سکتی ہے جو اس عنوان سے مطابقت رکھتی ہوں۔ مثال کے طور پر، میری سوشل سٹڈیز کی کلاسوں میں سے ایک موضوع موسموں اور موسمی پھلوں کا احاطہ کرتا ہے۔ بچوں کے ساتھ میں نے مل کر پھلوں کے بارے میں ایک نظم لکھی، جب کہ کچھ بچوں نے پھلوں کے رنگ برنگے خول بنائے۔ ہر بچے نے اپنی پسند کے ایک پھل کو چنا، خول کو اپنے اوپر چڑھایا اور اس پھل کا کردار ادا کیا۔ بچوں نے گروپوں میں کام کیا اور اس کے ساتھ ساتھ پڑھنے اور لکھنے کا بھی کچھ کام کیا۔

اس سے ملتا جلتا طریقہ کار ''ہمارے علاقے میں موجود پیشے'' کے عنوان کے لیے استعمال کیا گیا۔ بچوں نے مختلف پیشوں کے نام سوچے اِن پر غور کیا اور جو کردار وہ چاہتے تھے، ادا کیا، اس پر گروپوں میں گفتگو کی، ان کے بارے میں کہانیاں پڑھیں اور تصویروں۔ اوزاروں سے ملانے کا کھیل بھی کھیلا۔ میں ابھی تک کچھ کام کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، اور اس بات کی ضرورت محسوس کرتی ہوں کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ تعلُّم کو صرف کلاس تک محدود نہیں کیا جا سکتا''۔

ہمیں سبق کے منصوبے تیار کرنے اور تمام بچوں کی عملی اور موثر تعلیم و تربیت کو یقینی بنانے کے لئے کلاس کا انتظامی ڈھانچہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اِس ٹول کٹ کے اگلے کتابچہ میں ہمہ گیر تعلُّم دوست کلاس میں سبق کی منصوبہ بندی کے بارے میں پڑھیں گے۔ شیکھا جانتی ہے کہ سبق کی منصوبہ بندی کتنی اہمیت کی حامل ہے۔

بیشک، اب سبق کی منصوبہ بندی میں پہلے سے زائد وقت خرچ ہوتا ہے، لیکن یہ ایک دلچسپ کام اور میری تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ کبھی کبھار تو درست قسم کے وسائل کا حصول میرے لئے بہت مشکل بن جاتا ہے۔ لیکن میں نے اسباق کی تیاری میں بچوں کو شامل کرنے کا گُر سیکھ لیا ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ کلاس میں کیا درکار ہے، وہ تمام ضروری مواد گھر سے لے آتے ہیں۔ ہم کلاس میں مل جل کر بھی یہ مواد تیار کرتے ہیں، جیسا کہ ایک ڈرامے کے لئے ضروری خول (ماسک) مختلف پیشوں کے اوزار، کھیلیں اور نظمیں وغیرہ''۔

غور کیجیے: اپنے اسباق بہتر کرنا۔

- ایک ایسے سبق کا انتخاب کریں جسے پڑھانے میں آپ کو مزا آتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ آپ کے طالب علم آپ کی امید کے مطابق کارکردگی نہ دکھا پائیں تو اِسے بدل کر ایک ایسے سبق کا انتخاب کریں جسے پڑھانے میں آپ خوشی محسوس نہیں کرتے، اور اسے خوش کن بنانے کے لئے یقیناً آپ کچھ نئے طریقے دریافت کرنا چاہیں گے۔
- وہ اہم نکات (معلومات) کیا ہیں جو آپ چاہیں گے کہ بچے سیکھیں؟
- اُن معلومات کو ان تک پہنچانے کے لیے آپ کیا طریقے استعمال کر رہے ہیں؟ آپ یہ کیوں سوچ رہے ہیں کہ یہ طریقے کارآمد ثابت نہیں ہو رہے؟ مثال کے طور پر کیا بچے سیکھنے کا ایک ہی طریقہ استعمال کر رہے ہیں۔
- آپ اپنی تدریس میں کون سی مختلف سرگرمیوں کو شامل کرنا چاہیں گے تاکہ بچے اِن میں سے بہت سی حسیات؛ نظر، آواز اور حرکت کو تعلیم

میں استعمال کرسکیں۔ یہ سرگرمیاں تعلّم کے کون سے طریقوں کی نشان دھی کرتی ہیں۔ (شیکھا کے درج بالا خیالات ملاحظہ کریں)۔

- آپ ان سرگرمیوں کو کس طرح اپنے سبق کے منصوبے میں شامل کریں گے؟
- سبق کی تیاری میں بچے کس طرح آپ کی مدد کرسکیں گے، خاص طور پر مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل وہ بچے جو عام طور پر کلاس کی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے؟
- سبق پڑھانے کی کوشش کریں! اگر آپ ایسا کرنے میں آسودگی محسوس کر رہے ہوں تو اپنے طالب علموں سے پوچھیں کہ کیا وہ سبق انہیں اچھا لگ رہا ہے، کون سی سرگرمیوں سے وہ سب سے زیادہ محظوظ ہوئے۔ کیا آپ ان سرگرمیوں کو دیگر اسباق پڑھانے میں استعمال کر سکتے ہیں؟

تعلیم کی راہ میں رکاوٹیں:

کیا آپ کو اپنی کلاسوں میں سے کسی ایک میں موجود وہ بچہ یاد ہے، جو غیر معمولی طور پر بونگا تھا، یا کسی سرگرمی میں شامل ہونا نہیں چاہتا تھا اور اس نے کبھی پوچھنے یا بتانے کے لیے اپنا ہاتھ کھڑا نہیں کیا اور جو پڑھائی میں بھی بہت پیچھے تھا؟ اس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ شاید اُس میں عزت نفس کی کمی ہو۔ بسا اوقات بچوں کو اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ نہیں ہوتا یا وہ یہ سوچتے ہیں کہ وہ کلاس کے اہم رکن نہیں۔ تحقیق نے یہ ظاہر کیا ہے کہ بچے اپنے آپ کو جیسا دیکھتے ہیں، ان میں اور ان کی علمی کارگردگی کے درمیان گہرا ربط پایا جاتا ہے۔ تحقیق نگاروں نے یہ محسوس کیا کہ ایسا بچہ جس کی عزت نفس میں منفی تنقید کی وجہ سے کمی پیدا ہوتی ہے، وہ جلد ہی یہ جان لیتا ہے کہ بہتر ہے کوشش ہی نہ کی جائے۔ فیل ہونے کی بجائے ایسا بچہ اس سرگرمی سے ہی پرہیز کرنے میں بہتری محسوس کرتا ہے۔

تکمیلی سرگرمی: عزت نفس کی قدر۔

ایک کاغذ کا ٹکڑا لیں اور اس پر ایک سادہ سا چہرہ بنائیں۔ یہ چہرہ آپ کے بچوں میں سے ایک کا ہے۔ ان باتوں کے بارے میں سوچیں جو بالغ افراد اس بچہ کو کہیں، جن کی وجہ سے وہ بچہ ان کے متعلق کوئی اچھا محسوس نہ کرے۔ ہر وہ مثال جو آپ سوچ سکتے ہیں یا ایک ہفتے کے دوران مشاہدہ کر سکتے ہیں، اس کے لیے کاغذ کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر الگ کر لیں۔



ایک بچے کی ذاتی انا کی حس کو بری طرح ''مجروح'' کرنے کے لئے اس قسم کے صرف تین یا چار جملے ہی درکار ہوں گے۔ (نوٹ: یہ سرگرمی بچوں کے ساتھ مل کر بھی کی جاسکتی ہے تا کہ انہیں دوسروں کے جذبات سمجھنے اور یہ جاننے میں مدد مل سکے کہ ان کے اقدامات کیسے دوسروں کے جذبات کو متاثر کرتے ہیں۔)

جب ہم بچوں کے بارے میں ایسی منفی تنقید سنتے ہیں تو ہمیں ان جملوں کو مثبت جملوں میں بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر یہ منفی تنقید ''دیکھو، تم نے کتنے سوالوں کا غلط جواب دیا ہے!'' کو ایک مثبت تنقید، ''دیکھو، تم نے کتنے سوالوں کا درست جواب دیا ہے! آؤ تمہارے لئے کوئی ایسا طریقہ تلاش کرتے ہیں جس سے تم اگلی مرتبہ زیادہ درست جواب دے سکو''۔ ''تم نے جو درست جوابات دیئے ہیں انہیں یاد رکھنے میں کس چیز نے مدد دی''۔

اس سے پہلے کہ بچے تعلّم میں پوری طرح حصہ لیں، انہیں یہ یقین دلانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ سیکھ سکتے ہیں۔ بچوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کے اندر خودی اور اپنی پہچان کا احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، اور اس نشوونما میں بالغوں کو اپنا مضبوط کردار ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بچوں کی صنف، نسلی پس منظر اور صلاحیتوں کی قدر نہ کی جائے، یا یہ باتیں انہیں احساس کمتری دلانے کے لیے استعمال کی جائیں تو وہ اپنے آپ کو گھٹیا محسوس کرتے ہیں۔

ہم بچوں کو مثبت عزت نفس فراہم نہیں کر سکتے، تو اس کی تشکیل کے لیے انہیں درست ماحول تو فراہم کر سکتے ہیں۔ تمام بچوں کو چاہیے:

- محسوس کریں کہ ان کی اور ان کی طرف سے کیے گئے تعاون کی قدر کی جاتی ہے؛
- اپنے آپ کو (جسمانی اور جذباتی طور پر) اپنے علمی ماحول میں محفوظ تصور کریں؛
- تصور کریں کہ وہ بے مثال ہیں اور ان کے خیالات قابل قدر ہیں۔

دوسرے لفظوں میں، بچے جو کچھ ہیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ انہیں اپنے آپ کو محفوظ تصور کرنا چاہیئے، اپنی انفرادیت کو بیان کرنے کے قابل ہونا چاہیے اور اپنی تعلیم و تربیت میں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔ یہ اقدامات بچوں کے سیکھنے کے عمل کو پُر لطف بناتے ہیں اور اساتذہ اس کو مزید پُر لطف بنا سکتے ہیں کلاس کو خوش کن بنا کر۔ ایسی کلاس روم جہاں بچے کی عزتِ نفس کو تعریف کے ذریعے اُجاگر کیا جاتا ہے۔ جہاں تعاون سے بھرپور دوستانہ ماحول کو ترجیح دی جاتی ہے اور جہاں بچے اپنے آپ کو کامیاب تصور کرتے ہیں اور نئی چیزیں سیکھنے میں خوش ہوتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: عزت نفس کو بہتر بنانا۔

اس سرگرمی کو اساتذہ، طالب علموں، والدین یا دیگر لوگوں کے ساتھ انجام دیا جاسکتا ہے۔

- پوسٹر والے ایک بہت بڑے کاغذ یا کسی دیگر موزوں سطح کو جس پر لکھا جاسکے تین برابر کالموں میں تقسیم کریں۔
- بائیں طرف والے کالم میں، اپنے کلاس روم یا اسکول کی اس صورت حال کے بارے میں تحریر کریں جس میں طالب علم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی کوئی قدر نہیں وہ غیر محفوظ ہیں یا وہ منفرد نہیں ہیں
- درمیان والے کالم میں ہر صورت حال کے سامنے یہ تحریر کریں کہ آپ یہ کیوں سوچتے ہیں کہ بیرونی ماحول یا لوگ بچوں کو اس انداز میں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔
- دائیں ہاتھ والے کالم میں تحریر کریں کہ ایسی کیا تبدیلی لائی جائے کہ بچے یہ محسوس کریں کہ ان کی قدر کی جاتی ہے، وہ محفوظ اور منفرد ہیں۔

اس سرگرمی کو بچوں میں عزت نفس اور اپنی کلاس میں تعلُّم کو بہتر بنانے کے لیے عملی منصوبے تیار کرنے میں نقطۂ آغاز کے طور پر استعمال کریں۔

بچے اپنا علم اور اُس کا مفہوم تیزی سے سیکھتے ہیں:

بچے جو علم پہلے سے جانتے ہیں اُس سے نئے علم کا تعلق پیدا کر کے سیکھتے ہیں اسے ذہنی تعمیر (mental construction) کہا جاتا ہے۔ مل جل کر گفتگو اور سوالات کرنے (سماجی باہمی ربط) سے تعلُّم کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دو دو کے جوڑوں یا چھوٹے گروپوں میں کام کرنے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

اساتذہ کی حیثیت سے ہمارا کام صرف یہ نہیں ہے کہ معلومات کو بچوں کے ذہن میں انڈیل دیا جائے۔ نہ ہی یہ مناسب ہے کہ بچوں کو ہر چیز خود دریافت کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے۔ اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ عملی طور پر ایسے تعلُّم کی حمایت کرنے کے طریقے تلاش کریں جو ان معلومات سے مطابقت رکھتے ہوں جو بچے پہلے سے جانتے ہیں (ان کی پہلے سے جان کاری ہو)۔

ممکن ہے ایک بچہ اسکول میں سیکھنے کے عمل میں سست ہو اور جب آپ اُس سے کوئی سوال کریں تو وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اسے جواب میں کیا کہنا ہے۔ ایسے کسی معاملے میں، آپ کو بچے سے ایک اچھا رشتہ قائم کرنے اور یہ جاننے کی ضرورت پڑے گی کہ بچے کی سمجھنے کی صلاحیت میں کیسے اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، بچہ کون سے آسان اہداف پورے کرسکتا ہے؟ بچے کے نام میں کون سے حروف تہجی ہیں اور کیا وہ انہیں واضح الفاظ میں لکھ سکتا ہے؟ بچہ کن اعداد سے شناسائی رکھتا ہے اور انہیں کمرے میں موجود عام اشیاء سے منسلک کرسکتا ہے؟ وہ کون سی مخصوص چیزیں ہیں جو بچہ پسند کرتا ہے اور ان کے بارے میں اپنے استاد، دوسرے بچے، یا کلاس میں ہاتھ سے بنے ہوئے کسی گڈے یا گڑیا سے ہی بات کرسکتا ہے؟ کیا یہ بچہ مختلف کھیل کھیل سکتا ہے؟

علاوہ ازیں، ہم اسکول کا بچے کے گھر اور کمیونٹی سے کیسے تعلق پیدا کرسکتے ہیں؟

تکمیلی سرگرمی : گھر اور اسکول میں تعلق پیدا کرنا۔

ان کچھ چیزوں کی فہرست بنائیں جو آپ کے کچھ بچے گھر پر سیکھ چکے ہیں اور یہ ان کے لئے اسکول میں کارآمد ہیں۔

بچے کا نام	اس بچے/ بچی نے گھر پر کیا کام سیکھا	اس کام کو اسکول میں کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

اِن معلومات کو اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں شامل کرنے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟ آپ بچوں کو اس کارروائی میں کیسے شامل کر سکتے ہیں؟

ایسا کوئی بچہ اسکول نہیں آتا جس نے پہلے سے کچھ سیکھا نہ ہو۔ اسکول میں یا اسکول سے باہر بچے نئے حالات میں مختلف طریقوں سے ردِعمل کرتے ہیں۔ یہ معلوم کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ بچہ کیا جانتا ہے اور وہ کون کون سی مہارتیں حاصل کر چکا ہے، تاکہ ان معلومات کی روشنی میں آپ مزید آگے بڑھ سکیں۔ بچوں کا قریب سے مشاہدہ کرنا چاہیے اور یہ کہ وہ کس طرح نئے خیالات، مہارتیں اور اقدار سیکھتے ہیں۔ اِن معاملات میں لڑکیوں کے تجربات لڑکوں سے بالکل مختلف ہو سکتے ہیں۔

اسکول میں بچوں کو بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں جو ان کاموں اور مسائل سے مختلف ہوتے ہیں جو وہ کھیل کے دوران حل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کچھ بچوں نے پہلے کبھی پنسل ہی نہ پکڑی ہو؛ دیگر بچوں نے ممکن ہے کبھی کتاب کی شکل نہ دیکھی ہو۔ ممکن ہے کچھ بچے وہ زبان بولنا نہ جانتے ہوں جو آپ اور کلاس کے دوسرے بچے بولتے ہیں۔ اِس لیے یہ بے حد اہم ہے کہ بچے جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں کر سکتے ہیں یا ایسے نئے کام جو کی آپ کلاس اور سبق کو ضرورت ہے اِن دونوں میں مطابقت پیدا کریں۔ یہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

تکمیلی سرگرمی : سیکھنے والوں کے لیے تعلق یا مطابقت پیدا کرنا۔

اسکول سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بچوں کو پڑھنا اور اعداد کا استعمال کرنا سکھا دیں۔ جب بچے اسکول آتے ہیں یا اُن کے اسکول کے پہلے دن ہی آپ کون سی سرگرمیاں کر سکتے ہیں۔ تاکہ بچے پڑھنا اور اعداد کا استعمال کرنا سیکھ لیں۔ ذیل میں کچھ مثالیں دی گئی ہیں۔ کیا آپ کچھ اور بھی سوچ سکتے ہیں۔

- بچوں کے ہمراہ، کمرے میں آس پاس پڑی ہوئی چیزوں پر وہ نام لکھیں جو ہم انہیں دے سکتے ہیں (اس زبان/ زبانوں میں جو بچے استعمال کرتے ہیں) مثال کے طور پر ڈیسک، کرسی، ہر ڈیسک پر متعلقہ بچے کا نام، تختہ سیاہ، چیزوں کے ساتھ منسلک اعداد وغیرہ۔ کون کون سے بچے ان چیزوں کو اُن ناموں سے منسوب کر سکتے ہیں جو اُن کے لیے لکھے گئے ہیں؟
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ ہر بچے کو کم از کم ایک چیز ایسی بتائیں جو وہ اچھی طرح کر سکتا ہے۔
- کسی ایسی نظم کے الفاظ تحریر کریں جو بچے پہلے سے جانتے ہوں یا بڑی تیزی سے سیکھ سکتے ہوں۔ دیکھیں کہ کون سا بچہ یہ پہچان لیتا ہے کہ کون سا لفظ کیا ہے۔ ایک ایسی نظم میں جو انہیں پہلے سے یاد ہے، نئے الفاظ کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ ایک ساتھ نظم پڑھنا تعلیم و تربیت کا ایک بہت اہم حصہ ہے کیوں کہ یہ بچوں کو سانس لینے میں مدد کرتا ہے، ان کے الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ کرتا ہے، اور کلاس میں باہمی اتفاق کو فروغ دیتا ہے۔
- کلاس میں ہدایات واضح الفاظ میں دیں، اور بڑے بچوں کو منظم کریں کہ وہ آپ کی جاری کردہ ہدایات کو چھوٹے بچوں کو سمجھنے میں مدد دیں۔

آپ کی کلاس میں کوئی ایسا نیا بچہ آ جاتا ہے جو وہ زبان نہیں بول سکتا جو دیگر بچے بولتے ہیں، ایسی صورت میں یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ایسا بچہ کیا کر سکتا ہے۔ یہ ایک بہت اچھی بات ہوگی کہ ایسے بچے سے انفرادی طور پر اُس کا نام اُس کی زبان میں لے کر بات کریں۔ اگر یہ ممکن نہیں تو دیگر بچوں یا علاقے کے ایسے لوگوں کی مدد حاصل کریں جو اس بچے/ بچی کی زبان اور اسکول کے کام میں مطابقت پیدا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کیا آپ بچے کی مادری زبان میں ایسی نظم پڑھ سکتے ہیں جس کے ذریعے آپ بچے کو نئے الفاظ سکھ سکیں، اُس زبان میں جو آپ کی کلاس روم کی زبان ہے۔ جو الفاظ بچے اپنی مادری زبان میں جانتے ہیں اُنہیں آہستہ آہستہ کلاس روم کی زبان سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ کیا آپ اِس نظم کو مختلف زبانوں کی قدر و قیمت بتانے کے لیے کلاس روم میں استعمال کر سکتے ہیں؟

بچوں کے ذمے، خاص طور پر اُن کے تعلیمی سال کے آغاز میں، ایسے کام لگانے سے جو وہ آسانی سے انجام دے سکیں، نکمے سے نکمے بچے کی تعلیم و تربیت کا آغاز اچھا ہو سکتا ہے۔ ان میں یہ اعتماد پیدا ہو جائے گا کہ اسکول ایک بہت اچھی جگہ ہے، ایک ایسی جگہ جہاں وہ کچھ دریافت کرنے اور سیکھنے کے دوران اپنے آپ کو محفوظ تصور کر سکتے ہیں، ''یہی تعلیم کے لئے ایک دوستانہ ماحول ہے''۔

تعلیم و تعلُّم کے لیے نکات

☆ اسباق کو معلومات کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یک جا کر کے تیار کرنے کی بجائے، ان کا ڈھانچہ ''بڑے تصورات'' کے گرد کھڑا کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ بچوں کو ایک ایسی چھتری (تحفظ) مل سکے جس کے سائے میں وہ ان معلومات کی ان معلومات سے مطابقت پیدا کر سکیں جو وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ ایک بڑا تصور کچھ اس قسم کا ہو سکتا ہے کہ ''پانی زندگی کے لیے بہت اہم ہے''، اور یہ عنوان بھی ہو سکتا ہے کہ ''آج ہم یہ دیکھیں گے کہ پانی کو کس طرح صاف رکھا جا سکتا ہے''۔

☆ ہمارے لیے ضروری ہے کہ بچوں کی ذہنی و جسمانی نشوونما کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ کچھ بچوں کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ وقت درکار ہوگا۔

☆ ہمارے لیے ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت میں مددگار کا کردار ادا کریں اور اپنے شاگردوں کی بے مثال امتیازی باتوں کو پہچانیں۔ تعلیم و تربیت کا ماحول تمام شاگردوں کے لیے معاون ہونا چاہیے۔

☆ طالب علموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان سرگرمیوں میں جو انفرادی طور پر یا ٹیموں کی صورت میں کی جا رہی ہیں، اکٹھے مل کر معلم سے اور ایک دوسرے سے بات کریں۔

☆ ہمیں ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے جن میں تمام بچے ایک ٹیم کی حیثیت سے کام کر سکیں (مثال کے طور پر، ان کے ذمے لگائے گئے کام انجام دینے کے لیے وہ جوڑوں اور چھوٹے گروپوں کی صورت میں کام کریں)۔

☆ طالب علموں کو اس قابل ہونا ضروری ہے کہ وہ نصاب کو اپنے لیے کارآمد پائیں، اور سوالات پوچھنے، معلومات کا سہارا لینے، اور درپیش معاملے میں اپنی سمجھ بوجھ قائم کرنے میں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

☆ ہمیں اچھے اچھے سوالات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طالب علم اپنے خیالات کی وضاحت کر سکیں۔ ایسے سوالات کرنے سے اجتناب کیا جائے جن کے جواب صرف ''ہاں'' یا ''نہیں'' میں ہوں، ہمیں ایسے غیر محدود سوالات کرنے کی ضرورت ہے جن کے جواب میں بچے اپنی آراء اور خیالات کا کھل کر اظہار کر سکیں؛ مثال کے طور پر، ایسے سوالات جو ''آپ کا کیا خیال ہے؟'' پر ختم ہوتے ہوں۔

☆ استاد کی جانب سے پوچھے گئے نپے تلے سوالات اور طالب علموں کی باہمی عملی گفتگو سے طالب علموں کی معلومات کے لیے جستجو میں لازمی طور پر اضافہ ہوتا ہے۔ دوسروں سے نئی اطلاعات وصول کرنا اور تبادلہ خیال کرنا، بچوں کو نئے علوم سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

یاد رکھیں:

کوئی نیا عنوان (Topic) شروع کرنے سے پہلے، تمام بچوں سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ وہ اس کے بارے میں پہلے سے کتنا جانتے ہیں۔ یہ سوال پوچھنے سے آپ کو بچوں کی عنوان کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں مدد ملے گی، کیونکہ یہ پہلے سے جانا پہچانا عنوان ہوگا، اور انہیں اسے زیادہ تیزی سے سمجھنے اور سیکھنے میں مدد دے گا۔ وہ اپنے علم کا بہت سا حصہ کلاس روم سے باہر حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ اپنے گھروں اور اپنی کمیونٹی میں۔ یہ معلومات ہمیں، جو کچھ وہ روزمرہ کی زندگی سے پہلے ہی جان چکے ہیں اور وہ نیا علم جو ہم انہیں سکھانے جا رہے ہیں کے درمیان مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیں گی۔ علاوہ ازیں، ممکن ہے کچھ بچے کچھ مخصوص عنوانات کے ''ماہر'' ہوں جیسا کہ مچھلی کا شکار یا فصل اگانا، اور ایسے بچوں کو کلاس کے دوسرے بچوں کے فائدے کے لیے اپنا علم اُن کے سامنے پیش کرنے کا موقع دینا چاہیے۔

علاوہ ازیں، بچے باہمی تعلیم و تربیت کے ذریعے زیادہ بہتر طور پر سیکھیں گے (''ہم اسے مل کر انجام دے سکتے ہیں'')، بجائے اس کے کہ تعلیم و تربیت میں مقابلہ بازی کے انداز کو اپنایا جائے (''اس کام میں تم سے میں زیادہ بہتر ہوں کیوں کہ تم.....'')۔ چھوٹے گروپوں میں کام کو اگر بہتر طریقے سے تقسیم کر لیا جائے، تو اس سے بچوں کی مل جل کر کام کرنے اور سیکھنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، جو خصوصاً اس صورت میں بہت اہم ہو جاتی ہے اگر اس گروپ میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہوں، یا اس میں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے شامل ہوں۔ علاوہ ازیں، باہمی تعلیم و تربیت کے انداز کلاسوں میں تنظیم کو بہتر کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ بچے شریسندی کو فروغ دینے کی بجائے
مل جل کر کام کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں اکیلے بچوں یا چھوٹے گروپوں میں شامل بچوں کی مدد کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

معاونت: 4.2

کلاس میں مختلف النوع بچوں سے نمٹنا

مختلف النوع بچوں کی قدر و منزلت اور حوصلہ افزائی:

ہر بچے کے منفرد ہونے کی وجہ سے تمام کلاس مختلف النوع بچوں کی حامل ہوتی ہے۔ مختلف النوع کے حامل کلاس روم تمام سیکھنے والوں کے لئے مثبت فوائد لا سکتے ہیں۔ بچے مختلف تجربات سے گزر چکے ہوتے ہیں، مختلف مہارتوں، علم اور رویوں کے حامل ہوتے ہیں۔ تمام بچے تعلّم کے ''سوپ'' میں اپنے اپنے علم کے اجزا شامل کر سکتے ہیں۔ استاد سہولت فراہم کرنے والے ایک فرد کا کردار ادا کرتے ہوئے تمام بچوں کے سیکھنے کے لیے موزوں ماحول اور عملی تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

بچوں (اور کبھی کبھار بالغوں کو بھی) یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ مختلف النوع ہونا ایک تحفہ ہے، بوجھ نہیں۔ دوسرے کتابچہ کے تحت معاونت 2.2 میں ہم نے ایک ایسی سرگرمی سیکھی جیسے ''دوست دوست کھیلنا'' (playing favourates) کہتے ہیں۔ جس میں والدین اور بچوں نے بھی یہ سیکھا کہ اسکول سے باہر رہ جانے (exclusion) اور اسکول کے اندر آنے (inclusion) کا کیا مطلب ہے۔ اسی قسم کی درج ذیل سرگرمیاں مختلف النوع کی قدر و قیمت کو سمجھنے میں بچوں اور والدین کی مدد کریں گی۔

تکمیلی سرگرمی: ایک دوسرے کو جاننے کے لئے تحائف کا تبادلہ

(Cluster) گروپ میں پہلی مرتبہ ملنے والے اساتذہ اس سرگرمی کو استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سرگرمی کو اساتذہ تعلیمی سال کے آغاز پر پہلی مرتبہ اپنی کلاس سے تعارف حاصل کرتے وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ سرگرمی والدین۔ انجمن اساتذہ کے تعارفی اجلاس میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

اس سرگرمی میں شامل افراد جوڑوں کی صورت میں کام کرتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے کارڈ پر تحریر کردہ بیاں کچھ اس طرح سے ہونا چاہیے:۔

''میرے دوست کا نام ..... ہے اور وہ صبر سے مالا مال ہے''۔

''میری دوست کا نام ..... ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مزاح کی حس عطا کی ہے''۔

اس سرگرمی میں حصہ لینے والا ہر جوڑا ایک دوسرے کی مہارتوں کے متعلق سارے گروپ کو بتائے گا۔ وہ پھر اس پر بات کریں کہ یہ مہارتیں کس طرح سب کو فائدہ دے سکتی ہیں۔ استاد یا کام کو آگے بڑھانے والا دوسرا فرد (facilitator) اس سرگرمی میں شرکت کرنے والوں کے لیے ایک بکس سجائے جس میں وہ سب اپنا اپنا گفٹ کارڈ ڈالیں اور اس کے ساتھ ساتھ پورے گروپ سے اپنے ''دوست'' کا تعارف کرائیں۔

یہ سرگرمی اساتذہ کو کلاس میں تمام بچوں کی قدر و منزلت کرنے کی ضرورت کو اُجاگر کرے گی وہ بہت سی ان ذاتی خوبیوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں جو ضروری نہیں کہ عام مشاہدہ کرنے والے فرد کی نظر میں ہوں۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ جو ہر بچے میں موجود منفرد خصوصیات تلاش کریں۔ پھر ہم تعلّم کے ان تجربات کو یک جا کریں جو ان خوبیوں کی تشکیل اور استعمال کی اجازت دیتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: زرد کاغذ۔ ایک دوسرے کو جاننا اور ایک دوسرے سے سیکھنا

اس عمل میں شرکت کرنے والوں کو جوڑوں میں منظم کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی خوبیوں، دلچسپیوں یا مشاغل کے بارے میں سوچیں۔ پھر وہ اپنے ساتھی کو اپنی دلچسپی کے کچھ پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہیں، اور جس دلچسپی کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتے وہ اسے سکھاتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو سرگرمی میں شرکت کرنے والا ہر فرد لکھنے کے لیے زرد رنگ کے کاغذ کا ٹکڑا استعمال کرے۔ انہیں چاہیئے کہ پہلے وہ اپنے ساتھی کی بات سنیں، اور پھر اس کاغذ کے ٹکڑے پر سب سے اوپر وہ خوبی/مہارت درج کریں، اس کے بعد اپنے ساتھی کا نام، اور پھر وہ چند باتیں جو انہوں نے اس مہارت کے بارے میں سیکھی ہیں، درج کریں۔ مثال کے طور پر:۔

مہارت: مچھلی کا شکار۔

جان ماؤزن ہو:

میں نے کیا سیکھا ؟

بہتر ہے کہ مچھلی کا شکار رات کو کیا جائے۔

پُرسکون پانی بہتر ہے۔

چاند نکلنے کا انتظار کیا جائے۔

مختلف مچھلیوں کے لیے مختلف چارہ

اُن کی دلچسپیوں کے بارے میں معلومات کے تبادلے کے بعد اور وقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کام کو آگے بڑھانے والا فرد کسی رضا کار کو آگے آنے کے لیے کہہ سکتا ہے۔ سرگرمی میں شرکت کرنے والے دیگر افراد اس رضا کار کے ساتھی کی خوبیاں جاننے کے لیے زیادہ سے زیادہ پانچ سوالات کر سکتے ہیں۔ متبادل کے طور پر، رضا کار اپنے ساتھی کی خوبیوں کے بارے میں اداکاری کرے گا، جسے دیکھ کر دیگر لوگ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں گے کہ وہ خوبیاں کیا ہیں۔ پھر اپنی معلومات کو ''کلسٹرز'' کی صورت میں ایک بورڈ پر آویزاں کر دیا جائے گا۔ اس میں مصوری، باغبانی، موسیقی، کھانا پکانا، کھیل، وغیرہ کو شامل کیا جائے گا۔

ان سرگرمیوں سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

مشرقی تیمور کے کچھ اساتذہ کا کہنا ہے کہ:۔

- ہم نے ایک دوسرے کی بات کو سننا سیکھا،
- ہمیں ایک دوسرے کو بہتر طور پر جاننے کا موقع ملا،
- ہمیں زبانی اور عملی دونوں کے ذریعے ایک دوسرے سے بہتر گفت وشنید کا موقع ملا،
- ہم ایک اچھی ٹیم ہیں، جس میں بہت ساری خوبیاں ہیں۔
- ہم نے کھلے سوالات پوچھنا سیکھا، اور
- ہم نے ایک دوسرے سے سیکھا،

کام کو آگے بڑھانے والا فرد یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمیں سب سے اہم سبق یہ حاصل ہوا ہے کہ ''ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خوبی موجود ہے، اور یہ کہ اساتذہ اور سیکھنے والوں کی حیثیت سے ہم ان خوبیوں کو استعمال کر سکتے ہیں''۔

اساتذہ کے لیے یہ فرض کرنا لازم ہے کہ ہر بچہ اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی ایسی مثبت بات لے کر آتا ہے جسے استعمال کیا جا سکے، اور اس خوبی کو دریافت کرنا استاد کا کام ہے۔ بچے ہم عصر اساتذہ کا کردار ادا کرتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔

کلاس میں مختلف اقسام کی سوچ، تعلّم اور علم کو شامل کرنا۔

گزشتہ کتابچہ میں ہم یہ جان چکے ہیں کہ بچے مختلف سطحوں پر مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں: یعنی تعلیم وتربیت بھی مختلف النوع طریقوں سے دی جاتی ہے۔ اسی لیے، اساتذہ کی حیثیت سے ہمیں تدریس کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے تعلیم وتربیت کے لیے مختلف انداز وضع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تمام بچے، خصوصاً مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچے، اِن معلومات کو جو ہم انہیں پڑھا رہے ہیں اچھی طرح سمجھ لیں اور ایک ایسے انداز میں کچھ سیکھ سکیں جو ان کے لیے بامعنی ہو۔

کلاس میں درس وتدریس کی سرگرمیاں رٹہ بازی اور سبق بار بار دہرانے سے لے کر مسائل کے حل اور تخلیقی سوچ تک پھیلی ہوئی ہیں۔

زبانی یاد کرنا	تجزیہ کرنا	استدلال کرنا	مسائل کا حل نکالنا

اپنی کلاس میں ہم اس پورے سلسلے سے نمٹنے کے لیے مختلف انداز اپنانے پر غور کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم یہ کر سکتے ہیں کہ:۔

- حساب پڑھانے کے لیے بلاکس، مختلف ماڈل اور دیگر اشکال استعمال کی جائیں، جس سے بچوں کی بہترین اور موثر مہارتوں، صلاحیتوں اور اُن کی بصری سمجھ بوجھ کو مزید نکھارنے میں مدد ملے۔
- بچوں کو حساب کے بارے میں ان کے ایسے خیالات اور طریقوں کے بارے میں بات چیت کرنے (یا اس کے بارے میں لکھنے) کی دعوت دیں، جو اُن کی زبانی سوچ اور سمجھنے میں مطابقت پیدا کریں۔
- بچوں سے کہیں کہ ان کہانیوں کی تصاویر بنائیں جو انہیں پڑھ کر سنائی گئی ہیں، تاکہ کہانی میں استعمال ہونے والے الفاظ اور واقعات کے بارے میں اُن کی ذہنی سوچ میں ربط پیدا کیا جا سکے۔
- بچوں کی حرکات اور حسابی تصورات میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے اسکول کے اردگرد کے علاقے کے نقشہ جات بنانے میں ان کی رہنمائی کریں۔ وہ بچے جو اپنے علاقے میں سروے کرتے ہیں، علاقے کے اندر موجود مسائل کی نشان دہی کرتے ہیں اور ان کے حل تجویز کرنے کے لئے اپنی مہارتوں کا استعمال کرتے ہیں، یہ سیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ اسکول میں سیکھا ہے اس کا استعمال کیسے کیا جائے۔ اچھی تعلیم کے علاوہ، یہ کاروائی علاقے کے لوگوں کو اسکول کا کام سمجھنے میں مدد دیتی ہے اور اس طرح وہ اساتذہ کے کام میں ہاتھ بٹانے کے لیے زیادہ متحرک ہو جاتے ہیں (دیکھیں تیسرا اور چھٹا کتابچہ)۔

اپنی کلاس کو مکمل طور پر ہمہ گیر تعلّم دوست بنانے کے لیے پہلے آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ جو کچھ آپ پڑھا (تعلیمی مواد) رہے ہیں اس نصاب تک تمام بچوں کو رسائی حاصل ہے اور وہ ان سب کے لیے موزوں ہے، ہم کس طرح پڑھاتے ہیں اور بچے کس طرح زیادہ اچھے طریقے سے سیکھتے ہیں۔ اِس سلسلے میں اس ماحول کا دھیان بھی رکھا جائے جس میں بچے رہ رہے ہیں اور تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

ہمیں ان بچوں کا خیال رکھنے کی بھی ضرورت ہے جنہیں تعلیم و تربیت کے حصول میں کچھ مخصوص تکالیف کا سامنا ہے یا وہ تعلیم و تربیت کے حصول میں غلطیاں دکھا رہے ہیں۔ کیا ہم ایسے بچوں کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہے ہیں جن کے بارے میں جانتے ہوں کہ انہیں معیاری نصاب پڑھنے میں مشکلات کا سامنا ہے، جیسا کہ وہ بچے جو بظاہر جسمانی، حسّی یا ذہنی استعداد کی کمی کا شکار ہیں؟ کیا پھر بھی نصاب تک ان بچوں اور ان کے ساتھ ساتھ دیگر بچوں کو رسائی حاصل ہوگی؟ ہم اِس کے متعلق کیا کر سکتے ہیں؟

ہم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں؟

تکمیلی سرگرمی : مختلف النوع بچوں کا مشاہدہ کرنا

1. اپنی کلاس کے ان بچوں کے نام لکھ لیں جو کچھ مضامین، جیسا کہ حساب، خوش نویسی، گفتگو کی مہارتوں وغیرہ میں واضح طور پر مضبوط ہیں۔ بیان کریں کہ وہ کس طرح کلاس میں اپنی اس قابلیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
2. اگر آپ لکھ سکیں تو ایسے بچوں کے نام لکھ لیں جو کچھ ایسی خوبیوں کے مالک ہیں جن کا کلاس روم کی تعلیم و تربیت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا ایک بچہ ایک اچھا ماڈل تخلیق کر سکتا ہے؟ کیا کوئی اور بچہ کھیل کی سرگرمیوں میں اچھے رابطہ کا مظاہرہ کر سکتا ہے؟ کیا کسی اور بچے میں بہت سی اچھی سماجی مہارتیں موجود ہیں۔
3. اب کلاس روم کے ان باقی ماندہ بچوں کی نمائندگی کے لیے جن کو آپ نے خصوصی مہارتوں اور قابلیت سے منسلک نہیں کیا، گُڈ گرد صفحے پر دائرہ بنائیں۔ اگلے ہفتے کے دوران، ان بچوں کا بطور خاص مشاہدہ کریں۔ اگر آپ یہ محسوس کریں کہ اُن میں سے کوئی ایک کسی مخصوص سرگرمی کو پسند کرتا ہے، تو اُس کا نام نوٹ کر لیں۔ یہ سرگرمی یا بچے کی کارکردگی یہ بتائے گی کہ وہ بچہ کن طریقوں سے سیکھتا ہے۔ یہ طریقے آپ کے اسباق میں کس طرح شامل کیے جا سکیں گے۔

مختلف صورت حال کا مشاہدہ کرنے اور اس سے نمٹنے میں ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ہم کیا کچھ فراہم کر سکتے ہیں۔ یہی ایک مثبت طریقہ ہے

جو بچوں کے سیکھنے میں مدد کرے گا خصوصاً وہ بچے جن کو سیکھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ہماری توجہ اِس پر ہونی چاہیے کہ بچوں کو سیکھنے کے کیا فائدے ہو سکتے ہیں بہ نسبت اِس کے کہ ہمیں کیا کچھ دینا پڑے گا جیسے کہ وقت۔ کیا ہم ایک بچے کو دوسرے بچے کو پڑھ کر سنانے اور اس کے لئے لکھنے کا کہہ سکتے ہیں؟ اور اسی دوران کیا ہم اس بات کی نشان دہی بھی کر سکتے ہیں کہ وہ بچہ جو مشکلات کا شکار ہے وہ کون سی اہم مہارتیں جانتا ہے، جن سے اس کا ساتھی بھی فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟ دوسرے الفاظ میں، ہم ایک ایسا رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں دونوں اقسام کے بچے تعلیم و تربیت میں ایک دوسرے کی معاونت کرنے کے قابل ہوں۔

مختلف النوع صورت حال کو درپیش چیلنج:

ایک ہمہ گیر کلاس روم میں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بہت سارے مختلف بچوں کا ایک ساتھ رکھنا ایک چیلنج سے کم نہیں۔ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہر بچے کو کیا سیکھنے کی ضرورت ہے اور وہ بچہ یا بچی کس طرح بہترین انداز میں سیکھ سکتا ہے۔ ہمیں یہ بھی تلاش کرنا چاہیے کہ سیکھنے کے خواہش مند تمام بچے کس طرح مل جل کر ہنسی خوشی سیکھ سکتے ہیں۔ تین قسم کے چیلنج جو بچوں کی تعلیم و تربیت میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں وہ ہیں ڈرانا دھمکانا (bullying) تعصب (prejudice) اور تفریق (discrimination)۔ یہ سیکھنا کہ ایک ہمہ گیر کلاس میں ان چیلنجوں سے کیسے نمٹا جائے، ایک معلم کے لیے سب سے زیادہ اہم ہے۔

ڈرانا دھمکانا:

ڈرانا دھمکانا، تشدد کی ایک قسم ہے۔ چھٹے کتابچے میں ہم جان پائیں گے کہ اسکول میں اور کتنی قسم کے تشدد ہوتے ہیں۔ ایسے تشدد کو کس طرح قابو میں کیا جائے اور تشدد کے خلاف مؤثر پالیسیاں اور سرگرمیاں اپنائی جائیں۔ اِس کتابچے میں خاص طور پر دھمکانے کے عمل پر گفتگو کریں گے کیوں کہ دھمکیاں اور خوف ہمارے ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس میں بچوں کے تعلّم کے حصول میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔

جب ہم دھمکائے جانے کا تصور کرتے ہیں تو عموماً کسی ایک بچے یا بچوں کے ایک گروپ کو دوسرے بچے کو دھمکی دینے کے بارے میں سوچتے ہیں، کیوں کہ عموماً متاثرہ بچہ کسی نہ کسی انداز میں مختلف ہوتا ہے۔ وہ تعلیم و تربیت میں جرم کرنے والے بچوں سے بہتر بھی ہو سکتے ہیں (وہ اچھے گریڈ حاصل کرتے ہیں) یا ان کا تعلق مختلف سماجی گروپ جیسا کہ مختلف مذہب سے بھی ہو سکتا ہے یا صرف غریب ہونا ہی ان کا قصور ہو سکتا ہے۔ صرف بچوں کا ہی نہیں بلکہ بالغوں اور اساتذہ کا رویہ بھی دھمکانے کے زمرے میں آ سکتا ہے۔ دھمکانے کی کئی اقسام ہیں؛ مثال کے طور پر:۔

- جسمانی دھمکیاں: جیسا کہ ہم عصر بچوں، استاد یا سرپرست کے ہاتھوں پٹائی؛
- ذہنی دھمکیاں: جس میں بچوں کے خیالات نظر انداز کیے جاتے ہیں یا ان کی قدر نہیں کی جاتی؛
- جذباتی دھمکیاں جس میں عزتِ نفس کم ہونا: جس میں اسکول میں ہراساں کیے جانا، اسکول میں پریشان کن لمحات، اعزازات کا واپس لینا شامل ہے؛
- زبانی دھمکیاں: جیسا کہ غلط نام سے پکارنا، بے عزتی کرنا، بار بار تنگ کرنا، نسلی تعصب پر مبنی جملے کسنا؛
- بالواسطہ دھمکیاں: جیسا کہ افواہیں پھیلانا، کسی کو سماجی گروپ سے خارج کر دینا؛ اور
- ثقافی/سماجی دھمکیاں: جیسا کہ اختلافات، نسلی گروپ بندی، ذات پات، جنس، وغیرہ کی بنیاد پر تعصب یا تفریق کرنا؛

دھمکانا، عموماً تکلیف دہ اور جان بوجھ کر جارحانہ رویہ اپنانے کی ایک قسم ہے۔ کبھی کبھی یہ رویہ ہفتوں، مہینوں یا سالوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ کسی مدد کے بغیر ان لوگوں کے لیے دفاع ممکن نہیں جنہیں دھمکایا جا رہا ہو۔

بہت سے معاشروں میں، جو لوگ قدرے مختلف ہوتے ہیں، انہیں دھمکایا جاتا ہے۔ ان کا مختلف ہونا جنس، نسلی امتیاز یا کوئی معذوری یا دوسری ذاتی خصوصیات کی بنا پر ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ اکثر لڑکے ہی زیادہ تر جسمانی دھمکیوں کی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں، مگر لڑکیاں بھی مکاری یا دھمکانے کی بالواسطہ اقسام جیسے کہ تنگ کرنے میں ملوث ہو سکتی ہیں۔ وہ انفرادی کی بجائے اجتماعی طور پر دھمکانے کے عمل کی مرتکب ہوتی ہیں۔

دھمکایا جانے والا بچہ اکثر یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا کہ اسے دھمکایا جا رہا ہے شاید اِس خوف سے کہ یہ عمل پہلے سے بھی بڑھ جائے گا۔ وہ بچے جو بدسلوکی کا شکار ہوتے ہیں وہ اس خوف سے تسلیم کرنے سے خائف ہوتے ہیں کہ پھر مزید بدسلوکی ہوگی۔

اساتذہ کے لیے دھمکانے کے عمل سے نمٹنا مشکل ہوتا ہے کیوں کہ ایسے واقعات اکثر کلاس سے باہر پیش آتے ہیں (اسکول جانے کے راستے میں یا کھیل کے لیے مختص حصے میں)۔ تاہم، دھمکیوں کے اثرات ایسے بچے کی اچھی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔

ہمیں دھمکائے جانے کے عمل پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے، اور ایسے طریقے تلاش کرنے چاہئیں جن سے ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ ہماری کلاس میں بچوں کو کس حد تک دھمکایا جا رہا ہے۔ مشاہدہ کسی بھی استاد کے لیے ایک اہم مہارت ہے، اور ہمیں کھیل کے دوران اور اس کے ساتھ ساتھ کلاس میں بچوں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بچے جو زیادہ تر اپنی مرضی کے خود مالک ہوتے ہیں جن کے دوست کم ہوتے ہیں اور جو کسی نہ کسی انداز میں مختلف ہوتے ہیں، دھمکائے جانے کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ دھمکائے جانے کی درج ذیل نشانیاں ہیں:۔

- بچے جو اچانک اپنا اعتماد کھو بیٹھتے ہیں،
- بچے جو آنکھ سے آنکھ ملانے سے کتراتے ہیں اور خاموشی اختیار کرتے ہیں،
- وہ جن کی کارکردگی بہت خراب ہو جاتی ہے، جب کہ وہ پہلے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہے تھے،
- وہ جو زیادہ تر غیر حاضر رہنے لگتے ہیں اور بلا جواز سر درد یا پیٹ درد کا بہانہ بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

اِس مسئلے پر والدین یا دیگر سرپرستوں سے گفت و شنید یقیناً ضروری ہے، لیکن سب بچوں کے رویّوں کے بارے میں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بچوں کے رویّوں میں تبدیلی کو نوٹ کرنا چاہیے، ہو سکتا ہے وہ دھمکیوں کے اثرات کے تحت بدل رہے ہوں۔

کلاس یا اسکول کے اندر تعلقات کے بارے میں جاننے کے لیے ایک سروے کا اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے۔ دو سوالنامے نیچے دیئے گئے ہیں۔ اُن میں پہلا دھمکی آمیز رویے کا تجزیہ کرنے کے لیے فوری چیک لِسٹ ہے، جب کہ دوسرا تفصیلی ہے جس کے ذریعے اسکول اور اس کے اردگرد اور اپنی کلاس میں اُن کے ردِعمل اور تعلقات کے بارے میں معلومات جمع کی جائیں گی۔ آپ اپنے طالب علموں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ گمنام ناموں یا ناموں کے بغیر ان سوالناموں کو پُر کریں۔

1. ڈرانے، دھمکانے اور دِق کرنے کے واقعات:

کوئی واقعہ پیش نہیں آیا	ایک واقعہ پیش آیا	ایک سے زائد واقعات پیش آئے
مجھے دھکا دیا گیا، ٹھڈے مارے گئے یا جان بوجھ کر پیٹا گیا		
دوسرے بچوں نے میرے متعلق بُری بُری باتیں کہیں		
مجھ سے میری چیزیں چھین لی گئیں		
مجھے بُرے ناموں سے پکارا گیا کیوں کہ میں دوسرے بچوں سے کسی وجہ سے مختلف ہوں		
کسی اور وجہ سے مجھے بُرے ناموں سے پکارا گیا		

میری ہنسی اڑائی گئی یا بغیر کسی وجہ سے بے
عزتی کی گئی

مجھے ارادتاً کھیل سے باہر رکھا گیا

کوئی میرے ساتھ کسی اور طرح سے
بُرا پیش آیا

2. تعلقات کے بارے میں سوالنامہ:

میں ایک لڑکا ہوں _____ میں ایک لڑکی ہوں _____

عمر _____ کلاس _____

اسکول میں اس ہفتے کے دوران، ایک اور بچے نے:	کوئی واقعہ پیش نہیں آیا	ایک واقع پیش آیا	ایک سے زائد واقعات پیش آئے
مجھے اُن ناموں سے پکارتے ہیں جو مجھے اچھا نہیں لگتا			
مجھ سے کوئی پیار بھری بات کہی			
مجھے ٹھڈا مارنے کی کوشش کی			
مجھے ایک تحفہ دیا			
مجھ سے بُرا برتاؤ کیا کیوں کہ میں ذرا مختلف ہوں			
کہا کہ وہ مجھے تکلیف دیں گے			
مجھ سے کچھ رقم بٹورنے کی کوشش کی			
مجھے خوف زدہ کرنے کی کوشش کی			

اپنے کھیل میں مجھے شامل ہونے سے روک
دیا

مجھے ایک لطیفہ سنایا اور پھر مجھ پر ہی ہنسنے لگا

کوشش کی کہ میں کسی بچے کو تکلیف دوں

مجھ سے جھوٹ بولا اور مجھے مصیبت میں پھنسا
دیا

کچھ اٹھانے میں میری مدد کی

کلاس ورک کرنے میں میری مدد کی

میرے چلنے کے انداز پر طنز کیا

میری جلد کی رنگت کی وجہ سے میرے ساتھ
غیر شریفانہ رویہ اختیار کیا

میرے ساتھ ایک گیم کھیلی

میری کوئی چیز توڑنے کی کوشش کی

سوالناموں کے نتائج کا تجزیہ کرنے کے بعد، ہم ان لوگوں کو پہچاننے کا کام شروع کر سکتے ہیں جو یہ بتانے کے لئے تیار ہیں کہ انہیں دھمکایا جا رہا ہے اور پھر ان کی تلاش بھی کی جا سکتی ہے جنہیں دھمکائے جانے کا خطرہ ہے۔ (نوٹ: ہوسکتا ہے کچھ بچوں کو پھر بھی دھمکایا جا رہا ہو لیکن وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہ ہوں)۔ چونکہ سوالنامے پر کسی بچے کا نام تحریر نہیں ہوگا، اس لیے کم از کم آپ کو یہ اندازہ لگانے میں ضرور مدد ملے گی کہ آپ کی کلاس میں دھمکیوں کا عمل کس حد تک جاری ہے، اور ان معلومات کی روشنی میں دوسرے اساتذہ، والدین، سرپرستوں، اور خود بچوں کے ساتھ مل کر مزید عملی منصوبہ تیار کر سکتے ہیں۔

ڈرانے دھمکانے کے خلاف عملی اقدامات:

دھمکیوں کا سلسلہ کم کرنے کے لیے اساتذہ کو بہت سے عملی اقدامات کرنا ہوں گے، جیسے:

- بچوں کو پُرسکون رکھنے اور بے چینی کم کرنے کے لئے مشقیں کروائیں۔
- کلاس کے اندر تعلیم کو باہمی تعاون کے ذریعے فروغ دیں (بچے سیکھنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں)،
- تمام بچوں کو مزید اختیار دیں جن میں کلاس کے قوانین بنانا اور طلباء کمیٹی میں ذمہ داری قبول کرنے کی اجازت ہوتا کہ ان میں برجستہ کوئی بات کہنے کی ہمت پیدا ہو۔

- کمیٹیاں قائم کر کے اور والدین اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ زیادہ نزدیکی رابطہ قائم کرتے ہوئے کلاس کے اندر ذمہ داری میں اضافہ کریں۔ اور
- جھگڑوں سے نمٹنے کے لئے ''بچے سے بچے'' کی حکمت عملیاں تشکیل دیں۔
- اپنے بچوں کو اجازت دیں کہ وہ اُن بچوں کے خلاف مناسب اقدامات تلاش کر سکیں جو دوسروں کو ڈراتے دھمکاتے ہیں۔

دھمکیوں کے مسائل کی چھان بین کرنا خواہ اسکول کے اندر ہوں یا باہر۔ اُن کی روشنی میں حل تلاش کرنا۔ مثال کے طور پر گھانا میں نسلی امتیاز کے ہر پہلو کو اُجاگر کرنے کے لیے تتلیاں بنائی گئیں اور چھوٹے چھوٹے ڈرامے کیے گئے پھر اُنہوں نے ایسے حالات میں گھرے ہوئے بچوں کو نکالنے کے لیے عملی منصوبے بنائے۔

کہانیوں یا ایسے رول پلے جو بچوں کو غلط بات پر ''نہیں!'' کہنا سکھانے اور دھمکی دینے والوں اور بدسلوکی کرنے والوں کے ساتھ اُن کی زبان میں بات کرنے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ حساس مسائل پر گفتگو اور مباحثوں کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

تعصب اور امتیازی سلوک:

بسا اوقات دھمکیوں کی جڑیں تعصب (لوگوں سے متعلق عدم انصاف پر مبنی رویے یا اظہار رائے) اور امتیازی سلوک (لوگوں کے گروپوں کے مابین عدم انصاف پر مبنی تفریق: ''وہ'' بمقابلہ ''ہم'') میں چھپی ہوتی ہیں۔ یہ تعصب اور امتیازی سلوک کس طرح ہمارے کلاس، روزمرہ اور اسکولوں میں روا رکھے جاتے ہیں، اِن کو جاننے کا ایک طریقہ اپنے تجربات کی روشنی کے ذریعے ہے۔

تکمیلی سرگرمی : امتیازی سلوک کو سمجھنا:

اس سرگرمی کو اساتذہ، والدین اور بڑی عمر کے بچوں کے ساتھ مل کر انجام دیا جا سکتا ہے۔ اس سرگرمی کا مقصد بچوں میں اس بات کا شعور اُجاگر کرنا ہے کہ اسکول میں انفرادی طور پر بچوں کو متاثر کرنے والی مختلف قسم کی زیادتیاں (تعصب اور امتیازی سلوک) کس طرح افراد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں، یہ سرگرمی تعصب کا شکار ایک فرد کو یہ بتانے کا حوصلہ عطا کرتی ہے کہ وہ اس لعنت کا کس طرح شکار ہوا۔

اس سرگرمی سے بہت سے اہم سبق حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

- ہر کوئی زیادتی کا شکار اور مرتکب بھی ہو سکتا ہے۔
- افراد اپنے خلاف ہونے والے تعصب اور تفریق کو پہچانتے ہیں چاہے وہ اوائل عمر میں ہی ہو۔

ہدایات: اِس سرگرمی کے لیے وقت کا انحصار کلاس میں بچوں کی تعداد یا شرکت کرنے والے گروپوں کی تعداد پر ہوگا۔ ہر طالب علم یا ہر چھوٹے گروپ کے ہر رکن کو دس منٹ دیں۔

شرکاء کو پانچ یا چھ کے گروپوں میں تقسیم کریں۔ شرکاء سے کہیں کہ وہ سب کسی تعصب پر مبنی ایک ایسے واقعے پر تبادلہ خیال کریں جس کا وہ مشاہدہ کر چکے ہیں یا اسکول میں امتیازی سلوک پر مبنی کسی ایسے واقعہ کا جو انہیں پیش آیا ہو۔

چند اشارے اور رہنما اصول اس سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں:

1. تعصب یا امتیازی سلوک کا عمل جان بوجھ کر نہیں کیا گیا تھا۔
2. اُن کے تجربے میں طالب علم، اساتذہ، منتظمین ملوث ہو سکتے ہیں یا اس میں صرف اسکول کے عام ماحول کا ذکر ہو سکتا ہے۔
3. اُنہیں کہیں کہ وہ نصاب، تدریسی طریقوں، تعلیمی مواد، اور اسکول کے ماحول کے دوسرے پہلوؤں کے متعلق سوچیں۔
4. شرکاء کو یاد دلائیں کہ پہچان کے مختلف پہلو ہیں، عموماً لوگوں کا دھیان فوری طور پر نسلی امتیاز کی طرف جاتا ہے۔ امتیازی سلوک اور تعصب کے

مختلف پہلوؤں جیسے کہ یہ یقین کر لینا کہ لڑکیاں سائنس میں بہتر نہیں ہوتیں یا معذور بچے کھیل نہیں سکتے کو سمجھنے میں اُن کی مدد کریں۔

5. آخر میں، یہ تجویز کریں کہ ان کا تجربہ متاثرہ فرد یا اس حرکت کا ارتکاب کرنے والے میں سے کسی بھی حیثیت سے ہو سکتا ہے۔ بہت کم لوگ موخر الذکر کا انتخاب کریں گے، لیکن اگر کوئی کر لے گا تو یہ بہت ہی اہم تجربہ ہوگا۔

سرگرمی میں شریک ہر ایک کو اپنی کہانی سنانے کے لیے پانچ منٹ کا وقت دیں، انہیں اپنے تجربات کی روشنی میں شرکاء کے سوالات کا جواب دینے کے لئے مزید پانچ منٹ دیں۔ شرکاء میں سے ہر ایک کے تجربات کے بارے میں جاننا اور یہ طے کرنا کہ انہیں کب یہ محسوس ہوا کہ ان کے ساتھ ایسا ہوا ہے، بہت ضروری ہے۔ انفرادی طور پر آپ شرکاء سے یہ بھی پوچھ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کا ان کی تدریسی سرگرمیوں یا ان کے اپنے خیال پر کہ کس طرح اس صورت حال سے بچا جا سکتا تھا، پر کیسا اثر پڑا ہے۔

جب ہر کوئی اپنی اپنی کہانی سنانے کا موقع حاصل کر چکے، تو آپ بات چیت کا آغاز کرنے کے لئے ان کے تجربات اور کلاس رومز اور اسکولوں میں تعصب اور تفریق کے واقعات کے بارے میں بہت سے سوالات کر سکتے ہیں:

1. آپ نے تعصب اور امتیازی سلوک کے بارے میں اپنا ذاتی واقعہ دوسروں کو سنا کر کیسا محسوس کیا؟
2. آپ نے اپنے ذاتی تجربے یا کسی اور کی کہانی سے کیا کچھ سیکھا جو شاید آپ کی تدریس میں یا کچھ روزمرہ تبدیلیاں پیدا کر سکے؟
3. وہ کون سے روابط ہیں جو آپ نے مختلف کہانیوں میں موجود پائے؟ کیا ان میں کوئی ایسا تسلسل موجود تھا جو آپ کو دلچسپ لگا ہو؟
4. کیا کسی کو اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ یاد کرنے یا یہ وضاحت پیش کرنے کہ پہلی مرتبہ اس نے کب اِس تعصب یا امتیازی سلوک کے عنصر کو محسوس کیا، میں کوئی مشکل پیش آئی؟ اگر ہاں، تو کیوں؟
5. کیا دوسروں کی کہانیوں سے آپ کو اپنے ساتھ پیش آنے والے مزید واقعات یاد آئے؟

نصاب اور تعلیمی مواد میں تعصبات:

ہمارے نصاب اور تعلیم و تربیت کے مواد میں تعصب اور امتیازی سلوک کی بلا سوچے سمجھے عکاسی ہو سکتی ہے۔ اس صورت حال کا سامنا خاص طور پر لڑکیوں اور مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل، اور ان کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے متاثر ہونے والے بچوں کو ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آوارہ بچوں یا گلیوں بازاروں میں محنت مزدوری کرنے والے بچوں کو اسکول کی کتابوں یا کہانی کی کتابوں میں جیب کتروں اور چوروں کے روپ میں دیکھا جائے یا محنت مزدوری کرنے والے بچوں کو غریب بچوں کے روپ میں دیکھایا جائے۔ حالانکہ اُن میں بہت ساری خوبیاں جیسے کہ بہترین سماجی اور زندہ رہنے کی مہارتیں موجود ہوں۔ اگر ہمارا نصابی مواد ہمہ گیر ہے اور مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچوں کا احاطہ کرتا ہے تو یہ مختلف النوع بچوں اور اُن کے حالات کو بھی بخوبی مدِ نظر رکھے گا اور یہ بچوں کے تعلم سے بہت مطابقت رکھے گا۔

یہ صورت حال اِس نصابی مواد پر بھی منطبق ہوتی ہے جو لڑکیوں کو اِس میں شامل کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے تیسرے کتابچہ میں سیکھا ہے۔ مردوں اور عورتوں کو دیئے گئے سماجی کردار (صنف کی بنیاد پر کردار) معاشرے میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے مختلف Status اور Role کے بارے میں روایتی عقائد لڑکیوں کی اسکول تک رسائی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اُن علاقوں میں جہاں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم تر تصور کیا جاتا ہے، لڑکیوں کو اکثر گھر پر ہی رکھا جاتا ہے، اور گھر کے کام کاج کی وجہ سے اسکول نہیں جانے دیا جاتا۔ ایسے کردار، خیالات، اور عملی اقدامات جو لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک کا باعث ہوں، کو اس تدریسی مواد میں شامل کیا جا سکتا ہے جو ہم استعمال کر رہے ہیں۔ جب لڑکیاں یہ دیکھتی ہیں کہ نصابی کتب میں اُن کو خاموش تماشائی اور لڑکوں کو چاق و چوبند ظاہر کیا گیا ہے، تو وہ یہ سوچ سکتی ہیں کہ انہیں بھی خاموش تماشائی ہی ہونا چاہیے۔ اِس قسم کی صورت حال کی وجہ سے حساب اور سائنس میں اُن کی کارکردگی خراب ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر لڑکیاں حساب کرتے ہوئے یا سائنسی تحقیقات کے دوران حوصلہ چھوڑ دیں یا خوف زدہ ہو جائیں، تو یہ سرگرمیاں عام طور پر لڑکوں ہی سے منسوب کی جانے لگیں گی۔

لہٰذا نصاب کی تیاری میں مساوات کلاس روم میں ہمہ گیریت کو یقینی بنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہمارے استعمال میں موجود تدریسی مواد اس وقت ہمہ گیر ہوسکتا ہے جب وہ :

- تمام بچوں کو شامل کرتا ہو خواہ وہ مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل ہوں،
- تعلم کی ضروریات اور صلاحیتوں سے مطابقت رکھتا ہو،
- ثقافتی لحاظ سے موزوں ہو،
- سماجی طور پر مختلف لوگوں کو اہمیت دیتا ہو، (مثال کے طور پر سماجی، معاشی اختلافات؛ غریب خاندان بچوں کے بہترین خاندان ثابت ہو سکتے ہیں؛ ممکن ہے وہ مسائل کے انوکھے حل پیش کرسکیں۔ وہ تخلیق کار کے طور پر پیش کیے جاسکیں؛
- اُن کی آئندہ زندگی کے لیے مفید ہو،
- مردوں اور عورتوں کو مختلف کرداروں کے روپ میں شامل کرے، اور
- ایسی موزوں زبان استعمال کرے جس میں مساوات کے تمام پہلو شامل ہوں۔

آپ کس طرح جان پائیں گے کہ آپ جو مواد استعمال کر رہے ہیں وہ صنفی اور نسلی مساوات کی عکاسی کر رہا ہے یا نہیں:

1. **مثالوں کو چیک کریں:** رسمی مثال کو تلاش کریں، جیسا کہ لوگوں کے بارے میں ایسے تصورات اور خیالات جو اس بات کے باوجود کہ وہ سچے ہیں یا نہیں، عرف عام ہیں (جیسا کہ یہ ایک عام تصور ہے کہ مرد روزی کماتے ہیں اور عورتیں بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں)۔ ان مثالوں میں کیا ایک سماجی گروپ کے لوگ یا مرد حاوی کرداروں میں ہیں۔ کون کیا کر رہا ہے؟ کیا معذور بچے خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں یا وہ بھی ان سرگرمیوں میں شامل ہیں جیسے کہ کوئی کھیل کھیلنا۔ کیا وہ جوشیلے اور پُر جوش ہیں؟
2. **کہانی میں اختیار کیے گئے موقف کا جائزہ لیں:** کہانی میں مسائل کو کس انداز میں پیش کیا گیا، سمجھا گیا اور حل کیا گیا ہے؟ کیا کہانی میں اختیار کیا گیا موقف اقلیتی کرداروں (جیسا کہ قبائلی لوگ، معذور لوگ) کی خاموش رضامندی یا سرگرم مدافعت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ کیا لڑکیوں اور عورتوں کی جانب سے حاصل کی گئی کامیابیاں ان کے اپنے پیدا کردہ حالات اور عقل و دانش کی مرہون منت ہیں یا یہ محض اُن کے خوبصورت ہونے کی وجہ سے ہے۔ اگر کہانی میں مردوں اور عورتوں کو تفویض کیے گئے کرداروں کو الٹ کر دیا جائے تو کیا پھر یہی کہانی دوبارہ سنائی جاسکتی ہے؟
3. **رہن سہن کے طریقے دیکھیں:** مثالیں اور نصابی مواد کسی اور ثقافت کی نمائندگی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو کیا وہ توڑ موڑ کر پیش کر رہے ہیں یا دوسروں کے رہن سہن کی اصل حقیقت بتا رہے ہیں۔
4. **تعلقات کی طرف دیکھیں:** اختیار کس کے پاس ہے؟ فیصلے کون کرتا ہے؟ کیا عورتیں لازمی معاون مگر ماتحت کرداروں میں کام کر رہی ہیں؟
5. **عظیم لوگوں کی نشان دہی کریں:** کیا عظیم لوگ عموماً کسی خاص ثقافتی گروپ سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیا معذوری کے شکار لوگ بھی کبھی عظیم ہستی بنتے ہیں؟ کیا عورتیں بھی کبھی عظیم ہستیاں بنی ہیں؟
6. **بچوں کی خودی کے تصور کے بارے میں اثرات پر غور کریں:** کیا ایسی تجاویز شامل کی گئی ہیں جو بچے کی خواہشات کو محدود کر دینے والی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ممکن ہے یہ بچوں کے اپنے بارے میں خیالات کو متاثر کردے۔ ذرا سوچیں، اگر ایک لڑکی یہ پڑھتی ہے کہ بہادری کے سارے کارنامے اور تمام اہم امور لڑکے انجام دیتے ہیں تو اُس کی خودی کے تصور کا کیا حشر ہوگا؟

ایسے مسائل پر نگاہ ڈالنے کا کام شروع کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ تعلم کے مواد کو مساوات اور ہمہ گیریت کے ترازو میں تولنے کے لیے درج ذیل چیک لسٹ کو استعمال کریں۔

تعلّم کے مواد میں مساوات کی نشاندہی کے لیے چیک لسٹ

طریقہ کار	مواد		اشکال	
	ہاں	نہیں	ہاں	نہیں
کیا لڑکوں اور لڑکیوں کے کردار متناسب ہیں؟ (جیسا کہ ڈاکٹر، ٹیچر، کسان، تاجر)				
کیا لڑکوں اور لڑکیوں کی سرگرمیوں کی اقسام یکساں ہیں؟ (جیسا کہ کھیلوں کی سرگرمیاں، پڑھنا، بات چیت کرنا، کام کرنا)				
کیا لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے رویے یکساں ہیں؟ (جیسا کہ چاق و چوبند، مددگار، خوش، مضبوط، کارآمد)				
کیا لڑکیاں کبھی کبھی رہنما کا کردار اپناتی ہیں؟				
کیا لڑکیوں کو بااعتماد، فیصلہ کن شخصیت کی حیثیت میں دکھایا گیا ہے؟				
کیا لڑکیاں اسی ''ذہانت'' کا مظاہرہ کرتی ہیں جیسا کہ لڑکے کرتے ہیں؟				
کیا لڑکیوں کو گھر سے باہر سرگرمیوں میں اتنا ہی زیادہ شریک کیا گیا ہے جتنا کہ لڑکوں کو کیا جاتا ہے۔				
کیا لڑکیاں اور لڑکے تعلیمی مواد میں موجود مسائل کو حل کر رہے ہیں؟				
کیا لڑکیاں اور لڑکے ثقافتی لحاظ سے موزوں انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کر رہے ہیں؟				
کیا موضوعات اقلیتی بچوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہیں؟				
کیا موضوعات لڑکیوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہیں؟				
کیا جانوروں کے متعلق کہانیوں میں صنف کی بنیاد پر تناسب موجود ہے؟				
کیا تاریخی واقعات میں عورتوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے؟				
کیا عورتوں کو ادب اور فن میں شامل کیا گیا ہے؟				
کیا نسلی اقلیتی بچوں کو تاریخ، ادب اور فن میں شامل کیا گیا ہے؟				
کیا زبان میں لڑکیوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے (یا عام طور پر استعمال کی جانے والی ''وہ'' یا ''اس کا'' کی اصطلاحات کو شامل کیا گیا ہے)؟				
کیا مقامی لوگوں کے لیے استعمال کی جانے والی زبان موزوں ہے؟ (جیسا کہ ایسی چیزیں جنہیں فوری طور پر پہچانا جاسکتا ہے)				
کیا زبان نسلی اقلیتی لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیمی مواد میں دلچسپی لینے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے؟				
کیا الفاظ نسلی اقلیتی افراد یا لڑکیوں کے خلاف امتیاز نہیں رکھتے؟				

کتابوں میں صنف کی بنیاد پر مختلف کرداروں، نسلی اور ثقافتی پس منظر، خصوصی ضروریات اور صلاحیتوں، بہت سے پیشوں، عمر، خاندان کی قسموں (مثال کے طور پر ایسے خاندان جن میں ماں یا باپ میں سے کوئی ایک ہی موجود ہے) کی عکاسی کی جانی چاہیے۔

اگر کتابوں میں آپ کے اسکول میں موجود ترجیحات میں سے تھوڑی بہت بھی موجود ہیں، تو پھر اساتذہ کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مواد کی

''تصحیح'' کرتے ہوئے اس میں وہ تفصیلات شامل کر دیں جو اس میں موجود نہیں ہیں۔ شاید ہم یا ہمارے رفقائے کار یا آپ کے بچے کتاب کو عورتوں کے کردار، اقلیتی گروپوں اور دیگر مختلف پس منظر اور اہلیت کے لوگوں کے حوالے سے زیادہ متوازن بنانے کے لیے اضافی مثالیں دے سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی : تدریسی مواد میں مساوات کی پہچان۔

اب جب کہ ہم جان چکے ہیں کہ ہمیں کیا تلاش کرنا چاہیے، ایک نصابی کتاب یا حوالے کی کتاب لیں اور درج بالا نکات کو استعمال کرتے ہوئے تجزیہ کرنے کی کوشش کریں۔ اساتذہ کے ایک گروپ کے لیے ایسی سرگرمی بہت اچھی رہے گی۔ علاوہ ازیں، ایک مرتبہ جب تصورات کی وضاحت ہو جائے، تو بڑی عمر کے بچے بھی مواد کا جائزہ لینے میں مدد کر سکتے ہیں، اور یہاں تک کہ وہ یہ تجاویز بھی دے سکتے ہیں کہ زیادہ شمولیت کے لیے ان کی کیا خدمات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ آپ کی اور بچوں کی بنائی ہوئی اشکال کے علاوہ والدین اور دیگر سرپرست مزید اشکال بنانے میں مدد دے سکتے ہیں، اور مقامی ثقافتوں کے بارے میں معلومات اور مثالوں کو استعمال کرتے ہوئے تدریسی مواد کے اندر ممکنہ طور پر موجود تعصب کی تصحیح کر سکتے ہیں۔ اپنے تجزیے میں مدد کے لیے درج ذیل گوشوارہ کو استعمال کریں۔

تجزیہ کرنے کے لیے دائرہ کار	کونسا ثبوت کس صفحے پر؟	اسکو بہتر بنانے کے لیے کون سے اقدامات؟	کیا مدد درکار ہے؟
مثالوں کو چیک کریں			
کہانی میں اختیار کیے گئے موقف کا جائزہ لیں			
رہن سہن کے طریقوں پر نظر کریں			
تعلقات کی طرف دیکھیں			
عظیم ہستیوں کی نشان دہی کریں			
بچوں کی خودی پر ہونے والے اثرات پر غور کریں			
کرداروں کی مختلف اقسام			
زبان			

صنفی اختلاف اور تعلیم

اساتذہ اور اسکول غیر ارادی طور پر صنفی، دقیانوسی کرداروں کو مضبوط کر سکتے ہیں، ہم شاید؟

- لڑکیوں کی نسبت لڑکوں سے اکثر سوالوں کے جوابات پوچھیں،
- گھریلو قسم کے کام لڑکیوں اور ایسے کام جن میں اوزاروں کا استعمال ہو لڑکوں کے ذمے لگائیں،
- درست جوابات پر لڑکوں کو انعام دیں، اور لڑکیوں کی جانب سے تعریف کو روکیں،
- غلط جوابات دینے پر لڑکیوں پر تنقید کریں،
- لڑکیوں کی نسبت لڑکوں کو زیادہ ذمہ داریاں دیں۔ (جیسا کہ کلاس کا نمائندہ یا کسی ایک گروپ کا نمائندہ) یا
- ایسی نصابی کتب یا تدریسی مواد کا استعمال کریں جو صنف کی بنیاد پر نقصان دہ رسمی صورت حال کو تقویت دے؟

علاوہ ازیں، بہت سے اساتذہ اس بات سے یکسر نا آشنا ہوں گے کہ وہ لڑکیوں اور لڑکوں کے ساتھ مختلف طریقے سے پیش آتے ہیں۔ اساتذہ کی حیثیت سے ہماری یہ واضح ذمہ داری ہے کہ ہم تمام بچوں، لڑکوں اور لڑکیوں، کے لیے ان کی صلاحیتوں کے مطابق سیکھنے کے بہترین مواقع پیدا کریں۔

یاد رکھیے کہ یہ ضروری نہیں کہ اُن خیالات کی مخالفت کی جائے جو کمیونٹی کے لیے بہت اہم ہوں۔ تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کس طرح یہ خیالات ہمارے

تدریسی طریقوں اور اس تعلیم و تربیت پر جو تمام بچوں کو حاصل ہونی چاہیئے، اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی : صنفی برابری

چاہے آپ اکیلے کام کر رہے ہوں یا اس کام کو کلاس کی سرگرمی کی حیثیت سے انجام دے رہے ہوں، اپنے اسکول اور کمیونٹی کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ایک مختصر سا سروے کریں۔ درج ذیل گوشوارے میں ان کاموں کو جو گھروں یا مقامی کمیونٹی میں عموماً لڑکوں اور لڑکیوں کو کرنے پڑتے ہیں (جیسا کہ پانی بھرنا، کھانا پکانا، دیگر بچوں/ جانوروں کی دیکھ بھال کرنا) اور ان کاموں کو جو اساتذہ بچوں سے اسکول میں کروانے کی امید رکھتے ہیں (فرش کی جھاڑو، ڈیسکوں کو ادھر ادھر کرنا) کا اندراج کریں۔ کیا وہ کام جو ہم لڑکوں اور لڑکیوں سے اسکول میں کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں ان کاموں سے مطابقت رکھتے ہیں جو کہ وہ گھر پر یا علاقے میں کرتے ہیں؟ کیا یہ کام مردوں اور عورتوں کے کرداروں کے بارے میں روایتی عقائد کی عکاسی کرتے ہیں؟ کیا وہ لڑکیوں کو ان سرگرمیوں میں حصہ لینے سے روکتے ہیں جنہیں انجام دینے کی وہ پوری پوری صلاحیت رکھتی ہیں:۔

	لڑکے	لڑکیاں	تاثرات
گھر یا کمیونٹی			
اسکول			

اپنے سروے کی روشنی میں، آپ اور آپ کے طالب علم کیا عملی اقدام اٹھانا چاہیں گے جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچوں کو یہ سیکھنے کا موقع ملے کہ کون سے کام کس طرح کرتے ہیں اور کون سی ذمہ داری کیسے نبھانی ہے؟

آپ اور آپ کے طالب علم، اسکول اور کمیونٹی میں ایسے کون سے اقدامات کریں کہ جن کی وجہ سے اسکول اسٹاف اور کمیونٹی ممبرز کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ تمام بچوں کو مساوی شمولیت اور اپنے اپنے اسکول اور اپنی کمیونٹی کی ترقی کے لیے کام کرنے کی اجازت دے دیں۔

مختلف النوع اور معذوری کا ہونا۔

معذوری کے شکار بچوں کے لیے حکمت عملی:

جب کہ ہم ہمہ گیر کلاس تشکیل کر رہے ہیں اور اس میں مختلف استعداد کے بچوں کو شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو ہمیں ایسی حکمت عملیاں اپنانے کی ضرورت ہے جو بچوں کو ان کی پوری استعداد کے مطابق سیکھنے میں مدد دے سکیں۔ ان میں سے کچھ حکمت عملیاں درج ذیل ہیں۔

استعدادی کمی کے شکار بچوں کے لیے حکمت عملیاں:

- تسلسل: (Sequence) کاموں کو تقسیم کریں اور قدم بہ قدم ہدایات دیں۔
- بار بار دہرائی: مہارتوں کا روزانہ تجزیہ کریں اور بار بار دہرائی کریں۔
- چھوٹی سطح پر کام شروع کرنا اور اس میں اضافہ کرنا: ہدف شدہ مہارت کو چھوٹی اکائیوں یا ردیوں میں تقسیم کریں، اور پھر تمام حصوں کو جمع کر کے یک جا کر لیں۔
- سوالات پوچھیں: استاد کارروائی سے متعلق اور/ یا مواد سے متعلق سوالات پوچھیں۔
- مشکل کو کم کریں: کام کو آسان سے مشکل کی طرف ترتیب دیں اور صرف ضروری اشارے فراہم کریں۔

- اشکال: تصویری پیش کش پر زور دیں۔
- گروپ میں ہدایت: ہدایات اور رہنمائی، طالب علموں کے چھوٹے چھوٹے گروپس کو دیں۔
- استاد اور ہم عصروں کی شمولیت میں اضافہ کریں: ہدایات دینے میں ہوم ورک، والدین، یا دیگر کا استعمال کریں۔

علاوہ ازیں آپ ایک صحت منداور معذور بچے پر مشتمل جوڑے بنائیں اور دیگر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ معذور بچوں کی ذمہ داری لیں۔ ساتھی بچے سے کہیں وہ عملی اقدامات میں اس کی مدد کرے؛ مثال کے طور پر، وہاں جانے میں جہاں کوئی معذور بچہ جانا چاہتا ہے، لیٹرین جانے میں، کھانے میں، اور اسی طرح دوسری باتوں میں۔ ساتھی سے کہیں کہ وہ کلاس کے مطالعاتی دوروں یا ٹیم کی کھیلوں کی سرگرمیوں میں اس بچے کی مدد کرے۔ ساتھیوں کو واضح کریں کہ عین ممکن ہے کہ انہیں کبھی کبھی معذور بچے کو جسمانی یا زبانی نقصان سے بچانے کی ضرورت پیش آجائے، اس سے بچنے کے لیے، والدین اور دیگر بچوں کو بھی تیار کریں۔

بچوں سے مختلف استعدادی کمی، خاص طور پر وہ جو اسکول یا علاقے کے بچوں میں دیکھ سکتے ہیں، کے بارے میں بات چیت کریں۔ یہ کام کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہوسکتا ہے کہ کسی بالغ (مرد یا عورت) معذور سے کہا جائے کہ وہ آپ کی کلاس میں آئے اور بچوں سے خطاب کرے۔ بچوں پر واضح کریں کہ معذوری، بیماریوں، حادثات یا پیدائشی طور پر جنم لیتی ہے۔ مثال کے طور پر، آپ یہ وضاحت کر سکتے ہیں کہ آنکھ یا کان میں پیدا ہونے والا انفیکشن بصری یا سمعی مشکل پیدا کر سکتا ہے۔

تندرست بچوں کو معذوری کا شکار بچوں کو تسلیم کرنے میں مدد دینے کے لیے، انہیں ایسی کہانیاں سنائیں جن میں یہ وضاحت کی گئی ہو کہ معذوری کے شکار لوگ کیا کیا کام کر سکتے ہیں۔

وہ بچے جو بصارت کی کمی سے دوچار ہیں:

اُن بچوں کی نشان دہی کرنا جو ٹھیک سے دیکھ نہیں سکتے۔

کچھ بچے دوسروں کی طرح نہیں دیکھ سکتے (یا سن سکتے)، اگر اس کمی کا پہلے پتہ چل جائے تو اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، جن بچوں کو زیادہ مشکل جھیلنا پڑتی ہے ممکن ہے ان میں سے زیادہ تر بچے مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل ہوں، کیوں کہ ان کی بصری (یا سمعی) معذوری کی کمی اُن کی پہلے سے مشکل صورت حال کو اور زیادہ تکلیف دہ بنا دیتی ہے اور اس طرح انہیں تنگ کرنے، ہراساں کرنے اور دھمکانے کے خطرات زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ جب بچے ابھی چھوٹے ہوں اسی وقت یہ معلوم کر لینا بہت ضروری ہے کہ بچے اچھی طرح دیکھ سکتے (اور سن سکتے) ہیں۔ یہ جاننے کے بہت سے طریقے ہیں۔ دوسرے بچے یہ جاننے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں کہ کوئی ایک بچہ اچھی طرح دیکھ (یا سن) سکتا ہے اور پھر اُس کی مدد کرنا سیکھ سکتے ہیں۔

ایسا بچہ جو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا اس کو اس طرح پہچانا جا سکتا ہے کہ جب وہ بچہ:

- آسانی سے چیزوں سے ٹکرائے،
- دور یا نزدیکی چیزوں کو پڑھنے میں مشکل محسوس کرے،
- سیدھی لائنوں میں لکھنے میں مشکل محسوس کرے،
- سوئی میں دھاگہ ڈالنے میں مشکل محسوس کرے،
- پڑھتے ہوئے کتاب کو اپنے منہ کے قریب لائے اور اُس کی آنکھوں سے پانی بہے،
- سر درد یا آنکھوں میں خارش کی شکایت کرے،
- کھیل کے دوران گیند پکڑنے میں ناکام رہے،
- الٹے کپڑے پہن لے،
- چیزوں کو غلط ترتیب سے رکھے،
- جب کوئی چیز لانے کے لیے کہا جائے تو غلط چیز اٹھا کر لے آئے۔

بچوں کی نظر چیک کرنا:

بچوں کو پڑھنے اور اسکول میں رکھنے کے لیے یہ بے حد اہم ہے کہ ایسے بچوں کی جلد شناخت کر لی جائے جو دیکھ نہیں سکتے۔ کچھ بہت ہی سادہ سے طریقے ہیں، جن کے ذریعے آپ اور آپ کے شاگرد ایسے بچوں کی شناخت کر سکتے ہیں جیسا کہ درج ذیل مثال میں بتایا گیا ہے:

پہلا قدم: چھ "E" کی شکل کے اسٹنسیل کاٹیں۔ پہلی اُونچائی میں 6 سینٹی میٹر، دوسری 4.5، تیسری 3، چوتھی 1.5، پانچویں 0.5، چھٹی 0.25 سینٹی میٹر ہونی چاہیے یہ بہت اہم ہے کہ ہر حرف کو صحیح شکل دی جائے۔ "E" کی ہر ٹانگ ایک جیسی ہونی چاہیے اور ہر "E" کے درمیان فاصلہ بھی ایک جیسا ہونا چاہیے۔

دوسرا قدم: اسٹنسیل کے ذریعے ہر بچے کو "E" کی صحیح پیمائش کے مطابق شکل بنانے کے لیے کہیں اور اُسے کالا رنگ کر دیں۔

تیسرا قدم: ہر "E" کو گوند سے ایک بڑے سفید لکڑی کے بورڈ پر چسپاں کر دیں۔ چارٹ کی شکل درج ذیل چارٹ کی طرح ہونی چاہیے۔

چوتھا قدم: پہلے بچوں کو ایک دوسرے کو ٹیسٹ کرنے دیں۔ چارٹ کو کسی ایسی جگہ پر آویزاں کریں جہاں روشنی صحیح پڑ رہی ہو۔ زمین پر چارٹ سے چھ میٹر کے فاصلے پر ایک لائن لگا دیں۔ جس بچے کی نظر ٹیسٹ کی جا رہی ہے وہ کارڈ بورڈ سے بنایا گیا 'E' لے کر لائن کے پیچھے کھڑا ہو۔ ہر آنکھ کو الگ الگ ٹیسٹ کیا جائے اور ایسا کرتے ہوئے دوسری آنکھ کو ڈھانپ لیا جائے۔ ایک اور بچہ چارٹ پر بنی ہوئی اشکال کی طرف اشارہ کرے۔ بچے کو چاہیئے کہ وہ پہلے بڑے حروف کی طرف اشارہ کرے، پھر اس سے چھوٹے اور پھر اور چھوٹے حروف کی طرف۔ جس بچے کو ٹیسٹ کیا جا رہا ہے، اُس کے ہاتھ میں لازمی طور پر اُس ہی طرف 'E' رہے جس طرف کہ اس کے دوست نے اشارہ کیا تھا۔

پانچواں قدم: جب بچے یہ جان لیں کہ ٹیسٹ کس طرح دینا ہے تو انہیں یہ سوچنے میں مدد دیں کہ وہ اپنے سے چھوٹے بچوں کو کیسے ٹیسٹ کریں گے، خاص طور پر ان بچوں کو جو جلد ہی اسکول میں اپنا اندراج کروانے والے ہیں۔ اسکول میں بڑے گریڈ میں پڑھنے والے بچے کم گریڈ میں پڑھنے والے بچوں کی نظر ٹیسٹ کر سکتے ہیں۔ مقامی ہیلتھ ورکر یا آنکھوں کے اسپیشلسٹ سے مشورہ کریں تا کہ اسی قسم کے ٹیسٹ آپ کی مقامی زبان اور ثقافت کے مطابق بنائے جا سکیں۔

اُن بچوں کی مدد کرنا جو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتے:

جب ایسا بچہ جسے دیکھنے میں مشکل ہے، پہلی مرتبہ اسکول آتا ہے، تو بچے اور اس کے والدین سے علیحدگی میں ملاقات کریں۔ بچے سے بات چیت کے دوران اسے بتائیں کہ آپ کون ہیں اور اسے واضح کریں کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ بچے کو موقع فراہم کریں کہ وہ آپ سے ہاتھ ملا سکے یا چھو سکے۔

اب بچے کو کلاس کے بچوں سے متعارف کروائیں۔ ان سب پر یہ واضح کریں کہ یہ بچہ دوسرے بچوں کی طرح اسکول جاتا ہے اور وہ چھونے، سننے، اور سونگھنے جیسے دیگر حواس کو استعمال کرتے ہوئے بہت سے کام انجام دے سکتا ہے۔ تجویز کریں کہ کچھ مخصوص کاموں کی انجام دہی میں بچے کو مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے، اس طرح وہ ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔

کلاس کے ساتھیوں کا بچے سے تعارف کروائیں۔ اگر بچہ انہیں دیکھ نہیں سکتا تو بچے کو کچھ بچوں کے نام بتائیں۔ بچے کو ان میں سے ہر ایک سے بات کرنے کا موقع فراہم کریں تا کہ بچہ ان کی آوازوں اور ناموں کو یاد کر لے۔ بچے کو انہیں چھونے دیں۔ پھر بچے کو دیگر بچوں کے نام بتائیں تا کہ بچہ دیکھنے میں مشکل کے باوجود کلاس کے تمام بچوں کو جان لے۔

دیکھنے میں مشکل محسوس کرنے والے بچے، جب اُن کے قریب لوگ ہوتے ہیں تو وہ پہچان نہیں پاتے۔ وہ اُن لوگوں کو دیکھ نہیں سکتے جن سے وہ مل چکے ہیں۔ جب آپ ایک بچے کے ساتھ ہوں جو آسانی سے دیکھ سکتا ہے تو اُس سے بات کریں تا کہ وہ سمجھ جائے کہ آپ وہاں موجود ہیں۔ کلاس اور اسکول کے بچوں کو

بتائیں کہ وہ یہی عمل دہرائیں۔

تختہ سیاہ پر لکھتے ہوئے بڑے بڑے حروف استعمال کریں۔ دوسرے بچوں کو بھی اسی انداز میں لکھنے کی ترغیب دیں۔ ہدایات کو پڑھ کر سنائیں؛ یہ کبھی تصور نہ کریں کہ تمام بچے تختہ سیاہ پر لکھی گئی عبارت پڑھ لیں گے۔ یہ واضح کریں کہ بصری آلات معاونت (Visual Aids) پر کیا لکھا ہوا ہے (جیسا کہ ''بائیں جانب ہے.....'')۔ بچوں کو تدریسی معاونت محسوس کرنے کی اجازت دیں، مثال کے طور پر، نقشہ جات کے اِردگرد رسی لگائیں۔ ہر اُس بچے کو جسے دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے، اپنی مدد کے لیے ایک ''پڑھنے والے'' کی ضرورت پڑتی ہے۔ پڑھنے والا کتاب پڑھ کر اس کی وضاحت اس بچے کو پیش کرے گا جس سے اسے سیکھنے میں مدد ملے گی۔ پڑھنے والا کلاس کا کوئی ساتھی، بڑی عمر کا بچہ یا کوئی دوست ہوسکتا ہے۔

ایک ایسا بچہ جو تھوڑا بہت دیکھ سکتا ہے وہ اسی انداز میں پڑھنا اور لکھنا سیکھتا ہے جس طرح دوسرے بچے سیکھتے ہیں۔ بچے کو پہلے حروف اور اعداد لکھنا سکھائیں۔ شروع میں آپ بچے کو لکھنا سکھانے کے لیے سلیٹ اور چاک کا استعمال کر سکتے ہیں۔ سلیٹ کے اردگرد ڈوری کے ٹکڑے باندھ دیں تا کہ بچہ ان کو چھو سکے اور لکھتے ہوئے انہیں استعمال کر کے رہنمائی حاصل کر سکے۔ جب بچہ کاغذ پر لکھنا شروع کر دے، تو ڈوری کے ٹکڑوں کو اسی انداز میں تختی پر باندھ دیں۔ بچے کو سکھائیں کہ وہ کاغذ کو ڈوری کے ٹکڑوں کے نیچے رکھے۔

وہ بچے جنہیں سننے یا بولنے میں مشکل پیش آتی ہے:

وہ بچے جنہیں سننے یا بولنے میں مشکل پیش آتی ہے وہ اکثر دوسروں سے اپنا مدعا بیان نہیں کر سکتے یا اچھی طرح اپنی بات دوسروں تک پہنچا نہیں سکتے۔ ایسا اِس لیے ہوتا ہے کہ ہم اپنی بات دوسرے تک پہنچانے کے لیے بہت سے طریقے استعمال کرتے ہیں، لیکن سننا اور بولنا اکثر استعمال ہوتا ہے۔ ہم میں سے اکثر سننے اور بولنے کا کام بہت کرتے ہیں۔

اُن بچوں کی نشان دہی کرنا جو ٹھیک سے سن نہیں سکتے:

درج ذیل میں کچھ ایسے اشارات دیے گئے ہیں جن سے ہمیں یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ایک چھوٹے بچے کو سننے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔

- بچہ آوازوں اور شور کو نہیں سمجھ پاتا جب تک وہ یہ نہ دیکھ لے کہ وہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں۔
- بچہ نافرمان محسوس ہوتا ہے یا وہ کسی درخواست کی بجا آوری کرنے والا آخری فرد ہوتا ہے۔
- بچے کے کان میں زخم یا ان میں سے پانی یا پیپ بہہ رہی ہے۔
- بچہ بولتے ہوئے لوگوں کے ہونٹوں کی حرکت کو بڑے غور سے دیکھتا ہے۔
- بچہ آواز کو سننے کے لیے اپنا سر کسی ایک جانب موڑتا ہے۔
- بچہ ذرا اونچی آواز میں بولتا ہے مگر اس کی آواز واضح نہیں ہوتی۔
- کبھی کبھی بچہ خاموش خاموش لگتا ہے اور شاید بدتمیز بھی اور اکیلے رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔
- بچہ اسکول میں کچھ اچھا نہیں کر پاتا جو اُس کو کرنا چاہیے۔

اُس بچے سے بات چیت کرنا جو سننے میں مشکل محسوس کرتا ہے:

ایسے بچے جو سماعت سے محروم پیدا ہوتے ہیں شاید بولنا نہ سیکھ سکیں۔ انہیں اپنے خیالات، ضرورتوں، اور جذبات (جیسا کہ تصویروں یا حرکات وسکنات کے ذریعے) کے اظہار کے لیے دیگر انداز سکھانے چاہییں۔ اگر آپ کی کلاس میں ایسا کوئی بچہ ہو جو سماعت اور بولنے سے محروم ہو تو اس بچے کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کریں۔ یہ کام بولنے، ہاتھوں، چہرے، اور جسم کی حرکات کے ذریعے، یا لکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ دیگر بچوں کو بچے کے ساتھ بات

چیت کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرنا سکھائیں۔

بچے سے بات کرنے سے پہلے اس کی توجہ حاصل کریں۔ پھر بچہ جان جائے گا کہ آپ اس کے ساتھ بات کر رہے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب آپ بول رہے ہوں تو بچہ آپ کو دیکھ اور سن سکے۔ روشنی میں اس انداز سے کھڑے ہوں کہ آپ کے چہرے پر روشنی پڑتی رہے۔ اس طرح بچہ آپ کو واضح طور پر دیکھ سکے گا۔

وہ بچے جنہیں سماعت یا بولنے میں مشکل پیش آتی ہے کبھی کبھی بھڑک جاتے ہیں۔ وہ توجہ دیں یا جو کچھ ان سے کہا جا رہا ہے اسے غور سے نہ سنیں۔ اُن کا احتیاط سے مشاہدہ کریں۔ اگر وہ ضروری توجہ نہیں دیتے تو جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اس میں دلچسپی پیدا کرنے کے طریقے تلاش کریں۔ مثال کے طور پر، ایک دائرے کی شکل میں بیٹھیں اور بچوں کو بھی اسی انداز میں بٹھائیں تاکہ ہر کوئی ایک دوسرے کے چہرے کی طرف دیکھ سکے۔ اِس سے اُنہیں سُننے اور سمجھنے میں مدد ملے گی۔ سبق کا تعارف کرانے کے لیے بصری اشارے کا استعمال کریں، جیسا کہ تصویر، کوئی شے یا کوئی اہم لفظ۔

سماعت میں مشکل محسوس کرنے والے کچھ بچے واضح طور پر سن سکتے ہیں اگر لوگ ان کے کان کے نزدیک ہو کر بات کریں۔ یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کیا اِس طرح بچے کو سکھانے میں مدد ملتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ایسے بچے کے کان کے قریب ہو کر بات کریں۔ دوسرے بچوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیں۔

جب آپ بچے سے بات چیت کریں تو اُس کو سننے اور سوچنے کے لیے وقت دیں۔ اگر بچہ آپ کی بات کے جواب میں کچھ ایسی آوازیں نکالتا ہے، جنہیں موزوں الفاظ نہیں کہا جا سکتا تو ان الفاظ کو جو بچہ ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا صحیح انداز میں آہستہ آہستہ دہرائیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب آپ صحیح الفاظ دہرا رہے ہوں تو بچہ آپ کے چہرے کو دیکھ سکے۔

جب آپ بولیں تو اپنے جسم کے حصوں کی مناسب حرکات کو استعمال کریں تاکہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں، وہ اس بچے کے لیے زیادہ واضح شکل اختیار کر سکے، جسے سماعت میں مشکل کا سامنا ہے۔ آپ بولتے وقت اپنے ہاتھوں کو بھی استعمال کر سکتے ہیں؛ مثال کے طور پر کسی چیز کا سائز بتانے کے لیے اپنے ہاتھ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

جب آپ ایسے بچے کے ساتھ ہوں جسے سماعت میں مشکل درپیش ہے تو ممکنہ حد تک حرکات اور تاثرات کا استعمال کریں۔ اس طرح بچہ یہ سیکھ جائے گا کہ ان حرکات اور تاثرات کا کیا مطلب ہے۔ دوسرے بچوں کو ترغیب دیں کہ ایسے بچوں سے بات چیت کرتے ہوئے وہ بھی تاثرات اور حرکات کا استعمال کریں۔

اُن مختلف انداز کو سمجھنے کی کوشش کریں جس کے ذریعے بچہ یا بچی اپنے تاثرات بیان کرنا چاہتا/ چاہتی ہے۔ بچے کو یہ سمجھانے کے لیے کہ آپ کیا چاہتے ہیں، بات پہنچانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال بھی کریں۔

ایسے بچے جو کچھ الفاظ سن سکتے ہیں انہیں بولنا سکھانا چاہیے۔ کچھ بچے واضح طور پر بولنا سیکھ لیتے ہیں؛ دوسرے ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن صرف کچھ مخصوص آوازیں نکال کر رہ جاتے ہیں جنہیں اکثر سمجھ لیا جاتا ہے۔ آپ اشاروں کی زبان کی مہارت حاصل کرنے کے لیے کسی ایسے غیر سرکاری ادارے، فاؤنڈیشن یا تعلیمی اداروں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آلات سماعت کو استعمال کیا جائے تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ پس منظر کے شور سمیت تمام آوازوں کو زیادہ بلند کریں۔ اگر بہت سارے لوگ ایک ہی وقت میں بول رہے ہوں تو ان کی آوازوں میں فرق محسوس کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ سماعت میں مشکل محسوس کرنے والے بچوں کو ایسے دوستوں کے ساتھ بیٹھنے کی حوصلہ افزائی کریں جو اُن کے لیے نوٹس لے سکیں تاکہ اس دوران وہ ہونٹوں کی حرکات کو غور سے پڑھ سکیں۔

سرگرمیاں: کھیل اور ورزش

کھیل اور ورزش ہمہ گیر کلاس بنانے کے لیے مثالی مواقع پیدا کرتی ہیں۔ درج ذیل کی طرح تمام مواقع جن سے سب لوگ لطف اندوز ہو سکیں متعارف کرانے کی کوشش کریں!

جسمانی ورزش تمام بچوں کو صحت مند رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ جب اپنی کلاس کے لیے ورزش کے پیریڈ کا اہتمام کریں تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ مختلف پس منظر اور معذوری کے شکار بچے زیادہ سے زیادہ اِس سرگرمی میں شامل ہو سکیں۔ مثال کے طور پر وہ بچے جو گیند کا کھیل نہیں دیکھ سکتے، گیند کے اندر یا باہر گھنٹی لگا دیں تاکہ بچے گیند کی حرکت کو سن سکیں۔ کچھ بچے زیادہ سرگرم کھیلوں میں حصہ لینے کے قابل نہیں ہوتے۔ اُن کے لیے ایسے کھیلوں کو شامل کریں، جو وہ زیادہ محنت کے بغیر

کھیل سکیں یا ایسے کھیل جو وہ بیٹھے بیٹھے کھیل سکیں۔

وہ بچے جو سن نہیں سکتے ہو سکتا ہے کہ موسیقی سے لطف لیں، خاص طور پر جب اُس میں سُر تال ہو، جسے وہ جسمانی حرکت سے محسوس کر سکیں (جیسے کہ ناچ) یا وہ آلات کہ جب موسیقی بجتی ہے تو سُر تال کا اتار چڑھاؤ نظر آتا ہے۔

علاوہ ازیں زیادہ تر بچے موسیقی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس کے باوجود کہ وہ معذوری کی وجہ سے نہ گا سکتے ہیں اور نہ حرکت کر سکتے ہیں۔ وہ بچے جن کے لیے تعلیم و تربیت ایک مشکل مرحلہ ہے موسیقی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بچے جنہیں سماعت میں مشکل پیش آتی ہے، انہیں بھی موسیقی اچھی لگتی ہے۔ آپ بچوں کے ساتھ مل کر موسیقی کی بہت سی سرگرمیاں کر سکتے ہیں۔

کھیلوں کی مثالیں

کھیل 1. دیکھنے سے سیکھنا

ایک بچہ یا بچی اپنے کان میں انگلیاں ڈال کر بند کرتا/کرتی ہے۔ دوسرا بچہ گروپ کو ایک مزاحیہ کہانی سناتا ہے۔ پھر اُن میں سے ایک اور بچہ اپنے آپ کو ''استاد'' ظاہر کرتا ہے۔ ''استاد'' ہر بچے کو کہانی سے متعلق سوالات کا جواب دینے کے لیے کہتا ہے۔

جب ''استاد'' سوالات پوچھنا ختم کر دیتا ہے تو اس بچے سے جس نے انگلیاں ڈال کر اپنے کان بند کر لیے تھے کہتا ہے کہ اب اپنے کان کھول لے اور سنے۔ ''ٹیچر'' اس بچے سے کہتا ہے کہ وہ گروپ کو بتائے کہ اس نے کہانی اچھی طرح نہ سن کر کیسا محسوس کیا۔

بچے سے کہا جائے کہ وہ اس بات کی وضاحت کرے کہ اس نے گروپ میں شامل لوگوں کے چہروں اور استاد اور دیگر بچوں کی حرکات و سکنات سے کیا کچھ اخذ کیا۔

ہر بچے یا بچی کو اپنے کان بند کرنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ اس سے بچوں کو اس بچے کے مسائل سمجھنے میں مدد ملے گی جسے سماعت میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر وہ سب اس بچے کا مسئلہ سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

کھیل 2. چھونے سے سیکھنا

ایک بچہ اپنی آنکھوں کو ڈھانپ لیتا ہے اور بچوں سے بنے ہوئے دائرے کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے۔ اب دائرے والے بچے، ایک ایک کر کے اس بچے کے پاس جاتے ہیں۔ وہ بچہ اب دیگر تمام بچوں کے چہرے کو چھو کر یہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ وہ کون ہے۔ ایک بچے کا نام پہچاننے کے لیے صرف ایک منٹ کا وقت دینے کی اجازت ہے۔

وہ بچہ جس نے اپنی آنکھیں ڈھانپ رکھی ہیں ہر اس بچے یا بچی کو پہچان لیتا ہے جسے وہ چھوتا ہے۔

ہر بچے کو اپنی آنکھیں ڈھانپنے کا موقع دیا جانا چاہیئے۔ اس سے بچوں کو اس بچے کے مسائل سمجھنے میں مدد ملے گی جسے دیکھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

ایچ آئی وی/ایڈز اور امتیازیات:

آج کی دُنیا میں ایسے بچوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو اپنی متاثرہ ماں سے ایچ آئی وی/ایڈز لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ بھی امتیاز ہوتا ہے اور وہ اسکول سے باہر رہنے پر مجبور ہیں جن کے خاندان کا کوئی ایک رکن ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثر ہو۔ ایچ آئی وی/ایڈز کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ بہت سے بچوں نے اس موذی مرض کی وجہ سے اپنے والدین کو جلد ہی کھو دیا ہو اور انہیں اپنے دادا، دادی، دیگر رشتہ داروں کے ساتھ یا گلیوں بازاروں میں رہنا پڑ رہا ہو۔

اسکول میں ایچ آئی وہ/ایڈز کے سلسلے میں اساتذہ کو دو بڑے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک اُن بچوں کی صحت سے متعلق عملی مسائل جو ایچ آئی وی/ایڈز کا شکار ہوں ایسا کرنے کے لیے آپ کو متعدی یا تیزی سے سرایت کرنے والے امراض کے بارے میں مکمل آگہی ہونی چاہیے تاکہ آپ ایڈز کے متعلق اس تناظر میں دیکھ سکیں۔ آپ مقامی ہیلتھ ورکرز سے بات چیت کر کے تازہ بہ تازہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ خصوصاً متعدی بیماریوں اور ایڈز کے بارے میں آپ ایچ

آئی وی رائیڈز کے متعلق اہم معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں اور رفقائے کار اور طلبا کے ساتھ ان معاملات کا تبادلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اِس تبادلہ خیال سے اِس بیماری سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور کرنے میں مدد ملے گی۔ آپ کے اسکول میں سب کو چاہیے کہ اسکول کو بچوں کے لیے ایک صاف اور صحت مند جگہ بنائی جائے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بچوں کو ایچ آئی وی رائیڈز سے متعلق سوالات کے جوابات کیسے دیئے جائیں۔ اگر آپ اُٹھنے والے سوالات کے جوابات پہلے سے سوچ لیں تو گفتگو کے درمیان بڑی آسانی رہے گی، مثلاً لوگوں کو ایڈز کیسے ہو جاتی ہے؟

جب کوئی بچہ آپ سے کوئی سوال پوچھے، تو کوشش کریں کہ:

- اِس کی بات بڑے اطمینان سے سنیں،
- جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر سنجیدگی سے غور کریں،
- اِس کے ذہن کی سطح کے مطابق جواب دیں، اور
- ہر ممکنہ حد تک دیانت داری سے جواب دیں۔

اگر آپ جواب نہیں جانتے تو بچوں کو یہ بتانے سے خوف نہ کھائیں کہ اس سوال کا درست جواب تلاش کرنے کے لیے آپ کو کچھ وقت درکار ہے۔ اگر آپ ایک ایسے اسکول میں اُستاد ہیں جہاں ایچ آئی وی رائیڈز سے متاثرہ بچے پڑھتے ہیں تو آپ چھٹے کتابچہ کو احتیاط سے پڑھیں۔ اِس میں آپ کو، آپ کے بچوں کو اور آپ کے رفقائے کار کو ایچ آئی وی رائیڈز کے بارے میں بہت اہم مہارتوں کے بارے میں مشورے اور سرگرمیاں بتائی جائیں گی، اور یہ بھی کہ آپ بچوں کو اِس بیماری کے پھیلاؤ سے بچنے کے لیے کسی طرح سمجھا سکتے ہیں۔

تعلیم کو سب کے لیے بامقصد بنانا

زندگی کے لیے سیکھنا:

قبل ازیں اِس ٹول کٹ میں ہم یہ جان چکے ہیں کہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول اور تمام بچوں کے اسکول آنے میں ''تعلیم کی قدر و قیمت'' ہی ایک لحاظ سے رکاوٹ ہے۔ ایک طرف تو والدین اور بچے یہ نہیں سمجھ پاتے کہ اسکول میں جو کچھ سکھایا گیا ہے وہ کس طرح اُن کی روزمرہ زندگی کے لیے بامقصد ہو سکتا ہے۔ وہ والدین جو آمدنی کے حصول کے لیے اپنے بچوں پر انحصار کرتے ہیں، وہ خود اور اُن کے بچے بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اسکول جانے سے بہتر ہے کہ کوئی ''ہنر سیکھا جائے''۔

علاوہ ازیں ایسے بچے بھی ملیں گے جنہیں اپنے خاندان کے لیے پیسہ کمانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، مگر وہ اس لیے کلاس میں بوریت محسوس کرتے ہیں کہ جو تعلیم اِس وقت حاصل کر رہے ہیں اور جو کچھ وہ مستقبل میں بنیں گے، اُن کے درمیان کوئی ربط نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ممکن ہے کہ وہ اسکول کی اہمیت محسوس نہ کریں اور باقاعدگی سے اسکول نہ جائیں، اگر بالکل ہی جانا نہ چھوڑ دیں۔

چنانچہ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول پیدا کرنا ہمارے لیے ایک ایسا چیلنج ہے جو بچوں کو اِس بات کے سمجھنے کے لیے آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم کے فوائد کا روزمرہ زندگی سے رابطہ پیدا کر سکیں۔ یہ بہت اہم ہے کیونکہ جوں جوں آپ بچوں کو پڑھاتے ہیں وہ اس تعلیم سے جو اُنہوں نے پہلے حاصل کی اور وہ جواب حاصل کر رہے ہیں، اس میں تعلق تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ تعلق بچوں کو سیکھنے میں بھی مدد فراہم کرے گا، کیوں کہ جب وہ تعلیم حاصل کر رہے ہوں گے تو جو کچھ وہ اب سیکھ رہے ہیں اور جو کچھ وہ کلاس، خاندان یا علاقے میں رہ کر پہلے ہی سیکھ چکے ہیں، اُن کے ذہن اِس کے درمیان تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم کس طرح یہ تعلق پیدا کر سکتے ہیں؟ آیئے ایک مثالی واقعے پر نظر ڈالتے ہیں۔

مشرقی تیمور کے شہر مانا ٹوٹو (Mnatuto) سے گزرتے ہوئے، تین لڑکیاں اپنے ہاتھ میں تین چھوٹی مچھلیوں کو لہراتے ہوئے ہماری گاڑی کو روکنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ہم رک جاتے ہیں۔ یہ بچیاں جن کی عمر 8-11 کے درمیان ہے، اپنی شکار کی ہوئی مچھلیاں چند سکوں کے عوض بیچنے کے لیے ہماری طرف دوڑتی ہیں۔ پیر کا دن ہے اور صبح کے 11 بجے ہیں۔ یہ کوئی چھٹی کا دن نہیں ہے۔ کیا انہیں اسکول میں ہونا چاہیئے تھا؟ سوال یہ بھی ہے کہ کیا وہ اسکول میں ہوتیں تو اچھا ہوتا؟ وہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں یا وہ کچھ کرتے ہوئے سیکھ رہی ہیں یا وہ اپنی اِس اہم پروٹین کو فروخت کر کے اپنے خاندان کے گزارہ کے لیے رقم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔

ضلعی ناظم، جو ہمارے ساتھ اس گاڑی میں موجود تھا، یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ لڑکیاں اسکول نہیں جاتیں، لیکن اس نے وضاحت پیش کی کہ اگر وہ اسکول میں ہوتیں تو انہیں غیر ملکی زبان میں تعلیم حاصل کرنا پڑتی اس لیے کہ اسکول میں ان کی مادری زبان میں نہیں پڑھایا جاتا۔ اسکول میں بہت کم کتابیں اور درسی مواد ہے اس لیے طالب علموں کو استاد کو سنتے رہنے اور تختہ سیاہ سے تدریسی مواد اپنی کاپی میں اتارنے میں خاصا وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ استاد کے استعمال میں آنے والی اکلوتی کتاب پرتگالی زبان میں چھپی ہوئی ہے۔

اس نے مزید بتایا کہ بہت سے اساتذہ غیر تربیت یافتہ ہیں۔ اساتذہ کو مکانات فراہم نہیں کیے گئے، اس لیئے وہ مقامی آبادی میں نہیں رہتے۔ ممکن ہے انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو کہ بچے اپنا وقت ساحل سمندر پر کھیلتے ہوئے یا مچھلیاں پکڑتے ہوئے گزارتے ہیں۔ درسی کتب میں مانا ٹوٹو کی بجائے پرتگال میں مچھلیاں پکڑنے کی سرگرمیوں کی مثالیں شامل کی گئی ہیں، اور زیادہ تر لڑکوں کو ہی مچھلی کا شکار کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جب کہ لڑکیوں کو کھانا پکاتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ضلعی ناظم نے کہا کہ وہ اسکولوں کو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے زیادہ دوستانہ بنانے کے لیے تعلیمی نظام میں تبدیلیاں لانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ ایک مشکل کام ہے اور اس میں خاصا وقت لگے گا۔

اگر مانا ٹوٹو کے اساتذہ بچوں کو بہتر طور پر جانتے ہوتے اور اس ماحول سے واقف ہوتے جس سے وہ بچے آتے ہیں، تو شاید وہ نصاب میں مزید مقامی مضامین اور مثالوں کو شامل کر سکتے تھے۔ وہ کچھ والدین کو بلوا کر انہیں کہہ سکتے ہیں کہ مچھلی کے شکار کے بارے میں کلاس کو بتائیں، اور مچھلی پکڑنے کے کچھ جال اور اس سلسلے میں استعمال ہونے والا دیگر سامان ساتھ لا کر اس کے استعمال کا طریقہ بتائیں۔ بچے گھر جا کر مقامی طور پر شکار کی جانے والی مچھلیوں کی اشکال بنا کر ان کی مدد سے کلاس کی دیوار پر لگانے کے لیے ایک پوسٹر تیار کر سکتے ہیں۔ وہ مچھلی کے وزن اور لمبائی کی پیمائش کر کے ایک گراف تیار کر سکتے ہیں جس میں شکار کی گئی مچھلیوں کی اقسام اور سائز کو ظاہر کیا گیا ہو۔ یہ اور اس قسم کی دیگر سرگرمیوں سے بچے اسکول آنے کے لیے زیادہ متحرک ہو سکتے ہیں اور ان کی تعلیم اُن کے اپنے لیے اور والدین کے لیے زیادہ بامقصد بن سکتی ہے۔

تکمیلی سرگرمی: علاقے کی زندگی کا تعلیم سے تعلق پیدا کرنا

قومی نصاب کو نئے سرے سے دیکھیں اور جو کچھ آپ کے بچے پہلے سے سیکھ چکے ہیں اور جو کچھ آپ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں اپنی موجود روزمرہ زندگی کے لیے جاننا چاہیے اُن سب کو بنیاد بنا کر اہم موضوعات کی فہرست بنائیں۔ اِن موضوعات کے متعلق سوچیں جو علاقے کے سالانہ گردش ایام سے متعلق ہوں جیسے کہ کھیتی باڑی یا مچھلی کے شکار کا کیلنڈر۔ ایسے مضامین تلاش کریں جو اُن کی بقاء میں مدد دیں گے، جیسا کہ صحت کے مضامین۔

اپنی کلاس کے بچوں اور اُن کے علاقے کے بارے میں سوچیں۔ کیا آپ ان کے والدین کے پیشوں کے بارے میں جانتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ بچے کہاں رہتے ہیں؟ کیا اکثر بچے اسکول سے غیر حاضر رہتے ہیں؟ وہ کن دنوں میں غیر حاضر رہتے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیوں غیر حاضر رہتے ہیں؟ کیا آپ کے اسکول میں اِن معلومات پر مبنی بچوں کا تعلیمی کوائف نامہ موجود ہے (دیکھیں تیسرا کتابچہ)

اِن موضوعات پر غور کریں جو آپ اس ٹرم میں ان کو پڑھائیں گے اور درج ذیل قسم کے گوشوارہ کو پر کریں۔ موضوعات کی فہرست تیار کریں، جائزہ لیں کہ بچوں کی روزمرہ زندگی سے اِس موضوع کی کتنی مطابقت ہے، اور اسے زیادہ بامقصد بنانے کے اقدام کے بارے میں سوچیں:۔

موضوع	بچوں کی روزمرہ زندگی کے ساتھ روابط	موضوع چننے کے انداز
مثال: بارش کے جنگلات کے درخت۔	وہ علاقے جن میں بچے رہتے ہیں، اُن میں بہت سے درخت ہیں، یا یہ علاقے ایک ایسے جنگل کے قریب واقع ہیں، جہاں بارش کے جنگلات نہیں ہے۔	پہلے مقامی جنگل کے بارے میں پڑھیں پھر ایسا عملی کام کریں جس کا سائنس، حساب اور زبان سے تعلق ہو۔ پھر خطے میں واقع جنگلوں سے تعلق جوڑیں، اور آخر کار دوسرے جنگلوں، جیسے بارش کے جنگلات سے بھی۔
آپ کی کوئی اور مثال		

بامقصد تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل۔

بامقصد تعلیم کی تیاری کرنا:

''بامقصد تعلیم'' کا مطلب ہے کہ ہم جو کچھ سیکھا رہے ہیں (موضوع یا مواد) اور وہ بچوں اور اُن کے خاندانوں کی روزمرہ زندگی میں کیسے سکھایا جا رہا ہے اُن کے درمیان تعلق پیدا کریں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں تدریس ایک پیچیدہ کام ہے۔ ہمیں بامقصد تعلّم کی تیاری میں بہت سی باتوں کا دھیان رکھنا ہوتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ کوئی بھی بچے کو سیکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ بچے اس وقت سیکھتے ہیں جب ان میں سیکھنے کی امنگ پیدا کی جائے۔ وہ اس وقت سیکھتے ہیں جب انہیں

موثر طور پر سیکھنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ وہ اُس وقت سیکھتے ہیں جب انہیں یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ وہ ایسی مہارتیں سیکھ رہے ہیں جو انہیں کامیابی کی راہ پر گامزن کر دیں گی۔ وہ اس وقت سیکھتے ہیں جب انہیں دوستوں، اساتذہ، والدین کی طرف سے مثبت تبصرہ ملے جو اس بات کا مظہر ہو کہ وہ بہت اچھی طرح تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ہم کس طرح بامقصد تعلیم کی تیاری کر سکتے ہیں؟ ذیل میں کچھ سوالات دیئے گئے ہیں، جو آپ اسباق کی تیاری کے سلسلے میں اپنے آپ سے کریں گے:۔

- ترغیب : کیا موضوع بچوں کے لیے بامقصد ہے اور اِن سے مطابقت رکھنے والا ہے؟ کیا اُن سے سیکھنے کی جو توقع کی جا رہی ہیں وہ اُسے سیکھنے میں دلچسپی بھی رکھتے ہیں؟
- مواقع : کیا بچوں کو دیئے جانے والے مواقع ان کی جسمانی و ذہنی نشوونما کی سطح سے مطابقت رکھتے ہیں؟ مثال کے طور پر کیا موضوع اکثر بچوں کے لیے بہت مشکل یا بہت آسان ہے؟۔ کیا یہ سرگرمیاں لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کے لیے موزوں ہیں؟ کیا یہ مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل بچوں کے لیے موزوں ہیں؟
- مہارتیں : کیا بچے متوقع نتائج حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ مہارتیں رکھتے ہیں؟
- تبصرہ : کیا بچوں کو دی جانے والی تشخیص اور تبصرہ اس طرح تیار کیے گئے ہیں کہ وہ انہیں تعلیم جاری رکھنے کے لیے زیادہ متحرک کر سکیں؟

تکمیلی سرگرمی: تعلیم کا بچوں کی زندگی سے تعلق جوڑنا

کسی ایسے موضوع کے متعلق دوبارہ سوچیں جو آپ پڑھانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ بچوں کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اُن کا تعلق جوڑ سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر:۔

- گھر کا کام کاج (کھانا تیار کرنا، چھوٹے بھائی بہنوں کی دیکھ بھال کرنا، صفائی کرنا)
- جانوروں کی دیکھ بھال کرنا۔
- خوراک کی تلاش کرنا، شکار، مچھلیاں پکڑ کر یا لنگر سے کھانا حاصل کر کے۔
- غلہ اُگانا اور کھیتوں میں کام کرنا

بامقصد تعلم ماحول پیدا کرنا:

بامقصد تعلم کا ماحول بنانے کے لیے کلاس کو ''ہمہ گیر تعلُّم دوست'' ہونا چاہیئے۔ تعلُّم دوست کلاس رومز، طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ کلاس میں کھلے سوالات پوچھیں، مسائل کی نشان دہی کریں، بات چیت کا آغاز کریں اور اساتذہ، دوستوں اور خاندان کے ساتھ مسائل کے حل پر گفتگو کریں۔ تمام بچے؛ لڑکے اور لڑکیاں اور مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے بھی، کسی سرگرمی میں پورا حصہ لینے میں اعتماد اور سکون محسوس کرتے ہیں۔

تعلم کے لیے دوستانہ کلاس میں ایک استاد کو لازمی طور پر مختلف کردار ادا کرنے چاہئیں۔ ماضی میں، ہمارا کردار صرف ''معلومات پہنچانے والے'' کی حد تک تھا۔ مگر اپنے بچوں کو اُن کی پوری استعداد کے مطابق سکھانے کے لیے، ہمیں اپنے کردار کو ''کام کو آگے بڑھانے والا، انتظام کرنے والا، مشاہدہ کرنے والا اور سیکھنے والا'' تک بڑھانا ہوگا۔ یہ کردار کیا شرائط عائد کرتے ہیں؟

- کام کو آگے بڑھانے والا: (Facilitator) ہمیں بچوں کو تعلیم کے لیے موزوں مواقع فراہم کرنے چاہئیں اور انہیں اپنے خیالات آزادی سے پیش کرنے اور تعمیری انداز میں اہم مسائل پر بات چیت کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔
- انتظام کرنے والا: (Manager) ایک کامیاب سہولت بہم پہنچانے والا بننے کے لیے، ہمیں اچھی منصوبہ بندی کرنے اور گفتگو میں ایسا محتاط اور رہنما انداز اپنانے کی ضرورت ہے جس میں ہر بچے کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع فراہم کیا جا سکے۔
- مشاہدہ کرنے والا: (Observer) بچوں کا مشاہدہ جس وقت وہ گروپ، جوڑوں یا اکیلے کام کر رہے ہوں، بچوں کو سمجھنے اور تعلم کے لیے

زیادہ بامقصد سرگرمیوں کی منصوبہ بندی میں ہماری مدد کرے گا۔ مثال کے طور پر کیا بچوں کے جوڑوں میں احسن طریقے سے کی جانے والی سرگرمی کو ایک گروپ کی سرگرمی تک پھیلایا جا سکتا ہے؟ کیا دو بچے گروپ لیڈر ہو سکتے ہیں؟

- سیکھنے والا: (Learner) جب ہم اپنے اسباق کی اس طرح تیاری کریں کہ بچے بہتر طور پر سیکھنا شروع کر دیں تو ہم سیکھنے والے کا روپ دھار لیتے ہیں۔ پھر جو کچھ سیکھا جا رہا ہے اسے زیادہ بامقصد بنانے کے لیے ہم مختلف انداز اپنا لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کیا ایک مشکل موضوع یا تصور سمجھنے کے لیے بچوں کی مدد کے لیے ایک ہی سرگرمی کافی ہے؟ کیا اس سرگرمی کو دیگر موضوعات اور تصورات پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے؟

صنفی حساس تعلّم کے تجربات کی تشکیل:

اِس کتابچے کے تعارف میں ہم نے یہ سیکھا تھا کہ ''صنف'' کی اصطلاح ان سماجی کرداروں کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو مرد اور عورتوں نے کسی معاشرے میں ادا کرنا ہوتے ہیں، جیسا کہ ''مردوں کا کردار روزی کمانے والوں کے طور پر'' اور عورتوں کا کردار بچوں کی پرورش کرنے والیوں کے طور پر''۔ صنفی کردار معاشرہ طے کرتا ہے اور یہ ایک نسل سے اگلی نسل تک معاشرے کے حصے کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ صنفی کرداروں میں یکسانیت نہیں ہوتی، یہ دیگر ثقافتی روایات اور تصورات کی طرح وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ کردار ہمارے بچوں کی تعلیم کو متاثر کر سکتے ہیں کیوں کہ لڑکیاں اور لڑکے جس طرح پیش آتے ہیں اور انہیں جو کچھ سیکھنے کی اجازت ہے، یہ اس میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ درج ذیل کیس سٹیڈی یہ مثال پیش کرتی ہے کہ ایسا کیسے ممکن ہے۔

سُوآن کی کہانی:

سُوآن (Suan) ویت نام کے صوبہ لائی چاؤ کے ایک گاؤں میں رہتی تھی۔ اُس کی عمر دس سال تھی اور وہ تیسری جماعت میں پڑھتی تھی۔ وہ اپنے دو بھائیوں Lee اور Hing کے ساتھ اسکول پیدل جانا پسند کرتی تھی۔ وہ ایک اچھی شاگرد تھی اور اسکول میں بہت محنت کرتی تھی، مگر اسے کچھ مسائل کا سامنا تھا۔

سُوآن کی مشکلات کا سبب وہ کام کاج تھا، جو اسکول پہنچنے سے پہلے وہ گھر پر کرتی تھی۔ اُسے بہت سے کام کرنا ہوتے تھے۔ ہر صبح تمام گھر والوں سے پہلے اُسے اٹھنا پڑتا تھا تاکہ وہ لکڑیاں چن کر لائے اور چولہا جلائے۔ پھر اسے دھان کوٹ کر چاول صاف کرنا پڑتے تھے تاکہ انہیں پکایا جا سکے۔ پھر وہ اپنی دو چھوٹی بہنوں کو فیڈر بنا کر دیتی تھی۔ جس وقت سُوآن اسکول پہنچتی تھی تو بری طرح تھک چکی ہوتی تھی۔ اُس کے بھائیوں کو کبھی نہیں کہا جاتا تھا کہ وہ سُوآن کی مدد کریں۔ وہ صرف اپنے باپ کے ساتھ ہر ہفتے کے آخر میں مچھلیاں پکڑنے جاتے تھے

سکول میں سُوآن پوری توجہ دینے کی کوشش کرتی تھی۔ تاہم اسے یہ مشکل درپیش تھی کہ وہ ہر وقت پوری توجہ نہیں دے پاتی تھی کیوں کہ وہ بہت زیادہ تھکی ہوئی ہوتی تھی اور جو اسباق پڑھائے جاتے تھے اُن کے موضوعات بھی اس کی روزمرہ زندگی سے بہت مختلف ہوتے تھے۔ ٹیچر اکثر اُس سے ناراض ہو جاتی تھی خاص طور پر ایک دن جب وہ سبق کے دوران کلاس میں سو گئی۔

ٹیچر سے ڈانٹ کھانے کے بعد سُوآن نے کچھ روز اسکول سے غائب رہنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے سوچا کہ روزانہ گھر پر رہنے سے وہ والدین کی مدد کر سکے گی، پانی بھر کر لائے گی، لکڑیاں چن کر لائے گی اور جانوروں کو سنبھالنا سیکھ لے گی۔

چنانچہ سُوآن نے اکثر اسکول نہ جانے کی عادت اپنالی اور آخر کار اسکول سے اُس کا نام خارج کر دیا گیا۔ وہ ہر روز گھر پر رہتی اور کام کاج میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی۔ وہ تیسری جماعت کی پڑھائی مکمل نہ کر سکی۔ Lee اور Hing دونوں نے پرائمری اسکول پاس کر لیا۔ وہ دونوں پڑھ اور لکھ سکتے ہیں اور جونیئر سیکنڈری اسکول میں داخلہ لینے کے لیے بالکل تیار ہیں۔

سُوآن صرف ایک مثال ہے کہ صنفی کردار اور فرائض کس طرح محرومیت اور اسکول سے خروج کا باعث بنتے ہیں۔ صنفی کردار لڑکوں کی تعلیم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں جب وہ یہ محسوس کریں کہ اسکول جانا اُن کے لیے بے مقصد ہے اور اسکول جانے کی بجائے کام کر کے خاندان کی مدد کرنا اُن کے لیے زیادہ اہم ہے۔ علاوہ ازیں، عام طور پر لڑکیوں اور لڑکوں کی سماجی نشوونماء اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اور اس بارے میں سوچیں کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ممکن ہے کہ آپ یہ سنیں کہ ''لڑکے نہیں روتے'' یا ''لڑکیوں کو فلاں فلاں سخت کھیل نہیں کھیلنے چاہئیں''۔ اسی انداز میں ممکن ہے کچھ لڑکیاں حساب اور سائنس میں اپنے آپ کو بااعتماد نہ سمجھیں کیوں کہ انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ''لڑکوں کے مضامین'' ہیں؛ جب کہ اگر موزوں مواقع فراہم کئے جائیں تو تمام بچے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر ہمیں تمام بچوں کو تعلیم کے لیے ہمہ گیر تعلُّم دوست کلاس میں شامل کرنا ہے تو ہمیں اپنے آپ سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے: ''کیا میرے بچوں کے پاس اتنا وقت اور ہمت ہے کہ وہ اپنے ذمے لگائے گئے کام کو مکمل کر سکیں؟'' اس سوال کا جواب دینے میں مدد کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ لڑکیاں اور لڑکے گھر پر کتنا کام کرتے ہیں۔ اِس موضوع پر کلاس میں ایک چھوٹا سا پراجیکٹ متعارف کروایا جائے۔ اپنے بچوں سے کہیں کہ وہ ''میں گھر پر کیا کرتا/کرتی ہوں'' کے موضوع پر گفتگو کریں یا پھر ایک مختصر کہانی تحریر کریں۔ ممکن ہے آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں کہ آپ کے بچوں کو گھر پر اپنے گھر والوں کے لیے کتنے کام کرنا پڑتے ہیں، اس طرح آپ بچوں کی ضروریات کے مطابق تعلیم کی منصوبہ بندی کر سکیں گے۔

تکمیلی سرگرمی : صنفی آگہی پیدا کرنا

درج ذیل دو ایسی سرگرمیاں ہیں جن کی مدد سے آپ اپنے طالب علموں میں صنفی آگہی پیدا کر سکتے ہیں۔

1. بچوں سے گروپوں کی صورت میں (لڑکیاں الگ، لڑکے الگ، اور اگر مناسب ہو تو مشترکہ گروپ بھی) تبادلہ خیال کریں وہ اس بارے میں کیا سوچتے یا محسوس کرتے ہیں کہ مذکر یا مونث ہونے کے ناطے ان سے کیا توقعات کی جاسکتی ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کے کرداروں/توقعات کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ کیا وہ تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں؟
2. لڑکوں اور لڑکیوں سے کہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی خصوصیات کو پہچانیں۔ دو خانے بنائیں، ایک خانے میں خواتین سے منسوب خصوصیات کو لکھیں اور دوسرے خانے میں مردوں سے منسوب خصوصیات کو لکھیں۔ جب دونوں کام ختم ہو جائیں تو خانوں کے اوپر ''مذکر'' اور ''مؤنث'' کے نام کو ادل بدل کر دیں۔ بچوں سے پوچھیں کہ کیا یہ کردار دوسری صنف پر بھی لاگو کیے جاسکتے ہیں؟ اُن میں سے کچھ یا سب؟ امید کی جاتی ہے کہ بچے اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمام صنفی کرداروں کو تبدیل کیا جاسکتا ہے، سوائے اُن کرداروں کے جو خاص طور پر مردوں اور عورتوں کی جسمانی ساخت سے متعلق ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: تدریس میں صنفی آگہی

ذیل میں سے کچھ بیانات پر غور کریں۔ گوشوارہ مکمل کریں اور یہ طے کریں کہ آپ کی کلاس میں بہتری لانے کے لیے کیا اقدامات کرنا ضروری ہیں:۔

بیان (Statement)	اکثر	کبھی کبھی	کبھی نہیں	اقدامات کرنے ہیں
میں اپنے تدریسی مواد کا جائزہ لیتا ہوں یہ دیکھنے کے لیے کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے مثبت رول ماڈل ہیں یا نہیں۔				
میں لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ وہ حساب اور سائنس میں اچھی کارکردگی دکھائیں۔				

میں تعلّم کے لیے تعاون پر مبنی طریقے استعمال کرتا ہوں؛
بہت زیادہ سخت نظم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
بڑی لڑکیاں جو پڑھائی میں اچھی ہیں، حساب اور سائنس
میں اپنے سے چھوٹی لڑکیوں کی مدد کریں گی۔
میری کلاس کے تمام بچوں کو اپنی رائے کا اظہار کرنے اور
اہم مضامین میں کامیابی حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے
جاتے ہیں۔

لڑکیاں اسکول میں آسانی محسوس کریں اور اُن کے لیے یکساں مواقع یقینی بنانے کے لیے اپنے ساتھیوں اور اسکول کے منتظمین کے ساتھ کام کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کریں:۔

- تعلیمی مواد کو صنف اور دیگر عصبیتوں کے خاتمے کے لیے دوبارہ بنانے کی حمایت کریں۔ (دیکھیں معاونت ۔ 4.2) معذوری کے شکار بچوں یا نسلی اقلیتوں، اور اس کے ساتھ ساتھ روایتی طور پر غریب بچوں، سڑک پر زندگی گزارنے والے بچوں، اور محنت مزدوری کرنے والوں بچوں کی درسی کتب میں شمولیت کو یقینی بنائیں۔ یہ کام پورے اسکول کے ذمے ہے لیکن انفرادی طور پر اساتذہ کو اِس سے باخبر رہنے اور یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ عملی اقدام کس طرح لیا جائے۔ کسی کتاب پر صرف ایک سنکر چسپاں کرنے سے یہ ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب کسی نہ کسی انداز میں عصبیت کا پرچار کرسکتی ہے، اور اس کی درسی مواد میں شمولیت کے بارے میں کلاس میں تبادلہ خیال کی طرف رہنمائی بھی کر سکتی ہے (دیکھیں پہلا کتابچہ)۔
- ایک زیادہ لچک دار نصاب اور خود سے سیکھنے کا مواد متعارف کروائیں، کیوں کہ کچھ لڑکیوں کو گھر کے کام کاج اور چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کے لیے بہت سا وقت درکار ہوگا۔ غریب خاندان سے تعلق رکھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو اسکول کے کام کرنے کا وقت کم ملتا ہے، کیوں کہ خاندان والوں کو زندہ رہنے کے لیے اُن سب کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم کی سرگرمیاں اسکول کے اوقات میں مکمل کرنے کی کوشش کریں اور گھر کے لیے کام دیتے ہوئے بچوں کو انتخاب کی اجازت دیں۔
- بہت سی پرائمری کلاس کے اساتذہ لڑکیوں کی نسبت لڑکوں سے زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ بچوں کو آپ کے سوالات کا جواب دینے کے لیے وقت دینا (''انتظار کا وقت'') یاد رکھیں۔ اگر کلاس میں آپ کے پاس آپ پر نظر رکھنے والا کوئی ساتھی موجود نہ ہو تو آپ یہ جاننے کے لیے کہ آیا آپ لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ مختلف انداز میں پیش آرہے ہیں، بچوں کے ساتھ کوئی سرگرمی مشترکہ طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہر بچے سے کہیں کہ باہر سے پانچ پتھر جمع کر کے لائے، (ممکن ہے کہ آپ کے پاس پہلے سے ہی یہ پتھر موجود ہوں)۔ ہر بچے سے کہیں کہ جتنی مرتبہ آپ ان سے بات کریں، کوئی سوال پوچھیں یا جواب دینے کی اجازت دیں، اتنی ہی مرتبہ وہ ایک پتھر اپنے پاس ایک طرف رکھتے رہیں۔ آپ مل جل کر باہمی تبادلہ خیال کر سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا۔ کون سی دیگر حکمت عملیاں آپ بچوں سے زیادہ برابری کے ساتھ سیکھنے میں استعمال کر سکتے ہیں؟ سیکھنے کے لیے بچے کون سی مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں تاکہ وہ برابری کی بنیاد پر شرکت کر سکیں؟

یہ تمام اجزا لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے تعلّم دوست ماحول پیدا کرنے کی صلاحیت مضبوط کریں گے۔ ہمیں کچھ عملی سرگرمیوں کے لیے ایک ہی صنف کی گروپ بندی استعمال کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے تاکہ لڑکیوں میں اعتماد پیدا ہو سکے اور ان پر لڑکے ہی غالب نہ رہیں۔ بعد ازاں دونوں صنفوں پر مبنی گروپ مناسب رہیں گے تاکہ لڑکیاں اور لڑکے ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھ سکیں۔

درج بالا میں سے بہت سی باتوں کے لیے والدین یا دوسرے پرستوں کے تعاون کی ضرورت ہوگی اور اس مقصد کے لیے اِن مسائل پر اسکول کمیٹی کی سطح پر تبادلہ خیال کریں اور ایک عملی منصوبہ وضع کریں۔ یہ بات اساتذہ کے لیے مددگار ہوگی۔ اگر اسکول کی پالیسی اور ایسے معاملات جیسے نظم اور صنفی تعصبات پر بات چیت

کرلی جائے اور اِن پر تمام اساتذہ اور والدین کا اتفاق رائے ہو۔

فعّال اور شراکتی تعلّم:

بچے چاہے کلاس میں ہوں یا باہر، ہر وقت تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی تعلیم کے حصول میں چاک و چوبند ہونا چاہیے، بلکہ جو کچھ اُنہوں نے سیکھا اور جو قابلیت اُنہوں نے حاصل کی اُس کو عملی طور پر بھی استعمال کر سکیں۔ دیگر تمام بچوں، یہاں تک مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کے ساتھ بھی اپنی کلاس میں کام کرنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ تعاون، چیزوں کو سمجھنے اور اُن کو قبول کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ جوڑوں اور چھوٹے گروپوں میں کام بہتر شرکت اور بچوں کے مابین باہمی تعاون کو فروغ دیتا ہے اور آزادی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ساتھ مل کر تعمیری کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مطالعاتی دورے اور تعلیم پر مبنی کھیل، تعلیم و تعلّم کے مواقعوں کی بہترین مثالیں ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: مطالعاتی دورے

مطالعاتی دوروں میں بچے کلاس سے باہر جاتے ہیں۔ اسکول کے باغ میں، کنویں پر یا علاقے کے ڈیم پر، یا کسی کمیونٹی سنٹر میں، جہاں وہ مختلف ساخت کی چیزوں یا مظاہر قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں، یا ماہرین سے معلومات حاصل کرتے ہیں (یہ جاننے کے لیے کہ یہ دورے صحت اور صفائی ستھرائی کو کس طرح زیادہ فروغ دے سکتے ہیں، (دیکھیں چھٹا کتابچہ)۔

گروپ ورک کو فروغ دینے کے لیے مطالعاتی دورے:

مثال کے طور پر ایک علاقے کے ڈیم کے دورے کے موقع پر، پانچویں جماعت کے ہر گروپ کے ذمے کچھ کام لگائے جا سکتے ہیں۔ ڈیم پر جانے سے پہلے، گروپ کے ارکان انسانی زندگی اور زرعی مقاصد کے لیے پانی کی اہمیت معلوم کرنا چاہیں۔ ڈیم پر پہنچ کر ہر گروپ کو کہا جا سکتا ہے کہ: ڈیم کی چوڑائی کا اندازہ لگائیں؛ ڈیم سے متاثرہ علاقے کا نقشہ بنائیں؛ اِس علاقے میں موجود درختوں اور پودوں کی اقسام کو ظاہر کریں؛ سرکاری انجینئر کی جانب سے کلاس کو فراہم کی جانے والی معلومات کو سُننے کے دوران سوالات ترتیب دیں۔

جب کلاس ڈیم سے واپس آجائے تو ہر گروپ سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے مشاہدات پر مبنی رپورٹ پیش کریں۔ وہ اپنے خاندانوں کے ساتھ بھی ڈیموں کی اہمیت پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔

اسکول کے باغ کے دوروں کے دوران، ہر گروپ سے اکیلا ایک کام کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے، ایسا کام جو دوسرے کے کام کی تکمیل کر سکے۔ مثال کے طور پر: کیڑے مکوڑوں کی اقسام اور اُن کی تعداد کا تخمینہ، پودوں کی اقسام اور اُن کی تعداد، دودھ پلانے والے جانوروں کے رہنے کی جگہیں، باغ کا نقشہ اور اس کی پیمائش۔ واپس کلاس روم میں، تمام گروپ اپنی اپنی رپورٹوں کو ''گارڈن رپورٹس'' سینٹر میں جمع کرا سکتے ہیں یا کلاس میں باغ کی اشیاء کی نمائش کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ مطالعاتی دورے کی نوعیت کے مطابق، آپ بہت سے کام مطالعاتی دورے سے پہلے بھی کر سکتے ہیں تاکہ بچے مطالعاتی دورے کے دوران بہتر سیکھ سکیں۔ آپ پہلے سے جو کام کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

- قبل از تیاری تحقیق، پوری کلاس کے ساتھ یہ تبادلہ خیال کرنا کہ مطالعاتی دورے کے دوران کیا دیکھنا ہے؛
- مطالعاتی دورے کے انتظام اور شمولیت کے لیے مددگاروں یا خاندان کے ارکان کا تعاون حاصل کرنا؛
- ماہرین کو سننے اور ان سے انٹرویو کرنے کے مواقع تلاش کرنا؛
- گروپوں، جوڑوں، اور انفرادی طالب علموں کو خصوصی کام سونپنا جس سے اُنہیں اس بات میں مدد ملے گی کہ اُنہوں نے مطالعاتی دورے کے دوران کیا دیکھنا ہے۔

مطالعاتی دورہ با مقصد تعلیم فراہم کرتا ہے۔ مربوط تعلیم کی بھی ایک مثال ہے۔ ڈیم یا باغ کے بارے میں تحقیق کے دوران حساب، سائنس، زبان اور سوشل سٹڈیز بھی استعمال ہوتے ہیں۔

تعلّم کے دائرے:

اپنے اسباق کی منصوبہ بندی کے لیے خود سے تیاری کرنا اچھی سرگرمی ہے۔ یہ ایک ایسی سرگرمی ہے جسے آپ اپنے طالب علموں کے ساتھ بھی انجام دے سکتے ہیں!

مطالعاتی دوروں کے لیے ایسی مختلف جگہوں کی نشان دہی کریں جو آپ کی کلاس سے کم سے کم فاصلے پر واقع ہوں۔ کاغذ کے ایک ٹکڑے کے درمیان میں اپنی کلاس کی نمائندگی کے لیے ایک چھوٹا دائرہ بنائیں۔ اِس کے گرد ایک اور دائرہ بنائیں، جو آپ کے اسکول کی نمائندگی کرے۔ اسکول کے دائرے کے گرد ایک اور دائرہ بنائیں، جو آپ کے قصبے، شہر یا ضلع کو ظاہر کرے۔ اسکول کے دائرے سے سرگرمی کا آغاز کریں۔ کیا اسکول میں کوئی کھیت میں استعمال ہونے والے جانور یا دوسرے جانور ہیں؟ کیا اس میں باغ کے لیے کوئی زمین کا ٹکڑا ہے؟ کیا اس میں درخت یا میدان ہیں؟ کیا اس میں پرندوں کے گھونسلے یا چیونٹیوں کے گھر ہیں؟ اِس دائرے کے اندر تعلیم و تربیت کے اِن تمام مواقع تحریر کریں جو آپ کی کلاس میں میسر نہیں ہیں۔ کیا آپ بچوں کی تعلیم کے لیے ایک نیا تعلیمی ماحول تیار کرنے کے قابل ہیں، مثال کے طور پر اسکول کا باغ؟

اب، اِس دائرے کو دیکھیں جو آپ کے قصبے، شہر یا ضلع کو ظاہر کرتا ہے۔ اِن دوکانوں اور کاروباری اداروں کے بارے میں غور کریں جو بچوں کے مطالعے کے لیے آپ کی دلچسپی کا باعث ہو سکتے ہیں؛ کیا وہاں کوئی ایسا کسان ہے جس نے خصوصی فصلیں اُگا رکھی ہوں، یا رس بھرے پھلوں کے درخت، یا کوئی خاص قسم کے جانور؟ کیا اِس علاقے میں کوئی عجائب گھر، جنگل، پارک یا میدان موجود ہے؟ تعلیم کے موجودہ تمام مواقع کے نام اِس دائرے میں تحریر کریں۔

اپنی کلاس کو کلاس سے باہر موزوں رویّہ سکھانے اور یہ بتانے کے لیے کہ گروپوں میں مل جل کر کیسے کام کیا جاتا ہے، اپنے اسکول کے کھیل کے میدان استعمال کریں۔

ان بچوں کو یاد رکھیں جنہیں چلنے پھرنے میں مشکل پیش آتی ہے یا وہ کسی اور معذوری کے شکار ہیں۔ وہ تعلیم کے اِن مواقع تک کیسے رسائی حاصل کر سکیں گے۔ پہلے آپ کو اِس راستے کا سروے کرنے کی ضرورت ہے، جو آپ استعمال کریں گے۔ اس سلسلے میں آپ کو والدین یا دیگر طالب علموں کی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

تکمیلی سرگرمی : تعلّم کے لیے کھیل

بچے کھیل کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ اگر انہیں موقع دیا جائے تو وہ کھیلوں کے لیے قوائد و ضوابط بھی بنا سکتے ہیں۔ اِن کھیلوں میں وہ گیندیں، بوتل کے ڈھکن، پتھر، ڈوریاں، درختوں کے پتے اور دیگر اشیاء استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ کھیل جن میں رول پلے، مسائل کا حل، یا خصوصی مہارتوں اور معلومات کا استعمال کیا جائے بچوں کے نصاب اور تعلیم کی سرگرمیوں میں دلچسپی کا باعث ہو سکتے ہیں۔

کھیلوں سے عملی تعلیم کو فروغ ملتا ہے۔ جو بات چیت، تجزیے اور فیصلہ کرنے کی مہارتوں کو بہتر بنا سکتی ہے۔ ایسے کھیلوں کی مثالوں میں ایک مثال پانچ سوالوں کے ذریعے کسی چیز کو بوجھنا ہے۔ آپ اور آپ کے طالب علم بہت سے ایسے کھیلوں کے لیے چیزیں بنا سکتے ہیں اور اِن ہی کھیلوں کو مختلف مقاصد اور مختلف جماعتوں کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

نصاب سے براہ راست ربط پیدا کرنے کے لیے اِن کھیلوں اور اُن میں شامل ہونے والی اشیاء میں ردوبدل بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کھیل میں کارڈوں کو جیومیٹری کی اشکال میں تیار کر سکتے ہیں، جن کو ایک دوسرے سے مماثل کیا جا سکے۔ یا پھر اُس شکل کو نام کی مناسبت سے ڈبے پر لگایا جا سکے۔

تعلیمی کھیل:

کیا آپ اور آپ کے طالب علم سادہ کھیلوں پر مبنی تعلیمی سرگرمیاں تشکیل دے سکتے ہیں؟ ذیل میں دیکھیں کہ یہ کیسے ممکن ہے!

- اپنے طالب علموں سے پوچھیں کہ وہ باہر کس قسم کے کھیل کھیلتے ہیں۔ اسکور تیار کرنے کے لیے وہ کس قسم کے قواعد وضوابط استعمال کرتے ہیں؟ کیا لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے الگ الگ کھیل ہیں، اور کیوں؟
- بچوں سے کہیں کہ کھیلوں کے بارے میں ایک کتاب تیار کریں، جس کی مدد سے دوسرے بچے وہ کھیل سیکھ سکیں؟ کیا بچے یہ پتہ کر سکتے ہیں کہ اُن کے خاندان کے بزرگ ارکان اپنے اسکول کے زمانے میں کون کون سے کھیل کھیلتے تھے، یا وہ کون سے کھیل ہیں جو مقامی تہذیب یا تہذیبوں کا حصہ ہیں؟
- کیا آپ ان کھیلوں/سرگرمیوں میں سے کسی ایک کا تعلق اس مضمون سے جوڑ سکتے ہیں، جو آپ پڑھاتے ہیں؛ مثال کے طور پر حساب؟

مطالعاتی دورے اور کھیل، دونوں تمام بچوں کو سیکھنے کے لیے متحرک کر سکتے ہیں۔ اس تحریک میں اضافہ کرنے کے لیے کچھ مزید طریقے درج ذیل ہیں:۔

- مقامی علاقے کی ایسی ٹھوس مثالیں استعمال کریں جو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف پس منظر کے حامل بچوں کے لیے بھی مفید ہوں۔
- بچوں نے اپنی روزمرہ کی سرگرمیوں، جیسے مچھلی کا شکار، چاول کی کاشت، پانی بھرنا وغیرہ سے جو کچھ سیکھا ہے، اسے استعمال کرنے کے مواقع فراہم کریں۔
- ایسے مختلف تدریسی طریقوں کا استعمال کریں جو دلچسپ ہوں اور انہیں سیکھنے میں بچوں کی عملی شرکت شامل ہو۔

ریاضی، سائنس اور زبان کے مضامین کو سب کے لیے بامعنی بنانا:

حساب، سائنس اور زبان (پڑھنا، لکھنا) ہمارے اکثر اسکولوں کے اہم مضامین ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مضامین بچوں کے لیے ایک چیلنج بھی ہیں۔ ان تمام مضامین میں بچے قیاس پر مبنی تصورات سیکھتے ہیں اور انہیں اس وقت تک بہتر طور سے سمجھ نہیں پاتے جب تک وہ اُن کا اپنی روزمرّہ زندگی سے ربط نہ سمجھ لیں اور جب وہ ربط پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو وہ ان تصورات کو اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں پھر وہ اُسے ایک یا بہت سی مہارتوں کی مدد سے اس کا اطلاق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ درج ذیل حصے آپ کو کچھ ایسے خیالات فراہم کریں گے جو ان مضامین کو زیادہ تعلّم دوست اور تدریس کے لیے دلچسپ بنا سکتے ہیں!

تعلّم دوست حساب:

ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں جب ہمیں یہ اندازہ لگانا ہو کہ ہمیں پیدل گھر جانے میں کتنا وقت لگے گا، ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ کتنے پانی سے بالٹی بھر جائے گی، اور تین کلومیٹر کتنے کے ملیں گے؟ ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں۔ جب سڑک کے کنارے مچھلی فروخت کرتے ہیں، ہم حساب کا استعمال کرتے ہیں۔ جب ہم میوزک بجاتے ہیں یا گاتے ہیں (سُر تال اور وقت کا حساب)۔

لیکن اسکول میں پڑھایا جانے والا حساب یوں لگتا ہے کہ جیسے روزمرہ زندگی سے اس کا تعلق ہی نہیں۔ اگر ہم کوشش کریں، تو حساب کی مہارتوں، حساب کے تصورات اور کلیات اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے کہ مارکیٹ میں خریداری کے دوران۔ مثال کے طور پر رول پلے جس میں بچے یہ ظاہر کریں کہ وہ مارکیٹ جا رہے ہیں، وہاں خریداری کر رہے ہیں، لین دین کر رہے ہیں۔ بچوں کے حساب سیکھنے کی یہ ایک دلچسپ اور بامقصد سرگرمی ہو سکتی ہے۔ یہ سرگرمی کلاس میں بچوں کے درمیان بات چیت میں اعتماد پیدا کرنے کے موقع فراہم کرتی ہے۔

ٹھوس اشیاء کے استعمال سے حساب کے بنیادی قاعدے سکھانا:

جمع، تفریق، ضرب اور تقسیم چھوٹے بچوں کی سمجھ میں بہت آسانی سے آجاتے ہیں جب وہ سنگریزے (چھوٹے پتھر)، خشک لوبیا، خول، تیلی چھڑیاں یا پھلوں کے بیج استعمال کرتے ہیں۔ ایسی اشیاء حساب کو ایک ایسی چیز بنانے میں مدد دیتی ہیں جو طالب علم دیکھ سکتے ہیں اور انہیں محسوس کر سکتے ہیں (خاص طور پر وہ

بچے جنہیں بصارت کا کوئی مسئلہ درپیش ہے)۔

جب بچے کسی شے کو دیکھتے یا چھوتے اور پھر حرکت دیتے ہیں تو انہیں اس کارروائی کا قدم بہ قدم ذہنی طور پر ذاتی تجربہ ہو جاتا ہے۔ بصری سیکھنے والے اور وہ جو چھو کر سیکھتے ہیں اُن کے لیے اِن اشیاء کا استعمال زیادہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔

یاد رکھیں:

لڑکے یا لڑکیاں نرم اور بھاری، ہلکی یا وزنی چیزوں کا استعمال حساب کے بنیادی قائدے سیکھنے میں استعمال کریں۔ وہ تمام سرگرمیوں میں حصہ لیں تاکہ اُن میں خود اعتمادی پیدا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے سے مختلف لوگوں کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہو سکے۔

مختلف اشکال کی اشیاء استعمال کریں:

مختلف شکل کی اشیاء بچوں کو حجم، جسامت اور جیومیٹری کی اشکال سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ مکعب یا تکونی یا مستطیل سیلنڈر جیسی اور دیگر اشکال لکڑی سے تراش کر یا موٹے کاغذ کو موڑ کر بنائی جا سکتی ہیں۔ بچوں سے کہیں کہ اسکول اور اس کے آس پاس روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی مختلف اشکال کی اشیاء کو تلاش کریں۔ مثال کے طور پر، ٹین کا خالی ڈبہ ایک سیلنڈر ہے، اینٹ مستطیل ہے اور تکون ایک چھت کو سہارا دیتی ہے۔

مشرقی تیمور کے اساتذہ نے ایک ورکشاپ کے دوران اسکول کے اردگرد جیومیٹری کی اشکال تلاش کرنے میں آدھا گھنٹہ صرف کیا۔ انہوں نے بکس، نوٹ بیاں، ٹین کے ڈبے، گیندیں وغیرہ تلاش کیں اور اُن کی نمائش کی تاکہ پتہ چل سکے کہ اسکول میں اور اس کے اردگرد کیسی کیسی اشکال موجود ہیں۔ اُنہوں نے گروپ کی صورت میں ایک شکل کو لیا اور اس کی اطراف کی لمبائی، جگہ، گنجائش کے ربط کا حساب لگانے کی کوشش کی اور آخر کار ایک ایسا فارمولہ تیار کر لیا، جس کی مدد سے اسی شکل کی دوسری اشیاء کے بارے میں اس قسم کی تفصیل حاصل کی جا سکتی تھی۔ ایک گروپ نے ایک مخروطی شکل کے برتن کو پانی سے بھر دیا تاکہ اس کی گنجائش کا ایک سیلنڈر کی گنجائش سے موازنہ کیا جا سکے۔ تربیت کے دوران صرف پڑھنا ہی کافی نہیں، اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اِس کو عملی انداز میں استعمال کریں، تاکہ وہ اسباق کی مفید منصوبہ بندی کر سکیں۔

مختلف تدریسی طریقے استعمال کریں:

عمل کریں، بات کریں اور لکھیں۔

حساب کی مہارتیں تشکیل دینے کے لیے بچوں کو عملی سرگرمیوں میں شامل کرنے کی ضرورت ہے، انہیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ حساب کے بارے میں کس طرح بات کی جاتی ہے اور پھر تحریری صورت میں محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح اُنہوں نے حساب کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ہے:۔

- اِس طریقہ کار میں ''کرنے'' والا حصہ عملی سرگرمی سے متعلق ہے۔ (مثال کے طور پر، لوبیا کے دانوں کی گنتی اور پھر اس میں سے کچھ کو تفریق کرنا)
- بات کریں والا حصہ اپنے ساتھی سے گفتگو یا ایک چھوٹے گروپ میں گفتگو ہے، جیسا کہ ''میرا خیال ہے کہ یہ 6 ہیں 5 نہیں کیوں کہ .....''
- قلمبند کرنے والا حصہ جواب تلاش کرنے کے طریقہ کار سے متعلق ہے تاکہ اُستاد سوال حل کرنے کے دوسرے طریقوں سے متعلق بھی بچے سے بات کر سکے۔

مثال کے طور پر، بچوں سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ کچھ مخصوص اشکال کی پیمائش کریں اور ان کے احاطے اور رقبے کا اندازہ لگائیں۔ ''کرنا''۔ ہر گروپ اپنی

اپنی پیمائش کے بارے میں گفتگو کرے (بات کرنا)۔ تمام گروپوں سے حاصل کردہ نتائج کو یکجا کیا جا سکتا ہے اور تحریر میں اسے پوری کلاس کا کام کہا جا سکتا ہے (ریکارڈ رکھنا)۔

بچوں کو پھلوں/سبزیوں کے کٹے ہوئے ٹکڑے دیئے جا سکتے ہیں تا کہ وہ کسور کے متعلق سوچیں اور نصف اور چوتھائی کی تمیز کر سکیں۔ (عمل کرنا) مثال کے طور پر، وہ اس بات پر گفتگو کر سکتے ہیں کہ کیا نصف حصہ ایک چوتھائی سے بڑا ہوتا ہے (بات کرنا) اور وہ یہ سیکھ سکتے ہیں کہ اکائی کے ایک حصے کو کس طرح لکھا جا سکتا ہے مثال کے طور پر، 1/2 (ریکارڈ رکھنا)۔ پھلوں اور سبزیوں جیسی قدرتی اشیاء کے استعمال کے ذریعے بچے اپنے بہت سے حواس کو استعمال کرنا سیکھ سکیں گے، جیسے کہ دیکھنا، چھونا اور یوں حساب کا تعلق روزمرہ زندگی کے کاموں سے کر سکیں گے۔

حساب کا روزمرہ زندگی سے تعلق پیدا کرنا:

عملی حساب کے ذریعے آپ بچوں کو اس قابل بنا دیتے ہیں کہ وہ آسان سے پیچیدہ کے درمیان تعلق کو سمجھ سکیں اور روزمرہ زندگی میں حساب کے عمل دخل پر اپنی توجہ مرکوز کر سکیں۔ جیسے کہ گھر سے اسکول تک کے سفر کا وقت اور فاصلے کا حساب، کھیل کے میدان کے لیے درکار جگہ کا تخمینہ، بازار سے خریدی گئی سبزی کی قیمت کا اندازہ۔ کیوں کہ یہ سب عملی کام ہیں اور ان عناصر پر مرکوز ہوتے ہیں جن سے طالب علم واقف ہیں، ایسے مسائل حقیقی اشیاء کو استعمال کرتے ہوئے حساب کی مہارتیں بڑھاتے ہیں۔

بچے حسابی تصورات کو مزید بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں، جب وہ اپنی زبان میں ان کا استعمال کرتے ہیں۔ بچوں کو بار بار یہ موقع فراہم کریں کہ وہ سوال کے حل کے ہر Step کی اپنے الفاظ میں تحریری یا زبانی وضاحت کریں، اور ہر Step کے مطلب کو بھی واضح کریں۔ دیگر مضامین کی طرح بچوں کے کام دیکھیں، اور اُن سے پوچھیں کہ انہوں نے کس طرح یہ جوابات حاصل کیے ہیں۔ اگر کوئی بچہ مشکلات کا شکار ہے تو آپ تحمل سے کام لیں اور مختلف طریقے استعمال کریں۔

آپ بچوں کے مختلف تدریسی طریقوں سے اُن کے حساب سمجھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ آپ ٹھوس اشیاء کے استعمال اور حسابی تصورات کو زبانی، دیکھنے اور محسوس کرنے سے اُن کی مدد کر سکتے ہیں اس طرح ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ ریاضی سیکھنا تمام بچوں کے لیے مفید اور اہم ہے۔

تکمیلی سرگرمی : حساب اور کمیونٹی

وہ مختلف طریقے تحریر کریں جو آپ کے علاقے میں حساب کے استعمال کے لیے اپنائے جاتے ہیں، مثال کے طور پر آپ بچوں سے کہیں کہ وہ ایک سادہ سا سروے کریں کہ کس طرح حساب اُن کے گھروں میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ انہیں سوچنے پر اُکسانے کا ایک اچھا طریقہ ہو سکتا ہے۔ روزمرہ کاموں اور سرگرمیوں سے آغاز کریں، ہر وہ طریقہ تحریر کریں جس میں گزشتہ ہفتے کے دوران حساب کو استعمال کیا گیا ہے۔ اپنے بچوں یا علاقے کے لوگوں سے معلوم کریں کہ کیا کوئی ایسی مقامی کہانیاں یا قصے ہیں جن کے ساتھ وقت یا فاصلہ وابستہ ہے، یا کوئی دلچسپ گیت یا نغمہ جس کا تعلق وقت سے ہو۔ ان باتوں کو اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں شامل کریں۔

مقامی ناموں اور جگہوں کا استعمال کریں تا کہ بچے کچھ مخصوص سوالات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ مثال کے طور پر، ایک بچہ کنویں سے پانی بھرنے کے لیے اپنے گھر سے آدھا میل پیدل چل کر جاتا ہے۔ اُس کی بالٹی میں صرف 5 لیٹر پانی آ سکتا ہے۔ اُسے بھری ہوئی بالٹی کے ساتھ کتنا پیدل چل کر گھر جانا ہوگا؟ (اس مثال کو استعمال کرتے ہوئے، ایک خاندان یا علاقے میں لڑکے اور لڑکیاں جو کام کرتے ہیں اُن کے بارے میں بھی گفتگو کی جا سکتی ہے)۔

تکمیلی سرگرمی: حساب اور صحت

عملی حسابی سرگرمیوں کے ذریعے بچے اپنی صحت اور جسمانی و ذہنی نشوونما کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر:۔

- بچے اپنے قد اور وزن کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ ان پیمائشوں کو گراف پر ظاہر کر کے بچوں کو دکھایا جا سکتا ہے اور نئی معلومات کے ساتھ انہیں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ تھائی لینڈ کے 'CHILD' پروجیکٹ میں، پانچویں اور چھٹی جماعت کے بچوں کو ''جسم بڑھنے کی نگرانی'' کی تربیت

دی گئی اور اِس کام پر مامور کیا گیا کہ وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے قد کی پیمائش کریں اور اِن کی نگرانی کریں، نیز اُن کی غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز پیش کریں۔ اُن کی معلومات خوراک کی کمی کا شکار بچوں کی نشان دہی میں، اسکول اور محکمہ صحت کے مقامی کارکنوں کی مدد کرتی ہیں تاکہ انہیں اسکول کے لنچ پروگرام میں شامل کیا جا سکے (دیکھیں چھٹا کتابچہ)

- کلاس یا اسکول کی سطح پر بیماریوں کے بارے میں ایک سروے کروایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، بچے اُن بچوں کی تعداد کا ریکارڈ تیار کر سکتے ہیں جنہیں ایک مخصوص عرصہ کے دوران کبھی خسرہ، ملیریا یا کوئی اور بیماری رہی ہو۔ نتائج کو تناسب یا شرح فیصد کے حساب سے پیش کیا جائے۔ اِن بیماریوں کی روک تھام کے لیے پھر عملی اقدام کیے جا سکیں۔

ماحاصلِ سرگرمی: میں حساب کس طرح پڑھاؤں

درج ذیل گوشوارہ کو پُر کر کے اِس بات کا تجزیہ کریں کہ آپ کس انداز میں حساب پڑھاتے ہیں۔

طریقہ/سرگرمیاں	میں اکثر کرتا ہوں	کبھی کبھار	مجھے کیا کرنا چاہیے
لڑکوں یا لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ عملی اشیاء استعمال کریں۔			
حسابی سوالات کا صحت یا علاقے کی سرگرمیوں سے ربط پیدا کریں۔			
حساب سیکھنے کے لیے مخصوص کونہ استعمال کریں۔			
تعلیمی مواد میں صنفی عصبیت کو چیک کریں۔			

تعلّم دوست سائنس:

جب ہم سائنس کا مطالعہ کرتے ہیں تو مادے اور زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی تک بھی پہنچتے ہیں، مثلاً ایٹم اور خلا کی دور دراز بھول بھلیاں۔ مشکل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ ایٹم اور کہکشائیں موجود ہیں، لیکن ہمارے بچوں سمیت ہم میں سے اکثر انہیں ہر روز نہیں دیکھتے اور ہم اِن کے بارے میں باقاعدگی سے نہیں سوچتے۔ اور نہ ہی روزانہ ان کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے سائنس کو تعلّم دوست بنانے کے لیے ہمیں جو کچھ حقیقت میں ہے (جسے ہم باقاعدگی سے دیکھتے، چھوتے یا سونگھتے ہیں) اور جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں (ایٹم اور کہکشاں جیسی مختصر چیزیں) کے درمیان ایک توازن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ طے کر لینے کے بعد کہ کیا حقیقی چیزوں اور سائنس کو روزمرہ زندگی کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے، بچے اپنی بات چیت کی مہارتوں کو زیادہ بہتر طور پر تشکیل دے سکتے ہیں، کیوں کہ وہ سائنس کے بارے میں اپنے خیالات کو اب زیادہ آسانی سے دوسروں تک پہنچانے کے قابل ہو چکے ہیں۔ پھر وہ ان خیالات کو دوسروں تک پہنچانے کی مشق شروع کر سکتے ہیں جو سائنسی اعتبار سے مہم یا قیاسی ہیں۔

حساب کی طرح، سائنس کی تعلیم کی حوصلہ افزائی ان عنوانات کے بارے میں ٹھوس سرگرمیوں کے ساتھ کی جا سکتی ہے، جیسے: پودے اور جانور، انسانی جسم، پانی اور کھیت، قدرتی اور مصنوعی ماحول، آواز اور موسیقی، نظام شمسی، وغیرہ۔ علاوہ ازیں، پودے کی شکل کو چسپاں کرنا، لکھنے اور تصویر کشی کی مہارتوں کو مجتمع کرنے کا ایک انداز ہے اور سائنس میں تبادلہ خیال کا ایک اعلیٰ ذریعہ بھی۔

ان تمام باتوں کی کنجی یہ ہے کہ وہ راستے تلاش کیے جائیں جن کے ذریعے بچے ان موضوعات کے ساتھ خود اپنے تجربات کا کھوج لگا سکیں۔ مثال کے طور

پر، آواز اور موسیقی کے بارے میں جاننے کے ساتھ وہ آواز کی گہرائی اور لوچ کا تجزیہ تاروں والے آلات سے (جو گھر پر بھی تیار کیے جاسکتے ہیں) کر سکتے ہیں۔ نظام شمسی کے بارے میں جاننے کے لیے وہ چاند کے مختلف مراحل کا مشاہدہ کر سکتے ہیں یا ایک چھڑی استعمال کرتے ہوئے اور ہر ایک گھنٹے کے بعد سائے کے زاویے کی پیمائش کرتے ہوئے، سورج کی حرکت کے بارے میں چارٹ تیار کر سکتے ہیں۔

اِس قسم کے ٹھوس تجربات کی سائنسی عمل سے ایک بہتر تعارف کے ذریعے حمایت حاصل کی جاسکتی ہے۔ سائنس کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران طالب علم مشاہدے کی مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں، سوالات پوچھنے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے، وہ اپنے سوالات کے جواب خود دینے کے تجربات کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ بچوں کا اس کردار اور سائنسی طریقے سے تعارف کروایا جاسکتا ہے جو سائنس ایک معاشرے میں ادا کرتی ہے۔ جب لڑکیاں اور لڑکے یہ تجربہ کرتے ہیں کہ شمسی ڈرائیر کے ذریعے کیسے پھلوں کو خشک کیا جاسکتا ہے، یا کھاد تیار کی جاسکتی ہے، تو وہ سائنس کی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ علاقے کے مسائل کے لیے عملی حل بھی تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔

یہ بات بہت اہم ہے کہ اساتذہ کی حیثیت سے ہم سائنس کے اہم تصورات اور ترکیبات سیکھیں تاکہ ہم روزمرہ کی سرگرمیوں کو آسانی کے ساتھ ان تصورات کے ساتھ منسلک کر سکیں اور اُن کے بارے میں بچوں کو سیکھنے میں مدد کریں۔ مثال کے طور پر، درجہ بندی سائنس کا ایک اہم تصور ہے۔ زندہ اور بے جان چیزوں کی درجہ بندی ایک اچھا نقطہ آغاز ہے - آپ عملی مثالوں کے لیے چٹانوں اور سبزیوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ بچوں کو درجہ بندی کی سمجھ بوجھ میں مدد دینے کے لیے ایک ماڈل کچھ اس طرح کا ہوسکتا ہے:

کم عمر بچوں کو درجہ بندی میں مدد دینے کے لیے اقدام:

1. میں کس چیز کی درجہ بندی کرنا چاہتا ہوں؟
2. وہ کون کون سی چیزیں مماثل ہیں، جنہیں میں ایک گروپ میں ڈال سکتا ہوں؟
3. یہ چیزیں کیسی مماثلت رکھتی ہیں؟
4. میں کون سے دیگر گروپ بنا سکتا ہوں؟ ہر گروپ میں موجود چیزیں کیسے یکساں ہوسکتی ہیں؟
5. کیا اب ہر چیز ایک گروپ میں سموسکتی ہیں؟
6. کیا یہ بہتر ہوگا کہ کسی بھی گروپ کو تقسیم کر دیا جائے، یا ان یکجا کر دیا جائے؟
7. ایک ڈایاگرام بنا سکتا ہوں جس سے یہ پتہ چلے کہ میں نے اشیاء کی درجہ بندی کیسے کی؟

سوچنے اور جاننے کے دیگر طریقے:

بہت سے علاقوں اور ثقافتوں میں، لوگوں نے قدرت اور اس کے اردگرد کی دنیا کو سمجھنے کے لیے کچھ طریقے وضع کر لیے ہیں۔ سمجھ بوجھ کے ان طریقوں کو سائنسی تجربوں کی بجائے سماجی تجربات یا مشاہدات کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے۔ کچھ بچے ہوسکتا ہے پریشان ہو جائیں کہ جس انداز میں اسکول میں چیزوں کی وضاحت کی جاتی ہے ممکن ہے وہ ان کہانیوں سے مختلف ہوں جو گھر پر سنی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ممکن ہے کہ علاقے کے ارکان خاص جڑی بوٹیوں یا علاج کے دیگر ذرائع کے بارے میں جانتے ہوں، یا ممکن ہے وہ ایسی کہانیاں سنائیں جو اُن کے گرد ایک ایسی دُنیا پیدا کرنے کی وضاحت کرتی ہوں، جو اس دنیا کی نفی کرتی ہوں جو ہماری نصابی کتب میں موجود ہے۔ اس کے باوجود یہ کہانیاں علاقے کی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہیں اور ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتی رہی ہیں۔

ہمہ گیر تعلُّم کا مطلب ہے مختلف خیالات اور اُن کے ساتھ ساتھ مختلف النوع بچوں اور اُن کے طریقوں کو یکجا کرنا ہے۔ چنانچہ بچوں کو یہ سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ چیزوں یا واقعات کی وضاحت کرنے کے بہت سے مختلف طریقے ہیں اور یہ کہ ہم چوں چراں کیے بغیر مختلف وضاحتوں کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کم عمر سیکھنے والوں نے پہلے ہی کہانیوں، کہاوتوں اور یہاں تک کہ جاننے اور علاج معالجے کے خصوصی طریقوں کی جان کاری کر لی ہو۔ سائنس کو علم کی ایک مخصوص

شاخ کے طور پر سمجھنے میں مدد دینے کے لیے ہمیں، اساتذہ کی حیثیت سے، سوچ کے ان مختلف زاویوں کی قدر کرنی چاہیے۔

تکمیلی سرگرمی: سائنس اور روزمرہ زندگی

کچھ ایسے طریقے وضع کریں جن کے ذریعے یہ پتہ چل سکے کہ جو زندگی ہم گزار رہے ہیں سائنسی علم اس کو سمجھنے میں ہماری کیا مدد کرتا ہے؟ سائنسی سمجھ بوجھ کس طرح ہماری روزمرہ کی زندگی سے منسلک ہوتی ہے؟ مثال کے طور پر پانی، جو ہر شخص کی زندگی میں بے انتہا اہم ہے کے بارے میں بہت سے طریقوں سے کھوج لگائی جاسکتی ہے۔ پانی کے بارے میں تحقیق سائنسی علم کی مختلف شاخوں کو یکجا کرسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ حساب، زبان، اور سوشل سٹڈیز جیسے دیگر مضامین کے ساتھ بھی منسلک کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم پانی کو صاف کرنے کے لیے ابالتے ہیں، تو ہم چھوٹے چھوٹے ان نادیدہ جراثیموں کو مار رہے ہوتے ہیں جو سائنس دانوں کی دریافت سے پہلے نامعلوم تھے۔ جب ہم کنویں سے پانی حاصل کرنے کے لیے ہینڈ پمپ کا استعمال کرتے ہیں تو ہم خلا بنانے کے لیے لیور نامی ایک سادہ سی مشین استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ جب بادل بنتے ہیں، بجلی زمین سے ٹکراتی ہے، اور بارش ہوتی ہے، تو ہم قدرت کی طاقت کا مظاہرہ دیکھ کر رہے ہیں۔

ایک ایسا سبق تیار کریں جو سائنسی علم اور تحقیق کو روزمرہ زندگی کی تحقیقات سے منسلک کریں:

- اپنے طلباء کو پڑھانے کے لیے آپ کیا وسائل استعمال کریں گے؟
- کیا سیکھنے والوں کو کہا جائے گا کہ ایک سوال تیار کریں؟ مثال کے طور پر کیا صبح 9 بجے چھڑی کا سایہ دوپہر کے سائے سے بڑا ہوگا؟
- اپنے سوالات کو ٹیسٹ کرنے کے لیے کیا سرگرمی کر سکتے ہیں؟
- نصابی کتاب جیسے اور کون سے دیگر معلوماتی وسائل استعمال کر سکتے ہیں؟
- آپ کسی سرگرمی کے بارے میں ان کی جان کاری کی کس طرح تشخیص کر سکتے ہیں؟

موضوع	عملی جستجو	استعمال کی گئی مقامی اشیاء	روزمرہ کی زندگی سے ربط	تجزیہ کا طریقہ کار

سبق کی منصوبہ بندی اور تدریس:

عملی سائنس کے لیے محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام بچے ایک محفوظ انداز میں حصہ لے سکیں۔ سائنسی نصاب کے اندر رہتے ہوئے کچھ ایسے موضوعات پر غور کریں جو بچوں کی روزمرہ زندگی سے مطابقت رکھ سکتے ہیں۔

اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے، یہ منصوبہ بندی کرنا بہت اہم ہے کہ بچے تعلیم میں کیسے شرکت کریں گے۔ عام طور پر، اس کا انحصار ان مختلف تدریسی طریقوں پر ہوتا ہے جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ موثر تدریسی طریقہ کار کی ایک مثال یہ ہے: سوچیں، لکھیں، ساتھی سے تبادلہ خیال رکیں، پوری کلاس سے تبادلہ خیال کریں یہ طریقہ ان بچوں کی شرکت کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو کم ہمت ہیں یا جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان پر دھیان نہیں دیا گیا۔

- بچوں سے ایک کھلا سوال کریں، ایسا سوال جس میں ان سے کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کرنے یا کسی خیال کا اظہار کرنے کے لیے کہا جائے۔
- اُن سے کہیں کہ اپنے جواب کے بارے میں سوچیں (THINK)۔

- انہیں اُن کے جواب کے بارے میں کچھ نوٹس لکھنے کے لیے کہیں یعنی لکھیں (INK) (اس طریقہ کار میں مختصر نوٹس لکھنے کے لیے سلیٹ کا استعمال مناسب رہے گا)
- اُن سے کہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے ساتھ تبادلہ خیال کریں یعنی دو ساتھیوں کے درمیان تبادلہ خیال (PAIR)۔
- اُن کی گفتگو کے نتائج کا پوری کلاس میں تبادلہ خیال کرنے کے لیے رضا کاروں (لڑکیوں اور لڑکوں) کو بلائیں یعنی (SHARE)۔

یہ طریقہ کار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام بچوں کو جواب دینے اور ان کے خیالات/ جوابات پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔ آپ اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ کیا میری کلاس میں کچھ بچے ایسے ہیں جو میرے سوال کا جواب دینے کے لیے سب سے پہلے اپنا ہاتھ کھڑا کرتے ہیں، اس میں یہ مسئلہ ہے کہ جیسے ہی یہ بچے آپ کو جواب دینے کے لیے ہاتھ کھڑے کرتے ہیں، باقی بچے سوچنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اُنہیں اپنے جواب کی تیاری کے لیے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے یا وہ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ باقی بچے جواب دے دیں گے۔ علاوہ ازیں کچھ بچے، بات کرتے ہوئے گھبراتے ہیں، خاص طور پر جب ان کی زبان استعمال نہ کی جائے، بسا اوقات جس طرح ٹیچر پوچھتے ہیں لڑکیاں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو سوال اچھی طرح سمجھنے اور جواب دینے میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اوپر پیش کیے گئے تدریسی طریقہ کار میں جوڑوں میں کام تمام بچوں کو درست ذخیرہ الفاظ کے استعمال کی مشق کرنے اور ایک دوسرے سے اظہار رائے کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ تبادلہ خیال اُن میں حوصلہ پیدا کرتا ہے اور اُنہیں آپ کے یا اپنی کلاس کے ساتھیوں کے جواب دینے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

سائنس اور روزمرّہ زندگی میں ربط پیدا کرنا

سائنس کا روزمرہ زندگی سے ربط پیدا کرنا بچوں کے لیے زیادہ بامعنی بنا دیتا ہے، اور یہ ہمیں بھی اپنے اسباق کی منصوبہ بندی اور اپنی کلاسیں ترتیب دینے میں مدد کرتا ہے۔ اِس کام کو کرنے کا ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ اِس کا آغاز KWLH کے طریقے کار سے شروع کیا جائے جو بچے پہلے سے جانتے ہیں:۔

K	W	L	H

K = K کا مطلب ہے کہ طالب علموں کو وہ یاد دلانے کی کوشش کرنا جو وہ کسی مضمون کے متعلق جانتے ہیں یعنی KNOW۔

W W کا مطلب ہے کہ طالب علموں کو وہ کچھ پہچاننے میں مدد دینا جو وہ جاننا چاہتے ہیں یعنی WANT۔

L = L کا مطلب ہے کہ طالب علموں کی وہ کچھ پہچاننے میں مدد کرنا جو اُنھوں نے پڑھنے اور کسی سرگرمی کے کرنے کے دوران سیکھا یعنی LEARNED .

H = H کا مطلب ہے کہ وہ کیسے زیادہ سیکھ سکتے ہیں یعنی HOW۔

تعلُّم دوست زبان کی مہارتیں:

زبان کی مہارتیں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں کیوں کہ یہ تمام دیگر مضامین سیکھنے میں بچوں کی صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہیں۔ مقصد تعلیم اسی وقت ممکن ہوگا جب وہ زبان جس میں پڑھایا جا رہا ہے وہ بھی بامقصد ہو۔ کبھی کبھار مقامی زبان استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام بچوں کی معلومات تک رسائی ممکن ہو سکے، وہ اپنے خیالات ایک دوسرے کو منتقل کر سکیں اور انہیں ایک بامقصد انداز میں سمجھ سکیں۔

بات کرنا، سننا، پڑھنا اور لکھنا وہ مہارتیں ہیں جنہیں استعمال کرنے اور یک جا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچے زبان کی ہر طرح کی صلاحیت

(لکھنا، پڑھنا، سمجھنا) پیدا کر سکیں۔ دو درج ذیل اقدام آپ کی مدد کر سکتے ہیں:

- سننے اور پڑھنے کے مواقع پیدا کرنا، کیوں کہ سیکھنے والے معلومات کو سمجھتے ہیں اور ان دونوں طریقوں کے ذریعے اپنی سمجھ بوجھ کو بڑھاتے ہیں۔
- جوڑوں اور چھوٹے گروپوں میں کام کرنے سے سننے اور اظہار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بچوں سے کہیں کہ وہ چھوٹے چھوٹے ڈرامے منعقد کریں۔ یہ سرگرمی اُن کو اپنی زبان میں اظہار رائے میں مدد دیتی ہے اور وہ کہانی کو ترتیب دینے کے بارے میں سیکھ جاتے ہیں۔ (یعنی پہلے یہ ہوا، پھر یہ ہوا، اور آخر میں یہ ہوا)

آپ کلاس کو اونچی آواز میں کہانی پڑھ کر سنانے سے بھی سننے کے مواقع پیدا کر سکتے ہیں، یا علاقے کے افراد کو اپنی کلاس میں آنے کی دعوت دے سکتے ہیں تاکہ وہ اپنے کام اپنی زندگی یا اپنے علاقے کی تاریخ کے بارے میں کلاس کو بتائیں؛ اُن کے پاس اکثر سنانے کے لیے بہت سی کہانیاں اور یہ کہانیاں سنانے کے لیے بہت سا وقت ہوتا ہے۔ جب لوگوں کو دعوت دیں تو انہیں بلائے جانے کا مقصد بتا دیں تاکہ وہ تیار ہو کر آئیں۔ سماجی مہارتیں پیدا کرنے میں لڑکیوں اور لڑکوں کی مدد کریں۔ آنے والے کو کیسے خوش آمدید کہیں؟ ایسے مہمان کو ہم کیسے خوش آمدید کہیں گے جسے ہم نہیں جانتے؟ ہم ایک بزرگ شخصیت سے کس طرح بات چیت کریں گے؟ مہمان کو کہاں بٹھایا جائے گا؟ ہم اُس کا شکریہ کس طرح ادا کریں گے جس نے ہماری مدد کی؟ گفت وشنید اور سماجی مہارتوں کی مشق کرنے کے یہ اچھے طریقے ہیں۔

پڑھنے کا انداز نظر:

بہت سے والدین اپنے بچوں کے پڑھنا سیکھنے کے بارے میں پریشان ہوتے ہیں۔ یہ بے چینی بسا اوقات بچوں پر دباؤ کا باعث بنتی ہے اور سیکھنے کا عمل پُر لطف ہونے کی بجائے ایک سزا بن سکتا ہے۔ پڑھنا ایک پیچیدہ کام ہے اور بچوں کو پڑھنا سکھانے میں مدد کرنے کے بہت سے مختلف انداز ہیں۔ دو انداز جن کا اکثر موازنہ اور فرق محسوس کیا جاتا ہے وہ ''الفاظ کی صوتی ترجمانی'' (Phonics) کا انداز اور ''مکمل زبان'' (whole language) کا انداز ہیں۔

الفاظ کی ''صوتی ترجمانی'' کا اندازِ نظر یہ ہے کہ لکھے ہوئے لفظ کو توڑ کر الگ الگ حروف میں لکھیں اور پھر ان حروف کی الگ الگ آواز کا ہر لکھے ہوئے حرف سے موازنہ کریں، پھر ان کو آپس میں ملا کر یکجا کر لیں اور لفظ بنائیں۔

''مکمل زبان'' کا انداز نظر یہ ہے کہ یہ مکمل لفظ اور بولے جانے والے لفظ کو معنی پہناتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ لفظ کو سیاق وسباق کے ساتھ کیسے استعمال کیا گیا ہے، یہ ممکن ہے کہ لفظ کو ایک چھوٹے فقرے میں پیش کیا جائے جیسے کہ ''ایک نیلے رنگ کی گیند.....''۔

چونکہ مختلف قسم کے سیکھنے والے مختلف انداز میں پڑھنا سیکھتے ہیں، اس لیے دونوں انداز نظر کو استعمال کرنا چاہیئے۔ مختلف سیکھنے والوں کو پڑھنا سکھانے کے لیے، سکھانے کے مختلف انداز اور پس منظر استعمال کریں:

- مختلف انداز نظر استعمال کریں؛
- مہارتوں کو کبھی بھی معنی سے الگ نہ کریں؛
- یاد رکھیں کہ پڑھنے والے پڑھنا اور لکھنا اس لیے سیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بات دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں؛
- جان لیں کہ پڑھنا سیکھنے کا عمل ایک ایسے ماحول میں کیا جاتا ہے جہاں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا جذبہ ہو اور بچے اپنے اور زبان کے بارے میں مثبت رویے اپناتے ہوں؛ اور
- چھوٹے بچوں کے سامنے روزانہ پڑھیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ وہ علم اور تفریح کے لیے کچھ سیکھ رہے ہیں اور یہ بھی پتہ چلے کہ آپ بھی اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

پڑھنے میں مدد دینے کے دیگر انداز:

بچوں کے پڑھنے کے لیے موزوں کتابیں اور مضامین ہونے چاہئیں اور یہ پڑھنے لکھنے کی مخصوص جگہوں پر ہونی چاہئیں ہیں۔ اگر کتابیں مہیا نہیں ہیں،

تو آپ مقامی کہانیوں اور لوک داستانوں کی مدد سے پڑھانے کے لیے خود کتابیں تخلیق کر سکتے ہیں۔ (آپ طالب علموں کے گروپوں کو پڑھ کر سنانے کے لیے ''بڑی کتابیں'' بنا سکتے ہیں)۔ دیگر تجاویز درج ذیل ہیں۔

- چھوٹے بچوں کو اپنے اردگرد کی دنیا کے مشاہدات، ان کی زندگی کے واقعات، جیسا کہ چھٹیاں اور اُن کے خاندان کی تقریبات کے بارے میں کہانیاں سنانے کی دعوت دیں۔ اس طرح وہ کہانی میں واقعات کو ترتیب دینا اور کہانی کا مقصد اور ترتیب دینا سیکھ جائیں گے اور پڑھنے والوں کو سامنے رکھ کر زبان کی قسم بدلنے کی ضرورت کے بارے میں سیکھ جائیں گے۔ اگر انہیں لکھنے میں کوئی مشکل درپیش ہے تو کوئی اور (جیسا کہ ایک بڑی عمر کا بچہ یا والدین میں سے کوئی ایک) بچے کی سنائی ہوئی کہانی کو لکھ سکتا ہے، بچہ پھر اپنی کہانی کی خود وضاحت کر سکے گا۔
- کلاس میں ''پڑھنے اور لکھنے'' کا ماحول پیدا کریں۔ اس مقصد کے لیے حروف تہجی کے چارٹ، تصاویر، الفاظ کی فہرست، کہانیوں اور اسباق سے حاصل ہونے والی دیگر معلومات، اور بچوں کے اپنے کیے ہوئے کام کو کلاس میں آویزاں کریں۔ آپ کمرے کے اندر موجود دیگر اشیاء پر لیبل بھی چسپاں کر سکتے ہیں۔ اگر دیوار پر تھوڑی بہت جگہ موجود ہو تو آپ کمرے کے قریب خطوط، الفاظ اور تصاویر کو ٹانک سکتے ہیں۔ اگر کوئی مقامی اخبار موجود ہے تو زبان کے مختلف استعمال کو ظاہر کرنے کے لیے، اس کی شہ سرخیوں، مضامین اور تصاویر کی بھی نمائش کی جا سکتی ہے۔
- دوسرے مضامین میں زبان کی مشق کو پروان چڑھائیں۔ مثال کے طور پر جب بچے لکھنے کی مہارتیں حاصل کر لیں، تو وہ سائنس کی کلاس کے لیے کیڑے مکوڑوں یا پودوں، یا پینے کے صاف پانی کے وسائل لکھ کر بیان کر سکتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ وہ حساب میں ایک دوسرے کے لیے مشکلات پر کہانی لکھیں یا اس پہ لکھیں کہ اُنہوں نے سائنسی سوالات کو کیسے حل کیا۔
- چھوٹے گروپوں میں گفتگو اور کلاس کی کہانیوں کی ڈرامائی تشکیل کے ذریعے پرانے سیکھنے والوں کو ان کی اپنی زبان میں تجاویز تیار کرنے کا موقع دیں اور اُن کی رہنمائی کریں۔ اسکول کے حالات پر رول پلے کرنے یا دھکا نے جیسے سماجی مسائل پر مرکوز پتلیوں کے تماشے کرنے سے بچے اپنے اچھے جذبات کی نشوونما کر سکیں گے اور وہ مشکل مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- تمام سیکھنے والوں کو لکھنے، اپنی لکھی ہوئی باتوں کو پڑھ کر ایک دوسرے کو سنانے اور ان کی لکھائی کے بارے میں بات چیت کرنے کا موقع فراہم کریں۔ تمام لکھنے والے جب کام کر رہے ہوں تو اپنا کام آپ کو اور دوسروں کو پڑھ کر سنانے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ''لکھنے والے جوڑوں'' میں کام کرنے سے تجاویز کو استعمال کرنے کی کوشش اور یہ طے کرنے میں کہ کون سا ذخیرہ الفاظ استعمال کیا جائے، مدد مل سکتی ہے۔ وہ بچے جنہوں نے لکھنا شروع کیا، وہ اپنے ساتھیوں کی تصحیح سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، کیوں کہ یہ گروپ ان کے کام کو پڑھ کر سنانے، تعمیری تنقید کا تبادلہ، اور نظر ثانی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔

لکھائی کی تدریس کے لیے اشارات:

لکھائی کی تدریس بہت اہم ہے، اور یہ کام بہت مشکل بھی ہے۔ اگر آپ سیکھنے والوں کو اکثر لکھنے، اپنے لکھے ہوئے کو دہرانے اور اسے مزید بہتر بنانے کا موقع دیتے ہیں تو آپ کامیاب لکھائی کی بنیاد کی تعمیر کر رہے ہیں۔ سب سے بڑھ کر لکھائی کو مفید بنایا جائے۔ کم عمر لکھنے والے، اِن موضوعات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں جو اِن کے لیے اہم ہیں۔ اس میں اِن کے خاندان، علاقے کے لوگوں میں منعقد کی جانے والی خصوصی تقریبات، سماجی تعلیمات اور دیگر موضوعات شامل ہو سکتے ہیں۔

بچوں کی لکھائی کے لیے ایک مخصوص مقصد اور پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔ بچے اکثر صرف استاد کے لیے لکھتے ہیں، پھر بھی ہم زندگی میں بہت سی مختلف اقسام کے لوگوں کے لیے لکھتے ہیں۔ ہمیں کسی مقصد یا لوگوں کی موزونیت کے اعتبار سے اپنی لکھائی کے انداز بدلنے کی ضرورت ہے، مثال کے طور پر ایک فہرست، ایک خط یا اپنے لیے ایک نوٹ یا ایک پوسٹر یا ایک کہانی، چھوٹے بچوں کے لیے یہی ایک بامقصد لکھائی ہے۔

کچھ مزید اشارات یہ ہیں:

1. نوعمر لکھنے والوں کو غلطی کی پرواہ کیے بغیر آزادی سے لکھنے کی دعوت دیں۔ وہ بچے جنہوں نے ابھی حال ہی میں لکھنا سیکھا ہے، اُنہیں زبان اور خیالات کا اظہار کرنے دیں چاہے وہ غلط سلط ہجے اور عجیب وغریب اعراب کا استعمال کر رہے ہوں اور خیالی یا سوچ سمجھ کر کیے گیے ہجے کا استعمال لکھائی کی نشوونما کا عام حصّہ ہے۔ بچہ ''سن رہا'' ہے اور یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ لفظ کس طرح لگنا چاہیئے۔ اُنہیں پہلے اپنی حکمت عملی استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے طور پر ہجے کرنے کی کوشش کریں اور اِس کے ساتھ ساتھ اُنہیں یہ بھی سیکھنا چاہیئے کہ چیزوں کو کیسے یاد کریں اور لغت (ڈکشنری) کا استعمال کیسے کریں۔
2. الفاظ کو کسی نہ کسی تناظر میں سیکھنا چاہیئے، چاہے اس لفظ کی تصویر ہو، جیسا کہ ایک ''گھر یا گیند''، یا پھر لفظ کو فقروں میں استعمال کرتے ہوئے، جیسے ''پیلا گھر''، ''جامنی گیند''۔
3. آپ بچوں کو بہت سے انداز میں ہجے کرنا سکھا سکتے ہیں، جیسا کہ اونچی آواز میں ہجے کرنا، ہجے کرنے کے کھیل، اور معمے وغیرہ۔ تاہم جب وہ لکھیں اور درست ہجے اور اعراب کے بارے میں زیادہ سوچنے لگیں تو اُنہیں زبان کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے میں مشکل ہو سکتی ہے۔ ہجے درست کرنے کی بجائے، آپ کو مشاہدہ کرنا اور بچوں کے مسائل کو لکھ لینا چاہیئے تاکہ ان کی مشکل کی تشخیص ہو سکے اور اس سلسلے میں اُن کی مدد کی جا سکے۔ جیسے کہ اسمِ صفت (objective) کو کس طرح مؤثر طریقوں سے استعمال کیا جائے یا بامعنی مماثلت (analogy) پیدا کی جا سکے۔

لکھائی کا مقصد کسی تخیل کو موثر انداز میں دوسرے تک پہنچانا ہے تاکہ وہ ہر کسی کی سمجھ میں آ جائے۔ لکھائی کے اساتذہ کے لیے مرکزی اصول یہ ہونا چاہیئے کہ وہ بامعنی گفت وشنید کے لیے مواقع پیدا کریں۔ ایسے مواقع پیدا کرنے کے کچھ انداز درج ذیل ہیں:۔

- نوعمر سیکھنے والوں کو اپنی داستانیں کسی ''کاتب'' کو با آواز بلند لکھوانے کی دعوت دیں۔ یہ ''کاتب'' آپ خود، استاد یا علاقے کے لوگوں میں سے کوئی رضا کار، یا ایک پرانا طالب علم بھی ہو سکتا ہے۔ (سیکھنے والے کو یاد دلائیں کہ وہ تحمل سے کام لیں اور آہستہ آہستہ بولیں تاکہ لکھنے والا فرد آسانی سے لکھ سکے)۔ نوعمر داستان گو پھر اپنی کہانیوں کو مثالوں سے واضح کر سکتے ہیں۔ یہ مشق بولنے اور لکھنے کے درمیان ایک پل کا کام کرتی ہے۔ یہ ایک ایسی سرگرمی بھی ہے جسے ہم بصارت والے بچوں کو بصارت سے محروم بچوں کے جاننے میں مدد دینے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- نوعمر سیکھنے والوں سے کہیں کہ وہ اپنی زندگی اور تجربات کے بارے میں لکھیں۔ چاہے یہ ان کے دادا، دادی کے گھر جانے سے متعلق ہو یا کلاس سے باہر کسی اور تجربے کے بارے میں، نوعمر لکھنے والے جب کسی ایسی چیز کے بارے میں لکھتے ہیں جس کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتے ہوں، تو وہ بہترین لکھتے ہیں۔
- چھوٹے چھوٹے وقفوں میں لکھنے کے لیے کہیں۔ 8 یا 9 سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے پنسل یا چاک کو پکڑے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، اُس وقت جب کہ وہ اِس بات پہ بھی توجہ دے رہے ہوں کہ اپنی بات کیسے دوسروں تک پہنچائی جائے۔ حروف بنانا، اور اس پیغام پر توجہ قائم رکھنا جو وہ اس تحریر میں دینا چاہتے ہیں، بہت تھکا دینے والا کام ہے۔ مسلسل اور چھوٹے چھوٹے وقفوں میں لکھنا، زیادہ دیر تک لکھنے کی کوشش کرنے کے مقابلے میں زیادہ موثر ہوتا ہے۔
- نوعمر لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ جرائد یا ڈائریاں اپنے پاس رکھیں۔ تاکہ وہ اپنے خیالات اِن میں درج کر سکیں۔ روزنامچہ لکھنا بہت اہم ہے کیوں کہ یہ عوامی نہیں۔ لکھنے والے کے لیے آزادانہ لکھنے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔ اِس وجہ سے، اگر آپ اُن روزنامچوں کو جمع کرنے اور ان پر تبصرہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں تو آپ کو چاہیئے کہ اس بارے میں طالب علموں کو پہلے سے بتا دیں۔
- لکھنے والوں کو یہ موقع فراہم کریں کہ وہ اپنے لکھے ہوئے پر نظر ثانی کر لیں۔ پیشہ ورانہ لکھنے والے 85 فی صد وقت اپنے ابتدائی مسودے پر

نظر ثانی میں صرف کر سکتے ہیں، لیکن کلاس کے لکھنے کے کام میں یہ بات اہم ہے کہ طالب علموں کو آزادی سے، اپنے الفاظ میں لکھنے دیں۔ اُنہیں چاہئے کہ وہ اپنے تمام خیالات کو ایک ہی موضوع میں سمونے کی کوشش کریں۔ (8 یا 9 سال کی عمر سے زائد طالب علموں کے لیے اپنے مسودہ پر نظر ثانی کرنا زیادہ اہم ہے جنہوں نے اپنے اظہار کے لیے زیادہ فطری انداز میں لکھنا شروع کر دیا ہے)۔ اُن کے خیالات اور کہانی کی ترتیب پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ انہیں دکھائیں کہ لغت کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے تاکہ وہ یہ سیکھ سکیں کہ ہجے جاننے والے ایک ساتھی کی مدد سے وہ کس طرح اپنے ہجے درست کریں۔

- ہر قسم کی تخلیقی لکھائی کے لیے مواقع فراہم کریں۔ جب پرانے لکھنے والے یہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے حساب کے مسئلے کا کس طرح سامنا کیا، موسم نے کس طرح ان کے خاندان کے ارکان کی زندگی کو متاثر کیا، یا ان اشیاء اور کارروائی کے بارے میں جن کا سامنا وہ سائنس پڑھتے ہوئے کرتے ہیں، تو وہ لکھائی کو ایک مؤثر معاونت کی حیثیت سے استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔
- لکھائی کو بامعنی بنانے کے لیے اسے شائع کروائیں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کی لکھائی کو کلاس کی دیواروں پر ''شائع'' کیا جا سکتا ہے یا انہیں سادہ سی کتابوں کی شکل دی جا سکتی ہے۔ اِس تحریر میں دی گئی معلومات کا دوسری کلاسوں میں سیکھنے والوں، خاندانوں اور علاقے کے لوگوں اور دوستوں سے بھی تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ جب سیکھنے والے کسی علاقے کے قائد یا کسی مہمان کو خطوط لکھتے ہیں، چاہے کوئی سوال ہی پوچھنے، رائے دینے یا اُن کے دورے پر اُن کا شکریہ ادا کرنے کے لیے، تو انہیں اِن چیزوں کے بارے میں لکھنے کا موقع حاصل ہوتا ہے جو اُن کے لیے اہم ہیں اور جن کا کوئی حقیقی مقصد ہوتا ہے۔

ماحاصلِ سرگرمی : زبان کی بامقصد تدریس

اپنے موجودہ تدریسی طریقوں اور اپنے بچوں کے بارے میں سوچیں:۔

- زبان کے استعمال کے کون سے انداز آپ کی کلاسوں میں کم سے کم توجہ حاصل کرتے ہیں؟ آپ اس صورت حال کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں؟
- کیا آپ بچوں کو جوڑوں میں بات چیت کرنے اور چار چار کی ٹولیوں میں تبادلہ خیال کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں؟
- آپ کس طرح تعلّم اور زبان کے استعمال کو زیادہ دلچسپ، مناسب، اور بامقصد بنا سکتے ہیں؟

بنگلہ دیش کی ایک این جی او ''بہتر زندگی کے لیے کام کرنا'' (Working for better life) (WBL) اسکول کی سطح پر طالب علموں کے لیے ان مسائل پر مباحثوں کا اہتمام کرتی ہے (پرائمری اسکول کی اعلیٰ جماعتوں میں) جنہیں بچے اہم سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں۔ وہ یہ سیکھتے ہیں کہ مباحثہ کیسے کیا جاتا ہے، وہ مسائل کی نشان دہی کرتے ہیں، ان کے بارے میں لکھتے ہیں (یا اشکال یا پوسٹر بناتے ہیں) اور ان کے بارے میں اپنے اسکول کے دیگر بچوں کو بتاتے ہیں۔ کبھی کبھار والدین بھی ان مباحثوں میں حصہ لیتے ہیں یا اساتذہ یا اسکول آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مباحثہ کرتے ہیں۔ طالب علموں کے ایک گروپ نے یہ کامیابی حاصل کی کہ انہوں نے اساتذہ کو اسکول اور کلاس میں سگریٹ نوشی سے روک دیا۔

معاونت: 4.4

ہم نے کیا سیکھا؟

سیکھنے اور سیکھنے والوں کے بارے میں جاننا

- تمام بچے سیکھ سکتے ہیں، مگر وہ مختلف انداز اور مختلف رفتار سے سیکھتے ہیں۔
- اساتذہ کی حیثیت سے ہمیں بچوں کو سیکھنے کے مختلف مواقع اور تجربات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔
- بچے نئی معلومات کو پہلے سے حاصل معلومات سے جوڑتے ہوئے سیکھتے ہیں۔ اسے ذہنی تعمیر کا نام دیا جاتا ہے۔
- ہمیں والدین اور دیگر سرپرستوں کی مدد بھی کرنی ہے تاکہ وہ بچوں کی پڑھائی پر توجہ دیں۔ بچے یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کلاس میں سیکھتے ہیں، اُس کی گھریلو زندگی سے کیسے مطابقت کریں، اسی طرح وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جو کچھ گھر میں سیکھتے ہیں، اُس سے کیسے مطابقت کریں۔
- مل جل کر بات چیت کرنے اور سوالات کرنے (سماجی میل جول) سے تعلّم میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اِس لیے اچھی طرح منظم اور چھوٹے جوڑوں اور چھوٹے گروپ میں کام کرنا بے حد اہم ہے

بچوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے کہ بچے اچھی طرح کیسے سیکھ سکتے ہیں، ہم نے بچوں کی تعلیم میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیا۔ اِن میں ایک بڑی رکاوٹ عزت نفس میں کمی ہے۔ عزت نفس میں کمی نہ صرف بچوں کے سیکھنے کے جذبے کو کم کرتی ہے بلکہ بچوں کی ذہنی اور سماجی نشوونما پر تباہ کن اثرات مرتب کرسکتی ہے۔ عزت نفس کو تعلیم کے بہتر ماحول کے ذریعے فروغ دیا جاسکتا ہے، ایک ایسا ماحول جس میں بچوں کی کامیابی پر اُن کی موزوں انداز میں تعریف کی جاتی ہو، جس میں باہمی تعاون اور دوستانہ گروپ بندی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہو، اور ایک ایسا ماحول جس میں بچے یہ جانتے ہوں کہ اُن کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اور اُن کی تعلیم و تربیت کی بھی حمایت کی جاتی ہے۔

کلاس میں مختلف قسم کے بچوں کے ساتھ نمٹنا:

اِس کتابچے میں ہم نے اُن طریقوں کو تلاش کیا ہے، جن کے ذریعے جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں (تعلیمی مواد) جس طرح آپ پڑھاتے ہیں اور جس طرح بچے زیادہ اچھی طریقے سے سیکھ سکتے ہیں (طریقہ کار) اور وہ ماحول جس میں بچے رہتے ہیں اور تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہیں، اِس کے حوالے سے نصاب کو تمام بچوں کے لیے قابل رسائی اور موزوں بنایا جاسکتا ہے۔ اسباق کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ اِن تینوں باتوں؛ تعلیمی مواد، طریقہ کار (مثال کے طور پر تدریسی طریقے) اور ماحول کا خیال رکھا جائے۔

ہم نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو درپیش خطرات، خاص طور پر دھمکیوں پر بھی غور کیا ہے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ:۔

- دوسروں (اساتذہ، والدین اور دیگر بچے) سے درپیش خطرات اور خوف، بچوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روک سکتے ہیں۔
- نسلی، مذہبی اور سماجی طبقات، جیسے اختلافات کو دھمکانے والے، ڈرانے دھمکانے کا جواز بنا سکتے ہیں۔
- مشاہدہ کسی بھی استاد کے لیے ایک اہم مہارت ہے اور ہمیں کھیل کے دوران اور کلاس میں بچوں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچوں کے درمیان بُرے سماجی تعلقات کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ تعلیم و تربیت کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔
- ایک مرتبہ جب اساتذہ اِن حالات کا جائزہ لے لیں تو وہ دھمکانے کے مواقع کو روکنے میں پہل کریں گے، بہ نسبت اِس کے کہ وہ ایسا ہونے کے بعد کوئی ردِعمل ظاہر کریں۔

تعصب اور امتیاز:

تعصب بچوں کی تعلیم میں ایک اور رکاوٹ ہے، ہمارے تعلیمی نصاب اور مواد میں غیر ارادی طور پر تعصب کے مواد شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ صورت حال خاص طور پر مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کے ساتھ پیش آ سکتی ہے۔

ہم نے تعصب کے خلاف نصابی کتب کا جائزہ لینے کے لیے ایک چیک لسٹ کو شامل کیا ہے۔ کیا آپ تعصب، غیر ارادی امتیاز کے خلاف اپنی نصابی کتب اور تعلیم و تدریس کے مواد کا جائزہ لینے کے قابل ہیں؟ اگر آپ کو ایسی کوئی بات نظر آ گئی تو آپ کیا کارروائی کریں گے؟ مثال کے طور پر کیا آپ نئی مثالیں فراہم کر سکتے ہیں؟

تعلیم میں مشکلات کا سامنا کرنے والے بچوں کو ایک ایسا ماحول فراہم کیا جا سکتا ہے، جہاں وہ یہ سیکھ سکیں کہ انہیں اپنی مدد آپ کیسے کرنی ہے۔ کیا آپ ایسے بچوں سے واقف ہیں جو کسی بھی وجہ سے تعلیم میں مشکل محسوس کر رہے ہوں؟ آپ اس سلسلے میں کیا کارروائی کریں گے؟ بعض بچوں کو دوسروں بچوں سے مدد اور توجہ کی ضرورت ہوگی، لیکن ہمارا مقصد ایسی تعلیمی سرگرمیاں فراہم کرنا ہے جن کے سبب انہیں مدد کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

بہت سے ممالک میں ایچ آئی وی/ایڈز کے شکار بچے، یا کسی ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والے بچے جس میں خاندان کا کوئی رکن ایچ آئی وی/ایڈز کا شکار ہو تو وہ امتیاز کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ کیا آپ اپنے ضلع میں ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں؟ کیا آپ نے دیگر اساتذہ کے ساتھ اس قسم کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا ہے؟

تعلیم سب کے لیے بامقصد بنانا:

اس کتابچے میں یہ تصور پیش کیا گیا ہے کہ تعلیم کو بچوں کے لیے کس طرح زیادہ بامقصد بنایا جا سکتا ہے۔ ہمیں تعلیم مفید بنانے کی ضرورت ہے تاکہ تمام بچے اسکول جانے کی خواہش کریں، سیکھنے کے لیے متحرک ہو سکیں، اور یقین کر لیں کہ جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں وہ اُن کے لیے مناسب اور فائدہ مند ہے۔

آپ کو اپنے مقامی علاقے کے مسائل کو نصاب اور موضوع جو آپ پڑھا رہے ہیں کے مطابق کرنا ہوگا۔ بچوں کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اور اُن کے والدین جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں، اُسے کلاس میں پیش کریں۔

بامقصد سرگرمیوں میں کلاس روم سے باہر جوڑوں اور چھوٹے گروپ میں کام کرنا شامل ہے، جہاں بچے اپنا ماحول تلاش کر سکتے ہیں اور اُسے سمجھ سکتے ہیں۔

تعلیم و تعلّم کو بامقصد بنانے کے لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ اُسے قومی نصاب کے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیا جائے۔ مقامی اساتذہ کے ساتھ مل کر یہ کام زیادہ مؤثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔

کیا آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ نصابی کتب کی مثالوں اور سرگرمیوں کا اپنے مقامی حالات سے بہتر طریقے سے تعلق پیدا کر سکیں۔ اسکول کے بنیادی مضامین؛ حساب، سائنس اور زبان ہیں۔ آپ بچوں کو ان مضامین کو پڑھنے پر آمادہ کرنے کے لیے کھیلوں کی ترقی اور کھیل کھیلنے سے کر سکتے ہیں

حساب کو حقیقی اشیاء اور روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے عام مسائل کے حل کے لیے زیادہ بامقصد بنایا جا سکتا ہے۔ یہ مسائل اسکول، گھر یا مارکیٹ کے اردگرد ناپ تول اور حساب کتاب سے متعلق ہو سکتے ہیں۔

سائنس میں ٹھوس تجربات بچوں کو سائنسی عوامل کی سمجھ بوجھ میں مدد دے سکتے ہیں۔ سائنس کی تعلیم کے دوران طالب علم اپنی مشاہداتی مہارتوں کی مشق کر سکتے ہیں، سوالات پوچھنے میں اُن کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، اور انہیں اپنے سوالات کے مختلف جوابات کی تلاش کے لیے تجربوں کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

اپنے مقامی علاقے کی تحقیق و جستجو کے ذریعے بچوں کو سائنس کے اس رول سے متعارف کرایا جائے جو وہ معاشرے میں ادا کرتی ہے، اس طرح وہ اچھے سائنسی تصورات اور مہارتیں سیکھتے ہوئے، علاقے کو درپیش مسائل کے عملی حل بھی تلاش کر سکتے ہیں۔

کیا آپ اتنا وقت حاصل کر سکتے ہیں کہ نصابی کتاب میں سے جوابات سیکھنے کے بجائے بچوں کو مسائل کی جستجو کرنے کی اجازت دے سکیں؟

ہم نے مختلف تدریسی طریقے اپنانے کے بارے میں غور کیا ہے، جیسے: ''بات چیت کریں اور اسے تحریر کر لیں'' اور ''سوچیں، لکھیں، ساتھی کے ساتھ تبادلہ

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are valuable resources for creating inclusive classrooms.

Publications

Baily D, Hawes Hand Bonati B. (1994) Child-to-Child: A Resource Book.
Part 2: The Child-to-Child Activity Sheets. London: The Child-to-Child Trust. This is an excellent resource for activities that children can undertake in terms of understanding child growth and development, nutrition, personal and community hygiene, safety, recognizing and helping those with disabilities, disease prevention, safe lifestyles and understanding children in difficult circumstances.
Council on Interracial Books for Children. (1980) Guidelines for Selecting Bias-Free Textbooks and Storybooks. New York.
O'Gara, C and Kendall N. (1996) Beyond Enrollment: A Handbook for Improving Girls' Experiences in Primary Classrooms. Washington, DC: Creative Associates International, Inc. for the ABEL 2 Project, US Agency for International Development.
Seel A and Power L. (2003) Active Learning: A Self-Training Module. Save the Children UK, London.
Sharp S and Smith PK (Eds.). (1994) Tackling Bullying in Your School: A Practical Handbook for Teachers. Routledge.
Swanson HL. (1999) Instructional components that predict treatment outcomes for students with learning disabilities: Support for a combined strategy and direct instruction model. Learning Disabilities Research and Practice, 14 (3), 129-140.
UNESCO. Guides for Special Education. Paris.
UNESCO (1993) Teacher Education Resource Pack: Special Needs in the Classroom. Paris.
UNESCO (2001) Understanding and Responding to Children's Needs in Inclusive Classrooms: A Guide for Teachers. Paris.
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education (2003) Gender in Education Network in Asia (GENIA) A Toolkit for Promoting Gender Equality in Education. Bangkok.

Web Sites

Bullying. No Way! http://www.bullyingnoway.com.au
BULLYING-the no-blame approach.
http://www .luckyduck.co.uk/ approach/NoBlame-HowItWorks.pdf
Bullying and gender. http://www.bullyingnoway.com.au/issues/gender.html
Countering discrimination.
http://www .esrnational.org/ sp/we/ end/ stereotypes. htm#prej ud i cesituations
Diversity and disability. Inclusive Education Training in Cambodia.
http://www .eenet .org.uk/key _issues/teached/ cambodia_contents.shtml
Gender in Education Network in Asia (GENIA) A Toolkit for Promoting Gender Equality in Education.
http://www.unescobkk.org/gender/gender/genianetwork.htm#toolkit
Meaningful, engaged learning. http://www.ncrel.org/sdr.s/engaged.htm
Multiple intelligences. Pathways to learning. http://www.thomasarmstrong.com/multiple_intelligences.htm.
http://www.educationalvoyage.com/mu.tiintel..html
Partnership on Sustainable Strategies for Girls' Education. http://www.girlseducation.org
UNICEF Teachers Talking about Learning. http://www.unicef.org/teachers
Working for Better Life.
http://www.workingforbetterlife.org/index.htm

خیال کریں اور کلاس کے ساتھ تبادلہ خیال کریں''۔ یہ طریقے بچوں کو اپنے خیالات کی مل جل کر تشریح کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ سمجھ بوجھ میں اضافہ کرتے ہیں اور کلاس میں شرکت کے مواقع میں اضافہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

کیا آپ سائنس اور حساب میں مختلف تدریسی طریقے استعمال کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں؟ کیا سائنس اور حساب کے تصورات سے آگہی حاصل کرنے کے لیے آپ کی کلاس میں تجربے کے لیے ایسا مواد موجود ہے جو بچے استعمال کر سکیں؟

زبان محض ایک مضمون نہیں بلکہ صلاحیتوں کا ایک ایسا سلسلہ ہے، جو بچوں کو نصاب تک رسائی حاصل کرنے، سوچنے اور سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ بچوں کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ ہر ممکن صورت حال میں باتیں کر سکیں، سُن سکیں، پڑھ سکیں، لکھ سکیں۔ ہم تمام مضامین میں یہ مہارتیں پروان چڑھا سکتے ہیں۔

کیا آپ سائنس اور ریاضی میں زبان سیکھنے کے مواقع پیدا کر کے زبان سیکھنے کو بامعنی بنا سکتے ہیں؟

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔ 2004ء

پانچواں کتابچہ

ہمہ گیر تعلّم دوست کلاس کا انتظام وانصرام کرنا



unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اوران ہی مسائل سے دوچار ہے جو سب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔ تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیم ''سب کے لئے'' (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔ تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم و تعلم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔ یونیسکو کی تیار کردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔ حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنا دیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کر سکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں ممد و معاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کر رہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

یہ کتابچہ مختلف قسم کی کلاسوں کے انتظام وانصرام کے لیے آپ کو عملی تجاویز فراہم کرے گا۔ یہ کتابچہ یہ بھی بتائے گا کہ مؤثر تدریس اور تعلّم کی منصوبہ بندی کیسے کی جائے۔ وسائل کو کس طرح مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے۔ مختلف النوع بچوں کی کلاس میں گروپ ورک کا کیسے انتظام کیا جائے اور یہ بھی کہ کس طرح طلبہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے اور اپنے آپ کا بھی۔

معاونات: (Tools)

5.1 تعلیم اور تعلّم کے لیے منصوبہ بندی:

- ☆ کلاس کے معمولات
- ☆ بچوں کی ذمہ داریاں
- ☆ سبق کی منصوبہ بندی

5.2 دستیاب وسائل کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا:

- ☆ حقیقی گنجائش
- ☆ گوشہ تعلّم یا تعلیمی گوشے
- ☆ نمائش کی جگہیں
- ☆ کلاس لائبریری

5.3 گروپ ورک کا انتظام اور باہمی تعاون سے سیکھنا:

- ☆ گروپ ورک کے اندازِ نظر (approaches to Group work)
- ☆ کلاس کے مختلف گروپس کو استعمال کرنا
- ☆ باہمی تعاون کے ذریعے سیکھنا
- ☆ تعلّم کے لیے باہمی تعاون کی مہارتیں
- ☆ گروپ ورک کے لیے بنیادی اصول طے کرنا
- ☆ ہم عصر تعلّم کا انتظام
- ☆ خود آموزی
- ☆ اختلاف کے لیے منصوبہ بندی
- ☆ ہمہ گیر کلاس میں رویوں پر نظر رکھنا
- ☆ فعّال اور ہمہ گیر کلاس کا انتظام وانصرام کرنا

5.4 فعّال اور قابل اعتماد جائزہ:

- ☆ جائزہ کیا ہے؟
- ☆ حاصلاتِ تعلّم
- ☆ قابل اعتماد جائزے کا اندازِ نظر اور طریقہ کار۔
- ☆ فیڈ بیک اور جائزہ
- ☆ مہارتوں اور رویوں کا جائزہ لینا
- ☆ جائزہ لینے میں کیا کیا غلطیاں ہوسکتی ہیں؟

5.5 ہم نے کیا سیکھا؟

تعلیم اور تعلّم کے لیے منصوبہ بندی

جوآن (Juan) فلپائن میں ایک ٹیچر ہے جو پہاڑوں کے درمیان واقع ایک اسکول میں کام کرتا ہے۔ اُس نے کوئی خاص تربیت حاصل نہیں کی، تاہم جب شہر سے دور جانے کو کوئی استاد تیار نہیں تھا اُس نے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کیں۔ اگرچہ وہ بچوں سے بہت محبت کرتا ہے، مگر تدریس اس کے لیے بڑا چیلنج تھی۔ اس پیشے میں بہت ساری باتیں غور طلب ہیں: کیا پڑھایا جائے، کیا مواد استعمال کیا جائے، یہ مواد کہاں سے حاصل کیا جائے، مختلف جماعت کے بچوں کی ایک بڑی کلاس کو کس طرح پڑھایا جائے، مختلف جماعتوں کے لیے اسباق کی منصوبہ بندی کیسے کی جائے، ایک استاد یہ سب کچھ کیسے کر سکتا ہے؟

بہت سے ممالک میں، اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں، اساتذہ کو اپنے کام میں چیلنج کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ہمیں بچوں کی دلچسپیوں پر ردِعمل کے قابل ہونا چاہیے، مگر ساتھ ہی ساتھ ہمیں بے حد منظم رہنے کی بھی ضرورت ہے۔ ہمارے لیے تعلیم و تعلّم کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ یہ معاونت آپ کو تعلیم و تعلّم کی منصوبہ بندی کے متعلق بہت سے خیالات سے آگاہ کرے گی، جن پر عمل کرتے ہوئے آپ موجود وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال اور اس کے علاوہ تعلیم کے لیے ایک ایسے ہمہ گیر دوست ماحول کا انتظام کرنا سیکھیں گے، جہاں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے بچے بھی ہوں گے۔

کلاس کے معمولات:

باقاعدہ کلاس روم سرگرمیاں بچوں کو جلد اور بامقصد کام کرنے کے لیے دن کی ابتدا سے ہی تیار کر دیتی ہیں۔ بچوں کو عام قواعد و ضوابط کا پابند ہونا چاہیے اور مزید بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو منظم کریں۔ مثال کے طور پر، طالب علموں کے ایک گروپ یا کمیٹی کے ذمے حاضری رجسٹر کا کام لگا دیا جائے تاکہ وہ غیر حاضریوں کے بارے میں رپورٹ تیار کر کے استاد کو پیش کریں۔

بچوں کے معمول کے کام کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ان باتوں کی وضاحت اور فیصلہ کرنا بہت اہم ہے: (i) کیا کرنا ہے؛ (ii) کس نے یہ کرنا ہے؛ (iii) یہ کب کرنا ہے؛ (iv) اس سرگرمی کو باقاعدگی سے اس طرح کرنا کیوں اہم ہے۔ کلاس کے معمول کے ذیل میں کچھ کام نیچے دیے جاتے ہیں، جو آپ بچوں سے مل کر منظم کر سکتے ہیں۔

- کسی ایک وقت میں انہیں کون سا کام کرنے کی ضرورت ہے، خاص طور پر اُن کے لیے جنہیں بہت دور سے پیدل آنے کی وجہ سے دیر ہو جاتی ہے یا اُنہیں جو ابھی کلاس شروع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔
- کس طرح کتابیں اور درسی مواد تقسیم کیا جائے، جمع کیا جائے، سٹور میں رکھا جائے اور کون ان کاموں کی ذمہ داری لے گا (شاید اس ذمہ داری کو کسی ایک بچے، لڑکے یا لڑکی، یا بچوں کی ایک ٹیم کے سپرد کر کے)
- جب انہیں ضرورت ہو اور ان کا استاد بھی موجود نہ ہو تو بچے ایک دوسرے کی مدد کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔
- جب کوئی سرگرمی ختم ہو جائے تو پھر انہیں کیا کرنا ہوگا؟
- بغیر کوئی خلل پیدا کیے، استاد کی توجہ کس طرح حاصل کی جا سکتی ہے۔
- شور و غل کے کون سے درجے قابل قبول ہیں۔
- کوئی خلل پیدا کیے بغیر، کلاس میں اِدھر اُدھر کیسے حرکت کی جا سکتی ہے۔
- کسی طرح کلاس سے باہر آنا چاہیے۔

بچوں کو ان قواعد کی تیاری میں سرگرمی سے حصہ لینا چاہیے کیوں کہ اگر وہ ان قواعد کی تیاری میں حصہ لے چکے ہوں گے تو ان کی پابندی بھی

کریں گے ۔ تاہم کچھ قواعد طے شدہ ہیں خاص کر وہ جن کا مقصد بچوں کا تحفظ ہو؛ مثال کے طور پر، وہ کب کلاس چھوڑ سکتے ہیں، یا اسکول گراؤنڈ چھوڑنے سے پہلے استاد سے کس طرح رابطہ کریں، خاص طور پر اُس وقت جب وہ اپنے والدین یا سرپرست کے علاوہ کسی اور بالغ شخص کے ساتھ جا رہے ہوں۔

بچوں کی ذمہ داریاں:

تمام بچوں کو کلاس روم کی ذمہ داریوں اور کاموں میں حصّہ لینا چاہیئے ۔ اِس طرح بچوں کو ذمہ داریوں کے متعلق پڑھاتے ہوئے آپ کلاس کو منظم کر کے خود اپنی مدد کر سکیں گے ۔ ذیل میں اِن چند ذمہ داریوں کی مثال دی جا رہی ہے جو آپ بچوں کے ذمے لگا سکتے ہیں۔

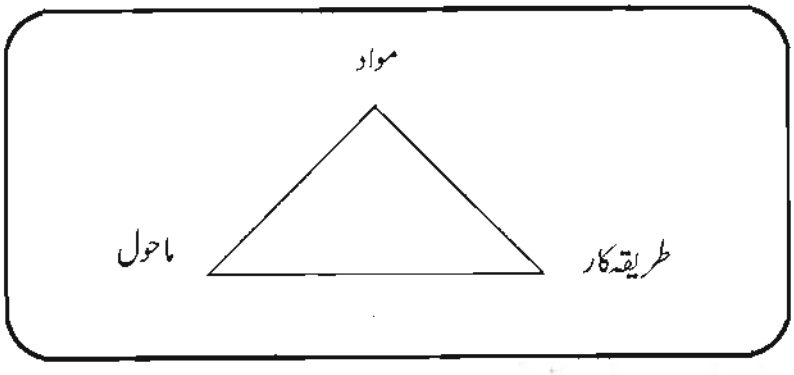
- چھوٹے بچوں کے لیے استاد یا وہ جنہیں تعلیم و تعلم میں خصوصی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔
- کوئی گروپ کا قائد یا کمیٹی کا رکن جو اِس بات کو یقینی بناتا ہو کہ تعلیم و تعلم کی سرگرمی یا معمولات مکمل ہوں اور جو سرگرمی کے اختتام پر کامیابی سے یہ آگاہ کرتا ہو کہ کیا کچھ سیکھا یا مکمل کیا جا چکا ہے۔
- صحت کمیٹی کا رکن جو اس بات کو یقینی بناتا ہو کہ ہاتھ دھونے کے لیے پانی اور صابن یا راکھ، اور پینے کے لیے صاف پانی موجود ہے۔
- حاضری رجسٹر لے جا کر حاضری چارٹ تیار کرتا ہو۔
- کلاس میں رکھے گئے ''مشورہ بکس'' سے تجاویز نکال کر اُن کا اندراج کرتا ہو۔

بچوں کی عمر اور سمجھ بوجھ کی صلاحیت کے مطابق ذمہ داریاں دیں۔ تاہم صرف ہونہار یا سب سے زیادہ ''سمجھ دار'' بچوں کو ہی حقیقی ذمہ داریاں نہیں سونپنی چاہئیں ۔ کلاس کے تمام بچوں کو اِس میں شامل کرنا چاہیے، چاہے وہ کسی صنف سے تعلق رکھتے ہوں اُن کی سیکھنے کی اہلیت کیسی ہی ہو اور اُن کا ثقافتی پس منظر جو بھی ہو۔ علاوہ ازیں ہمیں یہ خیال بھی کرنا چاہیے کہ ہم صنف سے جڑے ہوئے کام نہ لیں مثلاً لڑکیوں سے پودوں کو پانی دینا اور لڑکوں سے ڈیسک آگے پیچھے کروانا۔ بچوں کو اگر صحیح مدد دی جائے تو وہ کلاس میں نہ صرف شامل ہوں گے بلکہ کلاس کے کاموں اور معمولات سے فائدہ بھی اُٹھائیں گے۔

سبق کی منصوبہ بندی:

تعلُّم کے لیے موجود وقت کا بہترین استعمال کرنے کے لیے، اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ بے شک، اس کام کے لیے پہلے پہل تو اچھا خاصا وقت درکار ہوگا، لیکن اساتذہ کے لیے یہ بہت اہم ہے جو آگے چل کر وقت کی بچت کا سبب بھی بنے گا۔

آپ نصابی تکون کو منصوبہ بندی کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ منصوبہ بندی کے لیے آپ جو ایک دائرہ کار فریم ورک استعمال کر سکتے ہیں وہ نصابی تکون ہے۔



اِس فریم ورک میں ''مواد'' سے مراد وہ موضوعات ہیں جو قومی نصابی دستاویز میں درج ہیں تاہم ایسی کلاس جس میں مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے ہیں، یہ موضوعات بامقصد ہوں اور مقامی لوگوں کی ضروریات کے مطابق ہو۔

''طریقہ کار'' سے مراد یہ ہے کہ مواد کی تدریس کس طرح کی جارہی ہے۔ مختلف سیکھنے کے طریقوں کے مطابق، مختلف تدریسی طریقے استعمال کیے جارہے ہوں یہ کہ درس و تدریس کے لیے موجود وقت پوری طرح استعمال کیا جائے۔ (ذیل میں جوڑوں کی صورت میں تدریس کا مطالعہ کریں)۔

''ماحول'' سے مراد طبعی ماحول ہے جس میں وہ وسائل بھی شامل ہیں جو تعلیم کے گوشے میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں نفسیاتی سماجی ماحول بھی شامل ہے، مثلاً باہمی تعاون پر مشتمل گروپ سرگرمیوں کے ذریعے عزت نفس کی تعمیر۔

سرگرمیاں: سبق کا آغاز ''تعارف کے کھیل'' سے شروع کریں تاکہ شروع سال سے ہی بچوں کو ایک دوسرے کے نام یاد ہو جائیں۔ یہ سرگرمی کلاس میں یک جہتی پیدا کرنے میں مدد دے گی۔ ایک اور سرگرمی کو ''تحفہ دیں'' کا نام دیا گیا ہے۔ بچے جوڑوں میں کام کرتے ہیں، ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور سوالات پوچھتے ہیں۔ چند منٹ کے بعد، وہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھی میں کیا کیا خوبیاں پائیں اور پھر بھری کلاس میں بتاتے ہیں کہ اُن کے ساتھی میں کون کون سی ذاتی خوبیاں ہیں یا اللہ تعالیٰ نے اسے کن ''تحائف'' سے نوازا ہے۔ وہ اپنی رپورٹ کچھ اس انداز میں دے سکتے ہیں: ''میری دوست کا نام ماریا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے مزاح کی حس سے نوازا ہے۔'' ''میرے دوست کا نام گوہر ہے اور اُس میں دوسروں کی بات دھیان سے سننے کی خوبی موجود ہے''۔ اس سرگرمی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر کوئی کلاس کو کچھ نہ کچھ دے سکتا ہے اور یہ کہ ان ذاتی خوبیوں کی قدر کی جاتی ہے۔

بچے اس وقت زیادہ اچھا سیکھتے ہیں جب وہ چست اور سوچنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوں۔ وہ اس وقت بھی اچھا سیکھتے ہیں جب کلاس کی سرگرمیاں حقیقی زندگی کے تجربات اور سیاق و سباق پر مبنی ہوں تاکہ وہ اپنے علم کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کرا سکیں۔ وہ اساتذہ جو اپنے بچوں اور علاقہ سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں وہ اسباق کی منصوبہ بندی میں مقامی مثالوں کو شامل کر لیتے ہیں۔

تاہم، بدقسمتی سے بہت سے اساتذہ کی اسباق کی منصوبہ بندی کے بارے میں کبھی کوئی رہنمائی نہیں کی گئی۔ انہیں نصابی کتب پر انحصار کرنا سکھایا گیا ہے؛ کیوں کہ بعض علاقوں میں تدریسی مواد کے طور پر صرف نصابی کتاب ہی دستیاب ہے۔ معاملہ کچھ بھی ہو، انہیں یہ منصوبہ بندی لازمی کرنا پڑے گی کہ نصابی کتاب میں موجود معلومات کو کس انداز میں بچوں تک منتقل کیا جائے۔ ایک ہمہ گیر کلاس کی تشکیل کے لیے یہ منصوبہ بندی کوئی تفریح نہیں بلکہ ایک ضرورت ہے، کیوں کہ ہمارے لیے یہ لازم ہے کہ ہم مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ کم از کم ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ:

- ہم کیا پڑھا رہے ہیں ؟ (موضوعات، مواد)
- ہم یہ کیوں پڑھا رہے ہیں؟ (اہداف/ مقاصد)
- ہم یہ کس طرح پڑھائیں گے؟ (طریقے/ طریقہ کار)
- بچے پہلے سے کیا کچھ جانتے ہیں؟ (پہلے سے حاصل کردہ تعلیم اور اُس کا تجزیہ)
- بچوں کو کیا کرنا ہوگا؟ (سرگرمیاں)
- ہم سبق کو کس طرح منظم کریں گے؟ (مادی اور سماجی ماحول کے انتظام سمیت)
- کیا یہ سرگرمیاں تمام بچوں کے لیے موزوں ہوں گی؟
- کیا بچوں کو جوڑوں یا چھوٹے گروپوں میں کام کرنے کے مواقع ملیں گے؟
- بچے جو کچھ کر رہے ہیں اس کا ریکارڈ کس طرح رکھیں گے (تعلّم کے عمل کا حاصل؛ جیسے تصاویر)؟
- ہمیں کس طرح یہ معلوم ہوگا کہ بچے کچھ سیکھ رہے ہیں (فیڈ بیک اور جائزہ)؟
- اِس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے؟ (عملی کام اور مستقبل کی تشخیص)

اپنے آپ کو منظم کرنے اور اپنے اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ درج ذیل کی طرح کا ایک سادہ سا سانچہ (Matrix) استعمال کیا جائے۔ اپنے اسباق کی منصوبہ بندی میں اسے استعمال کریں؛ یہ کام صرف ایک موضوع یا ایک سبق سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سانچہ آپ کو اپنی تدریس منظم کرنے کا ایک بہتر آغاز فراہم کرے گا؛ یہ آپ کو نگرانی (monitor) کرنے کا طریقہ بھی فراہم کرے گا کہ جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے اسے بچے اچھی طرح سمجھ بھی پا رہے ہیں یا نہیں؛ اور یہ آپ کو یہ سوچنے کا موقع بھی فراہم کرے گا کہ اب مزید کیا کرنا ہے اور اپنی تدریس کو کس طرح بہتر بنانا ہے۔

اسباق کی منصوبہ بندی کا سانچہ:

موضوع	مقصد	تدریس کے طریقے	پری ٹیسٹ (Pre-test)	کلاس کا انتظام	بچوں کی سرگرمیاں	تعلم کا حاصل	فیڈ بیک	تبصرہ (عملی کام)

سبق کی منصوبہ بندی کا خاکہ:

مضمون: _____

کلاس یا تدریسی گروپ: _____

بچوں کی تعداد: _____

وقت: _____

تعلیم و تعلم کے مقاصد:

آپ کیا چاہتے ہیں کہ بچے اس سبق سے کیا سیکھیں؟ اُس علم، مہارتوں اور رویوں کے بارے میں سوچیں جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ سیکھیں۔ بھرپور توجہ کے لیے ایک سبق سے دو یا تین موضوع چنیں۔

وسائل: سبق کے لیے آپ کو کن وسائل کی ضرورت ہے؟ بچوں کو کون سے مواد کی ضرورت ہے؟ وسائل کے حصول میں بچے کیا مدد کر سکتے ہیں؟

خصوصی ضروریات کے بچے:

1) کیا گروپ میں ایسے بچے ہیں جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہے؟
2) اِن بچوں کے لیے آپ کو کس قسم کی مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہے؟
3) کیا آپ کو اُنہیں انفرادی بنیاد فراہم کرنے کی ضرورت ہے؟
4) کیا آپ کو یہ یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ اُنہیں کلاس روم میں کسی موزوں جگہ پر بٹھایا جائے (خصوصاً اگر آپ کے کلاس روم میں گنجائش سے زیادہ بچے بٹھائے گئے ہوں تو ضرورت مند بچوں کو کمرے کے اگلے حصے میں بٹھانے سے اُنہیں اضافی مدد ملتی ہے)

تعارف:

بچوں کو بتائیں کہ آپ اس سبق میں انہیں کیا سکھانا چاہتے ہیں۔ اساتذہ یہ بات سبق کے آغاز پر بورڈ پر تحریر کر سکتے ہیں۔ سوچیں کہ آپ سبق کا آغاز کس طرح کریں گے۔ جو کچھ بچے گزشتہ سبق میں سیکھ چکے ہیں، اس کا مختصر جائزہ لینا یاد رکھیں۔ بچوں کو براہ راست سوال کے ذریعے کوئی مسئلہ حل کرنے کے لیے کہنے سے سبق کا آغاز کریں یا کسی ایسی تصویر پر تبادلہ خیال کریں جو آپ کو مرکزی سرگرمیوں کی طرف لے جائے گی۔

مرکزی سرگرمیاں:

سبق کے مرکزی حصے میں آپ بچوں سے کیا کروانا چاہیں گے؟ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے ذمے لگائے گئے کام بچوں کو لازمی طور پر تعلیم و تعلم کے مقاصد کی طرف لے جا رہے ہیں۔ مختلف قسم کی سرگرمیوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں؛ مثال کے طور پر بچوں کو جوڑوں یا چھوٹے گروپوں میں کام کرنے کے لیے کہنے کی کوشش کریں۔ یہ طے کریں کہ آپ کے ذمے لگائے گئے کاموں کو کس طرح متعارف کروائیں گے اور اُن کی کس طرح وضاحت کریں گے۔

یہ طے ہے کہ جس وقت بچے اپنے ذمے لگائے گئے کسی کام کو انجام دے رہے ہوں گے تو آپ اپنا وقت کیسے گزاریں گے۔ اکثر یہ وقت اُن بچوں کی مدد کرنے کے لیے بہتر ہوتا ہے جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

حاصل کردہ نتیجہ:

سبق کے اختتام پر کسی ایسی سرگرمی یا گفتگو کا انتخاب کریں جو تعلیم و تعلم کے مقاصد حاصل کرنے میں مدد دیتی ہو۔ بچوں سے پوچھیں کہ وہ کیا کچھ سیکھ چکے ہیں۔

سبق پڑھانے کے بعد خود ما حاصلی:

اس جگہ کو آپ تیزی سے یہ تحریر کرنے کے لیے استعمال کریں کہ سبق کیسا رہا اور اگلی مرتبہ آپ اسے کیسے زیادہ بہتر کر سکیں گے۔ کیا بچوں نے مقاصد حاصل کر لیے؟ کیا تمام بچے اس سرگرمی میں شامل رہے؟ اگلی مرتبہ کیا مختلف کرنا چاہیں گے

استاد کی روزانہ سبق کی منصوبہ بندی

تاریخ:

1. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

2. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

3. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

4. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

5. تعلیم و تعلم کے مقاصد

وسائل

سبق کا ڈھانچہ

معاونت: 5.2

دستیاب وسائل کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا

کامیاب اساتذہ بچوں کی عمر، صلاحیت اور پس منظر سے قطع نظر سب کے لیے تعلّم کا ایک دلچسپ ماحول قائم رکھتے ہیں۔ اُن کی کلاس دلچسپ اور ترغیب دینے والی ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر تعلّم کا مواد نہ ہو اور فرنیچر خراب ہو، تب بھی تخلیقی خیالات سے کلاس منظم، صاف ستھری اور دلچسپ بنائی جاسکتی ہے۔ ذیل میں کچھ تصورات پیش کیے گئے ہیں!

اگر ممکن ہو، تو ڈیسک اور کرسیاں ایسی ہونی چاہیں کہ گروپ ورک کی صورت میں انہیں آسانی سے اِدھر اُدھر کیا جاسکے۔ کلاس میں ایک سے زائد تختہ سیاہ یا لکھائی کے لیے کوئی اور مناسب چیز موجود ہو۔ بچوں کے کام کی نمائش کے لیے کافی جگہ ہونی چاہیئے تاکہ وہ لوگوں کو یہ دکھانے میں فخر محسوس کریں کہ وہ کتنا اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور کچھ مخصوص مضامین کے لیے تعلّم/سرگرمی کا گوشہ یا کوئی چھوٹی لائبریری ہونا چاہیئے۔

ہمیں ایک منظم اور متحرک کلاس قائم کرنے میں مشکل پیش آسکتی ہے کیوں کہ جانور اور وحشی لوگ کلاس کی چیزوں کو آسانی سے تباہ کر سکتے ہیں۔ اس لیے نمائش کے لیے رکھی گئی اشیاء اور تعلّم کے مواد کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہمیں والدین اور علاقہ کے رہنماؤں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے۔ کچھ اشیاء کو روزانہ کسی محفوظ صندوق یا الماری میں رکھنا ہوگا۔ بچے بھی یہ ذمہ داری لے سکتے ہیں کہ وہ یہ اشیاء اپنے ساتھ گھر لے جائیں اور اگلے روز واپس اسکول لے آئیں۔

مثال کے طور پر، چاڈ کے دیہی اسکولوں میں کتابیں رکھنے کے لیے لوہے کی الماری موجود ہوسکتی ہے، کیوں کہ دیمک یا دیگر کیڑے مکوڑے بڑی آسانی سے تعلّم کے ایسے مواد کو تباہ کر دیتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں، بچوں کی کلاس کے اندر بہت سے تختہ سیاہ نظر آئیں گے وہ الگ الگ گروپ کی شکل میں بیٹھ کر اپنی منصوبہ بندی نئے خیالات پر بات چیت اور مسائل کے حل، وغیرہ کے سلسلے میں الگ الگ تختہ سیاہ استعمال کرتے ہیں۔ کچھ کلاسوں میں، ڈیسکوں اور کرسیوں کی کمی سودمند ثابت ہوتی ہے۔ جہاں موجود کھلی جگہ، جس پر مقامی طور پر تیار کردہ ایک صاف ستھرا قالین بچھا ہو، بڑی آسانی سے سائنسی تحقیق کی بجائے ڈرامے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے، اور دیگر کلاسوں میں خلل پیدا کیے بغیر آسانی سے بار بار گروپ بنائے جاسکتے ہیں۔

بھارت کی ایک بہت گنجان ریاست میں، دیوار کی نچلی سطح پر سیاہ رنگ کر دیا جاتا ہے اور بچے اسے تصاویر بنانے اور لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسکول بھارت کے ضلعی پرائمری تعلیمی پروگرام (DPEP) کے تحت تعمیر کیا گیا ہے جس کے تحت بچے چاہے وہ دور دراز کے علاقوں میں رہتے ہوں، ان کے گھر سے ایک کلومیٹر کے اندر اسکول کی فراہمی ممکن بنائی گئی ہے۔ اسکول کی عمارتوں کی تعمیر و تزئین میں خاص طور پر بچوں کے لیے تعلّم دوست عناصر کا خیال رکھا گیا ہے جیسا کہ بچوں کے لکھنے کے لیے دیواروں کی نچلی سطح کو سیاہ رنگ کرنے کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

حقیقی گنجائش: چلنے پھرنے کے لیے جگہ

ڈیسکوں اور کرسیوں کے درمیان یا فرش پر بیٹھے ہوئے بچوں کے درمیان بچوں کو آزادی سے چلنے پھرنے کے لیے جگہ ہونی چاہیے۔ بیٹھنے کے انتظامات میں تبدیلی کرتے رہیں تاکہ آپ اور بچوں کے لیے پوری کلاس یا چھوٹے گروپ ورک کے لیے بیٹھنے کے بہترین انتظامات ہوں۔

یاد رکھنے کی بات:

کیا معذور بچے آسانی سے کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں یا چل پھر سکتے ہیں؟ کیا مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے باقی تمام بچوں کے ساتھ

بیٹھے ہیں اور انہیں الگ تھلگ نہیں کیا گیا ہے؟ کیا لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے بیٹھتے ہیں یا الگ الگ؟

روشنی، حرارت اور ہوادان:

1) ڈیسک اِس طرح رکھوائیں کہ کام کرتے ہوئے بچوں کے چہرے پر سورج کی روشنی براہ راست نہ پڑے۔ یہ روشنی بچوں کے اطراف سے آنی چاہیئے۔

2) دماغ کو آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے! کلاس کے کونے بہت گندے ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کی کلاس میں ہوا کے گزر مناسب نہیں تو آپ بچوں کو کلاس سے باہر کچھ کام کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ بچوں کے بیٹھنے کی جگہ بدلتے رہیں تاکہ وہ ہمیشہ کم روشنی اور ہوا کی کمی والے کونوں میں ہی گھس کر نہ بیٹھیں۔

3) ممکن ہے کچھ بچوں کو دیکھنے اور سننے میں مشکلات کا سامنا ہو۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچوں کو اچھی طرح ٹیسٹ کر لیا گیا ہے اور انہیں بیٹھنے کی مناسب جگہ دی گئی ہے۔

گوشہء تعلم یا تعلیمی گوشے:

بچے اکثر اپنے اردگرد کی حقیقی دنیا کے بارے میں پُرتجسس ہوتے ہیں۔ سائنس اور حساب کا گوشہ (Corner) بچوں کے تجسس اور تعلیم و تربیت کی پیاس بجھا سکتا ہے۔ بچے ان تمام چیزوں کو جو انہیں اچھی لگتی ہیں جمع کر کے ترتیب سے رکھ سکتے ہیں اور جمع ہونے والی یہ چیزیں تمام بچوں کے استعمال میں لائی جا سکتی ہیں۔ ان گوشوں میں بچے بیج بو سکتے ہیں، فروٹ جمع کر سکتے ہیں، اور سیپیاں اور اس قسم کی ملنے والی دیگر چیزوں کو رکھ سکتے ہیں۔ آپ کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ اس قسم کے گوشے کہاں بنائے جا سکتے ہیں تاکہ بچے دوسروں کے کام میں خلل ڈالے بغیر کام کر سکیں۔

- سائنس اور طبیعات کے گوشے میں زندہ مچھلیاں رکھی جائیں تو وہ ایک سرگرم کلاس کے لیے بہت موزوں رہیں گی۔ تاہم بچوں کو یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ زندہ چیزوں کی دیکھ بھال کیسے کی جائے۔ اِن پر ظلم نہ کیا جائے اور انہیں مطالعے کے بعد اُن کے قدرتی ماحول میں چھوڑ دیا جائے۔
- حساب کے گوشے میں، خالی ٹین کے ڈبے (ڈھکن سمیت) اور الماری کے خانوں میں پیکیٹ رکھے جا سکتے ہیں، یہ کونے بذات خود تعلیمی مواد ہیں (جیسے کہ چیزوں کی تعداد کو نمبروں سے ملانا) یا یہ دوسرے مواد جیسے سکے اور کرنسی نوٹ رکھنے کی جگہ۔ یہ کرنسی نوٹ گتے اور کاغذ کی مدد سے بنائے جا سکتے ہیں، اور یہ رول پلے جیسی سرگرمیوں مثلاً خریداری کے لیے بازار جانے والے مناظر میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فالتو میٹریل جیسا کہ گتے، ڈوریاں، تار، ٹیپ، کپڑے کی کترنیں، پلاسٹک، وغیرہ کو مستقبل کی کسی سرگرمی میں استعمال کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

اشیاء تلاش کرنا، ان پر لیبل لگانا، اِن کی نمائش کرنا اور انہیں استعمال کرنا۔ بچوں کے اسکول، روزمرہ زندگی اور مقامی علاقہ کے لوگوں کے درمیان رابطوں کی تشکیل کرتا ہے۔ مقامی ہنرمند اور موسیقی سے لگاؤ رکھنے والے افراد اسکول آئیں اور بچوں کے سامنے اپنے فن کے متعلق بات چیت کریں، اور شاید ایک مختصر مدت کے لیے اپنے آلات اور اوزار وہاں چھوڑ جائیں تاکہ بچے ان سے اچھی طرح مانوس ہو سکیں۔ یہ الگ بات ہے کہ قیمتی اشیاء کے اس طرح چھوڑ جانے سے ان کی حفاظت کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے جس کے متعلق بہت سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔

بچوں کو کلاس اور تعلیم کے مواد کو ترتیب دینے اور منظم کرنے کی سرگرمی میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔ اس مقصد کے لیے چھوٹے گروپ اور کمیٹیاں تشکیل دی جا سکتی ہیں۔ گوشہ تعلیم بنائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ اِس طرح بچوں میں ذمہ داری اور شہریت کا احساس پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ کلاس کمیٹیاں ایک رابطہ کار اور ایک سیکرٹری پر مشتمل ہو سکتی ہیں جو باقی ماندہ پوری کلاس کو جواب دہ ہوں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں سنجیدگی سے پوری کر سکیں۔

کچھ کلاس روم اتنی بڑے نہیں ہوتے کہ اُن میں علیحدہ گوشے مختص کئے جاسکیں۔ مشرقی تیمور میں، والدین ٹوکریاں بُنتے ہیں جنہیں فرش پر رکھ دیا جاتا ہے۔ ان میں خول، سنگریزے، پتے اور کوئی بھی ایسی چیز جو سائنس اور حساب کے اسباق میں استعمال ہوسکتی ہوں، رکھ دی جاتی ہیں۔ تعلیم کے اس قسم کے مواد کے بارے میں سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ بچے ہی ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں۔

نمائش کی جگہیں:

تدریسی مواد اور بچوں کے کام میں نمائش بچوں کو اپنی تعلیم میں دلچسپی لینے اور اپنے آپ کو کلاس کا ایک حصہ تصور کرنے میں مدد دے گی۔ والدین بھی اس سرگرمی میں دلچسپی کا اظہار کریں گے اور کلاس میں کیے جانے والے کاموں کو دیکھ کر ان کے علم میں اضافہ ہوگا۔ تمام بچوں کے کام کی نمائش موزوں انداز میں کی جانی چاہیئے تاکہ ان کی منفرد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا جاسکے۔

بچے اپنے کام کی پہچان اپنے نام سے کروانا پسند کرتے ہیں کیوں کہ ایسا کرنے میں انہیں فخر محسوس ہوتا ہے۔ نمائش کے لیے رکھی گئی اشیاء کو باقاعدگی سے بدلتے رہیں تاکہ بچوں کی دلچسپی برقرار رہے اور ہر بچے کو ہر ٹرم کے دوران اپنا کوئی اچھا کام نمائش کے لیے رکھنے کا موقع ملتا رہے۔ نمائش کے لیے رکھے گئے کام کو بعد ازاں جائزہ اور عملی کام کے لیے بچوں کے اپنے ڈبے میں ڈال دیا جاتا ہے (پورٹ فولیوز (portfolio) اور پورٹ فولیو جائزہ کے بارے میں جاننے کے لیے دیکھیں معاونت: S.4)

ایک دلچسپ نمائشی بورڈ، ایک اچھا تدریسی ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے اور کلاس میں ایک خوش کن توجہ کا باعث بن سکتا ہے۔ نمائشی بورڈز بنانے کے لیے مقامی لوگوں کی مدد سے مقامی اشیاء، جیسے کھجور کے پتے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ نمائشی بورڈز بہت اہم ہیں کیوں کہ یہ آپ کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ:

- بچوں کو معلومات فراہم کریں،
- بچوں کے کام کی نمائش کریں اور ان کی عزت نفس میں اضافہ کریں،
- جو اسباق آپ پڑھا چکے ہیں ان کو دہرائیں،
- اہم سرگرمیوں کے بارے میں فیڈ بیک (معلومات) فراہم کریں، جیسا کہ گھر پر ''معلوم کرنے'' کی سرگرمی اور علاقے کے لوگوں سے پوچھ کر معلوم کرنے کا کام،
- بچوں کی مل جل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کی حمایت کرنے کی حوصلہ افزائی کریں، چاہے وہ کسی بھی پس منظر اور کسی بھی صلاحیت کے حامل ہوں، اور
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے ایک دوسرے کے کام سے کچھ سیکھ سکیں۔

اگر آپ کی کلاس میں ٹھوس دیواریں نہیں ہیں تو بچوں کے تحریر کردہ کام یا اشکال کو کلاس کے اطراف میں یا دیوار کے ساتھ ڈوریاں باندھ کر لٹکا سکتے ہیں۔ کام کو ٹیپ، سٹیپل پن یا کانٹوں کی مدد سے ڈوریوں کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے۔ ''کپڑے لٹکانے والی تار'' کو بھی زبان اور حساب کے بارے میں معلومات کی نمائش کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے (''تعلیم کا معلق گوشہ'')۔

مشرقی تیمور میں، زبان کی سرگرمیوں کو مؤثر کرنے کے لیے اساتذہ نے حروف تہجی اور تصاویر کو ایک ٹوٹی ہوئی چھتری میں لگایا تا کہ ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکیں۔ بصری امدادی اشیاء کو لٹکانے کے لیے پام اور کیلوں کے پتوں سے بنی ہوئی ڈوریاں استعمال کی گئیں۔ مقامی گوند ایک پھل سے حاصل ہو جاتی ہے۔ والدین اور دیگر سرپرستوں نے اس مقامی اشیاء کی فراہمی میں مدد کی اور اس کارروائی کے دوران انہیں تدریس اور تعلیم کے بارے میں بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اب وہ اپنے بچوں سے تعلیم کے بارے میں پہلے سے زیادہ بہتر طور پر بات کر سکتے ہیں۔

کلاس لائبریری:

بہت سے دیہی علاقوں میں لائبریری کی سہولت موجود نہیں ہوتی۔ چنانچہ بہت سی کتابوں تک بچوں کی رسائی نہیں ہو پاتی۔ گتے کا ایک ڈبہ بنا کر اور اسے سجا کر اس میں مقامی طور پر تیار کردہ کتابیں رکھ دینے سے کلاس لائبریری کا قیام عمل میں آسکتا ہے۔ جب بچے خود اپنی کتابیں تیار کر لیتے ہیں، اس سے قطع نظر کہ وہ کتنی سادہ ہیں تو وہ اپنی کہانی ''چھپی ہوئی شکل میں'' دیکھنے میں نہ صرف فخر محسوس کرتے ہیں بلکہ وہ یہ بھی سیکھ جاتے ہیں کہ کتابیں کس طرح تیار ہوتی ہیں، ان کی ترتیب اور حفاظت کس طرح کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ''میڑھی میڑھی'' کتاب جو ایک کاغذ کے ٹکڑے کو دو یا تین مرتبہ موڑ کر تیار کی گئی ہو اور جس کی تیاری میں بچے نے مثالیں (illustrations) بھی استعمال کی ہوں، صرف چند کتابوں کی موجودگی کی وجہ سے ایک قیمتی سرمائے سے کم نہیں۔

بچوں کی تیار کردہ کتابیں بہت مؤثر تدریسی مواد کا کام دے سکتی ہیں۔ بچوں کی طرف سے اپنی کتابوں میں شامل کی گئی وضاحتیں یا اشکال کسی دوسرے بچے کے سمجھنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ بچے بالغوں کی نسبت مسائل کو کسی اور انداز میں دیکھتے ہیں، وہ ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو سمجھنے میں آسان ہو؛ ٹیچر کی نسبت اہم معلومات کو کامیابی سے دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ اپنے بچوں کی تیار کردہ موثر کتابوں کو دیکھتے رہیے۔

علاوہ ازیں، کتابوں کو دوسری مہارتیں سکھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر ان بچوں کے لیے جنہیں بصارت میں مشکل پیش آتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ''کتاب'' اس طرح تیار کی جاسکتی ہے کہ اشیاء کو گوند کے ساتھ صفحات پر چپکا دیا جائے اور بچہ ان کو چھو کر یہ بتانا سیکھے کہ یہ کون سی شے ہے جیسا کہ، ایک تکون کو ایک صفحہ پر چپکا دیا گیا ہے، تا کہ بصارت سے محروم بچے یہ سیکھ سکیں کہ تکون کی شکل کس طرح محسوس ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ جو بچے اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں وہ بھی ''محسوس کی جانے والی کتابیں'' تیار کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور اپنی آنکھیں بند کر کے اس کو محسوس کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ اسی قسم کی کارروائی یہ بھی ہے کہ ایسے پوسٹر تیار کر کے نمائشی حصے میں چسپاں کیے جائیں جن میں دیکھنے کی بجائے چھونے پر انحصار کیا گیا ہو۔

کچھ ممالک میں، کلاس یا اسکول لائبریری علاقے کے لیے ایک اہم وسیلہ ہوتی ہے، خاص طور پر ایسی صورت میں جہاں بچے اپنے علاقہ میں اعداد و شمار جمع کرنے کے منصوبے کے نتائج شائع کرتے ہوں (جیسا کہ تیسرے کتابچہ میں پیش کیے گئے اسکول کمیونٹی خاکے)۔ موسم، چٹانوں، زمین، زرعی کیلنڈر، علاقہ کے نقشہ، وغیرہ کے بارے میں معلومات کو اکثر اوقات علاقے کے کارکن اور رضا کار تنظیمیں اس وقت استعمال کرتے ہیں جب انہیں علاقہ کے کے ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی کرنا ہوتی ہے۔

تکمیلی سرگرمی: وسائل کا جائزہ لینا

اپنی کلاس کے چاروں جانب ایک نظر ڈالیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس وقت کون سے وسائل موجود ہیں اور آپ اور آپ کے طالب علم اسکول ٹرم یا سال بھر کے دوران کون سے وسائل حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ بچوں سے بھی پوچھیں کہ وہ اپنی کلاس کے لیے کون سی چیزیں پسند کریں گے، اور ان کی بتائی ہوئی چیز کو درج ذیل گوشوارے میں درج کر دیں۔

کلاس کے وسائل	ہمیں یہ منصوبہ کس وقت شروع کرنا چاہیے؟	کن کن وسائل کی ضرورت ہے، اور یہ کہاں سے حاصل کیے جا سکتے ہیں؟	ہمیں کیا مدد مل سکتی ہے؟	بچے ان وسائل کا استعمال کیسے کریں گے، اور ان سے کیسے سیکھیں گے؟
بچوں کے کام کے لیے تختہ نمائش				
حساب اور سائنس کے لیے سیکھنے کا کونہ یا ٹوکری				
داستان گوئی کے لیے گوشۂ زبان، ایک چھوٹی سی لائبریری، وغیرہ				
ایک سے زیادہ تختہ سیاہ				
تعلیم و تعلم کے مواد کو ترتیب دینے کے لیے کلاس کمیٹیوں کا قیام				
بچوں کی بنائی ہوئی کتابوں یا دیگر اشیاء پر مشتمل چھوٹی کلاس لائبریری				

معاونت: 5.3

گروپ ورک کا انتظام اور باہمی تعاون سے سیکھنا

گروپ ورک کے اندازِ نظر: (Approaches to group work)

مؤثر تدریس کا مطلب تدریس اور علم کے مختلف اندازِ نظر کو یکجا کرنا ہے۔ یہ بچوں کی انفرادی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور کلاس کو جاندار، مقابلے سے بھر پور اور دوستانہ جگہ بناتا ہے۔ آپ درج ذیل چار ممکن اندازِ نظر استعمال کر سکتے ہیں:

(1) پوری کلاس کی براہ راست تدریس۔ یہ اندازِ نظر موضوعات متعارف کروانے میں خصوصاً اس وقت زیادہ اچھا کام کرتا ہے جب آپ مختلف جماعتوں اور مختلف اہلیت کے بچوں سے پوچھنے کے لیے سوالات پہلے سے تیار کر کے لائیں۔ آپ انہیں کوئی داستان سنانے یا بچوں کے ساتھ مل کر ایک کہانی تیار کرنے، کوئی گیت یا نظم لکھنے، ان کے مسائل کے حل پر مبنی کوئی کھیل کھیلنے یا کوئی سروے کرنے کے لیے کوئی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہر کلاس میں ذہنی و جسمانی نشو ونما کے مختلف مراحل سے گزرنے والے بچے موجود ہوتے ہیں، اس لیے آپ کو تدریسی مواد کو تمام جماعتوں اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کو پڑھانے کے لیے ان کو ایک موزوں سطح تک لانا ہوگا۔ تعلیم و تربیت کی سرگرمیوں میں تمام بچوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے، ممکن ہے آپ کو بچوں کے مختلف گروپوں کے ذمے مختلف کام لگانا پڑیں۔ مثال کے طور پر، ایک گروپ کو کہانی لکھنے، دوسرے کو نامکمل فقرے مکمل کرنے، اور تیسرے کو ماڈل تیار کرنے کا کام سونپ سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف نتائج کی امید رکھتے ہوئے، تمام بچوں کو ایک ہی کام کرنے کے لیے دے دیا جائے۔ (یاد رکھیں: کوئی سے دو بچے، یا بچوں کے گروپ یکساں نہیں ہوتے۔ کلاسیں بھی مختلف ہوتی ہیں)۔ جیسا کہ، ایک ہی کام کے جواب میں ایک گروپ کہانی تیار کرلے گا، دوسرا درست جملوں کی فہرست، اور تیسرا کوئی ماڈل یا پوسٹر تیار کرلے گا۔

(2) ایک گریڈ کے گروپ کی براہ راست تدریس (خاص طور پر جہاں بہت سی جماعتوں کے بچے اکٹھے ہوتے ہوں)۔ جب آپ ایک گروپ کو پڑھاتے ہیں تو دوسرے گروپ اپنا کام کرتے ہیں۔ یہاں ہم عصر جوڑوں کی صورت میں تدریس بہت کارآمد رہے گی۔ پہلے پہل تو رہنمائی کے بغیر ان گروپوں کو مہارتیں سیکھنے میں مشکل پیش آئے گی جو آپ انہیں سکھانا چاہتے ہیں، مگر مسلسل مشق اور مہارت پر مبنی خصوصی سرگرمیوں کے ذریعے وہ باہمی تعاون سے سیکھنا شروع کر دیں گے۔

(3) انفرادی تدریس اس وقت ممکن ہوتی ہے۔ جب آپ ایک اکیلے بچے کو پڑھانے کا کام کر رہے ہوں۔ یہ طریقہ کار ایک ایسے بچے کے لیے بہت مفید ہوگا جو غیر حاضریوں کی وجہ سے اپنی پڑھائی میں پیچھے رہ گیا ہو، یا وہ بچہ جسے تعلیم حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے، یا پھر وہ نیا نیا اس کلاس میں آیا ہو۔ یہ طریقہ کار ''اوسط درجے سے اوپر'' بچوں کو پڑھانے میں بھی رہنمائی کر سکتا ہے۔ سبق کے اوقات کے دوران آپ کو انفرادی تدریس میں کمی کرنے کی ضرورت پڑے گی، تاکہ آپ کلاس میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو پڑھا سکیں۔

(4) چھوٹے گروپ میں تدریس اس وقت ممکن ہوتی ہے جب آپ اپنی پوری کلاس کو چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ بہت موثر حکمت عملی ہے، لیکن اس کے لیے اچھی طرح منظم ہونے اور اچھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ تیاری کے لحاظ سے اس میں خاصا وقت صرف ہو سکتا ہے، اور بچوں کو بھی مل جل کر تیاری کرنی پڑے گی۔ تاہم، یہ مختلف کلاسوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا بہت موثر ذریعہ ہے۔

کلاس کے مختلف گروپوں کو استعمال کرنا:

آپ بچوں کو مختلف طریقوں سے گروپوں میں تقسیم کر سکتے ہیں؛ مثال کے طور پر، واحد جماعت گروپ، ملی جلی جماعتوں کا گروپ، ایک ہی صنف

کا گروپ، دونوں صنفوں کا مشترکہ گروپ، یکساں صلاحیت رکھنے والوں کا گروپ، مختلف صلاحیتیں رکھنے والوں کا گروپ، کسی خاص چیز میں دلچسپی رکھنے والوں کا گروپ، سماجی یا دوستانہ گروپ، دو تین یا چار کا گروپ۔ مختلف طریقوں اور مختلف اوقات کے حساب سے گروپ بندی کی جاتی رہے تو بچے بہت کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔

لچک دار رویہ اپنائیں۔ بچوں کو ایک سے دوسرے گروپوں میں بھیجتے رہیں۔ بچوں کو موقع دینا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کے ساتھ بیٹھیں اور کام کریں۔ اِن میں چھوٹے، بڑے اور مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے بھی ہو سکتے ہیں۔ اِس طرح اُن میں زیادہ رواداری پیدا ہوتی ہے اور اپنی کلاس کے تمام بچوں کی صلاحیتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

بچوں پر ''سُست سیکھنے والوں'' کا الزام لگانے سے پرہیز کریں۔ ممکن ہے کچھ بچے حساب میں دوسرے بچوں کے مقابلے میں سست ہوں، مگر عملی کاموں، سائنسی تجربات یا بچوں کی کتابیں تیار کرنے جیسے اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں خاص طور پر ہوشیار ہوں۔ ہمیں محتاط رویہ اپنانے کی ضرورت ہے کیوں کہ جو بچے یہ محسوس کر لیں کہ اپنے استاد کی نظر میں وہ ناکام ہیں تو وہ یہ محسوس کرنا بھی شروع کر دیتے ہیں کہ وہ واقعی ناکام ہیں۔ اس طرح وہ اسکول میں اپنی دلچسپی کھو سکتے ہیں۔ وہ اس بات پر یقین کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ ان میں کوئی بہتر کام کرنے کی صلاحیت ہی موجود نہیں ہے اور یہ سوچ کر وہ اسکول جانا چھوڑ دیتے ہیں اور پیسہ کمانے کی طرف دھیان دینا شروع کر دیتے ہیں۔

گروپ ورک میں آسانی کے لیے مواد تیار کریں۔ یاد رکھیں کہ کھیل، ورک کارڈز اور دیگر مواد میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، مگر انہیں بار بار استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اسکول کے گروپ اجلاسوں کے دوران اُن کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے یا اُن کی نقول تیار کی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیے کہ بچے ہر چیز بنانے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں جس سے آپ کا بوجھ بھی کم ہوگا اور اُنہیں بھی علم حاصل کرنے اور عزتِ نفس کو بڑھانے کا موقع مل سکے گا۔

کلاس کی ترتیب کے بارے میں غور کریں۔ مؤثر گروپ ورک کے لیے فرنیچر کو کتنے اچھے طریقے سے، اور جلد از جلد آسانی سے ترتیب دیا جا سکتا ہے؟ بچوں کو یہ سیکھنا چاہیئے کہ کسی بھی سرگرمی کے مطابق کس طرح کلاس کو نئے سرے سے ترتیب دیا جائے۔ ان سے اِس پر بات کریں کہ کلاس روم کو کس طرح سب سے بہتر ترتیب دیا جائے۔

اِس بات کو یقینی بنائیں کہ معمولات بنا لیے جائیں۔ بچوں کو اس بات کی واضح سمجھ بوجھ ہونی چاہیئے کہ وہ گروپ کی طرف کس طرح متوجہ ہوں، کس طرح اپنے کام کا آغاز کریں، اور جب وہ اپنے ذمے لگایا گیا کام مکمل کر لیں تو پھر اِس کے بعد انہیں کیا کرنا ہوگا۔ معمولات جلد سے جلد بنا لیں۔

بچوں کو گروپوں کی قیادت کرنے کی ذمہ داری سونپنی چاہیئے۔ گروپ قائدین استاد کی مدد کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، جیسے ان کی ہدایات کو آگے پہنچانا، مواد کی تقسیم، سرگرمی کے دوران گروپ کی قیادت، اور اس پوری سرگرمی کی فیڈ بیک استاد کو دینا۔

کولمبیا میں، کارکردگی کی نگرانی کے لیے کاغذ کی ایک بہت بڑی شیٹ کو دیوار پر چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ بچے اپنی سرگرمی کے خاتمے پر اس پر اپنے دستخط کرتے ہیں اور بعد میں استاد وہاں پر حاصل کردہ نمبر تحریر کر دیتا ہے۔ اس طرح استاد کے ڈیسک کے سامنے بچوں کو اپنے کام پر نمبر لگوانے کے لیے قطار میں کھڑا نہیں ہونا پڑتا، اور انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

باہمی تعلم:

باہمی تعلم اُس وقت وجود میں آتا ہے جب بچے ذمہ داری اور وسائل کا تبادلہ کرتے ہیں اور یا جب وہ مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے کام کرتے ہیں۔ باہمی تعاون کے گروپ کی مہارتیں تشکیل دینے میں وقت، مشق، اور موزوں رویّوں کی مضبوطی شامل ہوتی ہے۔ استاد ایک مددگار ماحول کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، ایک ایسا کردار جس میں بچے خطرات کا سامنا کرنے میں کوئی مشکل محسوس نہ کریں، اور ایک ایسا ماحول جس میں بچوں کی آراء کو اہمیت دی جاتی ہو۔

باہمی تعاون گروپ ورک تمام کام سیکھنے والوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے، تفریح کو فروغ دینے، کام اور اپنی جانب مثبت رویّوں کے ذریعے ان کی مدد کر سکتا ہے۔ لیکن تمام بچوں تک باہمی تعاون کے گروپ کی سرگرمیوں کے فوائد پہنچانے کے لیے انہیں بہت سی مختلف مہارتوں اور کرداروں کی تشکیل کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، بعض لڑکیوں کو اپنی گزارشات پیش کرنے کے تجربے کی ضرورت ہو سکتی ہے، اور بہت سے لڑکوں کو لکھنے (نوٹس تحریر کرنے) والوں کی حیثیت سے تجربے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ تمام بچوں کو دعوے سے کچھ کہنے اور توجہ سے سننے کی مہارتیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

ممکن ہے تمام بچے یہ نہ سیکھ سکے ہوں کہ دوسروں کے خیالات کو کس طرح اہمیت دی جاتی ہے۔ ایسی صورت حال خاص طور پر اس وقت پیش آتی ہے جب بچے ملے جلے گروپوں میں کام کرتے ہیں۔ لڑکیاں اکثر لڑکوں کے خیالات کو تسلیم کر لیتی ہیں کہ اس طرح جھگڑے سے بچا جا سکتا ہے اس کے برعکس لڑکوں میں لڑکیوں کے خیالات کو مسترد کرنے یا ان کا مذاق اڑانے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ بالکل یہی صورت حال ان بچوں کے درمیان پیش آ سکتی ہے جن کا تعلق اقلیتی گروپوں سے ہو یا جو وہ زبان نہ بول سکتے ہوں جس میں تربیت دی جا رہی ہے۔ ان میں بڑے گروپ کے بچوں کی بات اپنانے کا رجحان پایا جائے گا۔

اگر کچھ بچے تبادلہ خیال کے دوران مسلسل چھائے رہیں، تو دوسرے بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہیں ملتا غور کیجیے کہ مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے مالک بچے کس طرح اپنے خیالات کو یقین اور وثوق کے ساتھ پیش کر پائیں گے؟ ممکن ہے کہ کچھ بچوں کو شروع میں الگ الگ گروپوں (مثال کے طور پر ایک ہی صنف سے تعلق رکھنے والوں کا گروپ) میں رکھا جائے تا کہ مہارتوں اور یقین کی بہتر تشکیل ہو سکے۔ بعد میں جب وہ رابطے اور باہمی تعاون کی مہارتیں حاصل کر لیں تو ان گروپوں کو ملے جلے گروپوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

کچھ علاقوں کے لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک استاد ہی بچوں کی حقیقی تعلیم و تربیت کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ باہمی تعاون کے گروپوں میں کام کرنے کی اہمیت اور فوائد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس یقین کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بچے اس طرح جو مہارتیں حاصل کریں وہ مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے کے باوجود تمام بچوں کے لیے کارآمد ثابت ہوں۔ درس و تدریس کے طریقہ کار میں تبدیلیوں کے بارے میں والدین کو آگاہ کرنا بہت اہم ہے۔ وہ بصری آلات یا بصری کھیل بنانے میں بھی مدد کر سکتے ہیں تا کہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ استاد کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

باہمی تعاون کی مہارتیں یا مقصد سیاق و سباق میں تشکیل دی جا سکتی ہیں۔ غیر محدود اور ایسی سرگرمیاں جن میں مختلف سوچ (جیسا کہ مسائل کو حل کرنے والے کام) کی ضرورت پڑ سکتی ہے، باہمی تعاون کے گروپ کی مہارتوں کو تشکیل دینے میں موزوں ہوتی ہیں۔

تعلم کے لیے باہمی تعاون کی مہارتیں:

گروپ میں کام کرنے کا جذبہ اجاگر کرنے سے پوری کلاس کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مقابلے جو لڑکیوں کو لڑکوں سے علیحدہ کر دینے یا مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کو الگ کر دینے یا طرف داری کو آگے بڑھانے والے ہوں تو وہ تمام بچوں کی تعلیم میں مداخلت پیدا کر سکتے ہیں۔ ایک استاد کی حیثیت سے، آپ بچوں میں یہ احساس پیدا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں کہ کسی ایک کی بہتر کارکردگی ٹیم کے تمام ارکان کی کامیابی میں مدد دیتی ہے۔

سننا، بولنا اور اپنی باری لینا، مؤثر رابطے کا حصہ ہیں۔ ان مہارتوں کی باہمی تعاون گروپ ورک اور جمہوری شہریت میں ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اچھا استاد رابطے کے عمل میں یہ بات یقینی بنائے گا کہ صرف ایک بچہ یا بچوں کا ایک چھوٹا گروپ ہی تمام سوالات کا جواب نہ دیں یا پوری کارروائی میں چھائے رہیں۔

سننے میں انہماک، جس میں بچے اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ جو کچھ دوسرے کہتے ہیں انہیں سنیں اور سمجھیں، تعلیمی ماحول کا ایک بے حد اہم حصہ ہے۔ صاف گوئی، دوسروں کے حقوق میں مداخلت کیے بغیر اپنے خیالات اور جذبات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ مقامی زبان م کو کلاس میں قبول کرنا اور اس کا استعمال بھی بچوں کی شرکت میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔

مختصر یہ کہ:

- تعاون، سیکھنے والوں کو مل جل کر کام کرنے، ذمہ داریاں، اشیاء، کردار اور تعلیم و تربیت کا آپس میں تبادلہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔
- بچوں کے چھوٹے گروپ کرداروں کی تقسیم اور ذمہ داریوں کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔ کسی سائنسی سرگرمی میں ایک بچہ مختلف اشیاء کا وزن کر سکتا

ہے، جب کہ دوسرا اس کے نتائج کا ریکارڈ تیار کرسکتا ہے۔ سرگرمی کے درمیان میں بچے یہ کردار ایک دوسرے سے تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔
اگر بچوں کے گروپ نے آزادانہ انداز میں کام کرنا ہے تو تعاون کیا جانا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

- مسائل کے حل اور تبادلہ خیال سے سیکھنے والوں کو جھگڑوں کو نمٹانے اور فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بچوں کو جھگڑے نمٹانے کے طریقے سیکھنے اور ان کی مشق کرنے کی ضرورت ہے جن کی بنیاد رابطے کی اچھی مہارتوں اور تحمل والے رویوں پر ہو۔
- یہ سیکھنے کے لیے کہ کس طرح سوچا جائے! بچوں کی اس بات پر حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اہداف پر متفق ہوں، متبادلات کا جائزہ لیں، فیصلے لیں اور اُن پر کاربند رہیں اور اپنی ترجیحات کے نتائج کو تلاش کریں۔
- اِن تمام کارروائیوں کا انحصار گروپ کے جذبے، رابطے اور تعاون پر ہے۔

گروپ ورک کے لیے بنیادی اصول طے کرنا

مل جل کر کام کرنے کے لیے رہنما اصول یا بنیادی اصول (Ground rules) بچوں کے ساتھ گفت وشنید کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ یہ رہنما اصول کھلے، قابل احترام تبادلہ خیال کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں اور تمام بچوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ بنیادی اصولوں کی تیاری کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو ایک فہرست تیار کرنے کی اجازت دی جائے۔

1. دوسرے جب بات کر رہے ہوں تو اُن کی بات غور سے سنیں، ان کا احترام کریں، لیکن مکمل طور پر بات چیت میں حصّہ لیں۔
2. اپنے تجربات کی روشنی میں بات کریں (''ان'' کی بجائے ''میں'' کا استعمال کریں)۔
3. ذاتی حملوں سے پرہیز کریں؛ کسی فرد کی بجائے اپنے خیالات کو گفتگو کا موضوع بنائیں

اِس بنیادی اصول کا وضع کرنا بہت اہم ہے کہ ایک ساتھ مل کر کام کرنے کو کیسے منظم کیا جائے۔ اس طرح ہر فرد کو بولنے کا موقع ملتا ہے، اور گروپ اس مقصد کے لیے ''طلسمی مائیکروفون'' استعمال کرسکتا ہے۔ ایک خول یا پتھر ہوسکتا ہے جس کو ایک دوسرے کی جانب بڑھایا جائے اور یہ جس کے پاس جائے تو اسے اپنی باری تصور کرتے ہوئے اپنی بات کہے۔ یہ طریقہ کار کسی ایک یا دو بولنے والے افراد کی بالادستی کو ختم کرتا ہے۔
بنیادی اصولوں کا کبھی کبھار مطالعہ کرلیا کریں اور اگر وقت ملے تو بچوں سے پوچھ لیا کریں کہ آیا وہ ان میں مزید کسی بات کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

تکمیلی سرگرمی: باہمی تعاون کی مہارتوں کا تجزیہ کرنا

مل جل کر کام کرنے کے اصولوں کا جائزہ لینے کے لیے مشاہدہ بہت ضروری ہے۔ اس طریقہ کار کا تجزیہ کرنے کی کوشش کریں جو کسی مخصوص گروپ ورک کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مہارتیں	بچہ ''الف''	بچہ ''ب''	بچہ ''ج''
اچھی طرح بات سنتا ہے			
اپنی بات واضح طور پر بیان کرتا ہے			
قائدانہ کردار اپناتا ہے			
دوسروں کے ساتھ تعاون کرتا ہے			

اپنے مشاہدات کی روشنی میں آپ کچھ بچوں کو اضافی سرگرمیاں فراہم کر سکتے ہیں تا کہ وہ مخصوص اصول بنائے جاسکیں جو گروپ کے کام کے لیے ضروری ہو۔

ہم عصر تعلم کا انتظام: ہم عصروں کی تدریس

ساتھیوں کو پڑھانا، جسے ''ساتھیوں کی تدریس'' اور ''بچے سے بچے'' کی تعلیم و تربیت کا نام بھی دیتے ہیں، اس وقت عمل میں آتی ہے جب ذرا قابل اور بڑی عمر کے بچے اپنا کام ختم کر لینے کے بعد اپنے سے کم عمر بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ یا پھر بچوں کو ایک دوسرے سے سیکھنے میں مدد دینے کے لیے روزانہ ایک مخصوص وقت مقرر کیا جاسکتا ہے، جس کے دوران وہ ایک ایک کی ٹولی یا چھوٹے گروپوں میں حساب یا زبان سیکھ سکیں۔

ساتھیوں کا پڑھانا ایک کارآمد تعلیمی طریقہ کار ہے، اس سے بچوں کی انفرادی ضروریات پوری کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اِس سے مقابلے کی بجائے باہمی تعاون کے رجحان کو فروغ ملتا ہے۔ مل جل کر کام کرنے والے بچوں کے درمیان ایک دوسرے کا احترام اور سمجھ بوجھ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ 'سکھانے والا'' بچہ خود کچھ سیکھنے کے ساتھ ساتھ تدریس کے کام میں فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ عمل انہیں جو کچھ پہلے پڑھا ہے اسے پکا کرنے میں مدد دیتا ہے اور کلاس میں ذمہ دار کردار ادا کرنا ان کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب بچے ساتھی استاد سے سیکھتے ہیں تو وہ اِن میں سننے، توجہ دینے، اور جو کچھ بھی با مقصد انداز میں سکھایا جا رہا ہے اسے سمجھنے کی بہتر اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بچوں کی وضاحت اکثر وہاں کام کر جاتی ہے جہاں استاد کچھ واضح کرنے میں ناکام رہا ہو۔ بچے مسائل کو بالغوں کے مقابلے میں مختلف انداز سے دیکھتے ہیں اور وہ ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو سیکھنے والوں کے لیے زیادہ دوستانہ اور عام فہم ہوتی ہے۔

پڑھنے میں ہم عصروں کی تدریس:

پڑھنے میں ہم عصروں کی تدریس کو پڑھائی میں سُست بچوں کی مدد کے لیے یا کلاس کے تمام چھوٹے بچوں کو اضافی طور پر پڑھ کر سنانے کے مواقع دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- اِس کا تعلیمی اور سماجی دونوں اعتبار سے ''بچہ استاد'' یا ''استاذ'' یا ''بچہ سیکھنے والا'' پر ایک مثبت اثر ہوتا ہے۔
- یہ پڑھنے والوں کے لیے انفرادی مدد فراہم کرنے میں ایک بہت اچھا عملی طریقہ ثابت ہو سکتا ہے۔
- شاید اس طرح ''بچہ استاذ'' کے پڑھ کر سنانے کے انداز میں حیران کن بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔
- اس طریقہ کار کے استعمال سے چھوٹے بچوں کے وقت میں اضافہ ہو جاتا ہے جو وہ عملی طور پڑھ کر سنانے میں استعمال کرتے ہیں۔ چھوٹے اور پڑھائی میں کمزور بچے دوسرے بچوں کی غیر منقسم توجہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خود استاد کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ ہر بچے کو انفرادی طور پر اس قسم کی مدد فراہم کر سکیں۔

تاہم، ایک ساتھی ''بچہ استاذ'' کو یہ بات بڑی احتیاط سے سمجھا دی جائے کہ آپ اُس سے کیا کرانا چاہتے ہیں۔ اساتذہ کو یہ ضرور سمجھنا چاہیئے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ انہیں چھوٹے بچوں کے ساتھ پُرسکون، دوستانہ اور تعاون کے انداز میں کام کرنا چاہیئے۔ بے صبری سے اجتناب کیا جائے۔ پڑھائی میں ہم عصروں کی تدریس کی ایک مثال یہاں پیش کی جا رہی ہے۔

جوڑوں میں پڑھنے کا طریقہ کار۔ یہ طریقہ کار اِس طرح پڑھنے پر مبنی ہے کہ؛

- استاد اور شاگرد دونوں اونچی آواز میں پڑھیں یا متبادل کے طور پر شاگرد اکیلا ہی پڑھے۔
- صحیح اور آزادانہ پڑھنے کی ترویج کے لیے مثبت تنقید کریں۔

''بچہ استاد'' کو اس بات کی تربیت دی جاتی ہے:

- کتاب کو حوصلہ افزا طریقے سے متعارف کرایا جائے،
- غلطیوں کی اصلاح میں تاخیر کی جائے تاوقتیکہ شاگرد خود ہی ان کی تصحیح کر لے۔
- عبارت کے پڑھے جانے کے بعد اس پر تبادلہ خیال کرے،
- استاد کی حیثیت سے خود اپنی کارکردگی کا جائزہ لے، اور رپورٹ کارڈ اور چیک لسٹوں کو مکمل کرتے ہوئے سیکھنے والوں کی کارکردگی کو بھی دیکھے۔

یہ طریقہ کار 'مل جل کر پڑھنے' کے خیال سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ جزائر بحرالکاہل کے بہت سے اسکولوں میں 'پڑھنے کے لیے تیار' (Ready to read) کے طریقہ کار کی طرح مقبول ہو رہا ہے اس طریقہ کار میں کتابیں بڑی جسامت کی ہوتیں ہیں اور حروف جلی میں لکھی ہوئی ہیں تاکہ اُسے استاد کے ساتھ مل کر پوری کلاس پڑھ سکے بعض جزیروں کے اساتذہ نے اس طریقہ کار کی تربیت حاصل کی اور اس پر کتابیں لکھیں۔

خود آموزی:

خود آموزی اس لیے اہم ہے کہ بچوں کو استاد کے بغیر آزادانہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس طریقہ کار میں طالب علم اور استاد دونوں کو کلاس روم میں ملنے والے وقت کا بہترین استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں پر کچھ خیالات پیش کیے جا رہے ہیں جو آپ کی کلاس میں آزادانہ تعلیم و تربیت بڑھانے میں آپ کی مدد کریں گے:

- آپ بچوں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ نصابی کتاب میں سے ایک سبق کا کچھ حصہ سیکھ لیں یا پھر نئے سبق کی تیاری کر لیں۔
- وہ ایک سروے بھی کر سکتے ہیں تاکہ اُن کے پاس وہ اعداد و شمار ہوں جن پر وہ سبق کے دوران کام کریں۔
- بڑی جماعتوں کے بچوں کو نئے تصورات کی نشوونما اور نئے مواد کو متعارف کرانے کے لیے آپ عملی مشقیں حل کرنے کے لیے دے سکتے ہیں۔
- آپ ''بچے سے بچے'' کا طریقہ کار بھی استعمال کر سکتے ہیں تاکہ بچے خود منصوبہ بندی کریں اور اپنی صحت یا دیگر کسی کام کو بہتر کرنے کے لیے عملی اقدام کر سکیں اور پھر بعد میں آپ ان کے کام کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔

تدریس کے مختلف اندازِ نظر جیسا کہ ہم عصر تدریس'' اور ''خود آموزی'' کا مقصد تعلیم کو استاد کی بجائے شاگرد پر مرکوز کرنا ہوتا ہے۔ یہ بچوں کی نشوونما اور خود آموزی کی ترویج کرتی ہے اور استاد کو انفرادی بچوں اور گروپوں پر توجہ دینے کا وقت مل جاتا ہے۔

اختلاف کے لیے منصوبہ بندی (Planning for Differentiation)

اختلاف یا فرق کا مطلب کسی ایک مخصوص بچے یا بچوں کے چھوٹے گروپ کی تعلیم کی ضروریات پر توجہ دینا ہے بہ نسبت اس کے پوری کلاس کو پڑھانا جس میں سب بچے ایک جیسے ہوں۔ اس اختلاف کی حمایت میں کچھ بنیادی اصول درج کیے جا رہے ہیں۔

- اختلافی کلاس لچک دار ہوتی ہے۔ اُستاد اور بچے دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی مواد، بچوں کے گروپ ترتیب دینے کے انداز، تعلیم و تربیت کا تجزیہ کرنے کے انداز، اور کلاس کے دیگر عناصر ایسے معاونات ہیں جو کسی فرد یا پوری کلاس کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔
- اختلافی ہدایات سیکھنے والوں کی مؤثر اور مسلسل تشخیص سے آتی ہیں۔ اختلافی کلاس روم میں بچوں میں فرق متوقع ہوتا ہے۔ اس کو سراہا

جاتا ہے اور اسے ریکارڈ کیا جاتا ہے تا کہ یہ سب سبق کی منصوبہ بندی میں کام آسکے۔ یہ اصول ہمیں اس مضبوط رشتے کی یاد دلاتا ہے جو تشخیص اور ہدایات کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کی تعلیم کی ضروریات اور دلچسپیوں سے آگاہ ہوں تو انہیں زیادہ مؤثر انداز میں پڑھا سکتے ہیں۔ امتیازی کلاس میں ایک استاد ہر اس بات پر نظر رکھتا ہے جو بچہ کہتا ہے یا اُس بچے کو سمجھنے کے لیے مفید معلومات تخلیق کرتا ہے۔ اور اُس بچے کے لیے سبق کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔

- تمام بچوں کے پاس موزوں کام ہے۔ اختلافی کلاس میں استاد کا ہدف یہ ہوتا ہے کہ ہر بچہ یہ محسوس کرے کہ اسے ہر وقت کسی نہ کسی چیلنج کا سامنا ہے؛ ہر بچہ زیادہ تر وقت اپنے کام کو دلچسپ محسوس کرتا ہے۔
- اساتذہ اور بچے تعلیم و تعلم میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ استاد تعلیم و تعلم کی ضروریات کی تشخیص کرتا ہے، تعلم میں سہولت پیدا کرتا ہے، اور ایک مؤثر نصاب کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ اختلافی کلاس میں اساتذہ اپنے بچوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہیں کلاس کے بارے میں فیصلہ سازی کے عمل میں مسلسل شامل رکھتے ہیں، جس کے نتیجے میں بچے آزادانہ سیکھنے والے بن جاتے ہیں۔

کس قسم کے فرق کو ملحوظ خاطر رکھا جائے؟

- تعلیمی مواد۔ تعلیمی مواد مضمون، متعلق حقائق، تصورات، عمومی باتوں یا اصولوں، رویّوں، اور مضمون اور مطالعاتی موضوع کی مہارتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ تعلیمی مواد میں وہ منصوبہ بندی شامل ہے جو ایک استاد بچوں کو پڑھانے کے لیے کرتا ہے۔ اور یہ کہ کس طرح بچہ علم، سمجھ اور مہارتیں سیکھتا ہے۔ اختلافی کلاس میں ضروری حقائق، تعلیمی مواد اور مہارتیں سب سیکھنے والوں کے لیے یکساں رہتی ہیں۔ اختلافی کلاس میں جو چیز تبدیل ہو سکتی ہے وہ یہ کہ کس طرح بنیادی تعلیم تک رسائی حاصل کی جائے۔ نیچے چند ایسے طریقے دیے جاتے ہیں جو ایک اُستاد تعلیمی مواد تک رسائی کے لیے امتیاز کر سکتا ہے۔
  - بچوں کو ریاضی یا سائنس کے نئے تصورات سمجھانے کے لیے کسی سیکھنے والے کے پاس چیزوں کو استعمال کرنا۔
  - ایک سے زائد پڑھنے کی سطح میں ٹیکسٹ استعمال کرنا
  - پڑھنے والے ساتھیوں کی مختلف ترتیب کو استعمال کرتے ہوئے اُن بچوں کی حمایت کرنا اور انہیں چیلنج کرنا جو عبارتی مواد کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔
  - جن بچوں کو مزید ضرورت ہے انھیں دوبارہ پڑھائیں۔
  - مختلف قسم کے سیکھنے والوں کو کلیدی تصورات سمجھانے کے لیے عبارتوں، ٹیپ ریکارڈروں، پوسٹروں اور ویڈیو کا استعمال کرنا۔
- سرگرمی۔ مؤثر سرگرمی وہ ہے جس میں بچوں کو کسی بنیادی خیال کو سمجھانے کے لیے ضروری مہارتیں شامل ہوں اور اس کا کوئی خاص تعلیمی مقصد ہو۔ آپ کسی سرگرمی میں مشکلات کی مختلف سطح پر بہت سے اختیار (options) مہیا کر کے اختلاف کر سکتے ہیں (جیسے کہ پہلا اختیار، آسان ہے دوسرا اختیار کچھ مشکل اور تیسرا اختیار بہت مشکل ہے) آپ ایک سرگرمی میں بچوں کی مختلف دلچسپیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف اختیار دے کر اختلاف کر سکتے ہیں۔ آپ پر سرگرمی کے لیے اُستاد اور طالب علموں کو مختلف قسم کی حمایت پیش کر سکتے ہیں۔
- تیار کردہ اشیاء۔ ایک استاد تیار کردہ اشیاء میں بھی فرق محسوس کر سکتا ہے۔ ''تیار کردہ اشیاء'' وہ چیزیں ہوتی ہیں جو ایک بچہ یہ دکھانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے کہ اس نے کیا جان لیا ہے اور کیا سمجھ لیا ہے۔ مثال کے طور پر تیار کردہ ایک شے بچوں کی کتابوں کا بستہ، ایک مسئلے کے حل پر مبنی ایک نمائش، کسی منصوبے کے اختتام پر تیار ہونے والی کوئی چیز یا کاغذ اور پنسل کے ذریعے دیا جانے والا ایک سخت ٹیسٹ ہو سکتا ہے۔ اچھی تیار کردہ ایک شے بچوں میں سیکھی ہوئی کوئی بات دہرانے، جو کچھ وہ سیکھ چکے ہیں اس کا عملی تجربہ کرنے، اور اپنی سمجھ بوجھ اور مہارتوں کو وسعت دینے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔ تیار کردہ اشیاء میں فرق محسوس کرنے کے کئی طریقے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

- بچوں کو ایسی اشیاء تیار کرنے کی اجازت دیں جو تعلیم کے ضروری اہداف حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوں۔
- بچے مختلف طریقوں سے جو کچھ سیکھ چکے ہیں، اسے بیان کرنے کے لیے کہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں
- مختلف انداز سے کام کرنے کی اجازت دیں (مثلاً: کسی چیز کی تیاری میں اکیلے یا ٹیم کے ایک فرد کی حیثیت سے کام کرنا۔
- تشخیص کرنے کے متعدد طریقے اختیار کریں۔

ماحاصلِ سرگرمی: سبق کی منصوبہ بندی

سبق کی منصوبہ بندی کرتے وقت کیا آپ تعلیمی مواد اور سرگرمیوں کے درمیان فرق کرتے ہیں؟
کیا تمام بچوں کو معلومات اور اختتامی سرگرمیوں تک رسائی حاصل ہے تا کہ وہ اپنے ایک مخصوص انداز میں اور ایک موزوں سطح پر کچھ سیکھ سکیں؟
کیا آپ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ ہر بچہ سیکھ چکا ہے، مختلف اور اچھی اشیاء' استعمال کرتے ہیں؟

ہمہ گیر کلاس میں رویّوں پر نظر رکھنا:

اگر بچوں پر توجہ نہ دی جائے یا اُن کا خیال نہ رکھا جائے تو وہ غلط رویہ اپنا سکتے ہیں۔ اُن پر نگاہ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر اس وقت جب کہ انہیں گھر پر کافی توجہ نہ مل رہی ہو۔ علاوہ ازیں، ہم (بالغ ہونے کے ناطے) کچھ رویّوں کی اجازت نہیں دے سکتے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ کسی بچے کو مسترد کر دیا جائے۔ بچہ اور اُس کا رویہ دو مختلف چیزیں ہیں ان دونوں میں فرق کرنا ضروری ہے! غلط رویّے کی اصلاح کے لیے کچھ طریقے درج ذیل ہیں:۔

- کلاس میں ایک مقررہ اصول نافذ کرنے کی ضرورت ہے یعنی: ایک دوسرے کی عزت کرو۔
- اگر ہم بچوں کے لیے دلچسپ نصاب اور تعلیمی مواد تخلیق کر لیں تو پھر وہ اس میں دلچسپی لیتے ہیں اور اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔
- یہ طے کرنے کے لیے کہ کس وجہ سے کوئی مخصوص رویّے کا مسئلہ ہے۔ ہم میں بہترین مشاہدے اور ریکارڈ رکھنے کی مہارت ہونی چاہیے۔
- اہم بات یہ کہ ہم ہمیں ایسا ماحول تشکیل دینے کی ضرورت ہے جس میں بچے سرگرم اور متحرک ہوں۔ یہ تمام بچوں کے لیے ایک اچھی تدریس ہوگی۔ اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ استاد ہمیشہ تمام کاموں کا ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ مسائل حل کرنے والی ٹیم کا ایک رکن ہوتا ہے جن میں بچے، والدین، اور دیگر استاد بھی شامل ہوتے ہیں۔

تعلیمی مواد کو پڑھانے کی دوسری عمومی حکمت عملیاں اور رویّوں کے مسائل حل کرنے میں ہم عصر تدریس اور باہمی تعلّم شامل ہیں جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

مسائل کے حل کا طریقہ:

مسائل کے حل کے طریقہ کار میں بچوں، والدین یا سرپرستوں اور اساتذہ اور بیرونی پیشہ ورانہ افراد پر مشتمل ایک ٹیم ہوتی ہے جو کلاس روم کے جاری ماحول، سماجی میل جول، پڑھائی کے ماحول، اور اسکول نہ جانے کی وجوہات کے بارے میں سوالات پوچھتی ہے۔
ہم نے قبل ازیں ایک معاونت میں دھمکیاں دینے کے بارے میں گفتگو کی تھی، ہم صرف رویّے میں دلچسپی نہیں رکھتے بلکہ ان وجوہات پر غور کرتے ہیں جو ان رویوں کو جنم دیتی ہیں۔ ہمیں بچوں کی ضروریات اور جو کچھ بچے ہمیں بتانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے بارے میں کچھ جاننے کی ضرورت ہے۔

وہ باتیں جو بچے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

ذاتی ضروریات	یہ آپ کو کیسا لگتا ہے
بخشیش	مجھے ابھی اس کی ضرورت ہے!
کام سے جی چرانا	میں ایسا نہیں کرنا چاہتا!
خوف و ہراس	میں خوف زدہ ہوں!
سماجی ضروریات	**یہ آپ کو کیسا لگتا ہے**
توجہ طلب	میری طرف دیکھیں!
اختیار طلب	میں انچارج بننا چاہتا ہوں!
انتقام	میں کسی بھی طرح اس گروپ کا ایک حصہ نہیں بننا چاہتا۔

تکمیلی سرگرمی: مسائل والے رویّے کا تجزیہ کرنا

کسی ایک ایسے بچے کو چن لیں جس کے غیر مناسب رویّے سے آپ تنگ ہوں اور یہ نوٹ کر لیں کہ آپ اُس کے رویّے سے کیوں تنگ ہیں۔ کیا وہ آپ کے سبق میں مداخلت کرتا ہے؟ کیا یہ دیگر بچوں کی تعلیم پر اثر انداز ہوتا ہے؟ کیا اِس رویّے کا تعلق دن کے کسی خاص وقت، ہفتے کے کسی ایک دن یا کسی خاص نصابی سرگرمی سے تعلق رکھتا ہے؟ بچے کو اپنے گھر پر کس صورت حال کا سامنا ہے؟ آپ بچے کے کوائف دیکھنا چاہتے ہوں، اگر ایسے کوائف اسکول میں موجود ہیں (دیکھیں تیسرا کتابچہ)۔

بچے کا مطالعہ شروع کریں تا کہ وہ عوامل معلوم کیے جا سکیں جو بچے کے رویّے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

آپ اس بچے کے ہم عمر بچوں، والدین، اور اپنے کلاس روم کی سطح پر کیا عملی اقدام کر سکتے ہیں جو اِس بچے کا رویّہ بدل سکیں؟ یہ سب اقدامات آزمائیں۔

کس اقدام سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچے کی مدد ہو رہی ہے؟ کامیاب اقدام کا ریکارڈ رکھیں۔ ہو سکتا ہے کسی اقدام کی ضرورت بچوں کے لیے بھی پڑے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کے رویّے پر مسلسل نگاہ رکھیں اور انہیں مستقل مزاجی سے نوٹ بھی کرتے رہیں تا کہ ان رویّوں کے انداز کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ جب ایک مرتبہ کلاس سیکھنے کے لیے محفوظ اور باہمی تعاون کی جگہ بن جائے تو رویّوں کے ساتھ بہت کم مشکلات رہ جاتی ہیں۔

مثبت نظم وضبط:

کچھ اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں نظم وضبط ضروری ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کا نظم وضبط سب سے بہتر ہے؟ یاد رکھیں، نظم وضبط کا ہدف یہ نہیں کہ بچوں پر قابو پایا جائے اور انہیں حکم ماننے پر مجبور کیا جائے۔ بلکہ، اِس کا مطلب اُن میں فیصلہ سازی، دھیرے دھیرے اپنے آپ پر قابو پانا سیکھنے، اور اپنے رویّے کا ذمہ دار بنانا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ غلط رویہ ایک نئے مثبت رویوں کی تدریس کا موقع ہوتا ہے۔

ماحاصلِ سرگرمی: نظم وضبط کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر کیا ہے

درج ذیل ٹیبل میں دیئے گئے ہر خانے کو پڑھیں اور اُس کے ہر خانے پر درست (✓) کا نشان لگا دیں جس کے بارے میں آپ سوچتے ہیں کہ آپ اسے زیادہ استعمال کرنا چاہیں گے۔ حتی المقدور دیانت داری سے کام لیں۔ اس ٹیبل کو نظم وضبط کے لئے اپنا نقطہِ نظر تلاش کرنے اور اپنے کلاس روم میں امن وامان

قائم رکھنے کے لئے استعمال کریں۔ اپنے نقطۂ نظر کی عکاسی کرتے ہوئے ممکن ہے آپ ایسے دائرہ کار دریافت کرلیں جہاں آپ متبادل عملی اقدام اختیار کرسکیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے دائرہ کار بھی جن میں آپ موثر طریقے استعمال کر رہے ہیں۔

منفی انضباطی اقدامات	اگر ہاں تو نشان لگائیں	مثبت انضباطی اقدامات	اگر ہاں تو نشان لگائیں
اکثر ایک منفی بیان سے آغاز کرتے ہوئے، میں سیکھنے والوں کو بتاتا ہوں کہ کیا نہیں کرنا۔		میں سیکھنے والوں کو ممکنہ متبادل پیش کرتا ہوں اور اُن کے مثبت رویے پر توجہ دیتا ہوں۔	
میں بُرے رویے پر سزا دے کر سیکھنے والوں کے رویے پر قابو پانے کو کوشش کرتا ہوں۔		میں کوشش کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ اچھا رویہ اپنانے پر سیکھنے والوں کو انعام دینے پر توجہ دیتا ہوں۔	
میرے طالب علم خوف، دھمکیوں یا رشوت کی وجہ سے قواعد کا احترام کرتے ہیں۔		میرے طالب علم قواعد کی پاس داری کرتے ہیں کیوں کہ اُنہوں نے ان کی تشکیل میں حصہ لیا تھا اور ان پر اتفاق کیا تھا۔	
کسی قاعدے کو توڑنے کے نتائج اکثر کڑے غیر منطقی اور سیکھنے والوں کے رویے سے غیر متعلق ہوتے ہیں۔		کسی قاعدے کو توڑنے کے نتائج کا براہِ راست تعلق سیکھنے والے کے رویے پر ہوتا ہے۔	
جب میں کسی کو کچھ وقت کے لیے کلاس سے باہر نکالتا ہوں تو اس کا مطلب سیکھنے والے کو ایک مخصوص وقت کے لیے اکیلا کرنا اور پابند کرنا ہوتا ہے۔		میں جب کسی کو کچھ وقت کے لیے کلاس سے باہر نکالتا ہوں تو یہ اُس کے لیے اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی کھلی دعوت ہوتی ہے۔ وہ طالب علم اپنے آپ پر قابو پانے کا عزم کرتے ہیں اور کلاس میں واپس آجاتے ہیں۔	
میں سیکھنے والوں کی ضروریات اور حالات کو خاطر میں نہیں لاتا۔		میں اپنے اقدامات کی بنیاد ہمدردی اور فرد کی سمجھ بوجھ اور اُس طالب علم یا طالبہ کی ضروریات، صلاحیتوں، حالات اور نشو ونما کے مراحل کو بناتا ہوں۔	
میں یہ خیال کرتا ہوں کہ بچوں کو بیرونی وسیلے سے قابو کرنے ضرورت ہے جیسا کہ میں خود، پرنسپل، یا بچوں کے والدین۔		میں تسلیم کرتا ہوں کہ بچوں میں فطری طور پر خود نظمی ہوتی ہے اور وہ اپنی سمت نمائی خود کر سکتے ہیں۔ اُنہیں خود پر قابو پانے کی تربیت دی جاسکتی ہے۔	
معمولی معاملات یا غلطیوں کے لیے بھی میں اپنے بچوں کی مسلسل باز پُرس کرتا ہوں یا اُنہیں سزا دیتا ہوں۔		میں غلطیوں کو اپنے بچوں اور اپنے لیے سیکھنے کا ایک موقع تصور کرتا ہوں۔ میں اپنے بچوں کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور اُنہیں مواقع فراہم کرتا ہوں کہ وہ اپنے غلط رویے پر دلی طور پر معذرت کریں۔	
میں سیکھنے والے یا سیکھنے والی کے رویے کی وجہ سے اُس پر تنقید کرتا ہوں۔		میں سیکھنے والے پر نہیں بلکہ اُس کے رویے پر اور بچے کو اپنا رویہ ایک مثبت، تعمیری انداز میں تبدیل کرنے میں مدد دینے پر توجہ مرکوز رکھتا ہوں۔	

جنوبی تھائی لینڈ میں بچوں کے لیے ایک دوستانہ اسکول میں ایک نوعمر لڑکی اکثر کلاس میں ہنگامہ کرتی تھی اور وہ اپنے ساتھی طالب علموں کی چیزیں اور پیسے چرا لیتی تھی۔ وہ تعلیم و تربیت میں انتہائی غلطیاں کرنے کے بارے میں سرفہرست تھی اور امتحانات میں مسلسل فیل ہوتی چلی آ رہی تھی۔ اُس کے غیر مناسب رویے پر اُسے سزا دینے یا اسکول سے بے دخل کرنے کی بجائے اُس کی ٹیچر نے اُس پر زیادہ ذمہ داری ڈال دی۔ مثال کے طور پر ٹیچر نے اُسے مختصر مدت کے لیے، جب کہ ٹیچر کلاس سے باہر چلی جاتی تھی، ''کلاس مانیٹر'' بن جانے کے لیے کہا۔ ٹیچر نے اُسے کلاس شروع ہونے سے پہلے اور کلاس کے ختم ہونے پر چھوٹے بچوں کی پڑھائی میں مدد کرنے اور تعلیم و تربیت کا مواد مرتب کرنے کے لیے کہا۔ جلد ہی اُس لڑکی نے غیر مناسب رویہ ترک کر دیا اور ایک مختلف شخصیت اپنائی۔ وہ پرسکون، ساتھی طالب علموں کی دیکھ بھال کرنے والی اور کلاس میں توجہ سے سننے والی بن گئی۔ علاوہ ازیں، تعلیم و تعلم میں اُس کی کارکردگی ڈرامائی طور پر بہتر ہو گئی۔

مثبت نظم و ضبط تک رسائی کے ذریعے:

آپ کس طرح اپنے کلاس روم میں مثبت نظم و ضبط کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں؟ یہاں تعلیم و تدریس کا ایک مثبت مزاج تشکیل دینے کے لیے کچھ طریقے دیے گئے ہیں:

پورے اسکول تک رسائی کا انداز اپنائیں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی کلاس روم کا نظم اسکول کی پالیسیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنی کلاس روم میں بنیادی قواعد کا قیام عمل میں لائیں اور اِن کی تشکیل میں اپنے بچوں کو شریک کریں۔

اِن قواعد کے نفاذ میں سنجیدہ اور بااصول رہیں۔

اپنے بچوں کو جانیں اور اُن کے ساتھ مثبت تعلق داریاں قائم کرنے پر توجہ دیں۔

تعلیم و تربیت کین عمل اور تعلیم و تربیت کے ماحول کو گرم جوشی اور پیشہ ورانہ انداز میں منظم کریں۔ مثال کے طور پر یہ توقع رکھیں کہ کچھ بچے اپنا کام پہلے ختم کر لیں گے، انتظار کے اِن لمحات میں کرنے کے لیے اُنہیں کوئی کام دیں، جیسا کہ کلاس روم کی چیزوں کی ترتیب درست کرنے میں اُنہیں اپنے ساتھ شامل کریں۔ اگر کوئی کام نہیں ہو پاتا تو اُن تمام وجوہات کے بارے میں سوچیں جن کی وجہ سے یہ کام نہیں ہو پا رہا، یہ بھی سوچیں کہ شاید آپ کوئی مختلف کام بھی کر سکتے ہیں۔

تعلیمی مواد، تدریسی مواد، اور کلاس روم کی انتظامی کاروائیاں تشکیل دیں جن میں جھگڑوں سے صلح صفائی، مسائل کا حل، رواداری، نسلی مخالفت، صنفی احساس اور ایسی دیگر چیزیں شامل ہوں۔

ہمہ گیریت پر قائم رہیں۔ سیکھنے والوں کو چھوڑ دینا، یا اُن کی ضروریات اور حالات کو نہ سمجھنا، اُن کو تنہا کر دے گا۔

سیکھنے والوں کو کامیاب ہونے کا موقع دیں۔ وہ سیکھنے والے جو خود اپنے بارے اور اپنی کامیابی کے بارے میں مثبت احساس رکھتے ہیں، اچھے سیکھنے والے ثابت ہوں گے۔

سیکھنے والوں کو ذمہ داری اُٹھانے کی اجازت دیں۔ اُنہیں ذمہ داری اُٹھانے کے مواقع فراہم کریں، چاہے وہ کسی کلاس میں رویہ ہو، کسی کمیونٹی پراجیکٹ کو چلانا ہو، کسی پالتو جانور کی دیکھ بھال کرنا ہو یا ٹیچر کے کلاس میں حاضری کی شیٹ تیار کرنی ہو۔

توجہ چاہنے والوں کو جو وہ چاہتے ہیں دیں۔ یعنی توجہ! اگر کوئی سیکھنے والا غیر موزوں رویے مسلسل توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایسے طریقے تلاش کریں جن میں آپ اس لڑکے یا لڑکی کو ایک مثبت انداز میں کسی کام میں شامل کر سکیں۔ اِس کے لیے آپ معمولی حکمت عملیاں بھی استعمال کر سکتے ہیں، جیسا کہ ان کے ذمہ کوئی کام لگانا، کسی کو کوئی پیغام پہنچانے کے لیے اُسے چند منٹوں کے لیے کمرے سے باہر بھیجنا، ان پر کوئی ذمہ داری عائد کرنا، یا کوئی ایسا کام جو وہ کر سکیں۔

ایک ماڈل بن کر دکھائیں۔ بچے اپنی زندگی میں ہمیشہ بالغوں کی نقل کرتے ہیں۔ وہ موزوں اور ناموزوں دونوں انداز، آواز کے لہجے، زبان اور اقدامات کی نقل کریں گے۔ سب سے زیادہ طاقت ور تدریسی مہارت جو آپ حاصل کر سکتے ہیں وہ اس رویئے کا ماڈل بن جائیں جس کی آپ بچوں سے امید رکھتے ہیں۔ اچھی مثال پیش کرنا تدریس کے لیے بہت اہم ہے۔

نتائج کی بجائے حل پر توجہ دیں۔ بہت سے ٹیچر سزا کو ایک منطقی نتیجہ سمجھ کر بچوں کو سزا دیتے ہیں۔ بچوں کو معاملات کے ایسے حل میں شامل کریں جو اس معاملے سے متعلق ہوں۔ قابل احترام ہوں اور مناسب ہوں۔

احترام سے بات کریں۔ فاصلے سے بچوں سے تبادلہ خیال کبھی مؤثر ثابت نہیں ہوسکتا۔ وہ وقت جو کسی بچے یا بچی کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اور اُس کے ساتھ آنکھ ملا کر گفتگو کرتے ہوئے گزارا جائے وہ یادگار ہوتا ہے۔ بہت سے اساتذہ نے ایک ''مسئلہ پیدا کرنے والے بچے'' کے ساتھ پانچ منٹ کی سادہ گفتگو میں اِس بات پر تبادلہ خیال کر کے کہ دونوں کیا چاہتے ہیں اور وہ ہلے گلے کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں، اُس میں ڈرامائی تبدیلی محسوس کی ہے۔

اُنہیں بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اگر بچوں کو کیا نہیں کرنا ہے کی بجائے یہ بتایا جائے کہ کیا کرنا ہے تو اُن کا ردِعمل بہتر ہوتا ہے، مثال کے طور پر یہ کہنے کی بجائے کہ ''ڈیسک کو ٹھوکر مارنا بند کرو'' یہ کہیں کہ ''براہ مہربانی اپنے پاؤں فرش پر رکھیں''۔

پسند ناپسند کا موقع دیں۔ پسند ناپسند کی اجازت دیتے ہوئے بچے یا بچی کو اُس کی زندگی پر کچھ مناسب اختیار دیں اور اِس طرح فیصلہ سازی کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ پسند ناپسند کا اختیار لازمی طور پر تسلیم کی جاسکنے والی حدود کے دائرے اور بچے کی ذہنی و جسمانی نشوونما اور مزاجی صلاحیتوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ جوں جوں بچے بڑے ہوتے ہیں، اُنہیں پسند ناپسند کے مختلف مواقع پیش کیے جاسکتے ہیں اور اُن کے نتائج کو تسلیم کرنے کی اجازت بھی دی جاسکتی ہے۔

پیشہ وارانہ تعاون استعمال کریں۔ اگر کچھ سیکھنے والے ایسے بچے ہیں جو کلاس میں خصوصی مشکلات کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اِس میں دھمکانے یا دیگر جارحانہ رویہ استعمال کیا گیا ہے تو اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کریں اور اگر ضروری ہو تو پیشہ ور افراد، جیسا کہ ماہر ذہنی امراض یا کونسلر کی مدد بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

فعال اور ہمہ گیر کلاس کا انتظام وانصرام کرنا:

فعال کلاس کا انتظام وانصرام کرنے میں مختلف عوامل شامل ہوتے ہیں۔ جب خود آموزی، ہم عصر تدریس س، گروپ ورک، اور براہ راست تعلیم دیتے میں توازن ہو تو ہمارا کام آسان ہو جاتا ہے اور اس طرح بچوں کو بھی سیکھنے کے بہت سے طریقے مہیا ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں وہ بنیادی باتیں بتائی گئی ہیں جن پر آپ غور کر سکتے ہیں جب آپ فعال تعلم کو اپنی کلاس میں پڑھاتے ہیں:

منصوبہ بندی۔ کلاس کی سرگرمیوں کے اوقات کی ہفتہ وار منصوبہ بندی کریں۔ یہ واضح کریں کہ کیا بچے آزادانہ کام کر سکیں گے، گروپوں میں کام کریں گے یا پوری کلاس اس سرگرمی میں شریک ہوگی۔ ایسی کلاس جس میں مختلف جماعت کے بچے پڑھتے ہوں، ہر گروپ ایک مختلف سرگرمی پر کام کر رہا ہوگا۔

تیاری۔ اپنے تدریسی مینوئل کا جائزہ لیتے ہوئے یا کسی سبق کے منصوبے کا خاکہ تیار کرتے ہوئے کلاس کی ہر سرگرمی کی تیاری کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے تعلیم کی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

وسائل جمع کرنا۔ سرگرمی کے لیے ضروری وسائل جمع کریں یا پیدا کریں۔ یہ حساب میں استعمال ہونے والی اشیاء کے طور پر استعمال کیے جانے والے سنگریزے (پتھر)، چھڑیاں بھی ہوسکتی ہیں، کسی آرٹ کی سرگرمی میں استعمال ہونے والی سیپیاں یا پودے کی نشوونما جاننے کے لیے سائنس میں پھلیاں اُگانا۔

سیکھنے والوں کو سرگرمیوں سے منسلک کرنا۔ چاہے تعلیمی سرگرمی پوری کلاس کی بحث کے نتیجے میں ہو یا گروپوں کی جانب سے شروع کئے گئے منصوبوں پر، آپ اپنی کلاس میں براہ راست پڑھائی سے متعارف کرا سکتے ہیں۔ کوشش کریں کہ بچے معلومات اور مہارتوں کو بامعنی انداز میں سیکھ لیں۔

سیکھنے والوں کو ایک دوسرے سے منسلک کرنا۔ بچے جوڑوں اور گروپوں میں کام کرتے ہوئے جس انداز میں بھی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جب بھی ممکن ہو ہم عصر تدریس کو فروغ دیں۔

رہنمائی اور مشاہدہ کرنا۔ جب بچے سرگرمیوں اور منصوبوں پر کام کر رہے ہوں (چاہے اپنے طور پر، جوڑوں میں یا گروپوں میں) تو کلاس میں چلتے پھرتے رہیں، تاکہ سیکھنے والے جن بچوں کو مشکلات پیش آ رہی ہوں ان کے سوالات کا جواب دینے اور ان کی رہنمائی کے لیے آپ آسانی سے دستیاب رہیں۔ اس وقت کو یہ اندازہ لگانے اور جاننے کے لیے بھی استعمال کریں کہ بچے اس سرگرمی پر کتنی توجہ دے رہے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے باہمی ربط کے لیے کیا انداز اختیار کر رہے ہیں۔

شرکت پر توجہ۔ یہ تمام طریقہ جات اور تجاویز تمام بچوں کو فعال تعلیم کے مواقع حاصل کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، یہ دیکھیں کہ ان کلاسوں میں لڑکے لڑکیوں پر حاوی نہ ہوں۔ بڑی عمر کے بچے چھوٹی عمر کے بچوں پر حاوی نہ ہوں اور مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچے نظر انداز نہ ہوں اور نہ ہی کسی سرگرمی یا سیکھنے کے موقع سے باہر ہوں۔

ماحاصلِ سرگرمی: آپ اپنے کلاس روم کو کیا درجہ دیں گے؟

میری کلاس	1 جی ہاں	2 بہتر کیا جا سکتا ہے	3 بہت زیادہ بہتری کی ضرورت ہے
میری کلاس صاف ستھری ہے			
میں اپنی کلاس کی جگہ کا بہت اچھا استعمال کرتا ہوں			
میری کلاس بہت روشن ہے			
میری کلاس میں دلچسپ چیزیں موجود ہیں: (i) دیواروں پر (ii) حساب اور سائنس کے گوشوں میں			
تمام بچوں کو حساب کی مشقوں میں استعمال ہونے والے مواد تک رسائی حاصل ہے			
تمام بچوں کو تعلیمی مواد حاصل کرنے کے لیے کمرے میں کہیں بھی حرکت کرنے کی آزادی حاصل ہے			
تمام بچے تعلیم کی سرگرمیوں میں دلچسپی لیتے ہیں			
تمام بچے آسانی سے کام کر لیتے ہیں: (i) ساتھی کے ساتھ (ii) چھوٹے گروپوں میں			
تمام بچے اکثر سوالات کرتے ہیں			
تمام بچے سوالات کا جواب دینے میں خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتے ہیں			
بصارت اور سماعت کی مشکلات کا شکار بچوں کو اس مواد تک رسائی حاصل ہے جس سے انہیں مدد مل سکے			
صنفی اور نسلی تعصب کے خاتمے پر مبنی تعلیم کا مواد اپنایا جاتا ہے			
میری کلاس کے تمام بچے دی گئی ذمہ داری سنبھال سکتے ہیں			

ماحاصلِ سرگرمی: عملی قدم اٹھانا

جو کچھ آپ پڑھ رہے ہیں اس کے بارے میں سوچیں، کہ کس طرح آپ اپنے خیالات کو کلاس میں لاگو کر سکتے ہیں۔ جب آپ نے نیچے دی گئی ٹیبل میں سوالوں اور مثالوں کے متعلق غور و فکر کر لیا ہو تو پھر ایک ایسی ممکنہ سرگرمی کو تلاش کریں جو آپ کی کلاس میں چل سکے۔

ہفتے کے اختتام پر:

خود غور کریں	مثال	وہ ممکنہ سرگرمی جس کی منصوبہ بندی کی گئی ہے
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جس میں تمام بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے گا؟	ایک کہانی پڑھنے کے بعد، بچوں سے پوچھیں کہ جو کچھ اس کہانی میں ہے اس کے بارے میں وہ کیا محسوس کرتے ہیں۔ کیا وہ یہ سوچتے ہیں کہ اس کہانی کا انجام اداسی یا خوشی پر ہوا ہے؟	
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جس میں تمام بچے جسمانی طور پر چست رہیں؟	رسی کودنے، والی بال وغیرہ کھیلنے کے مواقع فراہم کریں یا مشاہدہ کرنے کی غرض سے اسکول کے گراؤنڈ کے چاروں طرف چکر لگائیں.....	
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جو لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کی ذہانت کو آزما سکیں؟	بچوں کو مسائل کے حل پر مبنی کسی کام کرنے کے لیے وقت دیں۔	
کیا میں نے ایسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر لی ہے جو تمام بچوں کو ایک دوسرے سے سماجی روابط قائم کرنے کی ترغیب دیں؟	ایک ماڈل کی تیاری، تعاون کے ذریعے مسئلہ حل کرنے، یا گیمز میں کام کرنے، کلاس کمیٹی کا رکن بننے میں بچوں کو گروپوں میں منظم کریں۔	

معاونت: 5.4

فعّال اور قابل اعتماد جائزہ

'مالا' کونے میں بیٹھی رو رہی ہے۔ وہ تیسری جماعت کے آخری امتحان میں فیل ہوگئی ہے۔ اس نے سال بھر بہت محنت کی اور عملی مشقوں اور ہفتہ وار ٹیسٹوں میں اچھے نمبر حاصل کیے۔ امتحان سے تین ہفتے پہلے اس کی ماں بیمار ہوگئی اور مالا نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال کی تمام ذمہ داری خود سنبھال لی۔ اسے کچھ روز اسکول سے چھٹی بھی کرنا پڑی جب کہ اس کی کلاس میں موجود باقی تمام بچے امتحان کی تیاری میں مصروف تھے۔ امتحان سے پہلے وہ تمام رات جاگ کر اپنی ماں کی دیکھ بھال کرتی رہی۔ امتحان کے دوران وہ پوری توجہ نہیں دے سکی اور بہت زیادہ تھک جانے کی وجہ سے اسے وہ بھی یاد نہیں رہا جو وہ پہلے یاد کر چکی تھی۔ وہ رو کر اپنی مایوسی کا اظہار کر رہی تھی۔ اب اسے دوبارہ اسی کلاس میں پورا سال لگانا پڑے گا۔ اس کی سہیلیوں کا ساتھ بھی چھوٹ جائے گا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے اسے اسکول سے خارج کر دیا گیا ہو۔

بہت سے بچے، خاص طور پر لڑکیاں گھریلو تقاضوں، اور بسا اوقات اسکول میں دل نہ لگنے کی وجہ سے اسکول چھوڑ جاتے ہیں۔ درج بالا کہانی نہ صرف اس مسئلے کی تصویر کشی کرتی ہے، بلکہ اس مسئلے کی نشان دہی بھی کرتی ہے کہ بچوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے سال میں صرف ایک مرتبہ ان کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے۔ استاد کی حیثیت سے ہمیں بچوں کو بہتر طور پر سمجھنے اور متعدد طریقوں سے ان کی کارکردگی کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ بچوں کی ترقی اور کامیابی کی ایک مکمل تصور بنائی جا سکے۔

جائزہ کیا ہے؟

جائزہ، مشاہدے، معلومات جمع کرنے اور پھر ان معلومات پر مبنی فیصلے کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ مسلسل جائزے کا مطلب، بچے یا بچی کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کیا جانتا/جانتی ہے، کیا سمجھتا/سمجھتی ہے اور وہ کیا کر سکتا/سکتی ہے۔ یہ مشاہدہ سال کے دوران کئی مرتبہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ٹرم کے آغاز، درمیان اور اختتام پر یا تھوڑے تھوڑے وقفوں کے ساتھ۔ مسلسل جائزہ؛ مشاہدات، مہارتوں کے کوائف؛ علم اور رویوں کی چیک لسٹیں؛ ٹیسٹ اور کسوٹی کے پروگرام اور خود جائزہ لینا کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ مسلسل جائزے کا عمل تمام بچوں کے لیے اسکول میں کامیابی کے مواقع کو یقینی بناتا ہے۔ مسلسل جائزے کے ذریعے اُستاد اپنی منصوبہ بندی اور طریقہ تدریس کو سیکھنے والوں کی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتا ہے، تاکہ تمام بچوں کو سیکھنے اور کامیابی حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہو سکیں۔

مسلسل جائزے کے عمل میں تمام سیکھنے والوں کو یہ دکھانے کا موقع ملتا ہے کہ وہ کیا جانتے ہیں اور سیکھنے کے مختلف انداز کے مطابق مختلف طریقوں سے کیا کر سکتے ہیں۔ مسلسل جائزہ آپ کو یہ بتا سکتا ہے کہ کسی مخصوص موضوع کے سمجھنے میں کون کون سے بچے پیچھے رہ گئے ہیں۔ پھر آپ ایسے مخصوص بچوں کے لیے تعلیم کے نئے مواقع ترتیب دے سکتے ہیں۔ اس کارروائی کے ذریعے بچوں کو ملنے والا مسلسل ردِعمل یا رائے زنی انہیں یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ کیا وہ اچھی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں اور اپنی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے انہیں مزید کیا عملی اقدام کی ضرورت ہے۔

مسلسل جائزہ والدین اور سرپرستوں کو بچوں کی خوبیوں اور کمزوریوں کے بارے میں آگاہ کرنے میں مدد دیتا ہے تاکہ وہ مشترکہ پروگرام میں حصہ لے سکیں (ایک ایسا پروگرام جو اسکول میں کی جانے والی سرگرمیوں اور گھر پر کی جانے والی سرگرمیوں میں ربط پیدا کر سکے)۔ عموماً سال کے اختتام پر منعقد ہونے والے امتحانات میں والدین کو اتنا وقت نہیں مل پاتا کہ وہ اچھی طرح نہ سیکھ سکنے والے بچوں کی مدد کے لیے کوئی عملی اقدام کر سکیں۔

حاصلاتِ تعلم: (Learning outcomes)

جیسا کہ ہم نے پچھلی معاونت میں سیکھا کہ تعلم کی ہر سرگرمی کا کوئی مقصد ہونا چاہیے جس کا کسی نہ کسی طریقے سے جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان

جائزوں میں حاصلات تعلّم بتائے جائیں، یعنی اِن سے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بچے نے تعلیمی سرگرمی، موضوع یا پورے نصاب کے دوران کون کون سی مہارتیں، علوم اور رویئے سیکھ لیے ہیں۔ حاصلات تعلّم کو اکثر علمی معیار یا مقاصد کا نام دیا جاتا ہے اور انہیں کچھ مخصوص مضامین، مہارتوں اور جماعتوں کی سطح کے مطابق پہچانا جاتا ہے۔

جب استاد تعلیم کے کچھ مخصوص نتائج وضع کر لیتا ہے تو اس کی تعلیمی سرگرمیوں اور جائزے دونوں میں بہتری آجاتی ہے۔ جب کبھی آپ کسی نئی سرگرمی کی منصوبہ بندی کریں تو اس کا آغاز اُس کے حاصلات تعلّم سے کریں۔ منصوبہ بندی کرتے ہوئے ممکن ہے آپ درج ذیل تین سوالات کا جواب دینا پسند کریں:

1) بچے کون کون سے اصول استعمال کریں گے یا خود وضع کریں گے؟
2) کون کون سی معلومات سے آگہی حاصل کی جائے گی؟
3) کون کون سے رویوں کو زیرِ استعمال لایا جائے گا؟

اِن سوالات کے جوابات کو حاصلات تعلّم کے طور پر ڈھالا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ نے ایک ایسا یونٹ تیار کیا ہے جس میں پانچویں جماعت کے بچے حساب میں وقت اور فاصلے کی مساوات کے بارے میں سیکھتے ہیں تو ممکن ہے آپ درج ذیل حاصلاتِ تعلّم بنالیں:

بچے آزادانہ کام کرتے ہوئے ضرب اور تقسیم کے استعمال سے وقت اور فاصلے کی مساوات حل کریں گے۔

- جوڑوں میں سیکھنے والے بچے اپنی حسابی کہانی کے وہ مسائل تحریر کریں گے جو وقت اور فاصلے کی مساوات کو خلائی سفر کے پس منظر میں پیش کرتے ہوئے ہوں گے۔
- ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ حاصلاتِ تعلّم یہ طے کرتے ہیں:

1. کون
2. کیا کیا جائے گا اور
3. کن شرائط کے تحت کیا جائے گا

یہ عناصر پھر درج ذیل انداز میں یکجا ہو جاتے ہیں:

1. ایک چھوٹے گروپ میں کام کرتے ہوئے سیکھنے والا
2. اسکول کے میدان کا نقشہ تیار کرے گا
3. ایک انچ کے اسکیل میں

دیگر مثالوں میں یہ کچھ شامل ہے:

- (1) سیکھنے والا (2) ایک مسئلے کو حل کرنے کے لیے جمع کا سادہ طریقہ استعمال کرنے کے قابل ہوگا (3) ایک حقیقی سیاق وسباق میں۔
- (1) سیکھنے والا (2) تحقیقی سرگرمیوں کو مکمل کرنے اور ان کے نتائج پیش کرنے کے لیے گروپ کے ایک رکن کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل ہوگا (3) تحریری طور پر۔

مثال کے طور پر جب ہم خصوصی حاصلات کو دیکھتے ہیں جیسے کہ سائنس اور حساب میں تو پھر یہ ہمارے لیے بہت مددگار ہوگا کہ ہمارے پاس کسی مخصوص سرگرمی کے لیے مختلف سطحوں کے مطابق رہنما اصول موجود ہوں۔ ذیل میں اسی قسم کے ایک رہنما اصول کی نشان دہی کی گئی ہے۔

درجہ بندی والی سرگرمی کے لیے حاصلات

4. بچہ چیزوں کو بامقصد گروپوں میں رکھتا ہے۔ بچہ ہر گروپ کی نمایاں خصوصیات بتلاتا ہے۔ بچہ نتائج اخذ کرتا ہے۔
3. بچہ چیزوں کو بامقصد گروپوں میں رکھتا ہے۔ بچہ ہر گروپ کی نمایاں خصوصیات بتلاتا ہے۔
2. بچہ چیزوں کو گروپوں میں رکھتا ہے جو زیادہ بامعنی نہیں ہوتیں۔
1. بچہ چیزوں کو گروپوں میں رکھتا ہے جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔
0. بچہ اپنے ذمے کا کام کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

قابل اعتماد جائزے کا طرز نظر اور طریقہ کار:

''قابل اعتماد جائزہ'' کا مطلب یہ ہے کہ بچے یا بچی کو اپنی کامیابیوں کا تجزیہ کرنے میں خود شامل ہونا چاہیے۔ قابل اعتماد جائزہ کارکردگی پر مبنی، حقیقی اور تدریس کے مطابق ہوتا ہے۔ مشاہدہ اور اس کے ساتھ بچوں سے اُن کی پڑھائی کے بارے میں بات چیت کسی وقت بھی ہو سکتی ہے۔

مشاہدہ:

باقاعدہ مشاہدے کے دوران، کم عمر بچوں کا اکیلے، جوڑوں، مختصر گروپوں میں، دن کے مختلف اوقات میں اور مختلف سیاق وسباق میں کام کرنے کے دوران مشاہدہ کرنا چاہیے۔ اِس مشاہدے میں درج ذیل باتوں کو شامل کیا جا سکتا ہے:

روایتی ریکارڈ: (Anecdotal Record) معذور بچوں کی سرگرمیوں کے بارے میں مبنی برحقیقت اور غیر فیصلہ کن تحریریں (notes) ہوتی ہیں۔ یہ اچانک ہو جانے والے واقعات کو ریکارڈ کرنے میں مفید ہوتے ہیں۔

سوالات۔ معلومات جمع کرنے کا ایک کارآمد طریقہ بچوں سے انفرادی طور پر براہ راست، مفتوح الطرف (open ended) سوالات کرنا ہے۔ مفتوح الطرف سوالات جیسا کہ ''میں چاہوں گا کہ آپ مجھے اس بارے میں بتائیں .....'' آپ کو بچہ یا بچی کے زبانی قوتِ بیان کا جائزہ لینے میں مدد کرے گا۔ علاوہ ازیں بچوں سے اُن کی سرگرمیوں کے بارے میں سوالات کرنے سے اکثر آگہی حاصل ہوتی ہے کہ اُن کا رویہ ایسا کیوں ہوتا ہے جب وہ کچھ کرتے ہیں۔

مشاہدہ تعلّم کی کامیابیوں، تعلّم کے چیلنجوں اور تعلّم کے رویّوں کا پَرتو ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل میں اس مثال سے ظاہر ہے جو انگریزی کو ایک ثانوی زبان کی حیثیت سے سیکھنے والے مشرقی تیمور کے ایک لڑکے فرانسیسکو کی کارکردگی کے بارے میں استاد کے مشاہدے پر مبنی ہے:

فرانسیسکو

12 مارچ: فرانسیسکو مشرقی تیمور میں اپنے خاندان کی آپ بیتی لکھ رہا ہے۔ وہ اپنی معلومات کو منطقی انداز میں منظم کر رہا ہے، لیکن وہ اپنی تحریر میں فعل کا غلط استعمال کر رہا ہے۔

16 مارچ: فرانسیسکو اور چار دیگر طالب علم پچھلے واقعات کے متعلق لکھتے ہوئے فعل ماضی کا صیغہ کا استعمال کر رہے ہیں۔ فرانسیسکو اُس کی مدد سے اپنی تحریر درست کر رہا ہے

20 مارچ: فرانسیسکو اب اپنی تحریر میں فعل ماضی کا زیادہ استعمال کرنے لگا ہے۔ اس کے لیے اسے مزید کام کرنے اور وضاحت پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

یکم اپریل: فرانسیسکو اور دو دیگر انسائیکلوپیڈیا استعمال کر رہے ہیں۔ جس سے وہ مشرقی تیمور کے حقائق کی تحقیق کر سکیں۔ فرانسیسکو اہم معلومات کے بارے میں مختصر اور بالکل درست نوٹس (Notes) لے رہا ہے۔

جائزہ کوائف: (Portfolio Assessment)

مواد: قابل اعتماد جائزہ کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کام کے بارے میں بچے کی کارکردگی کا ایک کوائف نامہ تیار کرلیا جائے اور اس کا جائزہ لیا جائے۔ کوائف نامہ ایک ریکارڈ ہوتا ہے جس میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ بچے نے کیا کچھ سیکھ لیا ہے اور وہ کس انداز سے سیکھ رہا ہے۔ کوائف نامہ بچوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے کام کا جائزہ لینے میں حصہ لیں۔ کوائف نامہ بچوں کی تعلیمی ترقی کا حساب رکھتا ہے اس میں بچے کی ناکامیوں کے بجائے اُن کی کامیابیوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بچہ جب کسی دوسرے اسکول چلا جائے تو یہ کوائف نامہ بھی اُس کے اسکول کو بھیج دیا جاتا ہے۔

اس کوائف نامہ میں کام کے جو نمونے رکھے جائیں ان میں تحریری نمونے جیسا کہ مضامین، کہانیاں، اور رپورٹیں، مثالیں، تصویریں، نقشے اور ڈایاگرام، حساب کے کام کی ورک شیٹ، دیگر مشقیں اور گراف۔ بچوں کی غیر نصابی سرگرمیوں، یعنی کلاس روم کمیٹی میں کوئی عہدہ قبول کرنے کے عمل کو بھی اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

اس مقصد کے لیے آپ وہ نمونے چن سکتے ہیں جو بچے کے کسی خصوصی کام کو ظاہر کریں۔ آپ بچوں کو بھی ان کے کام کے وہ نمونے چننے کی دعوت دے سکتے ہیں جن پر وہ اپنے والدین کے دستخط کروانا پسند کرتے ہوں۔ پھر ہر سمسٹر یا ٹرم میں پورے کا پورا کام بچے کے خاندان کو جائزے کے لیے پیش کیا جاسکتا ہے۔

جب بچے نئی جماعت میں پہنچ جاتے ہیں، تو اساتذہ ان کی کارکردگی کے کوائف نامے کے چیدہ چیدہ حصوں کو ان کے نئے اساتذہ کے حوالے کر سکتے ہیں تاکہ وہ نئے آنے والوں کی مختلف صلاحیتوں اور ضروریات سے اچھی طرح واقف ہوسکیں۔

ہر کوائف نامے کے اندراج میں تاریخ اور اس میں درج کام کی تفصیل دی جانی چاہیئے۔ اس تفصیل کو کچھ اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے: ''یہ بغیر کسی مدد کے آزادانہ تحریر کا ایک نمونہ ہے۔ صرف موضوع اور اس میں استعمال ہونے والے کچھ بنیادی الفاظ دیئے گئے تھے۔ اس کام کے لیے 30 منٹ کا وقت دیا گیا تھا''۔

کوائف نامے کا جائزہ میں استعمال:

کوائف نامہ میں دیئے گئے مواد کو بلحاظ تاریخ ترتیب دیا جانا چاہیئے۔ ایک مرتبہ جب یہ مرتب ہو جائے تو استاد بچے کی کارکردگی کا تجزیہ کرسکتا ہے۔ موزوں تجزیے میں ہمیشہ بچوں کے موجودہ کام کو اُن کے پہلے کیئے گئے کام کے ساتھ موازنہ کیا جاتا ہے۔ کوائف نامے کو بچوں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے میں استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں کسی خاص مدت میں بچوں کی انفرادی کارکردگی کا ریکارڈ رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ بچے کی مکمل نشوونما کے متعلق جو کچھ کوائف نامے میں درج ہے اور استاد کو بچے کی پڑھائی کے بارے میں علم ہے ان پر استاد بچے کی کارکردگی، صلاحیتوں، قابلیت، کمزوریوں اور ضروریات کے بارے میں اپنے نتائج کی بنیاد بناتا ہے۔

کوائف نامہ کو بچوں کا جائزے لینے کے لیے استعمال، اساتذہ و والدین۔ اساتذہ کی ملاقات کی منصوبہ بندی کے لیے ایک خودکار نظام فراہم کرتا ہے۔ اس کوائف نامے کو گفتگو کی بنیاد بناتے ہوئے، استاد اور والدین بچے کی کارکردگی پر مختصر اور مبہم بات کرنے کی بجائے بچے کے کام کے ٹھوس نمونوں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

کیس سٹیڈی:

فلپائن میں فعال جائزہ: کمیونٹی آف لرنرز اسکول فار چلڈرن کی ایک بہت تجربہ کار استاد ماریشا جے پسکوئیل (Marissa J. Pascual) سے ایک انٹرویو) وہ یونیسف کے ملٹی گریڈ ایجوکیشن پروگرام میں ٹرینر کی حیثیت سے بھی کام کرتی ہے۔

سوالات:

1) آپ جائزہ کس طرح لیتے ہیں؟
2) آپ کس طرح جائزے کے کام کو مزید تعلم کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟
3) آپ کی نظر میں تبدیلیوں کے کیا معنی ہیں؟

میں ابتدائی چند ہفتوں کے دوران مختلف طریقوں سے طالب علموں کی موجود سطح سے متعلق معلومات جمع کرتی ہوں۔

مشاہدہ:

میں نے گزشتہ برسوں میں یہ سیکھا ہے کہ بہت سی اہم معلومات صرف عام مشاہدے کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ یہ مفید معلومات مجھے بچوں کی ضروریات اور صلاحیتوں کے مطابق اُن کے لیے انفرادی طور پر موزوں مقاصد اور سرگرمیاں ترتیب دینے میں مدد دیتی ہیں۔ میں ہر ہفتے جس بچے یا بچوں کے گروپ کے بارے میں جو کچھ مشاہدہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتی ہوں اُسے عام طور پر لکھ لیتی ہوں۔ ہفتہ کے دوران اپنے ہدف کے بارے میں آگہی رکھنے کی وجہ سے مجھے مشاہدے کے لیے اپنی سرگرمیوں اور اپنے اوقات کار طے کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ اس بات کی آگہی کہ کیا اور کب مشاہدہ کرنا ہے، مجھے اس قابل بناتا ہے کہ میں اپنا کام زیادہ بااصول اور کامل انداز میں مکمل کروں۔

ابتدائی ہفتوں میں، میں بچوں کو مختلف حالات میں پڑھنے کے مشاہدے کو بہت اہم جانتی ہوں، جیسا کہ خاموش پڑھنے کے وقت اپنے طور پر پڑھنا؛ ادبی گروپ میں بچوں کا کچھ پڑھ کر سنانا؛ کلاس میں زبانی پڑھنا یا کسی ہم عصر اور بڑے کے ساتھ پڑھنا یا کسی خاص معلومات کے لیے کوئی موضوع پڑھنا۔ اس سے مجھے اُن کی عبارت سے معنی اخذ کرنے، طے شدہ حکمت عملی لاگو کرنے (جیسا کہ تصاویر اور سیاق و سباق کے اشارے، جملوں کی بناوٹ، متبادل الفاظ کا استعمال) کرنے میں مدد ملتی ہے جب اُن کا واسطہ نئے یا مشکل الفاظ سے پڑتا ہے یا جب وہ اپنی تصحیح کرتے ہیں اور عبارت پڑھے جانے کے دوران تنقیدی ردِعمل کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ ابتدائی مشاہدات مجھے یہ دیکھنے کے قابل بھی بناتے ہیں کہ بچہ کس طرح پڑھ کر سنانے والوں کا جائزہ لیتا ہے اور کس طرح خود پڑھ کر سنانے والے کی حیثیت سے اپنے ردِعمل کا اظہار کرتا ہے۔ سال کے آغاز میں، میں اُن سے ایک سوالنامے کا جواب دینے کے لیے بھی کہتی ہوں جس سے اُنہیں پڑھ کر سنانے اور خود پڑھ کر سنانے والوں کی حیثیت سے اپنے ردِعمل پر اپنے رویّوں کا اظہار کا موقع ملتا ہے۔

گرامر، ہجے، ذخیرہ الفاظ اور لکھنے کے ہنر کے تشخیصی ٹیسٹ:

جائزہ کے نتائج اور اپنے مشاہدات سے حاصل ہونے والی معلومات مجھے اس میں مدد دیتی ہیں کہ میں نے گرمیوں کی کلاس کے لیے جو ابتدائی نصاب تیار کیا تھا اس میں کیا ردّوبدل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح مجھے اس سبق کا انتخاب کرنے میں آسانی ہوتی ہے جو مجھے پوری کلاس کو یا بچوں کے مخصوص گروپوں کو آنے والے دنوں میں پڑھانے کی ضرورت ہے۔

پہلے ماہ میں تحریر کا کوائف نامہ:

تحریر کے کوائف نامے میں اندراج بھی بچوں کی موجودہ تحریری صلاحیتوں کے بارے میں قابل قدر معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کے ابتدائی اندراج زیادہ تر ان کی تخلیقی تحریری سرگرمیوں یا دیگر مضامین کی تحقیق کے بارے میں مختصر رپورٹ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس سرگرمی سے بھی مجھے یہ طے کرنے میں مدد ملتی ہے کہ کن اسباق کو ترجیح دی جائے اور پہلی سہ ماہی کے لیے طالب علموں کو کن کن گروپوں میں تقسیم کیا جائے۔

سال کے دوران، میں جائزہ کے لیے رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقے استعمال کرتی ہوں۔ غیر رسمی طریقے کلاس روم اور اسکول کی سرگرمیوں کا ایک عام حصہ ہیں۔ ہر روز درس و تدریس کی سرگرمی ہوتی ہے اس میں طلباء کی کسی کام کو کرنے یا کسی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے میں اُن کی کارکردگی کا جائزہ لینے کا طریقہ کار شامل ہوتا ہے۔

میں اپنے طالب علموں کی کسی سرگرمی میں شرکت یا کسی ذمہ لگائے گئے کام میں طریقہ کار اور حاصلات کا مشاہدہ کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر ایک چھوٹے سے سبق کے بعد مختصر مشقوں کے نتائج پر نظر ڈالنے سے مجھے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ مجھے ایک مخصوص تصور کی دوبارہ تدریس کے لیے کوئی مختلف طریقہ استعمال کرنا ہوگا یا سبق سے متعلق مشقوں کی مشق کرنے کے لیے بچے کو زیادہ وقت دینا ہوگا۔ اُن کی تحریر کے کوائف نامے پر نظر ڈالنے سے مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا وہ کلاس

میں پڑھائے گئے قواعد کے تصورات کو استعمال کرنے کے قابل ہو گئے ہیں یا نہیں۔ علاوہ ازیں اس کارروائی سے بعد ازاں دی جانے والی تعلیم کے تجربات یا حکمت عملیوں کے بارے میں فیصلہ سازی کی کارروائی سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔

چونکہ میرے طالب علموں کی ضروریات اور صلاحیتیں اور اُن کے ذمے لگائے گئے کام کو مکمل کرنے کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ میں کلاس میں اسباق اور سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے اِن باتوں کا خیال رکھوں۔ کلاس کا انتظام چلانے کے لیے مجھے اپنے طالب علموں کو ان کی مشترک ضروریات اور قابلیت کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کرنا بہت ضروری ہے۔ مجھے اپنے دن یا ہفتے کی مؤثر منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یقینی بنانی ہے کہ اُن کی موجودہ ضروریات پوری کر دی گئی ہیں۔

میں کلاس میں جائزے کے رسمی طریقے بھی استعمال کرتی ہوں۔ ان میں مختصر ٹیسٹ یا معلوماتی مقابلے، انفرادی کام اور پراجیکٹس (جیسا کہ تحریری پراجیکٹ، تحقیقی مقالے)، گروپ پراجیکٹس شامل ہیں، اِس کے علاوہ (Quarterly Assessment week) کے دوران دیئے گئے ٹیسٹ شامل ہیں۔

کسی طالب علم کی کامیابی کی سطح اور اسکول میں کارکردگی کا انحصار ہمیشہ غیر رسمی جائزے اور رسمی اور وقتاً فوقتاً جائزے دونوں پر ہوتا ہے۔ اس صورت حال میں جائزہ ایک مجموعی حیثیت کا حامل ہے۔ میں اپنے طالب علموں کی صلاحیتوں پر مبنی تدریس و تعلیم کے عمل پر نگاہ رکھتی ہوں۔ ہر سہ ماہی کے بعد اپنی کلاس کے ہر بچے کی قابلیت اور ضروریات کا مختصر جائزہ لیتی ہوں۔ آئندہ سہ ماہی میں اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے میں نئے اہداف اور نئی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتی ہوں۔ میں ضرورت کے مطابق گروپوں کو نئے سرے سے تشکیل بھی دیتی ہوں۔

میرے لیے جائزے کا عمل اُس وقت ممکن نہیں ہوتا جب تک طالب علم بھی اپنے متعلق خود جائزہ نہ لے لیں۔ ہر سہ ماہی کے اختتام پر میں جواب حاصل کرنے کے لیے انہیں ''خود جائزہ'' کے سوالنامہ دیتی ہوں اور ساتھ ہی ایک سہ ماہی کا اکٹھا جائزے لینے کے لیے انفرادی کانفرنس کا انعقاد کرتی ہوں اور اہداف پر نظر ثانی اور آئندہ سہ ماہی کے لیے نئے اہداف مقرر کرتی ہوں۔ جائزہ کا یہ عمل میرے لیے بہت اہم ہے کیوں کہ یہ مجھے اپنے طالب علموں کی مدد کرنے اور اُن کی صلاحیتوں کے بارے میں آگاہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ملاقات کے دوران میں طالب علم سے کہتی ہوں کہ وہ اپنے ذمے لگائے گئے کام کا فولڈر، کاپی، تحریر کے بارے میں کوائف نامہ یا لکھنے والوں کی ورکشاپ کا فولڈر، اور اُن تمام پراجیکٹس کی تفصیل لے کر آئے جن پر اُس نے ختم ہونے والی سہ ماہی کے دوران کام کیا ہے۔

گزشتہ برسوں میں، میں یہ جان چکی ہوں کہ ایک استاد سال کے مختلف اوقات میں ایک بچے کے بارے میں جو چھوٹی سے چھوٹی معلومات بھی رسمی یا غیر رسمی طریقوں سے حاصل کر سکتا ہے، اہم نصابی فیصلے کرنے سے پہلے ان کی محتاط انداز میں بار بار توثیق لازمی ہے۔ مثال کے طور پر، قواعد کی مشقوں میں اچھے نمبر حاصل کرنا اس بات کی ضمانت ہرگز نہیں کہ بچے نے اس خاص مہارت میں مکمل عبور حاصل کر لیا ہے۔ میرے تجربے کے مطابق، بہت سی ایسی مثالیں سامنے آئی ہیں جن میں طالب علموں نے قواعد کی مشق میں بہت اچھے نمبر حاصل کیے مگر اپنی تحریر اور نثر نگاری میں اس تصور (concept) کو شامل کرنے میں مشکل محسوس کرتے رہے۔ میں جب بچے کی مشقوں اور نثر نگاری میں فرق محسوس کرتی ہوں تو اس کا بہتر حل یہ تصور کرتی ہوں کہ گروپ میں نثر نگاری کے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں۔ یہ عمل مجھے نثر نگاری کے دوران قواعد کے مخصوص تصور کا ماڈل تیار کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ایک استاد کی حیثیت سے، میرے لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ جب کسی وقت مجھے کسی مخصوص بچے یا بچوں کے گروپ کے بارے میں نئی معلومات حاصل ہوں تو میں اس پر اپنے ردعمل کا اظہار کروں۔ میں ہمیشہ نئی معلومات کے اثرات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی طالب علم کی طرف سے پڑھ کر سنانے یا نثر نگاری میں کی جانے والی غلطیوں کا مشاہدہ کیا جائے تو یہ اس بات کی علامت ہوگا کہ اس بچے کو کسی مخصوص تصور کی دوبارہ تدریس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے یا کسی مخصوص مہارت میں کمال حاصل کرنے کے لیے اسے مزید کچھ سرگرمیوں کی ضرورت ہے۔ ہر مرتبہ نئی ملنے والی معلومات مجھے یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ میرے طالب علموں کو کس قسم کی مدد درکار ہے اور میں کتنے احسن طریقے سے انہیں یہ مدد فراہم کر سکتی ہوں۔

فیڈ بیک اور جائزہ:

تعلیم کے جائزہ میں فیڈ بیک ایک ضروری عنصر ہے۔ فیڈ بیک دینے سے پہلے یہ اہم ہے کہ استاد اور بچے کے درمیان محفوظ اور پُر اعتماد تعلقات ہوں۔ بچے گروپ اور کلاس میں رسمی فیڈ بیک کے ذریعے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جب یہ عمل اچھی طرح کام کرنے لگتا ہے تو پھر یہ تبدیلی رونما ہوتی ہے کہ

اساتذہ شاگردوں کو یہ بتانے کی بجائے کہ اُنہوں نے کیا غلطی کی ہے شاگردوں کو بتاتے ہیں کہ وہ خود دیکھیں کہ اُنہیں بہتری لانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے اور پھر وہ اس بارے میں اپنے استاد سے تبادلہ خیال کر سکیں۔

منفی فیڈ بیک کی مثال یوں ہے کہ ''آپ اپنے ہجے بہتر کیوں نہیں کرتے، آپ ہمیشہ غلطیاں کرتے ہیں''۔ منفی فیڈ بیک بچوں کی عزت نفس میں کمی پیدا کرتی ہے اور تعلم میں بہتری نہیں کرتی۔

مثبت اور تعمیری فیڈ بیک کو اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے: ''سیتا، جس انداز میں تم نے اپنی کہانی کا آغاز کیا وہ مجھے اچھا لگا اور اس کا انجام بہت دلچسپ ہے۔ اگر تم اپنے کچھ الفاظ کو چیک کرنے کے لیے لغت کا استعمال کرو تو تمہیں اپنے ہجے بہتر کرنے میں مدد ملے گی۔ اگر ابتدائی حروف کے بارے میں تم بے یقینی کا شکار ہو تو جو (Joa) سے پوچھ لو''۔ مثبت فیڈ بیک خوبیوں کو تسلیم کرتی ہے، کمزوریوں کی نشان دہی کرتی ہے اور یہ بتلاتی ہے کہ تعمیری تنقید سے کس طرح بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔

مؤثر فیڈ بیک کی خاص خاص باتیں:

- فیڈ بیک اُس وقت بہت مؤثر ہوتی ہے جب یہ کسی کام پر مرکوز ہو اور باقاعدہ دی جائے۔
- فیڈ بیک بہت زیادہ مؤثر ہوتی ہے جب یہ اِس بات کی تصدیق کرے کہ شاگرد ٹھیک طرح آگے بڑھ رہے ہیں اور جب یہ کسی کام میں غلطیوں کی تصحیح یا دوسری بہتری کی طرف اُکسائے۔
- بہتری کے لیے تجاویز کو ''مچان کی تعمیر'' کی طرح کام کرنا چاہیے، یعنی کہ شاگردوں کی اتنی زیادہ مدد کرنی چاہیے کہ جتنی کہ انہیں اپنا علم استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے۔ جیسے ہی وہ کسی مشکل میں گرفتار ہو جائیں تو انہیں مکمل حل فراہم نہیں کرنا چاہیے بلکہ انہیں خود قدم بہ قدم طریقے سے سوچنے کا موقع فراہم کیا جانا چاہیے۔
- فیڈ بیک میں تبادلہ خیال کا معیار بہت اہمیت کا حامل ہے اور اکثر تحقیق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحریری فیڈ بیک کی بجائے زبانی فیڈ بیک زیادہ مؤثر ہے۔
- شاگردوں کو مدد مانگنے کی مہارت ہونی چاہیے اور اُنہیں کلاس میں ایسا کرتے ہوئے تکلف محسوس نہیں ہونا چاہیے۔

اپنا جائزہ آپ لینا: بچوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ

- وہ اپنے کام پر خود غور و فکر کریں؛
- عزت نفس کو خطرے میں ڈالے بغیر مسائل کو تسلیم کرنے میں ان کی مدد کی جائے؛
- اپنے مسائل کے حل کے لیے انہیں وقت دیا جائے۔

یہ خود آزمائی اس وقت وجود میں آتی ہے جب کبھی سیکھنے والے کو اپنی صلاحیتوں، علم یا کارکردگی کی وضاحت کرنا پڑتی ہے۔ ایسی خود آزمائی علم اور اس کی چاہت کی تعمیر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ خود آزمائی بچوں کے ساتھ گفتگو کے دوران یا اُن کے اپنے روزنامچے کے ذریعے بھی ہو سکتی ہے۔

جیسے ہی بچے لکھنے کے قابل ہوں تو انہیں روزنامچے میں اپنی تعلیم کے تجربات لکھنے کے لیے کہنا چاہیے۔ تعلیم کی سرگرمی یا کسی یونٹ کے مطالعے کی تکمیل پر، آپ انہیں اپنی کارکردگی پیش کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔

مہارتوں اور رویوں کا جائزہ لینا:

تعلیم میں متعدد مقاصد کا جائزہ لینا مشکل ہے، تاہم مہارتیں اور رویے بچوں کی تعلیم اور مستقبل کی ذہنی نشوونما کی بنیاد ہیں، چنانچہ ہمیں ہر ممکن طریقے سے ان کا جائزہ لینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ذیل میں ان طریقوں کے بارے میں کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں جو مہارت کی چار سطحوں اور رویوں کے حصول کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مجموعی مہارت: تعاون

تعاون کی تشریح یہ ہے کہ ''دوسروں کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہونا اور مختلف کرداروں کو تسلیم کرنا جن میں سننا، وضاحت کرنا، بحث وتمحیص کرنا اور مصالحت کرنا شامل ہیں''۔

	بچہ (الف)	بچہ (ب)
پہلی سطح:	اپنی اپنی باری پر ساتھی کے ساتھ کام کرسکتا ہے، بول سکتا ہے اور خیالات اور وسائل کا تبادلہ کرسکتا ہے۔	
دوسری سطح:	دوسروں کی مختلف اور تنقیدی آراء کو تسلیم اور بحث وتمحیص کرسکتا ہے۔	
تیسری سطح:	ملے جلے گروپ کے ساتھ کام کرسکتا ہے (عمر/ صلاحیت/صنف)	
چوتھی سطح:	کسی بھی ملے جلے گروپ کی قیادت کرسکتا ہے۔ امداد باہمی کی حکمت عملیوں کو استعمال کرتے ہوئے مسائل کے متبادل حل تجویز کرسکتا ہے۔	

رویہ: قدر شناسی، یعنی دیگر لوگوں کے جذبات اور اور پس منظر کو تصور میں لانے کے لیے تیار ہے۔

	بچہ (الف)	بچہ (ب)
پہلی سطح:	اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ کسی اختلاف کی ایک سے زیادہ وجوہات ہوسکتی ہیں۔ جذبات کا تبادلہ اور رویے کی وضاحت کرسکتا ہے۔	
دوسری سطح:	کہانیوں میں کرداروں کے جذبات کو بیان کر سکتا ہے۔ یہ تسلیم کرسکتا ہے کہ دوسرے بچے یا بالغ کی، آپ سے کوئی مختلف چیز چاہنے کی وجوہات ہیں۔	
تیسری سطح:	اس بات کی وضاحت کرسکتا ہے کہ لوگ اپنے پس منظر اور حالات کی وجہ سے مختلف انداز میں کام کرتے ہیں۔ صنف، معذوری، شہریت یا غربت کی بنیاد پر کسی کی عزت کرنے سے پرہیز کرسکتا ہے۔	
چوتھی سطح:	لوگوں کے بارے میں اُن سے مختلف گھسے پٹے بیانات دینے کو چیلنج کرسکتا ہے۔	

مسلسل اور مستند جائزہ میں اکثر استعمال ہونے والی سرگرمیوں میں ''کارکردگی جائزہ اور ماحصل جائزہ'' شامل ہے۔ کارکردگی جائزہ میں یہ چیزیں شامل ہوسکتی ہیں: سائنسی تحقیقات، حقیقی اشیاء کا استعمال کرتے ہوئے حساب کے مسائل کا حل؛ ایک یا دو دیگر افراد کے ساتھ رول پلے؛ والی بال کے کھیل میں سروس دینا۔

ماحصل جائزہ میں یہ اشیا شامل ہوسکتی ہیں: ایک خاکہ یا ڈرائنگ؛ کسی سائنسی کرشمے سے متعلق کوئی ماڈل؛ کوئی مضمون یا رپورٹ؛ یا کوئی ایسا گیت جو کسی بچے نے لکھا اور کمپوز کیا ہو۔

جائزہ لینے میں کیا کیا غلطیاں ہوسکتی ہیں؟

طالب علموں کے لیے حتمی نتیجے کا تعلق اُس سے ہوسکتا ہے جو وہ پہلے کر سکتے تھے اور جو اب کر سکتے ہیں۔ اِس کا تعلق ایک سال کے اختتام پر لیے جانے والے معیاری ٹیسٹ سے نہیں ہونا چاہیے ایک ہی سال کے گروپ (کلاس یا گریڈ) سے تعلق رکھنے والے بچوں کے درمیان عام صلاحیت کے اعتبار سے تین سالوں کا فرق ہوسکتا ہے؛ ممکن ہے حساب میں ایک ہی سال کے گروپ کے اندر اندر سات سالوں کا فرق بھی موجود ہو۔ اس کا مطلب ایک ہی معیار کا ٹیسٹ کی بنیاد پر موازنہ کرنا بہت سے بچوں کے ساتھ زیادتی ہوگی۔

جہاں تک بچے کا معاملہ ہے، ایک استاد، والدین یا سرپرست کو سال کے آخر میں لیے جانے والے اس ٹیسٹ کو زیادہ اہم جائزہ تصور نہیں کرنا چاہیے۔ بچوں میں عزتِ نفس میں کمی کا سب سے بڑا سبب موازنے کا استعمال ہے۔ خاص طور پر اسکول میں سال کے آخر میں لیا جانے والا ٹیسٹ بچے کے مجموعی اور جامع جائزہ کا صرف ایک حصہ ہونا چاہیے جو استاد، بچے اور والدین یا سرپرست کو بچے کی کارکردگی سے آگاہ کرتا ہے اور اس میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لیے حکمت عملی وضع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہمیں بچے کی ''کمزوریوں'' پر زور دینے کی بجائے اس کی کامیابی پر خوش ہونا چاہیے جو بچے نے حاصل کی ہے اور یہ فیصلہ کریں کہ ہم انہیں مزید سیکھنے میں کس طرح مدد دے سکتے ہیں۔

مستند اور مسلسل جائزہ سے یہ نشان دہی کی جاسکتی ہے کہ بچے کیا سیکھ رہے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان کے کچھ نہ سیکھنے کی کیا وجوہات ہیں، جنہیں بعض اوقات تعلیم و تربیت کے نظام میں نقص سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جن وجوہات سے شاید بچے سیکھ نہیں پاتے، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- بچوں نے اپنے ذمے لگایا گیا کام کرنے کی مہارت نہیں سیکھی ہے۔ تعلیم کے بہت سے کام ایک دوسرے کے نتیجے میں ہوتے ہیں، جیسا کہ خاص طور پر حساب اور زبان میں۔ قبل اس سے کہ بچے اعداد کو تفریق کرنے کی کوشش کریں انہیں پہلے ایک مہارت: جیسا کہ دس تک گنتی سیکھنے کی ضرورت ہے۔
- درسی طریقہ کار بچے کے لیے مناسب نہیں تھا۔
- بچے نے جو کچھ سیکھ رکھا ہے ممکن ہے اس کی مشق کرنے کے لیے اسے زیادہ وقت درکار ہو۔
- بچہ بھوک یا خوراک کی کمی کا شکار ہے۔
- بچہ جذباتی یا جسمانی مسائل سے دوچار ہے جو اس کی تعلیم میں مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔

اگر بچہ مشکلات کا شکار ہو تو مستند طریقے استعمال کرتے ہوئے مسلسل جائزہ کے ذریعے ان مشکلات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے، جس سے ہم بچے کے لیے مہارت کو بڑھانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ اساتذہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ تمام بچے ایک ہی طریقے اور رفتار سے نہیں سیکھ پاتے۔ ممکن ہے کچھ بچے تعلیم کے کسی اہم مرحلے میں غیر حاضر رہے ہوں۔ اگر موزوں اوقات میں اضافی ہدایات کا استعمال کیا جائے تو پیچھے رہ جانے والے بچوں کو متبادل انداز میں علم اور مہارت کی فراہمی ممکن ہے۔ ''تعلیم کے ساتھیوں'' (learning partners) کو جو اچھے پیمانے پر مہارتیں حاصل کر چکے ہوں، ان بچوں کی مدد کے لیے کہا جاسکتا ہے جو غیر حاضر رہے ہوں یا جنہیں مزید توجہ کی ضرورت ہو۔

ماحاصلِ سرگرمی: کامیابی کا جائزہ

آخری ٹرم کے بارے میں سوچیں۔ کسی ایک مضمون، جیسا کہ حساب یا سائنس کے بارے میں سوچیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی کامیابی کا جائزہ کس طرح لیا؟ مشاہدے، پنسل اور کاغذ کے ساتھ ہفتہ وار ٹیسٹوں، جو کچھ انہوں نے بنایا (product) کوائف نامے یا ٹرم کے آخر میں امتحان کے ذریعے؟

آپ والدین یا سرپرستوں کو کس طرح ان کے بچوں کی کارکردگی کے بارے میں آگاہ کریں گے؟ ایک غیر رسمی گفتگو، رپورٹ کارڈ یا والدین اور اساتذہ کی انجمن کے اجلاس کے ذریعے؟

عملی اقدام کے بارے میں آگہی:

اب جب کہ آپ کو مسلسل جائزے کی قدر کے بارے میں بہتر آگہی حاصل ہو چکی ہے، تو آپ بچوں کی قابلیت اور کمزوریوں کی ایک بہتر تصویر حاصل کرنے کے لیے کیا عملی اقدام کریں گے؟ کیا آپ اپنے اسکول میں بچوں کے کوائف نامے کے جائزے کے کام کو متعارف کروا سکتے ہیں؟ سال بھر کے لیے ایک جائزہ منصوبہ تیار کرنے کی کوشش کریں۔ کچھ ایسے انداز متعارف کروانے کے بارے میں سوچیں جو آپ کے اسکول کے سیاق و سباق میں اپنائے جا سکتے ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سال بھر بچوں کی کارکردگی کی مکمل تصویر پیش کر سکیں۔ یاد رکھیں کہ جائزہ کو آپ موضوعات اور اسباق کی ابتدائی منصوبہ بندی میں شامل کریں۔

مشاہدہ　　کارکردگی　　کوائف نامہ　　تشخیصی ٹیسٹ　　دیگر؟

روزانہ

ہفتہ وار

ٹرم وار

سالانہ

ہم نے کیا سیکھا؟

اِس کتابچے میں ہم نے اُن تمام عملی انتظامی مسائل کے بارے میں تحقیق کی جن سے ہمیں نمٹنے کی ضرورت ہے اگر ہمارے کلاس روم تعلیم حاصل کرنے کے مواقع تمام بچوں، بشمول اُن کے جو مختلف پس منظر اور اہلیت کے حامل ہیں، کو فراہم کر رہے ہوں۔ چند سوالات جن کے بارے میں ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے وہ ہیں:

- کیا والدین، سرپرست کی طرح کلاس کو منظم کرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں؟
- کیا بچے کلاس میں اپنی تعلیم کے لیے زیادہ ذمہ داری اٹھانا سیکھ سکتے ہیں؟
- کیا ہم تعلیمی مواد کے لیے مقامی وسائل کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں؟
- کیا بچے جوڑوں میں تدریس کے ذریعے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں؟
- کیا ہم مختلف قسم کے اسباق کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں تا کہ تمام بچے اپنی رفتار کی مناسبت سے کامیابی حاصل کر سکیں؟
- کیا کلاس میں رویّوں کو منظم کرنے میں ہم عملی مظاہرہ کر سکتے ہیں؟
- اگر ضرورت ہو تو ہم نظم کو تعلیم کے لیے بنیادی معاونت کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی کلاس اچھی طرح منظم ہو، اسباق کی اچھی طرح منصوبہ بندی کی گئی ہو اور تمام افراد بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لیتے ہوں، تو تمام بچے اپنی تعلیم میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اِس کتابچے میں ہم نے کچھ ایسے طریقوں پر بھی نظر ثانی کی ہے جن کے ذریعے بچوں کی تعلیم کا پورا سال جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ بچے کہاں سے اپنے کام کا آغاز کر رہے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایک ہی عمر کے بچوں کے سیکھنے کی رفتار ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتی ہے، جب وہ تعلیم حاصل کر رہے ہوں تو ہمیں اُن کو فیڈ بیک فراہم کرنے کی ضرورت ہے (تشکیلی جائزہ) اور ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ سال کے اختتام تک انہوں نے کتنی کامیابی حاصل کر لی ہے (اخذ شدہ جائزہ) ہم نے مستند جائزے کو بچوں اور والدین اور دیگر سرپرستوں کے لیے تشکیلی جائزہ فراہم کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر دیکھا ہے۔

ہم جان چکے ہیں کہ مستند جائزہ میں بچوں کی کامیابی کا جائزہ لینے کے لیے بہت سے طریقے استعمال کیے گئے ہیں جن میں براہ راست مشاہدہ، کوائف نامے، مسائل کے حل پر مبنی سرگرمیاں (شاید جوڑوں یا مختصر گروپوں میں presentations) (تعلیمی سرگرمی کے ماحصل کی مثال) اور کچھ مناسب کاغذ اور پینسل (یعنی لکھنے کے) کے سوال شامل ہیں۔

کیا آپ تعلیمی سال کے درمیان کلاس کے تمام بچوں کی کارکردگی کے بارے میں ان کے والدین یا سرپرستوں کو رپورٹ پیش کرتے وقت پُر اعتماد ہیں؟ کیا ایسے طریقہ کار موجود ہیں جن کے ذریعے آپ جائزے کے عمل میں بچوں کو شامل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اُن کو یہ کہہ کر کہ وہ ان کاموں میں سے اپنے لیے کوئی سا کام چن لیں جو اُن کے کوائف نامے میں شامل کیے گئے ہیں؟

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are valuable resources for managing the inclusive classroom.

Publications

Alternatives to Corporal Punishment: The Learning Experience. (2000) Department of Education, Ministry of Education, Pretoria, South Africa.

Miriam S. (1993) Learning from Experience. World Studies. Trentham Books Ltd., United Kingdom.

UNESCO (1993) Teacher Education Resource Pack: Special Needs in the Classroom. Paris.

UNESCO (2001) Understanding and Responding to Children's Needs in Inclusive Classrooms: A Guide for Teachers. Paris.

Web Sites

Authentic Assessment: a briefing.
http://home.ecn.ab.ca/'''Ijp/edarticles/ assessment .htm

Classroom routines. http://www.ioe.ac.uk/multigrade/practicaLadvice.htm

Cooperative learning.
http://www.jigsaw.org/ and http://www.co-operation.org

Guidelines for Portfolio Assessment in Teaching English by Judy Kemp and Debby T operoff.
http://www.etni.org.il/ministry/portfolio

Managing group work and cooperative learning.
http://www.tlc.eku.edu/tips_cooperative_learning.htm

Multigrade Teacher Training Materials.
http://www.ioe.ac.uk/multigrade/teacher_training.htm

Positive Discipline. http://www.positivediscipline.com

Quality Education for Every Student. This is a good Web site for explaining portfolio assessment. http://www.pgcps.org/...elc/portfolio.html

UNICEF Teachers Talking about Learning.
http://www .unicef .org/teachers

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔ 2004ء

چھٹا کتابچہ

صحت منداور محفوظ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل



unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور ان ہی مسائل سے دوچار ہے جو سب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔ تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ تعلیم "سب کے لئے" (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔ تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کر سکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کر سکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم و تعلم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔ یونیسکو کی تیار کردہ "ٹول کٹ" اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں۔ یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔ حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنا دیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کر سکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں ممد و معاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کر رہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب) وزارت تعلیم، اسلام آباد



رہنمائے معاونات: (Tool Guide)

یہ کتابچہ اسکول میں ایک مؤثر صحت منداور محفوظ ماحول کی تشکیل کا آغاز کرنے میں آپ کی اور آپ کے رفقائے کار کی مدد کرے گا۔ تیسرے کتابچہ میں ہم نے تمام بچوں کو اسکول میں لانے پر کام کیا تھا۔ اگر آپ کی کوششیں کامیاب ہوگئی ہیں تو آپ کی ہمہ گیر تعلیم دوست کلاس میں مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل مزید بچے داخلہ لے رہے ہوں گے۔ یہ وہ بچے ہیں جنہیں ایک ایسے ماحول میں رہ کر بہت کچھ سیکھنا ہے جو صحت منداور محفوظ ہو۔

معاونات: (Tools)

6.1 تمام بچوں کے لیے صحت منداور محفوظ پالیسیوں کی تشکیل:

- ☆ اسکول کی صحت پالیسوں کے لیے ترغیب۔
- ☆ رائے عامہ ہموار کرنا۔
- ☆ اسکول ہیلتھ پالیسی کی صورت حال کا جائزہ اور نگرانی۔
- ☆ تشدد سے نمٹنا، پالیسیوں کو عملی شکل دینا۔

6.2 بچوں کو زندگی گزارنے کی مہارتیں دینا:

- ☆ مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم۔
- ☆ کون سے مہارتیں درکار ہیں؟
- ☆ یہ مہارتیں کیسے سکھائی جائیں؟
- ☆ ایچ آئی وی رائیڈز سے بچنے کے لیے مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت۔

6.3 اسکول میں غذائیت، صحت کی خدمات اور سہولتیں مہیا کرنا:

- ☆ موجودہ صورت حال کا جائزہ لینا۔
- ☆ اسکول میں خوراک اور غذائیت کا پروگرام۔ اُن بچوں کی مدد کرنا جو اچھی طرح نہیں کھاتے۔
- ☆ اسکول میں صاف ستھرا ماحول صاف پیدا کرنے کے لیے تجاویز۔

6.4 ہم نے کیا سیکھا؟



معاونت: 6.1

تمام بچوں کے لیے صحت منداور محفوظ پالیسیوں کی تشکیل

ایک ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کا اہم حصہ اِس بات کو یقینی بنانا ہے کہ تمام بچے صحت مند، محفوظ اور سیکھنے کے قابل ہوں۔ اسکول کے صحت اور تحفظ کے پروگراموں کے ذریعے اسکول کے بچوں کی صحت اور تعلیم و تربیت میں بہتری لانا کوئی نئی بات نہیں۔ بہت سے ممالک میں ایسے پروگرام جاری ہیں کیوں کہ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ بچوں کی صلاحیتیں پوری طرح اجاگر کرنے کا انحصار اچھی صحت، اچھی خوراک اور تعلیم و تربیت کے محفوظ ماحول پر ہے۔

اسکول کی صحت پالیسیاں یہ ہدف مقرر کرتی ہیں کہ ہمیں اپنے بچوں، اور خاص طور پر مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کی صحت و صفائی، خوراک اور تحفظ کی مجموعی بہتری کے لیے کیا اقدام کرنا ہوں گے۔ ایسی پالیسیاں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ ہمارے اسکول ہمارے بچوں کے لیے محفوظ ہیں اور وہ مثبت جذباتی ماحول کو فروغ دیتے ہیں۔ بچے تبھی اپنی پوری استعداد کے مطابق سیکھنے کے قابل ہو سکتے ہیں جب وہ اپنے آپ کو محفوظ تصور کریں۔

اساتذہ، بچے، والدین، علاقے کے قائدین اور سماجی بہبود کے اداروں سمیت بہت سے لوگوں کو اسکول کی صحت پالیسیوں کے بنانے میں شامل کرنا ضروری ہے۔ کامیابی کی کنجی یہ ہے کہ اِن لوگوں کو سوچنے، بات چیت کرنے اور پھر مشترکہ عملی اقدام پر متفق ہونے کا موقع دیا جائے۔ اِس کتابچے میں ایسی سرگرمیاں پیش کی جائیں گی جنہیں آپ اسکول کے لیے صحت پالیسیوں کی تشہیر، اِن پر عمل درآمد پر اتفاق پیدا کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ طے کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں کہ کن پالیسیوں کی ضرورت ہے۔

اسکول کی صحت پالیسیوں کا مطلب کیا ہے اور وہ کیسی ہونی چاہئیں؟ ذیل میں دی گئی ٹیبل اِن بڑے مسائل میں سے کچھ کو ظاہر کرتی ہے جو اسکول کو صحت مند، محفوظ اور ہمہ گیر تعلُّم دوست بننے کے لیے پیش آتے ہیں۔

صحت اور تحفظ کے بارے میں اسکول کی پالیسیوں کے نمونے:

پالیسی مسائل	اسکول کی پالیسیوں کے نمونے
تمباکو اور تمباکو نوشی سے پاک اسکول۔	• اساتذہ اور طالب علموں کو اسکول میں تمباکو نوشی سے منع کریں۔ • بچوں کو سگریٹ فروخت نہ کیے جائیں۔ • تمباکو نوشی کے اشتہارات اور فروغ سے پرہیز کریں۔
نکاسی ءآب اور اصول صحت۔	• مرد اور خواتین اساتذہ اور لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ لیٹرین۔ • تمام اسکولوں میں پینے کا صاف پانی۔ • پینے کے پانی اور نکاسی ءآب کی سہولتوں کی دیکھ بھال کے لیے پی ٹی اے یا اسکول کی انتظامی کمیٹی کا عملی عہد۔
ایچ آئی وی/ایڈز اور اسکول سے بے دخلی۔	• ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام پر مرکوز مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت۔ • اسکولوں میں ہم عصروں کے تعاون اور ایچ آئی وی/ایڈز پر مشاورت۔ • ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ اساتذہ اور طالب علموں کے خلاف تفریق کی نفی۔ • روک تھام کے ذرائع تک رسائی کو یقینی بنانا۔

طالب علموں کے ساتھ بدسلوکی۔	• اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسکول میں اساتذہ اور طالب علموں کی جانب سے کسی کو ہراساں کرنے اور تشدد کرنے پر قانونی طور پر پابندی ہو۔ • قانون کا اچھی طرح پرچار کریں اور ہر ایک کو اسے تسلیم کرنے کا پابند کریں، نوعمر بچوں کو اختیار دیں کہ وہ ایسے واقعات سے آپ کو آگاہ کریں۔ جو لوگ بدسلوکی کے مرتب ہوتے ہیں اُن کے خلاف مؤثر تادیبی اقدامات کریں۔
اسکول میں صحت اور غذائیت کے سادہ پیکج کی ترسیل۔	• شعبہ صحت کے کارکنوں اور مقامی کمیونٹی کی شمولیت کے ذریعے صحت اور غذائیت کے سادہ پیکج کی ترسیل میں اساتذہ کو تربیت دیں اور اُن سے کام لیں۔ • کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والوں اور فراہم کی جانے والے کھانے پینے کی اشیاء کے معیار اور صفائی کے لیے قواعد نافذ کریں۔

اسکول کی صحت پالیسیوں کے لیے ترغیب:

صحت مند، محفوظ اور ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی پالیسیاں بنانے کے لیے بھاری حمایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ حمایت حاصل کرنے کے لیے ایسی پالیسیوں کو مؤثر انداز میں پیش کرنا ہے اور بامعنی اور مؤثر پیغامات کے ذریعے فیصلہ کرنے والوں کو یہ باور کرانا ہے کہ ایسی پالیسیوں کی واقعی ضرورت ہے۔

تکمیلی سرگرمی: صحت مند، محفوظ اور ہمہ گیر پالیسیوں کے لیے پیغامات کی شناخت:

- اپنے ایسے ہم خیال ساتھیوں کے ایک گروپ کو جمع کریں، جو اسکول میں صحت کے فروغ اور بچوں کی تعلیمی ترقی میں آپ سے اتفاق کرتے ہوں۔ یہ وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے بچوں کو اسکول میں لانے کے لیے عملی طور کام کیا ہے اور وہ بھی جو اسکول اور علاقے کے نقشوں یا بچوں کے کوائف ناموں کی تیاری میں شامل رہے ہیں۔
- اپنے آپ کو دو یا تین گروپوں میں منظم کریں، پھر ہر ایک سے کہیں کہ وہ خاموشی سے یہ سوچے کہ کس طرح ہمارے بچوں اور اُن کے خاندانوں کی صحت اور حفاظت ہمارے اسکولوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔ اس کام کے لیے 5 سے 10 منٹ درکار ہوں گے۔
- ہر گروپ کو پوسٹر کے کاغذ کی ایک بڑی شیٹ دیں اور ان سے کہیں کہ اپنے خیالات اس پر درج کریں کہ کس طرح اسکول کے بچوں اور اُن کے خاندانوں کو صحت اور تحفظ دونوں چیزیں مل سکتی ہیں۔
- جب سب گروپ اپنا اپنا کام ختم کر لیں تو اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔ پھر ہر گروپ کی طرف سے پیش کردہ تین یا چار مشترکہ نکات چُن لیں۔
- آخر کار، ان مؤثر پیغامات کی تیاری کے لیے مل جل کر کام کریں جو آپ یہ جواز پیش کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں کہ اسکول کی صحت پالیسیاں کیوں متعارف کرائی جائیں اور ان میں سے کون سی آپ کے مشترکہ نکات کو حل کر سکتی ہیں۔ یہ پیغامات اتفاق رائے حاصل کرنے کے لیے بنیاد فراہم کریں گے۔

صحت مند، محفوظ اور ہمہ گیر اسکول پالیسیاں بنانے کی وجوہات:

نکات: ہم اپنے بچوں کو زندگی گذارنے کے لیے علم اور مہارتیں دینے میں بہت محنت کرتے ہیں۔ لیکن جب بچے یا اُن خاندان کے ارکان بیمار ہوں، اسکول میں صفائی نہ ہو یا اِس میں حفظانِ صحت کے دیگر انتظامات نہ ہوں، یا اگر بچے سکول سے گھر اور گھر سے اسکول جانے کے راستے میں تشدد یا بدسلوکی کا شکار ہوں تو اسکول میں ان کی حاضری کم ہو جاتی ہے۔

پیغام: اپنے اسکول کے لیے دیا جانے والا وقت، پیسہ اور وسائل ایک اہم ترین سرمایہ کاری ہے، جو ہمیں کرنی چاہیے۔ لیکن ہماری اِس سرمایہ کاری کا پھل اسی وقت مل سکتا ہے، جب ہمارے بچے باقاعدگی سے اسکول جائیں۔

نکات: بیمار، بھوکے، خون چوس لینے والی بیماریوں کے ہاتھوں کمزور ہونے والے، خوف زدہ، یا تھکے ہوئے بچے اچھی طرح تعلیم حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ قابلِ علاج جسمانی اور جذباتی بیماریاں، جو ناتواں بچوں پر اثر انداز ہوتیں ہیں، اِن بچوں کی تعلیم پر بُری طرح اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

پیغام: ہمارا مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے، جب اسکول جانے والی لڑکیاں اور لڑکے تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں۔

نکات: جب والدین بچوں کے تحفظ کے بارے میں فکرمند ہوں یا جب اسکول کے پاس بچوں کے لیے بنیادی صحت اور غذائیت کی سہولتیں فراہم کرنے کے وسائل دستیاب نہ ہوں تو اسکول میں حاضری کم ہو جاتی ہے۔

پیغام: چونکہ عام طور پر ہمارے اسکول کے وسائل محدود ہوتے ہیں، اِس لیے اضافی وسائل تک رسائی کے لیے خاندانوں اور علاقے کے لوگوں پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے بچوں کی صحت اور تحفظ کو یقینی بنانے والی پالیسیوں کی عدم موجودگی کے سبب اپنے اسکول پر اعتماد نہ کرتے ہوں تو پھر ان سے ضروری اضافی وسائل کا حصول تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

رائے عامہ ہموار کرنا:

جب ہمارے پیغامات تیار ہو جائیں، تو ہمیں یہ دوسروں تک پہنچانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم لوگوں کی حمایت حاصل کر سکیں، کیوں کہ اسکول کی صحت کی پالیسیوں کو شروع کرنے کے لیے یہ ضروری ہیں۔ حمایت حاصل کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ اِن خیالات اور مثالوں کو عام کیا جائے کہ ہمہ گیر صحت مند اور محفوظ اسکول کا ماحول کیا ہے؟ اِس سے کیا ہوتا ہے اور مجموعی طور پر طالب علموں، خاندانوں، اساتذہ اور علاقے کے لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ اِس سے کیا فوائد حاصل ہوں گے۔ اِس سے اسکول کو یہ جاننے کا موقع ملے گا کہ صحت کے مقامی مسائل کے بارے میں علاقے کے لوگوں کے کیا خیالات ہیں اور اسکول کس طرح اِن کے حل میں مدد کر سکتا ہے۔ ہم اس کام کا آغاز دو سرگرمیوں سے کر سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی : پالیسیوں کے فروغ کے لیے اتفاقِ رائے پیدا کرنا

- ایسے لوگوں کا ایک چھوٹا گروپ جمع کریں، جو صحت کے فروغ اور بچوں کی تعلیم کی بہتری میں آپ کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوں۔ اِس میں آپ کی ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی ٹیم یا کوئی اور گروپ بھی ہو سکتا ہے۔ اسکول کے پرنسپل اور منتظم، اسکول بورڈ یا انجمن اساتذہ و والدین کے رکن، دلچسپی رکھنے والے اساتذہ، طالب علموں، والدین اور دیگر مقامی رہنما، مثلاً: مذہبی رہنماؤں، مقامی سرکاری افسران یا ان لوگوں کو جو اسکول سے باہر بچوں یا نوجوانوں کے ساتھ کام کرتے ہیں، اِس گروپ میں شامل کریں۔ صحت کے مقامی کارکنوں یا دیگر افراد (سماجی خدمات فراہم کرنے والے) جو صحت کے فروغ اور بچوں کی تعلیم بہتر کرنے کے مواقع تلاش کر سکتے ہوں اور ان کی وضاحت کر سکتے ہوں، اُن سے بھی رابطہ کریں۔ ماہرِ صحت کچھ افراد کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں، جو بچوں کی صحت کے مسائل پر بات چیت کر

سکیں اور اسکولوں میں صحت کے فروغ کی اہمیت اور ضرورت پر زور دے سکیں۔ جو گروپ آپ تشکیل دیں گے، اسے اسکول کی صحت ٹیم میں بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے جو کبھی کبھار اسکول کی صحت پالیسیوں کے فروغ اور پروگراموں کی نگرانی کر سکے۔

- ہر فرد سے کہیں کہ وہ آپ کے اسکول یا علاقے میں پالیسیوں کی ایک یا دو ایسی مثالیں دیں، جو بچوں کی صحت، تحفظ اور تعلیم خصوصاً اُن بچوں کے حوالے سے جو مختلف پسِ منظر اور اہلیت کے ہیں، اِن کی حمایت کرتی ہوں۔ اِن سب کو پوسٹر کے کاغذ کی بڑی شیٹ یا لکھنے کے لیے کسی موزوں سطح یعنی صاف دیوار، تختہ سیاہ وغیرہ پر تحریر کریں۔ (یہ سرگرمی انفرادی طور پر کرنے کی بجائے ایک چھوٹے گروپ کی صورت میں بھی کی جاسکتی ہے۔)
- پھر ہر ایک سے کہیں کہ وہ ان پالیسیوں کی ایک یا دو مثالیں پیش کریں، جن کی ضرورت ہے یا جنہیں بچوں کی صحت، تحفظ اور تعلیم کی بہتری کی خاطر تبدیل کرنا چاہیئے۔ انہیں پوسٹر (کاغذ کی بڑی شیٹ) کے بائیں طرف ایک خانے میں تحریر کریں۔
- پھر اکٹھے کام کرتے ہوئے، اِن وجوہات کی نشان دہی کریں جو اِن پالیسیوں کی تائید میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ انہیں پوسٹر کے دائیں طرف ایک خانے میں تحریر کریں۔
- ان پالیسیوں کو لاگو کرنے یا تبدیل کرنے کے لیے عملی منصوبوں کی تیاری میں مل کر کام کریں (عملی منصوبوں کی تشکیل کے بارے میں پہلا اور تیسرا کتابچہ دیکھیں)

تکمیلی سرگرمی : تبادلہ خیالات سے اتفاق رائے پیدا کرنا

اسکول ہیلتھ سرگرمیوں کے تبادلہ خیالات کے ذریعے اپنی حمایت میں اضافہ کریں۔ یہ بات اہم ہے کہ آپ مختلف قسم کے لوگوں سے مدد حاصل کر سکتے ہیں؛ رسمی وغیر رسمی رہنما، عورتیں اور مرد، اور طالب علم۔ کچھ ایسے اقدامات جو اِس سلسلے میں آپ کے ممد و معاون ہو سکتے ہیں درج ذیل ہیں:۔

- صحت کے اِن خطرات سے لوگوں کو آگاہ کریں، جو بچوں کی تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ کس طرح اسکول کی پالیسیاں اور پروگرام بچوں، عملے اور علاقے کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ صحت کی بنیادی باتوں پر بات چیت کرنے کے لیے علاقے کے رہنماؤں سے ملیں۔
- والدین اور طالب علموں سے بات چیت کر کے اُن سے اپنی معلومات کا تبادلہ کریں اور ان کے خیالات جاننے کی کوشش کریں۔
- والدین اور علاقے کے دوسرے لوگوں کو ایک غیر رسمی اجلاس میں مدعو کریں، یا اسکول کی اہم تقریبات کے بعد، جب لوگوں کی خاصی تعداد موجود ہو تو ایک غیر رسمی بات چیت کا اہتمام کریں۔
- تعلیم عامہ کے طریقوں کے ذریعے اسکول ہیلتھ پالیسیاں اور پروگراموں کی ضرورت اُجاگر کریں جیسے: بروشر، دستی پرچے، ریڈیو، تقاریر اور پوسٹر وغیرہ۔ (یہ چیزیں بچے خود بھی تیار کر سکتے ہیں)
- مقامی موضوع یا نعرے (slogan) کی تیاری کے لیے ایک مقابلے کا اہتمام کریں۔
- اپنے علاقے میں جہاں لوگوں کا آنا جانا زیادہ ہو، ایک عام ڈرامے کا اہتمام کریں، یا آرٹ کی کلاسوں کے دوران صحت کے فروغ پر مبنی فن پاروں کی نمائش کی حوصلہ افزائی کریں۔

آپ جب اسکول کی صحت پالیسیوں اور پروگراموں، خصوصاً جو مختلف پسِ منظر اور اہلیت کے بچوں کی ضروریات کے مطابق ہوں، کو اچھی طرح اُجاگر کریں گے تو جلد ہی علاقے میں اپنی حمایت کرنے والوں کو تلاش کر لیں گے جو آپ کی بہت تندہی سے وکالت کریں گے اور جو صحت جیسے حساس مسائل اور اُن کے حل میں اسکول کے کردار کے بارے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں سے نمٹ سکتے ہیں۔ اِس کے علاوہ کمیونٹی ہیلتھ ایڈوائزری کمیٹی کا قیام بھی بہت مددگار ثابت ہو سکتا ہے جو علاقے کے تمام حلقوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔

یاد رکھنے کی ایک بات:

اسکول کی صحت پالیسیوں کے فوائد معاشرے کے تمام بچوں کو ملنے چاہیں، ایسا نہ ہو کہ یہ صرف مختلف پس منظر اور اہلیت کے بچوں کے لیے مخصوص ہوں۔ وہ پالیسیاں جو سب بچوں کی ضروریات پورا کرتی ہوں اُن کی حمایت زیادہ ہوتی ہے اور وہ زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ بچوں کی علیحدہ قسم کے لیے اگر پالیسیاں تشکیل دی جائیں تو اِن پر بہت زیادہ وقت اور پیشہ خرچ ہوتا ہے اور یہ تنازعات کا باعث بھی بن سکتی ہیں۔

اسکول ہیلتھ پالیسی کی صورت حال کا جائزہ اور نگرانی:

جب آپ کو اسکول ہیلتھ اور تحفظ کی مؤثر پالیسیاں وضع کرنے کی حمایت مل جائے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ: ہم اس مرحلے سے آگے کہاں جائیں؟ بہترین طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ اسکول کی موجودہ صحت پالیسیوں کے ساتھ ساتھ علاقے میں موجود صحت کے مسائل کا نئے سرے سے جائزہ اور نگرانی کی جائے۔ ان دونوں سرگرمیوں کا ایک طریقہ یہ ہے کہ درج ذیل آزمائشی فہرستوں (چیک لسٹ) کا استعمال کیا جائے۔

تکمیلی سرگرمی: صحت کی پالیسیوں کا جائزہ اور نگرانی

درج ذیل آزمائشی فہرستیں یہ طے کرنے کے لیے ترتیب دی گئی ہیں کہ: (الف) اگر اسکول میں صحت کی پالیسیاں لاگو نہیں ہیں تو انہیں لاگو کرنے کی ضرورت ہے؛ یا (ب) اگر لاگو کر دی گئی ہیں تو آیا اسکول کے پاس انہیں جاری رکھنے کا کوئی موثر پروگرام ہے یا نہیں؛ اگر نہیں ہے تو ایسا کرنے کے لیے نئے عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ فہرست حتمی نہیں آپ اپنے اسکول کی صورت حال کے مطابق اس میں مزید نکات کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ درج بالا امور میں اتفاق رائے پیدا کرنے اور پالیسوں کو فروغ دینے کی یہ ایک اچھی سرگرمی ہے۔ یہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اِس بات کا موقع فراہم کرتی ہے کہ عملی منصوبہ بندی کے لیے پہلا قدم کیسے اُٹھایا جائے۔

کیا امتیازی سلوک کے خلاف میرے اسکول میں ایسی مالیسیاں موجود ہیں، جو ضمانت دیں کہ:۔

_____ انسانی حقوق، مساوی مواقع اور علاج معالجہ کی سہولتیں سب کو حاصل ہیں، خواہ ان کا تعلق صنفی، جسمانی، ذہنی، سماجی، نفسیاتی، لسانی یا کسی اور خصوصیات سے ہو۔

_____ طالب علموں یا اسکول کے عملے کی جانب سے کسی کو ہراساں یا بُرا بھلا کہنے کے خلاف کسی قسم کا تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور جو ایسا کرتے ہیں اُن کے خلاف مؤثر تادیبی کارروائی کی جاتی ہے؟

_____ معذور طالب علموں کو سہولت فراہم کی جاتی ہے تاکہ وہ ایک صحت مند ماحول میں کلاس اور تعلیم کی دیگر ضروری سہولتوں تک رسائی حاصل کر سکیں؟

_____ مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچوں کو معیاری تعلیم مل رہی ہے، جیسے؛ یتیم، نسلی گروپوں، غیر مستحکم یا بحرانی کیفیت سے دوچار بچے؟

_____ اساتذہ اور دیگر عملے کو موزوں انداز میں تربیت دی جاتی ہے اُن کی ہمت افزائی کی جاتی ہے اور مساویانہ معاوضہ دیا جاتا ہے؟

کیا تشدد اور بُرا بھلا کہنے کے خلاف میرے اسکول میں ایسی پالیسیاں موجود ہیں، جو ضمانت دیں کہ:۔

_____ اسکول، محفوظ صحت مند اور تحفظ والی جگہ ہے جہاں مادی اور نفسیاتی و سماجی ماحول تعلّم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

_____ تشدد یا دھمکیوں کے خلاف کوئی ہمدردی نہیں اور اسکول کے احاطے میں ہتھیاروں پر پابندی ہے؟

_____ ماحول نشہ آور اشیاء اور تمباکو نوشی سے پاک ہے؟

کیا پینے کے صاف پانی کی فراہمی، نکاسی آب اور بہتر ماحول کے لیے میرے اسکول میں ایسی پالیسیاں موجود ہیں، جو ضمانت دیں کہ:۔

_____ پینے کا صاف پانی آسانی سے وافر مقدار میں دستیاب ہے اور اسے موزوں طریقے سے جمع کیا جاتا ہے (خاص طور پر وہ پانی جو پینے اور ہاتھ دھونے کے لیے استعمال ہوتا ہے)؟

_____ مرد اور خواتین اساتذہ اور لڑکے، لڑکیوں کے لیے الگ الگ لیٹرین ہیں؟

_____ کافی تعداد میں لیٹرین موجود ہیں؟

_____ کوڑا کرکٹ اور دیگر فالتو چیزوں کو ٹھکانے لگانے کا مناسب انتظام ہے؟

_____ پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کی سہولتوں کی مناسب دیکھ بھال کا انتظام ہے؟

_____ فالتو چیزوں کو دوبارہ قابل عمل بنانے کی تعلیم اور طریق کار موجود ہیں؟

کیا اسکول میں مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم کے فروغ کے لیے پالیسیاں موجود ہیں، جو یہ ضمانت دیں کہ:۔

_____ بنیادی تعلیم کے ایک باقاعدہ حصے کے طور پر لڑکیوں اور لڑکوں کو عمر کے لحاظ سے موزوں مہارتوں اور خاندان کی زندگی پر مبنی تعلیم فراہم کی جاتی ہے؟

_____ جسمانی بدسلوکی، ایچ آئی وی/ایڈز وغیرہ سے منسلک خطرات مول لینے کے رویئے کو روکنے یا کم کرنے کے لیے پروگرام موجود ہیں؟

_____ یتیم بچوں سمیت ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ طالب علموں کے لیے سماجی تعاون اور مشاورت کے مساوی مواقع ہیں؟

_____ نوجوان بچوں کی صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اور بچوں کے لیے دوستانہ اور موقع پر خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟

کیا اسکول میں صحت اور غذائیت کی خدمات کے فروغ کے لیے ایسی پالیسیاں موجود ہیں، جو یہ ضمانت دیں کہ:۔

_____ ہر طالب علم کی صحت کے بارے میں اسکول میں ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

_____ صحت، دانتوں کا معائنہ اور غذائیت کی صورت حال کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے؟

_____ جسمانی ورزش اور تفریح کے مساوی مواقع حاصل ہیں؟

_____ صحت کے معمولی مسائل کے حل کے لیے اساتذہ کو تربیت فراہم کی جاتی ہے اور تعاون کیا جاتا ہے؟

_____ ذاتی چوٹ اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے برموقع اور مؤثر حادثاتی نظام موجود ہے؟

_____ ناتواں طالب علموں، جیسا کہ لڑکیاں اور غذائیت کی کمی کا شکار بچوں کو خوراک تک رسائی حاصل ہے؟

_____ کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والوں کی طرف سے اسکول میں فراہم کی جانے والی کھانے پینے کی اشیاء کے معیار اور صفائی ستھرائی کا باقاعدہ خیال رکھا جاتا ہے؟

_____ قبل از اسکول اور اسکول جانے کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم صحت کے مواقع پیدا کرنے اور آگہی پیدا کرنے میں مقامی کمیونٹی اپنا کردار ادا کرتی ہے؟

طلبہ کے اسکول میں رہنے کی اہلیت اور خاص طور پر اُن کی جو مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل ہیں کا انحصار اِن پالیسیوں اور پروگراموں پر ہے جو ہم اسکول میں لاگو کرتے ہیں۔ اِس کا انحصار اِس پر بھی ہے کہ کس طرح ہماری پالیسیاں کمیونٹی میں بچوں کی صحت کے بڑے مسائل کے مطابق ہیں۔ اور یہ کس طرح طالب علموں، اساتذہ، اسکول اور خود علاقے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اسکول اِن مسائل کے حل کے لیے، جو بچوں اور اُن کی تعلیم کے ماحول کو بری طرح متاثر کرتے ہیں، پالیسیاں اور پروگرام مرتب کرے، تاکہ اسکول میں ہی اِن مسائل کو حل کیا جا سکے۔ اِس سلسلے میں مقامی رہنماؤں کے ساتھ مل کر بچوں کے خاندانوں اور علاقوں میں بھی کام کرنا چاہیئے۔ ذیل میں علاقے کے رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کرنے کے پہلے قدم کے طور پر اور پھر موزوں پالیسی اور عملی پروگرام تشکیل دینے کے لیے علاقے میں صحت کے مسائل کے جائزے اور نگرانی کے لیے ایک معاونت پیش کی جا رہی ہے۔

ہدایات:

صحت کے مسائل کے بارے میں اپنی معلومات کے مطابق درج ذیل فہرست کا استعمال کرتے ہوئے، اِن مسائل کو تحریر کریں جو آپ کے علاقے میں عام ہیں۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ کون سی صورت حال اہم ہے، اِس کے نمبر کے گرد دائرہ لگائیں:

1 - کوئی مسئلہ نہیں ہے	2 - بہت معمولی مسئلہ ہے
3 - کسی حد تک مسئلہ ہے	4 - ایک سنگین مسئلہ ہے
5 - ایک بہت ہی سنگین مسئلہ ہے	

پھر ان طریقوں کو بیان کریں جن سے ہر مسئلہ، صحت اور صفائی، غیر حاضری، تعلیمی کارکردگی، ایک ہی کلاس میں رہ جانے، معاشی حالت، تدریس کا معیار، اور صحت کی سہولتوں پر بوجھ کے حوالے سے طالب علموں، اساتذہ، اسکول عملہ اور علاقے کے لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آخر کار، یہ جاننے کی کوشش کریں کہ ایک مخصوص مسئلے کی شدت کو کم کرنے کے لیے اسکول کو کون سی پالیسی اپنانے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، اگر تمباکو نوشی ایک ایسا اہم مسئلہ ہے، جو اساتذہ، خاندان کے ارکان اور بچوں کی صحت کو بری طرح متاثر کر رہا ہے (براہ راست تمباکو نوشی یا بلا روک ٹوک تمباکو نوشی) تو اسکول کو تمباکو نوشی سے پاک اسکول کی پالیسی لاگو کر دینی چاہیے اس میں اسکول کے میدان میں اساتذہ اور اسکول کے دیگر عملے پر تمباکو نوشی پر پابندی شامل ہے تاکہ وہ بچوں کے سامنے تمباکو نوشی نہ کر کے اُن کے سامنے اچھا مثالی کردار پیش کر سکیں۔

صحت کے مسائل	کتنا سنگین ہے	طالب علموں، ساتذہ، اسکول اور علاقے پر اثرات	اسکول کی حمائتی پالیسیاں اور عملی اقدامات
نشہ آور اشیاء کا استعمال	5 4 3 2 1		
تمباکو نوشی	5 4 3 2 1		
حفاظتی ٹیکوں کا استعمال	5 4 3 2 1		
چوٹیں/زخم	5 4 3 2 1		
پیٹ کے کیڑوں کے امراض	5 4 3 2 1		
ایچ آئی وی/ایڈز	5 4 3 2 1		
ملیریا	5 4 3 2 1		

ذہنی صحت کے مسائل	5 4 3 2 1
غذا میں حیاتین کی کمی (وٹامن 'اے'، فولاد، آیوڈین)	5 4 3 2 1
صحت کے ظاہری مسائل	5 4 3 2 1
غذائیت میں پروٹین کی کمی	5 4 3 2 1
سانس سے متعلق بیماریاں	5 4 3 2 1
نکاسی آب کا غیر تسلی بخش انتظام	5 4 3 2 1
پینے کا غیر محفوظ پانی	5 4 3 2 1
تشدد	5 4 3 2 1
بصری اور سمعی مسائل	5 4 3 2 1
دیگر مسائل	5 4 3 2 1

تشدد سے نمٹنا: پالیسیوں کو عملی شکل دینا

اسکول داخل ہونے کے بعد، مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے، امتیازی سلوک اور تشدد کا سب سے زیادہ شکار ہوتے ہیں، جس کا مقصد اکثر دوسروں سے اُن کے مختلف ہونے کو نمایاں کرنا اور اسکول کے اندر اور باہر بھی ایک دوسروں سے الگ تھلگ کرنا، بدترین تشدد، ہراساں کرنا اور جسمانی تشدد ہے، جس کے نتیجے میں اُن کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

تشدد کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں اور یہ مختلف ثقافتوں میں، مختلف صورتوں میں سمجھا جاتا ہے۔ اِس ٹول کٹ میں تشدد کسی ایک شخص یا کسی ایک گروپ یا مخصوص علاقے کے لوگوں کے خلاف جان بوجھ کر جسمانی قوت اور طاقت کا استعمال کرنے کا نام ہے، جس کے نتیجے میں کسی کے زخمی ہونے، مر جانے، نفسیاتی نقصان، نشو ونما رک جانے یا کسی چیز سے محروم ہو جانے کے بہت سے امکانات ہوتے ہیں۔

ہم عموماً تشدد کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ ایک بچے نے دوسرے کو مارا، مگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو تشدد تین قسم کا ہوتا ہے:۔

(1) اپنے آپ پر کیا جانے والا تشدد جو شعوری طور اپنے ہی خلاف خطرناک رویّوں کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس کا نتیجہ خودکشی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اِس کی دوسری قسم خودکشی کرنے کی کوششیں اور رویّے ہیں جہاں نیت اپنے آپ کو نقصان پہچانے کی ہو (مثلاً: اپنے جسم کا کوئی حصہ کاٹ ڈالنا)۔

(2) ایک دوسرے کے خلاف کیا جانے والا تشدد دو لوگوں کے درمیان پُرتشدد رویّہ ہے، اور اس کو حملہ کرنے اور حملہ سہنے کے رشتے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اِس میں دھمکانا اور ہراساں کرنا بھی شامل ہیں۔

(3) منظم تشدد مخصوص سیاسی، معاشی یا سماجی مقاصد کے حصول کے لیے سماجی یا سیاسی گروپوں کے پرتشدد رویّے کا نام ہے۔ مثال کے طور پر گروہوں اور فسادی جتھوں کے درمیان پیدا ہونے والے نسلی یا مذہبی تنازعات شامل ہیں۔

تشدد کی کیا وجوہات ہیں؟

تشدد کی وجوہات پیچیدہ اور بہت سی ہیں۔ ذیل میں ان عوامل کی فہرست پیش کی جاتی ہے جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پرتشدد رویہ تشکیل دینے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ آپ یہ جاننے کے لیے کہ آپ کے اسکول کے بچے، ان کے خاندان اور علاقے کے لوگ پہلے ہی سے تشدد پر کتنے مائل ہیں، ان عوامل کو استعمال کر سکتے ہیں، ان میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے اور ان سے نمٹنے کے لیے اسکول کی پالیسیوں اور پروگراموں کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تشدد کے اسباب: کیا یہ اسباب ہمارے اسکول اور علاقے میں موجود ہیں؟

بچوں کی سطح کی خصوصیات:

- آگہی، رویے، تشدد کے بارے میں خیالات، اور مہارتوں کی کمی جیسے بات چیت کی مہارتوں کی بُری تشکیل۔
- نشہ آور اشیاء کا استعمال؛
- ایک دوسرے پر تشدد ہوتے دیکھنا یا خود اس کا شکار ہونا؛
- آتشیں اسلحہ اور دیگر ہتھیاروں تک رسائی۔

خاندانی سطح پر عوامل کا عمل دخل:

- والدین کے پیار اور محبت کی کمی؛
- گھر پر تشدد کا شکار ہونا؛
- جسمانی سزائیں اور بچوں سے بدسلوکی؛ اور
- مجرمانہ رویوں میں شامل ماں باپ یا چھوٹے بہن بھائیوں کا ساتھ۔

علاقے کے لوگ اور دیگر ماحولیاتی عوامل جو تشدد کا باعث بنتے ہیں:

- سماجی معاشی عدم مساوات، شہروں کی طرف نقل مکانی کا رجحان، اور آبادی کی کثرت؛
- نوجوان لوگوں میں بے روزگاری کی خطرناک سطح؛
- ذرائع ابلاغ کے اثرات؛
- پرتشدد رویے کی ترغیب دینے والی سماجی اقدار؛
- ہتھیاروں کی عام دستیابی؛

تکمیلی سرگرمی: تشدد کی نقشہ بندی (Mapping Violance)

ہم میں سے بہت سے لوگ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہمارے اسکول اور علاقے، تشدد کی جگہیں ہیں، لیکن بدقسمتی سے تشدد کے واقعات کا بہت سے لوگوں کو علم ہی نہیں ہو پاتا کیوں کہ نہ ہی تشدد کا شکار اور نہ اس کے مرتکب چاہتے ہیں کہ اس کے بارے میں اُن کے استاد کو کچھ معلوم ہو سکے۔ علاوہ ازیں بعض پُرتشدد واقعات اسکول سے باہر بھی پیش آتے ہیں، جن کے اثرات اسکول اور کلاس روم تک پہنچتے ہیں۔

اسکول میں ہونے والے تشدد کے واقعہ کی شدت کے بارے میں کئی طریقوں سے پتہ چلایا جاسکتا ہے: طالب علموں سے سوالنامے میں درج سوالات کا جواب مانگنے سے۔ اُنہیں بحث ومباحثے کے گروپوں میں شامل کر کے یا نقشہ بندی کے ذریعے۔

اسکول میں تشدد کے کوائف جمع کرنے کا مقصد یہ جاننا ہے کہ اسکول کے اندر کہاں اور کس وقت تشدد کے واقعات پیش آتے ہیں، کس قسم کا تشدد ہوتا ہے؟ (اپنے اوپر کیا جانے والا۔ ایک دوسرے کے خلاف کیا جانے والا منظم) اور اِس تشدد کا شکار اور محرک کون لوگ ہوتے ہیں۔ نقشہ بندی کے ذریعے تشدد کی نگرانی اور اُس پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے کیونکہ یہ :۔

(1) طالب علموں، اساتذہ اور منتظمین کو اسکول میں تشدد کے بارے میں بات چیت کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں مزید مؤثر پالیسیاں تشکیل دینے میں مدد مل سکتی ہے؛

(2) تشدد کے خلاف پروگراموں کا جائزہ لینے میں مدد دیتے ہیں، جو اسکول میں تشدد کے خلاف پالیسیوں کی حمایت میں تشکیل دیئے گئے ہیں؛ اور

(3) تشدد کے خلاف مداخلت میں اسکول کی شمولیت میں اضافہ کرتے ہیں۔

اپنے اسکول میں تشدد کی نقشہ بندی کرنے کے لیے آپ اسکول اور علاقے کی نقشہ بندی کا طریقہ کار استعمال کر سکتے ہیں۔ اساتذہ اور طالب علموں دونوں کو نقشہ بندی کی کاپیوں کی فراہمی سے اس کام کا آغاز کریں (یا وہ خود یہ بنا سکتے ہیں) اور اُن سے کہیں کہ اُن جگہوں کی نشان دہی کریں، جہاں اُن کے خیال میں تشدد کے واقعات ہوتے ہیں، یہ واقعات کب ہوتے ہیں اور کن حالات میں پیش آتے ہیں اور عموماً کون لوگ اِس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ پھر مذکورہ نقشوں کی مدد سے آپ تشدد کی صحیح نشان دہی کر سکتے ہیں یا جہاں ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں۔

دیگر اساتذہ نے بھی ایسے کوائف کا استعمال کیا ہوگا اور جس اُن کے کام کے نتائج سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ تشدد کے واقعات اسکول کے میدان کے آس پاس زیادہ تر کن اوقات میں پیش آتے ہیں، یہ پُر تشدد واقعات زیادہ تر ایسی جگہوں پر پیش آتے ہیں، جہاں اساتذہ کی تعداد بہت کم ہو یا وہ موجود ہی نہ ہوں۔ چنانچہ اساتذہ کی جانب سے کیے گئے اقدام، پالیسیوں پر عمل درآمد اور اُن کی مداخلتوں کے ذریعے اسکول میں ہونے والے تشدد کے واقعات میں خاطر خواہ کمی لائی جا سکتی ہے۔ تاہم بچوں کو بھی اس کام میں شامل کرنا چاہیے۔ اسکول میں گروپوں میں گفتگو کا اہتمام کرنا چاہیے، جن میں تشدد کی ''خاص جگہوں'' کے بارے میں بات چیت کی جائے اور اس بات پر غور کیا جائے کہ کچھ بچے تشدد کا اثر کیوں قبول نہیں کرتے اور ایسی جگہوں پر تشدد کے واقعات کو کم کرنے کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے۔

تشدد کو روکنے کے لیے علاقے کے لوگوں کی بڑھتی ہوئی شمولیت سے علاقے کا ماحول بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ بات اِس لیے بھی خصوصی طور پر اہم ہے کہ تشدد اسکول سے باہر گھر یا اسکول اور اسکول سے گھر آنے جانے کے دوران بھی کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نقشہ بندی کی حکمت عملی کے ذریعے علاقے اور اسکول میں تشدد کی نقشہ بندی کی جاسکتی ہے۔ تیسرے کتابچہ میں پیش کردہ اسکول اور علاقائی کوائف جمع کرنے کی مشق کو یہاں استعمال کیا جاسکتا ہے جہاں بچے اپنے علاقے میں اُن جگہوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جہاں تشدد کے واقعات پیش آتے ہیں، کس قسم کا تشدد کیا جاتا ہے؟ اور زیادہ تر کس قسم کے بچے تشدد کا شکار ہوتے ہیں؟ اور اُن کے محرک کون ہوتے ہیں؟ اِس قسم کی نقشہ بندی علاقے کے لوگوں کے ساتھ کام کرنے میں پہلا قدم ہے۔ جس کے ذریعے یہ پتہ لگایا کا سکتا ہے کہ کچھ مخصوص جگہیں کیوں تشدد کے واقعات سے بھری ہوئی ہیں اور علاقے کے لوگ کس طرح پروگراموں کے ذریعے اس مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں۔

لڑکیوں کے لیے محفوظ جگہ:

نیپال میں بہت سے والدین اپنی بیٹیوں کو اِس اندیش کے سبب اسکول نہیں بھیجتے کہ اُن کی لڑکیوں کو بدسلوکی کا سامنا ہوسکتا ہے، جو انہیں اور اُن کے خاندان کی ساکھ کو متاثر کردے گا۔ بچے، خصوصاً لڑکیاں، کس طرح اپنے ماحول کو تبدیل کریں کہ وہ اُن کے لیے محفوظ جگہ بن جائے؟ تاکہ وہ پڑھ سکیں۔ اِس کا اُن کی تعلیمی زندگی پر کیا اثر ہوسکتا ہے؟ ''سیودی چلڈرن'' نیپال میں ایسے منصوبوں کی حمایت کرتا ہے، جن پر تحقیق کے ذریعے بچے غیر محفوظ جگہوں کو محفوظ جگہوں میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ ایسی تحقیق کے نتائج پر تبادلہ خیال کے ذریعے بچے مقامی حکومت، اسکول، اساتذہ اور والدین کے ساتھ مل کر اپنے لیے حمایت حاصل کر سکتے ہیں اور تبدیلی لا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر نیپال کے ضلع سرکھیت میں لڑکیوں نے اپنے علاقے میں تشدد کے شکار ہونے کے خوف کا اظہار کیا۔ سیودی چلڈرن نے ایک پروگرام

تشکیل دیا جس میں لڑکیوں نے یہ جاننے اور یہ تجزیہ کرنے کے لیے کہ معاشرے میں اُن کی کیا حیثیت ہے، از خود ایک تحقیق شروع کی۔ Participatory Rural Appraisal کے معاونات کو استعمال کرتے ہوئے، لڑکیاں ایک محفوظ ماحول پیدا کرنے اور معاشرے میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لیے عملی منصوبہ تشکیل دینے میں کامیاب ہوگئیں۔ لڑکیوں نے اپنے گاؤں میں غیر محفوظ جگہوں کی نقشہ بندی کر لی؛ لڑکوں کو اس کام میں صرف اُس وقت شامل کیا گیا، جب لڑکیوں نے ایسا کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنے کے لیے، لڑکیوں نے جن ضرورتوں کی نشان دہی کی وہ یہ ہیں:۔

(الف) والدین لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت کو پہچانیں؛

(ب) دقیانوسی روایات؛ یعنی ذات پات میں، بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان صنفی تفاوت اور کم عمری کی شادی سے احتراز کیا جائے؛

(ج) لڑکیاں اپنے علاقے میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی قابلیت حاصل کریں؛

(د) لوگ لڑکیوں کے خلاف ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں؛

(ہ) لڑکیوں کے حقوق سے واقفیت اور انہیں یکساں مواقع کی فراہمی کے لیے آگہی پیدا کی جائے۔

اس کارروائی کے نتیجے میں علاقے کے اندر ہونے والی تبدیلیاں جلد محسوس کی جانے لگیں۔ علاقے کے ارکان نے لڑکیوں کے ساتھ بدسلوکی یا غلط برتاؤ کے واقعات کے بارے میں لڑکیوں کے گروپ سے رابطہ کیا۔ اساتذہ اور لڑکے، اسکول اور علاقے کے اندر ماضی کے مقابلے میں اب لڑکیوں کو زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ لڑکے جو پہلے لڑکیوں کو تنگ کرتے تھے، اب اس تبدیلی کے لیے لڑکیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اب لڑکے ڈراموں کے ذریعے لڑکیوں کے احترام کا پرچار کر رہے ہیں۔ مقامی لوگوں نے بدسلوکی کا شکار ہونے والی لڑکیوں کی حمایت کے لیے گروپ قائم کر دیے ہیں۔ علاوہ ازیں، مقامی حکومتی اداروں کا خیال ہے کہ علاقے کے یہ گروپ لڑکیوں کے لیے حمایت کا ایک مضبوط نظام فراہم کرتے ہیں، وہ اکثر اِن گروپوں کی کہانیاں سناتے ہیں، لڑکیوں کے حقوق اور تحفظ سے متعلق تقریبات میں مدعو کرتے ہیں اور انہوں نے مستقبل میں کیے جانے والے ایک کام کے سلسلے میں اِن گروپوں کی مالی اعانت بھی کی ہے۔

بدسلوکی کا شکار ہونے والے بچوں کی علامات:

بسا اوقات لڑکیاں اور لڑکے ہمیں نہیں بتاتے کہ وہ تشدد کا شکار ہوئے ہیں یا کسی بحران میں گرفتار ہوئے ہیں۔ لیکن اُن کے رویئے ہمیں یہ بات بتا جاتے ہیں۔ اگرچہ ایک بچے کے رویئے میں تبدیلیوں کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں، مگر بعض اوقات یہ جسمانی یا جذباتی بدسلوکی کا شکار ہونے کے دباؤ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اساتذہ جو اِن تبدیلیوں کے لیے تیار ہوتے ہیں، بدسلوکی کی صورت حال میں اکثر مداخلت کر سکتے ہیں۔ ذیل میں اِن بیرونی خصوصیات کی ایک فہرست پیش کی گئی ہے، جو بدسلوکی کا شکار ہونے والے کسی بچے میں پائی جاسکتی ہیں۔ تاہم، یہ ذہن میں رکھیں کہ کچھ اشارے کسی خاص بچے کے لیے، کسی خاص وقت میں عام رویئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات اہم ہے کہ بچوں کے نہ صرف عمومی رویّوں پر توجہ دی جائے، بلکہ نئے ابھرنے والے رویّوں، انتہائی رویّوں یا درجہ ذیل خصوصیات کے مجموعے کو مدِ نظر رکھا جائے۔ اگر خطرے کے یہ نشانات واضح ہوں، تو بچے کے لیے فوری طور پر مشاورت یا دیگر مناسب اقدام کیے جائیں (مثال کے طور پر، قانونی یا سماجی بہبود کی خدمات)۔

جس بچے پر جذباتی یا جسمانی بدسلوکی کا امکان ہو اُسے کیسے پہچانا جائے:

بدسلوکی کا شکار ہونے والے اکثر بچے۔

- ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں خوف زدہ رہتے ہیں یا بہت زیادہ فرمانبردار ہوتے ہیں
- کنارہ کش، جارحیت پسند یا غیر معمولی طور پر فعال ہوتے ہیں۔
- مسلسل غمگین یا بے پروا، الگ تھلگ رہتے ہیں

- جذبات سے عاری یا بہت زیادہ نرم طبیعت (گمراہ کن کی طرح غلط مفہوم نکالنے والے) ہوتے ہیں۔

جسمانی علامتیں:

1) زخم، جلنے، چوٹ، ضرب کا نشان۔
2) ٹوٹی ہوئی ہڈیاں۔
3) بہنے والے یا پراسرار زخم۔

سرگرمی اور عادت:

- ڈراؤنے خواب۔
- گھر یا کسی اور جگہ جانے کا خوف۔
- کسی خاص فرد کے ساتھ ہونے کا خوف۔
- گھر سے بھاگ جانا
- خباثت یا غلط روی۔
- جھوٹ بولنا

عمر کے لحاظ سے غیر مناسب رویے:

- انگوٹھا چوسنا۔
- نشہ آور اشیاء کا استعمال۔
- بالغوں کی ذمہ داریاں سنبھالنا۔

تعلیمی تفکرات:

- ضرورت سے زیادہ تعجب یا تصورات۔
- تعلیم میں ناکامی۔
- کلاس میں سو جانا۔
- عدم توجہی۔

جذباتی اشارے:

- ذہنی دباؤ۔
- انجانا خوف، اندھیرے کا خوف۔
- بہت زیادہ شدید بیماریاں۔

- خود پیدا کردہ زخم۔
- جانوروں کو زخمی کرنا یا مار دینا۔
- شدید خوف کی حالت۔
- بے ساختگی یا تخلیقی صلاحیتوں کی کمی۔

خطرے سے دوچار بچوں کے لیے بچاؤ کے اشارے

خاندانوں، علاقوں یا اسکولوں میں دیگر بچے بحران کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ براہ راست بدسلوکی کا شکار نہ ہوں، مگر یہ ممکن ہے کہ انہیں آپس کے رشتوں یا بدسلوکی کے خلاف خصوصی تحفظ کی ضرورت ہو۔ اُن کی حالت اور اُن کا ظاہری رویہ ایسے بچوں کی نشان دہی میں مدد دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، دوسری معاونتوں کا استعمال بھی فائدہ مند ہوسکتا ہے جیسا کہ بچوں کے کوائف، جو آپ کو طالب علم اور اُس کے خاندان کی حالت کے متعلق معلومات اور اُس کے ساتھ ساتھ طالب علم کے رویے کا مشاہداتی ریکارڈ فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں خطرات سے دوچار ہونے والے بچوں کی خصوصیات بتائی گئی ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ ہم اُن کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

خطرے سے دوچار بچے کو کس طرح پہچانا جائے اور کس طرح اُس کی مدد کی جائے۔

اگر درج ذیل عناصر کا مجموعہ موجود ہو تو ایک طالب علم خطرے سے دوچار ہوسکتا ہے:

- جسم کے کسی عضو کی خرابی رکھنے والا خاندان
- والدین جو نشہ آور اشیاء کا غلط استعمال کرتے ہیں یا ذہنی طور پر بیمار ہیں
- غفلت برتنے والا
- کلاس روم میں نامناسب یا جارحانہ رویے
- ناکامی یا اسکول سے لگاؤ میں کمی
- محدود سماجی مہارتیں
- دوست جو نشہ آور اشیاء استعمال کرتے ہیں یا دیگر خطرناک رویّوں میں ملوث ہیں
- معاشرے میں سماجی یا معاشی کم حیثیت ہونا
- کم عمری میں نشہ آور اشیاء کے استعمال کا تجربہ کرنا
- نشہ آور اشیاء کا استعمال یا تمباکو نوشی

درج ذیل اشارہ جات یا علامات نشہ آور اشیاء کے استعمال کے عادی ہونے کی نشان دہی کر سکتی ہیں:

- شخصیت میں ایک واضح تبدیلی، بدلتا ہوا رویہ
- جسمانی تبدیلیاں، مثلاً: وزن میں کمی بیشی، الفاظ کی غیر واضح ادائیگی، چال میں لڑکھڑاہٹ، سست ردعمل، کثرت سے انگڑائیاں لینا، پسینے میں شرابور، بہت زیادہ باتیں کرنا، متلی اور قے
- اسکول کی کارکردگی میں تبدیلی
- فون یا طے شدہ ملاقاتوں میں دوسروں سے ملنے میں محتاط رویہ

- پیسوں کی شدید ضرورت

یہ مثبت عناصر خطرات کے عناصر میں کمی کرنے میں مدد دے سکتے ہیں:

- مضبوط خاندانی بندھن، بچوں کی زندگی میں خاندان کا عمل دخل
- اسکول میں کامیابی
- اچھی سماجی مہارتیں
- علاقے کی سرگرمیوں میں شرکت
- کم از کم ایک بالغ کے ساتھ خیال رکھنے والا تعلق جیسے کہ اُستاد

درج ذیل میں سے کچھ یا تمام باتوں میں اسکول مدد کر سکتا ہے:

- معاون اور محفوظ رشتوں کی حوصلہ افزائی
- اسکول کی باقاعدہ اور بامعنی حاضری کو یقینی بنانا
- ذاتی اور سماجی مہارتوں کی تشکیل
- تعلیمی مہارتوں کو بہتر کرنا
- تعاون پر مبنی نیٹ ورک کی تعمیر
- مثبت اقدار کی حوصلہ افزائی
- معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے طریقے سکھانا
- یہ شعور پیدا کرنا کہ نشہ آور اشیاء کے استعمال یا دیگر خطرناک رویّوں میں ملوث ہونے سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔
- مشاورت تک رسائی میں آسانی پیدا کرنا

اپنے بچوں میں تشدد کی روک تھام کے طریقے:

آپ اپنے اسکول میں تشدد کو روکنے کے لیے درج ذیل اقدامات کر سکتے ہیں:۔

(1) جارحانہ اور تشدد آمیز رویے کی پائیدار اور مستقل حدود مقرر کی جائیں۔

(2) نوجوان بچوں کو صحت مند، تشدد سے پاک رویّوں کے انداز کی تلقین کریں۔

(3) جب بچے بدتمیزی کریں تو اُن کی اصلاح کے لیے مؤثر اور تشدد سے پاک طریقے اختیار کریں۔ (جسمانی نظم بچوں کو یہ سکھاتا ہے کہ جارحیت نظم کی ایک قابل تسلیم شکل ہو سکتی ہے)۔

(4) تنازعات کو بغیر تشدد حل کرنے کے لیے آپ اور آپ کے ساتھی مثالی کردار پیش کریں۔

(5) اپنے بچوں کے ساتھ رابطے میں بہتری لائیں (مثال کے طور پر اُن کی بات سننے کے لیے تیار رہیں)۔

(6) ذرائع ابلاغ، اسکولوں، ہم عمر ساتھیوں کے گروپ اور علاقے کی تنظیموں میں بچوں کی شمولیت کی نگرانی کریں۔

(7) تمام بچوں کی مناسب توقعات پر پورا اتریں۔

(8) دوسروں کی مدد کرنے اور بغیر تشدد مسائل کو حل کرنے میں بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

(9) نشہ آور اشیاء کے خطرات کی نشان دہی کریں۔

(10) بحرانی صورت حال سے نمٹنے کے لیے موزوں انداز سکھائیں۔

(11) پیشہ ورانہ ماہرین سے مدد طلب کریں (اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے)۔

(12) اسکول اور علاقے میں تشدد کا جائزہ لینے (جیسا کہ کوائف جمع کرنے کی مشق کے ذریعے) اسکول اور علاقے پر مبنی امداد باہمی کی تشکیل، اسے مربوط بنانے اور اس کے مؤثر عمل درآمد کے لیے علاقے کے لوگوں کی کوششوں کی قیادت کریں۔

(13) بچوں کو زندگی کی مہارتوں کی مشق کرنے کے مواقع فراہم کریں، خاص طور پر یہ کہ مسائل کو تشدد کے بغیر کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔

معاونت: 6.2

بچوں کو زندگی گزارنے کی مہارتیں دینا

مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم:

تمام بچوں، خصوصاً وہ بچے جو مختلف پس منظر اور اہلیت کے ہیں کو زندگی کی مہارتیں سیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ غیر صحت مند سرگرمیوں سے بچنے اور صحت مند رہنے اور صحت سے متعلق اپنی معلومات کو استعمال کرنے کے قابل بن سکیں۔ اِن اصولوں کو سکھانے کا ایک طریقہ ''اصولوں پر مبنی تعلیم صحت'' ہے۔
بہت سے اسکول صحت کی تعلیم کسی نہ کسی شکل میں پڑھاتے ہیں۔ لیکن مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم کس طرح صحت کی تعلیم کے دوسرے طریقوں سے مختلف ہے۔

- مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم، علم، رویّوں اور مہارتوں کے حوالے سے صحت کے بارے میں مخصوص رویّوں میں تبدیلی لانے پر مرکوز ہوتی چاہیے۔ جو بچوں کو صحت مند طریقے اختیار کرنے اور ان پر عمل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ (صرف ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا کافی نہیں بلکہ انہیں عملاً اختیار کرنا ہے)
- مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم کے پروگراموں کی منصوبہ بندی، طالب علموں کی ضروریات اور حقوق کے مطابق کی جاتی ہے، اسی لیے نوجوانوں کی روزمرّہ زندگی سے مطابقت رکھتے ہیں۔
- (i) آگہی اور معلومات، (ii) رویے اور اقدار اور (iii) زندگی کی مہارتوں کے نصاب میں توازن پایا جاتا ہے۔ اِس کا مقصد علم کو فوری عمل میں تبدیل کرنا ہے۔
- ایک جامد (passive) معلومات وصول کرنے والے کی بجائے بچے شرکت سے بھرپور (participatory) درس و تدریس کے طریقوں کے ذریعے سیکھنے کے عمل میں پُھرتی سے شریک ہوتے ہیں۔
- اس قسم کے پروگرام متوجہ برصنف (gender responsive) ہوتے ہیں، یعنی یہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کی ضروریات اور بندشوں پر توجہ دیتے ہیں۔

مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم میں، بچے آگہی، رویّوں، اور زندگی کی مہارتوں کی ترویج کے لیے مختلف تعلیمی تجربات سے گزرتے ہیں۔ یہ مہارتیں بچوں کو یہ سکھاتی ہیں کہ اچھے فیصلے کس طرح کیے جاتے ہیں اور صحت مند اور محفوظ رہنے کے لیے مثبت اقدام کیسے کیے جاتے ہیں۔ یہ مہارتیں عملی اور ''کر کے'' دکھانے والی ہوتی ہیں، مثلاً ابتدائی طبی امداد کس طرح دی جاتی ہے۔ یہ مہارتیں سوچنے کے انداز بھی ہو سکتے ہیں جیسے کہ مسائل کو کس طرح تلاش یا حل کیا جا سکتا ہے، یا بچوں کو دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں مدد دینے کے لیے رابطے، احساس اور برتاؤ کے کیا انداز ہونے چاہئیں، خصوصاً اُن بچوں کے لیے جنہیں عموماً نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

اِن مہارتوں کو ''زندگی کی مہارتیں'' کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ ایک صحت مند اور خوش و خرم زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ اِن زندگی کی مہارتوں کے سکھانے کو ''زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم'' بھی کہتے ہیں۔ یہ اصطلاح اکثر ''مہارتوں پر مبنی صحت کی تعلیم'' متبادل کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ اِن دونوں میں فرق مواد اور موضوعات کا ہے۔ ضروری نہیں کہ تمام مواد ''صحت سے متعلق'' ہی ہو، مثلاً: زندگی کی مہارتوں پر مبنی خواندگی اور علم ہندسہ یا زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم امن۔

زندگی کی مہارتوں کی اصطلاح اِن نفسیاتی، سماجی اور باہمی مہارتوں سے متعلق ہے جو بچوں کو باخبر فیصلوں، مؤثر طور پر اپنی بات پہچانے اور خود نمٹنے اور خود انتظامی جیسی مہارتوں کی ترویج میں بچوں کی مدد کرتی ہیں۔ زندگی کی مہارتوں کا مقصد ذاتی اقدامات، دوسروں کے لیے اقدامات اور اردگرد کے ماحول کو صحت مند بنانے سے متعلق ہے۔ زندگی گزارنے کی مہارتیں اچھے رویّوں کی تشکیل سے بھی منسلک ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، زندگی کی مہارتوں میں سے سب سے اہم جو بچوں کو سیکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ لوگوں کی بات غور سے سنی جائے۔ جب آپ اُن کی بات غور سے سنتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اُن کا احترام کر رہے ہیں، جو ایک رویّہ ہے۔

چار بہت اہم رویئے جن کو مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت کے ذریعے تشکیل دیا جاسکتا ہے درج ذیل ہیں:۔

(1) خودداری، یعنی میں صاف ستھرا، چاک و چوبند اور صحت مند رہنا چاہتا ہوں؛

(2) عزت نفس اور خود اعتمادی، یعنی میں جانتا ہوں کہ میں ایک بچہ ہونے کے باوجود اپنے اور اپنے خاندان کی صحت میں مثبت تبدیلی لاسکتا ہوں؛

(3) دوسروں کا احترام، یعنی مجھے دوسروں کی بات غور سے سننی چاہیے، اُن کا اور اُن کی روایات کا احترام کرنا چاہیے، چاہے وہ سے مختلف ہوں یا میں اُن سے متفق نہ بھی ہوں؛

(4) دوسروں کی فکر، یعنی میں دوسروں کو صحت مند بنانے میں بھرپور مدد کرنا چاہتا ہوں، خصوصاً وہ جنہیں میری مدد کی ضرورت ہے۔

ایسے رویئے جو صنفی مساوات اور لڑکوں اور لڑکیوں کے احترام کی ترویج کریں یا پھر وہ مخصوص مہارتیں جیسے ہم عصر بچوں کے دباؤ سے نمٹنا مہارتوں پر مبنی مؤثر تعلیم صحت کے لیے مرکزی ہیں۔ جب بچے اِس قسم کی مہارتیں سیکھ جاتے ہیں تو وہ اسکول اور آئندہ کی زندگی میں صحت مند طرز زندگی اپنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ماحاصلِ سرگرمی: آپ اور زندگی کی مہارتیں

بچوں کو زندگی کی مہارتیں دینے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ بالغ ہونے کے ناطے، ہم مثالی کردار ادا کریں اور اُن مہارتوں کو اپنی ذاتی زندگی میں استعمال کریں۔ اِس سرگرمی کے لیے، اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ ''میں کس انداز میں خودداری، عزت نفس، اور خود اعتمادی کا مظاہرہ کر رہا ہوں، دوسروں کا احترام کر رہا ہوں اور دوسروں کی فکر کر رہا ہوں۔'' درج ذیل گوشوارہ کو پُر کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آپ اپنے اور طالب علموں کے مفاد میں اِن رویّوں کو متعارف کروانے کے لیے آپ کیا عملی اقدام کر سکتے ہیں۔ دو چار ہفتوں تک اِن میں کچھ رویّوں پر عمل کریں۔ کیا آپ جو محسوس کرتے ہیں یا دوسرے آپ کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں اِس میں کوئی بہتری نظر آئی ہے۔

	میں اس وقت کیا کر رہا ہوں	میں اور کیا کر سکتا ہوں (نئے رویے)
خودداری (اپنے آپ کو بہتر کرنے کے طریقے)		
عزت نفس، خود اعتمادی (وہ انداز جن کے ذریعے میں اپنے آپ کو مفید شخص ظاہر کر سکتا ہوں)		
دوسروں کا احترام (وہ طریقے جن کے ذریعے میں دوسروں کی تعریف کر سکتا ہوں یا دوسروں کے جذبات کا احترام کر سکتا ہوں)		
دوسروں کی فکر (وہ طریقے جن کے ذریعے دوسروں کی بہتری کے لیے ان کی مدد کر سکتا ہوں)		

جب آپ اِس سرگرمی کو آزما لیں تو پھر اسے اپنے طلباء پر بھی آزمانا نہ بھولیں۔ ہر ایک کو کہیں کہ وہ بھی اِس گوشوارہ کو پُر کریں اور یہ فیصلہ کریں کہ وہ خودداری، عزت نفس، دوسروں کا احترام اور دوسروں کی فکر کے بارے میں اپنے رویّوں کو کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔ یہ سرگرمی آپ مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت یا زندگی کی مہارتوں کے پروگرام میں شامل کر سکتے ہیں۔

کون سی مہارتیں درکار ہیں؟

زندگی کی مہارتوں کی کوئی حتمی فہرست نہیں ہے۔ درج ذیل گوشوارہ اِن کی نشاندہی کرتا ہے، جو عموماً اہم سمجھی جاتی ہیں۔ کن مہارتوں کو منتخب کیا جائے اور اِن پر زور دیا جائے، اِس کا انحصار آپ کے موضوع، اسکول اور علاقے کے لوگوں کی صورت حال اور سب سے زیادہ اہم طلباء کی ضروریات پر ہے۔ اگرچہ اِس گوشوارہ میں تحریر کردہ مہارتوں کی قسمیں الگ الگ ہیں، مگر دراصل یہ ایک دوسرے کی پردہ پوشی (overlap) کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، فیصلہ سازی میں اکثر تخلیقی اور تنقیدی سوچ (''میری کیا ترجیحات ہیں'') اور اقدار کی وضاحت (''میرے لیے کیا اہم ہے'') کا عمل دخل ہوتا ہے۔ آخر کار، جب یہ مہارتیں مل کر کام کریں، تو رویّوں میں طاقت ور تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں، خاص طور پر جب دیگر حکمت عملیوں، مثلاً: اسکول کی پالیسیاں، صحت کی سہولتیں اور ذرائع ابلاغ کی حمایت بھی ہو۔

ایک دوسرے سے رابطے سے متعلق مہارتیں

ایک دوسرے سے متعلق رابطے کے اصول:

- زبانی/غیر زبانی بات چیت
- غور سے سننا
- جذبات کا اظہار کرنا: فیڈ بیک فراہم کرنا (الزام لگائے بغیر) اور فیڈ بیک حاصل کرنا

قائل کرنے اور انکار کرنے کی مہارتیں:

- قائل کرنا اور جھگڑوں سے نمٹنا
- اپنے حقوق منوانے کی مہارتیں
- انکار کرنے کی صلاحیتیں

قدر شناسی:

- کسی دوسرے کی ضروریات اور صورت احوال کے بارے میں سننے اور سمجھنے اور اس سمجھ بوجھ کے اظہار کی صلاحیت

تعاون اور ٹیم ورک:

- دوسروں کے کام اور مختلف انداز کے لیے احترام کا اظہار
- خود اپنی صلاحیتوں اور کام کی تشخیص کرنا اور گروپ کے لیے کام کرنا

مہارتوں کی حمایت:

- اپنی بات منوانے کی مہارتیں
- قائل کرنے والی مہارتیں
- نیٹ ورک قائم کرنے اور ترغیب دینے کی مہارتیں

فیصلہ سازی اور تنقیدی سوچ کی مہارتیں

فیصلہ سازی اور مسائل کے حل کی مہارتیں:

- معلومات جمع کرنے کی مہارتیں
- اپنے آپ اور دوسروں کے لیے موجودہ اقدام کے آئندہ نتائج کا تجزیہ کرنا
- مسائل کے متبادل حل وضع کرنا
- ترغیب کے بارے میں خود اپنے اور دوسروں کی اقدار اور رویّوں کے اثر و رسوخ کا تجزیہ

تنقیدی سوچ کی صلاحیتیں:

- ہم عصروں اور ذرائع ابلاغ کے اثر و رسوخ کا تجزیہ کرنا
- رویّوں، اقدار، سماجی طور طریقوں اور عقائد، اور اُن پر اثر انداز ہونے والے عوامل کا تجزیہ کرنا
- متعلقہ معلومات اور معلومات کے وسائل کی نشان دہی کرنا

حالات سے نمٹنے اور خود پر قابو پانے کی مہارتیں

کنٹرول کے اندرونی مواقع میں اضافہ کرنے کی مہارتیں:

- عزت نفس اور خود اعتمادی کی مہارتیں
- حقوق سے آگہی، اثر و رسوخ، اقدار، رویّوں، حقوق، طاقت اور کمزوریوں سمیت خود آگہی
- ہدف حاصل کرنے کی مہارتیں
- خود جائزہ تشخیص اور نگرانی کی مہارتیں

جذبات پر قابو پانے کی مہارتیں:

- غم اور بے چینی کی صورت حال میں غصے پر قابو پانا
- نقصان، بدسلوکی، اور ذہنی دباؤ پر قابو پانے کی مہارتیں

پریشانی پر قابو پانے کی مہارتیں

- وقت پر قابو پانا
- مثبت سوچ
- پُرسکون رہنے کی ترکیبیں

گزشتہ معاونت میں ہم نے اُن دائرہ کار کا (areas) احاطہ کیا جن میں ہمارے اسکولوں کو زیادہ موثر پالیسیاں اپنانے کی ضرورت ہے، یعنی: تشدد اور بدسلوکی کی روک تھام، پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کو بہتر بنانے اور اِس کے ساتھ ساتھ یہ کہ علاقے میں صحت کے کون سے مسائل ہو سکتے ہیں۔ اِن پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے اور اِن کی نگرانی کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ بچوں کو آگہی، رویے اور مہارتیں سکھائی جائیں تاکہ اِس دائرہ کار میں صحت مند رویے اپنا سکیں۔

گزشتہ یونٹ میں دیے گئے پالیسی تجزیے سے حاصل ہونے والی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کریں اور یہ طے کریں کہ درج ذیل میں سے زندگی کی وہ کون سی مہارتیں ہیں، جو آپ کے بچوں، آپ کے اسکول اور علاقے کے لیے بہت اہم ہیں۔ پھر ان مہارتوں کو ان اسباق میں یکجا کریں جو آپ پڑھاتے ہیں۔ ایچ آئی وی/ایڈز کے متعلق خیالات کو اس یونٹ کے آخر میں پیش کیا گیا ہے، جن سے آپ کو مدد ملے گی۔ یہ نہ بھولیں کہ بچوں کو اس سرگرمی میں عملی طور پر حصہ لینا چاہیے۔

ان مہارتوں کو کس طرح لاگو کیا جا سکتا ہے؟

بچوں کو ضروری مہارتیں جیسی کہ درج بالا گوشوارہ میں دی گئی ہیں، سیکھانے سے وہ اپنی زندگی کے بہت سے ایسے مسائل کے حل کرنے کے قابل ہو جائیں گے، جو ان کی اپنی صحت اور ان کے ارد گرد لوگوں کی صحت کو متاثر کرتے ہیں۔ ذیل میں کچھ ایسے طریقے درج کیے جا رہے ہیں، جن میں مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت کو آپ کے اسکول میں صحت کے بڑے مسائل کی روک تھام کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کریں کہ کیا یہ مسائل آپ کے طالب علموں پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور کیا ہر مسئلے کے تحت درج شدہ مہارتیں اور ان پر مبنی تعلیم صحت پروگرام کا مرکزی نقطہ نگاہ بن سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ایچ آئی وی/ایڈز کے لیے بعد میں ذکر کی گئی سرگرمیوں کو بھی ان مسائل کے حل کے لیے اپنایا جا سکتا ہے۔

نشہ آور اشیاء کے غلط استعمال کی روک تھام:

نشہ آور اشیاء کے غلط استعمال سے مراد ایسی نشہ آور اشیاء جیسے نشہ آور دوائیں یا تمباکو نوشی کا بہت زیادہ استعمال ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کوئی طالب علم کسی نشہ آور اشیاء کے غلط استعمال میں ملوث ہے آپ کو اُس کے رویئے کا بغور مشاہدہ کرنا ہوگا، اور اُس کے خاندان سے بھی مثبت تعلق قائم کرنا ہوگا۔ پھر وہ اعتماد سے بچوں کے متعلق اپنی پریشانی پر تبادلہ خیال کر سکیں گے۔ نشہ آور اشیاء کے غلط استعمال سے بچنے کے لیے ایک یا بہت سی مہارتیں طالب علموں کو اِس قابل بناتی ہیں کہ وہ اُن سے پیدا شدہ مسائل کے حل میں شریک ہوں۔ درج ذیل باتیں بچوں کو اِس قسم کی بُری عادتوں سے نجات دلانے میں مدد دے سکتی ہیں:۔

- نشہ آور اشیاء کے استعمال کے لیے اپنے ساتھیوں کے دباؤ کو برداشت کرتے ہیں (فیصلہ سازی، رابطے کی مہارتیں، جذبات سے نمٹنا)۔
- نشہ آور اشیاء کے استعمال کے لیے اپنے ساتھیوں کے دباؤ کو بغیر کسی شرمندگی اور دوستوں کو کھوئے بغیر برداشت کرتے ہیں (فیصلہ کرنا، رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)۔
- اِن سماجی عوامل کو تلاش کرتے ہیں جو انہیں نشہ آور اشیاء کے استعمال پر آمادہ کرتے ہوں اور یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اِن کی وجوہات سے کس طرح نمٹیں (تنقیدی سوچ، مسائل کا حل، فیصلہ سازی کی مہارتیں)۔
- دوسروں کو نشہ آور اشیاء کے استعمال کے خطرات اور ان سے دور رہنے کی ذاتی وجوہات سے آگاہ کرتے ہیں۔ (رابطہ، خود آگہی، باہمی تعلقات کی مہارتیں)۔
- تمباکو نوشی، نشہ آور اشیاء اور شراب نوشی سے پاک ماحول کیلیے مؤثر طور پر درخواست کریں (رابطے کی مہارتیں)۔
- اشتہارات اور دوسرے تشہیری مواد میں ترغیب دینے والے پیغامات کو تلاش اور رد کرتے ہیں (تنقیدی سوچ، رابطے کی مہارتیں، خود آگہی کی مہارتیں)۔
- ان لوگوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں جو نشہ آور اشیاء کے استعمال کو ختم کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں (باہمی تعلقات، جذبات پر قابو پانا، ذہنی دباؤ پر قابو پانا، مسائل کو حل کرنے کی مہارتیں)۔
- والدین اور دوسرے لوگوں کی نشہ آور اشیاء کے غلط استعمال کی عادت سے نمٹتے ہیں (باہمی تعلقات کی مہارتیں، جذبات پر قابو پانا، ذہنی دباؤ پر قابو پانا، مسائل کو حل کرنے کی مہارتیں)۔

تشدد کی روک تھام:

تشدد کی روک تھام کے لیے زندگی کی ایک یا زیادہ مہارتیں طالب علموں کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ:۔

- تنازعے کے حل کے لیے پرامن حل تلاش کرتے ہیں اور اُنہیں لاگو کرتے ہیں (مسائل کا حل، فیصلہ سازی، تنقیدی سوچ، ذہنی دباؤ پر قابو، جذبات پر قابو، رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)۔
- خطرناک صورت حال کو پہچانتے ہیں اور اس سے بچتے ہیں (تنقیدی سوچ، مسائل کا حل، فیصلہ سازی کی مہارتیں)۔
- تشدد سے بچنے کے طریقوں کا جائزہ لیتے ہیں جو ذرائع ابلاغ میں کامیاب بتائے جاتے ہیں۔ (تنقیدی سوچ کی مہارتیں)۔
- ہم عصروں اور بڑوں کی طرف سے پُرتشدد رویہ استعمال کرنے کا دباؤ برداشت کرتے ہیں (مسائل کا حل، فیصلہ سازی، تنقیدی سوچ، ذہنی دباؤ پر قابو، جذبات پر قابو، رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)۔
- تشدد میں ملوث ہونے والوں کو پُرامن کرنے کے لیے صلح جو بنتے ہیں (خود آگہی، مسائل کا حل، فیصلہ سازی، تنقیدی سوچ، ذہنی دباؤ پر قابو، جذبات پر قابو، رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)۔
- کمیونٹی میں جرائم کو روکنے میں مدد کرتے ہیں۔ (مسائل کا حل، فیصلہ سازی،، رابطے کی مہارتیں، جذبات پر قابو)۔
- بدگمانی کو کم کرتے ہیں اور رواداری کو فروغ دیتے ہیں (تنقیدی سوچ، ذہنی دباؤ پر قابو، جذبات پر قابو، رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)۔

صحت مند غذائیت:

صحت مند غذائیت کے لیے زندگی کی ایک یا زیادہ مہارتیں طالب علموں کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ:۔

- غذائیت سے بھرپور خوراک اور سنیکس وغیرہ میں سے اپنی ذاتی ترجیحات کی نشان دہی کرتے ہیں اور پھر اُن کو کم غذائیت والی خوراک اور سنیکس پر ترجیح دیتے ہیں (خود آگہی، فیصلہ سازی کی مہارتیں)۔
- کھانے کی غیر صحت مند عادات کے لیے سماجی دباؤ کی نشان دہی کرتے ہیں اور اس سے نمٹتے ہیں (تنقیدی سوچ، رابطے کی مہارتیں)۔
- والدین پر زور ڈالتے ہیں کہ وہ صحت مند خوراک دیں اور اُن کی مرضی کے مطابق کھانا تیار کریں (باہمی تعلقات کی مہارتیں، رابطے کی مہارتیں)۔
- اشتہارات اور غذائیت سے متعلق اخباری کہانیوں میں کیے گیے دعوؤں کا جائزہ لیتے ہیں (تنقیدی سوچ کی مہارتیں)۔

نکاسی آب اور صحت وصفائی کو بہتر کرنا:

نکاسی آب، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، ذاتی صفائی اور خوراک کی صحت وصفائی میں بہتری کے ذریعے ہم بیماریوں کو بڑی حد تک کم کر سکتے ہیں۔ صحت وصفائی کے پروگراموں میں بہتری کا ایک اہم جز صحت وصفائی کی تعلیم ہے۔ صرف معلومات فراہم کرنے کی بجائے، صحت وصفائی کی تعلیم میں مہارتوں پر مبنی طریقوں سے طالب علموں کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ:

- ایسے رویّوں اور ماحولیاتی حالات کو پہچان سکیں اور ان سے دور رہنے کی کوشش کریں، جن سے پینے کے پانی اور نکاسی آب سے متعلقہ امراض پیدا ہو سکتے ہوں (مسائل کا حل، فیصلہ سازی کی مہارتیں)۔
- امراض اور جراثیم سے متعلق معلومات کو اپنے خاندان، ساتھیوں اور علاقے کے ارکان تک پہنچاتے ہیں (رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)

- دوسروں جیسے ساتھیوں، چھوٹے بہن بھائیوں اور خاندان کے افراد کی عادات بدلنے میں ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں (تنقیدی سوچ، رابطے کی مہارتیں، باہمی تعلقات کی مہارتیں)

ذہنی صحت کا فروغ:

ذہنی صحت کے لیے مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت، اسکول میں ایک صحت مند نفسیاتی و سماجی ماحول پیدا کرنے کی کوششوں کا ایک اہم حصہ بن سکتی ہے اسکول کا صحت مند ماحول طالب علموں کی ذہنی، سماجی اور جذباتی صحت اور حاصلات تعلّم کو بڑھاتا ہے۔ جب کہ وہ:۔

- مقابلے کی بجائے تعاون کی فضا کو فروغ دیتا ہے۔
- تعاون اور آزاد رابطوں کو آسان بناتا ہے۔
- تخلیقی مواقع کی فراہمی کو اہم تصور کرتا ہے۔
- جسمانی سزا، دھمکیاں دینے، ہراساں کرنے اور تشدد کی روک تھام کرتا ہے۔

یہ مہارتیں کیسے سکھائی جائیں؟

بچے صرف اس وقت ہی یہ مہارتیں سیکھ سکتے ہیں، جب ہم ایسے تدریسی طریقے استعمال کریں، جن میں ان مہارتوں کا استعمال ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے پڑھانے کا انداز اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ آپ جو کچھ پڑھا رہے ہیں۔ زندگی کی مہارتیں سکھانے کے لیے اگلے صفحہ پر چند اشارے دیے گئے ہیں:۔

فعال تعلّم کے طریقے

بات چیت کے لیے گروپ:

1. تمام طالب علموں کی شمولیت، اُن کے تجربات پر تبادلہ خیال اور صحت جیسے اہم موضوع پر اپنی رائے دینے میں مدد کریں۔
2. طالب علموں کی دوسروں سے رابطہ کرنے اور دوسروں کو غور سے سننے میں مدد کریں۔

کامیاب تدریس کے گُر

1. گروپوں کو مختصر رکھیں (5-7 شاگرد)
2. قائدین کا انتخاب کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں قائد بنیں۔
3. ایسے انتظامات اور قواعد کو یقینی بنائیں جو ہر ایک کو شرکت کی اجازت دیں۔
4. اس بات کو یقینی بنائیں کہ کام بالکل واضح ہو اور گروپ کو معلوم ہو کہ اس کام کے بارے میں کیا رپورٹ پیش کرنی ہے اور کیسے۔
5. اس بات کو یقینی بنائیں کہ صحت کے جو موضوعات منتخب کیے گئے ہیں، وہ شاگردوں کو سوچنے اور اپنے تجربات کی روشنی میں نتائج اخذ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

کہانیاں:

1. معلومات کو دلچسپ انداز میں پیش کریں تاکہ طالب علم ان معلومات کو اچھی طرح سمجھ لیں اور یاد رکھیں۔
2. مشکل اور حساس موضوعات متعارف کروائیں۔
3. طالب علموں کے تصورات کو اُجاگر کریں۔
4. طالب علموں میں رابطے کی مہارتیں پیدا کریں۔ (سننا، بولنا اور لکھنا)

1. صحت کے نئے موضوعات اور خیالات متعارف کروانے کے لیے کہانیوں کو استعمال کریں۔ ان کہانیوں کو دلچسپ اور ڈرامائی انداز میں پیش کریں۔
2. اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء کہانی کے اہم نکات کو پہچانتے اور سمجھتے ہیں، بشمول کرداروں کے جذبات کے۔
3. کہانیوں سے شروع کرنے کے بعد دیگر سرگرمیوں یعنی: ڈرامہ اور تصویر کشی کی طرف توجہ دیں۔
4. طلباء نے جو کہانیاں پڑھ یا سُن رکھی ہیں اُنہیں دیگر طلباء اور گھر کے افراد کو سنانے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اُن کو اپنی کہانیاں سنانے اور لکھنے کی بھی حوصلہ افزائی کریں۔

عملی مظاہرے:

1. تجریدی علم کو اصل چیزوں سے نسبت دیں۔
2. عملی مہارتیں اور مشاہدہ کو فروغ دیں۔
3. منطقی سوچ کی حوصلہ افزائی کریں۔

1. جہاں تک ممکن ہو تصاویر کی بجائے اصلی چیزیں استعمال کریں (جیسے خوراک، مچھر کا لاروا وغیرہ)۔
2. شاگردوں کو عملی مشاہدات کرنے دیں۔ جس حد تک ممکن ہو خود کم سے کم کریں۔
3. اُن سے کہیں کہ وہ دوسرے طلباء کو بتائیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں۔
4. جسم کے بارے میں جاننے اور ابتدائی طبی امداد کا مظاہرہ کرنے کے لیے شاگرد خود اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔

ڈرامہ اور رول پلے:

1. رابطے کی تمام اقسام کی مہارتوں کو فروغ دیں۔
2. طلباء کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ ایڈز اور معذوری جیسے حساس موضوعات پر رویوں اور احساسات کو تلاش کریں۔
3. خود اعتمادی پیدا کریں۔

1. ڈرامے کی تشکیل میں شاگردوں کی مدد اور حوصلہ افزائی کریں۔ اُن کے لیے ساری تیاری خود مت کریں۔
2. بہت سادہ کٹھ پتلیاں بنانے اور استعمال کرنے کے مواقع بھی پیدا کریں۔
3. مختصر رول پلے کا بار بار استعمال کریں، مثلاً ''[illegible] آپ نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ کیا کر سکتے ہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں''۔

4. ایسی سرگرمیوں کی طرف توجہ دیں جو شاگردوں کو واضح صور پر سوچنے اور فیصلہ کرنے میں مدد کرتی ہوں۔

4. ڈرامے یا پتلی تماشے سے گفتگو تک سرگرمی کا آغاز کریں، مثال کے طور پر، لوگ اس طرح کا کردار کیوں ادا کرتے ہیں؟ اگلی مرتبہ کیا واقعہ پیش آئے گا؟
5. ہمیشہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ڈرامے کے اختتام پر شاگردوں نے صحت کے پیغامات کو اچھی طرح جان لیا ہے۔
6. کلاس سے باہر ان کے رویّوں کی نگرانی کریں تا کہ یہ جان سکیں کہ ان پیغامات کو دل سے قبول کیا گیا ہے۔
7. مشکل صورت حال میں جب کہیں کسی بچے کو تنگ کیا جا رہا ہو، اپنے طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں کہ جو اُس کے بارے میں اور بچے کی مدد کرنے کے طریقوں کے بارے میں سوچیں۔ اِن طریقوں کو ٹیسٹ کرنے کے لیے رول پلے کریں۔

ایچ آئی وی/ایڈز سے بچنے کے لیے مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت:

اِس کتابچے کا یہ حصہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام اور اس مرض سے متاثرہ ہونے کی بدنامی stigma کو کم کرنے کے لیے مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت کو کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ علاوازیں، اِس حصّے میں دی گئی سرگرمیاں صحت کے دوسرے مسائل سے نمٹنے کے لیے بھی اختیار کی جا سکتی ہیں۔

تعلیم، بدنامی کو کم کرنے اور ایچ آئی وی/ایڈز کو بہتر طور پر سمجھنے کی کنجی ہے۔ آپ کا اسکول بچوں کو ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں تعلیم دینے اور اس کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی کے مرض کے مزید پھیلاؤ کو روکنے کا ایک اہم ادارہ ہے۔ اِس عمل میں کامیابی کا انحصار اِس بات پر ہے کہ ہم مثبت رویّوں کی ترویج اور اُن رویّوں کو جو بچوں اور نوجوانوں کو خطرے کی طرف دھکیلتے ہیں روکنے میں بروقت کتنے اچھے انداز میں اُن تک پہنچ سکتے ہیں۔

ہماری سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نوجوان کو یہ تعلیم دیں کہ اِس بیماری سے یا اسے دوسروں کو منتقل کرنے سے کس طرح بچا جا سکتا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ ایچ آئی وی سے متعلق اسکول کی پالیسیوں کی کس طرح ترویج کی جا سکتی ہے۔ اِس طرح ہم اپنے اسکولوں میں تعلیم صحت کے معیار میں اہم بہتری لا سکتے ہیں اور اپنی کمیونٹی کی صحت کی بہتری میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ایچ آئی وی/ایڈز سے بچنے کے لیے مہارتوں پر مبنی حکمت عملی میں فعال تعلّم کے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں تا کہ:۔

- افراد کو خود اپنے خطرے کی سطح کا جائزہ لینے میں مدد دی جا سکے؛
- ان کی ذاتی اقدار اور عقائد کا جائزہ لیا جا سکے؛
- یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ خود اپنے آپ اور دوسروں کو ایڈز سے محفوظ رکھنے کے لیے کیا اقدام کرنے چاہئیں؛ اور
- وہ مہارتیں حاصل کر سکیں، جو انہیں اپنے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے میں مدد دے سکیں۔

ایچ آئی وی/ایڈز سے بچنے کے لیے مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت کو دوسرے متعلقہ مسائل کے ساتھ بھی منسلک کیا جا سکتا ہے جن پر ہمارے بہت سے اسکولوں میں پہلے ہی سے کام ہو رہا ہے۔ ان میں حمل اور تولیدی صحت، تعلیم آبادی، تعلیم خاندانی زندگی اور نشہ آور اشیاء کا غلط استعمال شامل ہے۔

وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے بچوں میں ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کے لیے مہارتوں پر مبنی پروگرام شروع کر سکتے ہیں؟ آیئے ہم اُن میں سے کچھ پر سرگرمیوں کے حوالے سے ایک نظر ڈالیں جو ہم اور ہمارے اسکول کر سکتے ہیں، اور جو ہم اپنے بچوں کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: اساتذہ اور اسکول کیا کر سکتے ہیں؟

1. آگاہ اور فعال رہیں:

- ایچ آئی وی/ایڈز کے پھیلاؤ اور سدِ باب کے طریقوں اور اس کے سماجی اثرات پر تازہ ترین معلومات حاصل کریں۔
- طالب علموں کے کسی گروپ کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کے طریقوں (جیسا کہ موضوع -3 میں تحریر کردہ) پر عمل کریں۔
- ایچ آئی وی/ایڈز سے متعلق خود اپنے رویّوں، اقدار اور طور طریقوں کو سمجھیں اور طلباء تک یہ پیغامات پہچانے میں خود اعتمادی پیدا کریں۔
- ایک یا دو ساتھیوں کے ساتھ اسکول میں ان مسائل کے حل کے لیے کام کریں؛ اکیلے کام کرنے سے بہتر ہے کہ ہمیشہ ایک ٹیم کے ساتھ مل کر کام کریں۔

2. شراکت داریاں قائم کریں:

- اپنے اسکول کے اندر کم از کم ایک اور فرد کے ساتھ شراکت داری قائم کریں۔ سفارش کی جاتی ہے کہ ٹیم کے ساتھ مل کر کام کریں۔
- اپنے علاقے میں ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام میں مصروف تنظیموں اور خدمات کو تلاش کریں۔ ان کے نمائندوں سے ملیں اور یہ معلوم کریں کہ وہ معلومات، تدریسی مواد اور دیگر وسائل کی فراہمی میں آپ کی کیسے مدد کر سکتے ہیں۔
- اپنے اسکول میں ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کی تعلیم کے لیے ایک پالیسی تیار کرنے کی تجویز پیش کریں۔ ایک واضح پیغام اور عملی منصوبہ تیار کریں اور اس پر اپنے ساتھیوں، اسکول منتظمین اور علاقے کے رہنماؤں سے تبادلہ خیال کریں۔

3. آزاد رابطے متعارف کروائیں:

- کلاس میں ایسے پانچ سے دس مسائل پر آزادانہ گفتگو کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں، جو آپ کے خیال میں بہت ''حساس'' ہیں۔ اُن کی وضاحت کریں، اُن کے فوائد اور نقصانات تلاش کریں اور اپنے رفقائے کار کے ساتھ ان پر بات چیت کریں۔

4. تدریس کے شراکتی طریقے استعمال کریں:

- فعال تعلّم اور شراکتی طریقیات (اصولیات) کو استعمال کرنے کے لیے تجربہ اور علم حاصل کریں۔ طلباء کے نمائندہ گروپ کے ساتھ ان کی مشق کریں، اس سے قبل کہ آپ اپنی پوری کلاس پر آزمائیں۔
- اپنے طالب علموں کو لیکچر دینے سے پرہیز کریں؛ انہیں کلاس میں ایک فعال کردار ادا کرنے دیں۔ وبا کے بارے میں معلومات، ان کا تجربہ اور ان سے بچاؤ کے طریقے تلاش کرنے میں طلباء کو اپنا شریک کار بنائیں۔
- سوالات کرنے، گفتگو کرنے اور نئی تجاویز پیش کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔

5. تعلیم کے اختراعی طریقے استعمال کریں:

- ایک ایسا نصاب استعمال کریں جو تدریس کے بہت سے طریقے پیش کرتا ہو۔ ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں کلاسوں کو طالب علموں کے لیے خاص، متعلق اور دلچسپ بنائیں۔
- ایک سے زیادہ سیشن کی منصوبہ بندی کریں کم از کم چار سیشن تو ہوں۔

- شراکتی تدریس کے ذریعے ایچ آئی وی/ایڈز سے بچاؤ کے پیغامات طلباء کے گھروں تک پہنچائیں۔ گھر لے جانے والے معلوماتی کارڈز اور خطوط بنوائیں جن میں والدین کو مشورہ دیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں گفتگو کریں۔
- والدین کو شامل کریں، اور اگر ممکن ہو تو علاقہ کے دیگر شعبوں کو بھی شامل کریں۔ والدین کے لیے تعلیم و تعلم کی الگ الگ سرگرمیاں منعقد کرنے سے ایچ آئی وی کی روک تھام میں اُن کے اپنے بچوں کے ساتھ گفت و شنید میں بہتری ہو سکتی ہے۔

6. متوجہ برصنف انداز نظر استعمال کریں:

- لڑکوں اور لڑکیوں، دونوں کی ضروریات کا خیال رکھیں، اور ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں تدریس کو فروغ دیں۔
- اپنی تدریس کو لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین موجود طاقت کے توازن کے مطابق بنائیں اور لڑکیوں کی گفت و شنید کی مہارتیں بڑھائیں۔
- لڑکیوں میں مہارتوں اور انکار کرنے کی جرات بڑھانے کے لیے منظر نامہ (scenarios) کو غیر مبہم صورت حال کے ساتھ احتیاط سے پیش کریں۔

7. ثقافتی طور پر حساس مواد سے نمٹیں:

- مقامی طور پر تیار کردہ روک تھام کے پروگرام اُس وقت مؤثر ہوتے ہیں، جب اُن میں روایات، تدریس کے طریقہ اور تدریں موجود ہوں۔
- آپ کی کمیونٹی میں معلومات، رویئے، عقائد، اقدار، مہارتیں اور خدمات کو تلاش کریں جو مثبت اور منفی طور پر ایڈز کے پھیلاؤ سے متعلق رویّوں اور حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- طالب علموں سے ایچ آئی وی کی روک تھام کے طریقہ کار پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اُن کی ثقافت سے ٹھوس حقیقی مثالیں دیں۔

8. ہم عصروں کی مدد کی قدر و قیمت:

- کلاس میں آزادانہ تبادلہ خیال کے لیے ایک محفوظ جگہ بنائیں۔ ایچ آئی وی کی روک تھام اور اس کے خطرات کے بارے میں جاننے کے لیے طلباء کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔
- گروپ کے طور طریقوں کو تسلیم کریں۔ اُن کی سمت پر اثر انداز ہونے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ ایڈز اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کی روک تھام کے لیے مؤثر حکمت عملیوں کی حمایت کریں۔
- اپنی تدریس میں ایچ آئی وی سے متاثرہ لوگوں کو ایڈز کی تعلیم دینے والے کے طور پر شامل کریں۔

9. مہارتوں پر مبنی تعلیم کو فعال طور پر استعمال کریں:

- مہارتوں پر مبنی تعلیم کو فروغ دیں، جس کا ہدف:
  - زندگی کی مہارتیں (گفت و شنید، اثبات قطعی، انکار اور رابطہ کی مہارتیں)
  - ادراکی مہارتیں (مسائل کا حل، تنقیدی سوچ، فیصلہ سازی کی مہارتیں)
  - قابو پانے کی مہارتیں (ذہنی دباؤ پر قابو پانے کی مہارتیں)

تکمیلی سرگرمی : ہم اپنے بچوں کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں؟

اسکول کے بچے ہمارا مستقبل ہیں۔ اُنہیں اپنے اور دوسروں کے لیے ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہیے۔ اساتذہ، محکمہ صحت کے کارکنوں، اور علاقے کے کے قائدین کی رہنمائی میں، بچے یہ سیکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان، اپنے ساتھیوں اور خود اپنے آپ کو کس طرح ایڈز وائرس سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ بچے اور نوجوان لوگ اپنے رویوں کے بارے میں فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح اس موذی مرض سے بچیں۔

ہر بچے کو کیا معلوم ہونا چاہیے۔

اسکولوں کو ایک ایسی صحت پالیسی تشکیل دینی چاہیئے جس کے تحت ہر بچہ اسکول چھوڑتے وقت ایڈز سے متعلق حقائق کے بارے میں جانتا ہو۔ محکمہ صحت کے کارکن اور یوتھ گروپ کے قائدین ان بے حد ضروری معلومات کو آگے بڑھانے میں اس قسم کے عزم کا اظہار کر سکتے ہیں۔

ایڈز کیا ہے؟ ایڈز، ایچ آئی وی وائرس نامی ایک جراثیم سے پھیلتا ہے۔ ایڈز لوگوں کو بہت سی بیماریوں سے بچے کے قابل نہیں چھوڑتا جیسے کہ دستوں کی بیماری، ٹی بی، کھانسی، جیسی بہت سی مختلف بیماریوں کے خلاف تحفظ نہیں دے سکتا۔ ایڈز کی وجہ سے، یہ بیماریاں انسان کو ایسا مریض بنا دیتی ہیں جو آخر کار موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

ایڈز وائرس کس طرح پھیلتا ہے؟

- ایڈز کا وائرس ایک شخص سے دوسرے اور اس سے دوسرے لوگوں تک پھیلتا ہے۔
- ایچ آئی وی سے متاثرہ کسی شخص سے جنسی اختلاط کے ذریعے۔
- ایڈز وائرس والے خون کا ایک شخص کے جسم سے دوسرے شخص کے جسم میں منتقل کرنے سے یا سرنج کی سوئی کے استعمال یا کسی تیز دھار سے زخم لگ جانے سے۔
- ایک متاثرہ حاملہ ماں سے اُس کے ہونے والے بچے میں منتقلی کے ذریعے۔

کیڑے مکوڑے کے کاٹنے، چھونے اور ایڈز وائرس کے شکار کسی شخص کی تیمارداری سے ایڈز وائرس نہیں پھیلتا

نہ صرف تعلیم صحت کے اساتذہ، بلکہ تمام اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اسباق میں ایڈز اور ایچ آئی وی انفیکشن کی تدریس کو شامل کریں۔ کچھ دیگر ایسے مواقع پر بھی ایڈز کے بارے میں تدریس کا انتظام کیا جا سکتا ہے جہاں بچے اور نوجوان لوگ جمع ہوتے ہیں، جیسے کہ کلب۔ مذہبی اجتماعات، نوجوانوں، اسکاؤٹ اور گائیڈ کے گروپ۔ ان سیشنز کے قائد مناسب سرگرمیوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ (درج ذیل مثالوں میں "ٹیچر" کی اصطلاح کا اطلاق اُن سب بالغوں پر ہو سکتا ہے جو بچوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں)

کب اور کہاں ایڈز کے بارے میں گفتگو کی جا سکتی ہے

- صحت کے کلبوں یا ایڈز کے خلاف خصوصی کلبوں میں، جہاں بچے یہ سیکھتے ہیں کہ ایڈز کیسے پھیلتا ہے اور اس بات کا عزم کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو اس مرض سے محفوظ رکھیں گے بلکہ دوسروں کو بھی بتائیں گے کہ کس طرح ایڈز سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔
- ایک ہی جنس سے تعلق رکھنے والے گروپوں میں بعض اوقات ان حساس مسائل پر گفتگو کرنا آسان ہوتا ہے۔ لڑکیوں یا لڑکوں کے یہ گروپ ایڈز سے متعلق مسائل پر گفتگو کر سکتے ہیں، اپنی اپنی تشویش پر آزادانہ تبادلہ خیال کر سکتے ہیں، اور فیصلہ کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون اور ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ صورت حال اس وقت مزید آسان ہو جاتی ہے اگر اس گفتگو میں شامل بالغ کا تعلق بھی اسی صنف سے ہو۔

ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں حقائق کی درستگی کے لیے بچے یہ کر سکتے ہیں کہ:

- جھوٹ یا سچ کا ایک کھیل کھیلیں۔ اس کھیل میں ٹیچر کاغذ کے الگ الگ ٹکڑوں پر ایڈز کے بارے میں سچی اور جھوٹی باتیں لکھتا ہے، مثلاً ''آپ کو ایڈز کا وائرس مچھروں سے منتقل ہو سکتا ہے'' (جھوٹ) ''ہاتھ ملانے سے ایڈز لاحق نہیں ہوتا'' (سچ)۔ فرش پر تین جگہوں پر نشان لگائیں -- ''سچ''، ''جھوٹ'' اور ''معلوم نہیں''۔ ہر بچہ ایک تحریر کردہ بیان لے اور اسے ان تین میں سے کسی ایک جگہ پر رکھ دے، اور اس دائرے کو منتخب کرنے کی وجوہات بیان کرے۔ کوئی بھی دوسرا اس فیصلے کو چیلنج کر سکتا ہے۔
- ایڈز کے بارے میں معلوماتی سوالات لکھیں اور ان کے جوابات پر جوڑوں میں گفتگو کریں۔
- جہاں کہیں ممکن ہو، ملک میں ایڈز کے کیسوں کی تعداد جاننے کے لیے اخبارات یا محکمہ صحت سے رجوع کریں۔ یہ عمل مشکل کیوں ثابت ہو سکتا ہے؟ ایڈز کے بارے میں سرکاری رویہ کیا ہے؟ اس تعداد کو اندازے سے کم کیوں بتایا جا سکتا ہے؟
- ایک مقامی مرکز صحت کا دورہ کریں۔ محکمہ صحت کے کارکن ان کو بتائیں گے کہ وہ کیوں ٹیکے لگاتے ہیں اور پھر یہ بتاتے ہیں کہ سوئیوں اور سرنج کو کیسے اچھی طرف صاف (sterilize) کیا جاتا ہے۔

بات چیت میں اور ایڈز سے بچنے کے بارے میں رول پلے کا انتظام کر کے، بچے یہ کر سکتے ہیں:

- تصور کریں کہ ایڈز کس طرح ان کی زندگی کو تباہ کر سکتا ہے۔ وہ اپنی آنکھیں بند کریں اور اپنی آئندہ دو سالہ زندگی کے بارے میں تصور کریں۔ ٹیچر کچھ اس قسم کے سوالات پوچھ سکتا ہے: ''آپ کس کے ساتھ رہیں گے؟ آپ کے دوست کون ہوں گے؟ آپ اپنی محبت اور دوستی کا اظہار کس طرح کریں گے؟ کیا آپ نشہ آور اشیاء کے استعمال یا سگریٹ نوشی کی کوشش کریں گے؟ کس طرح ایڈز آپ اور آپ کے خاندانوں اور دوستوں کی زندگیوں کو متاثر کر سکتی ہے؟''۔ پھر بچے اپنی آئندہ دس سالہ زندگی کے بارے میں تصور کرتے ہوئے، ان ہی سوالات کا جواب دے سکتے ہیں۔ آخر میں وہ یہ تصور کریں کہ وہ والدین کا روپ دھار چکے ہیں اور ان کے بچوں کی عمر 13 سال کے لگ بھگ ہے۔ اس صورت میں وہ اپنے بچوں کو کیا نصیحت کرنا پسند کریں گے؟
- مختلف شادی شدہ جوڑوں کے بارے میں ایک رول پلے تیار کریں۔ یہ جوڑے ایک دوسرے سے کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ ان میں سے کون سی شادی سب سے زیادہ خوش گوار ہے؟
- اس صورتِ احوال پر گفتگو کریں جس میں بعض اوقات کسی بات سے ''انکار'' کرنے میں مشکل پیش آتی ہے اور اس کی وجوہات تحریر کریں۔ جوڑوں میں کام کرتے ہوئے، بچے مختلف قسم کی صورت حال میں رول پلے کر سکتے ہیں، یہ فرض کریں کہ کس طرح لوگ انہیں کچھ کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں اور کس طرح وہ خوش اخلاقی مگر سختی سے ''انکار'' کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں یہ بھی ہو سکتا ہے جیسے کہ:
  - ☆ سگریٹ لینا
  - ☆ کسی اجنبی کے ساتھ کہیں جانا
  - ☆ شام اکٹھے گزارنے کے لیے کہیں چلنا

ایڈز زدہ لوگوں کے دوسروں کے ساتھ رویے کے بارے میں بات چیت اور رول پلے میں، بچے یہ کر سکتے ہیں کہ:

- ایڈز کے بارے میں اخبارات کے تراشے جمع کریں اور مضامین میں بتائے گئے رویوں کے بارے میں تبادلہ خیال کریں۔
- نظمیں لکھیں جن میں ایڈز کے بارے میں اپنے احساسات اور اس کے خود اپنے اوپر اور دیگر لوگوں کی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کا ذکر کریں۔
- تصاویر کا استعمال کریں۔ مثال کے طور جیسے کوئی ایڈز میں مبتلا دوست کی تیمارداری کر رہا ہو، تاکہ وہ تصور کر سکیں کہ اس تصویر میں کوئی فرد کیا

کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ یہ سوالات بھی پوچھ سکتے ہیں کہ کن حالات کی وجہ سے یہ منظر کشی ہوئی اور آنے والے وقت میں کیا ہو سکتا ہے۔

- مختصر ڈرامے تحریر کریں، مثال کے طور پر ایڈز میں مبتلا ایک فرد کی گھر پر دیکھ بھال کے بارے میں۔ پہلے وہ پلے میں خود کردار ادا کریں، پھر ہر کردار کی ایک سادہ سی کٹھ پتلی بنا کر اسکول اور کمیونٹی میں پتلی تماشے کے ذریعے ان کرداروں کو ادا کریں۔
- ایک کہانی کے بارے میں پوری تفصیلات تحریر کریں۔ مثال کے طور پر کسی اسکول میں پڑھنے والے ایک خیالی بچے کے بارے میں جس کے متعلق یہ گمان ہو کہ اسے ایڈز کا مرض لاحق ہے۔ اس مثال میں بچے اپنے آپ کو گروپوں (شاگرد، دیگر شاگرد، ٹیچرز اور والدین) میں تقسیم کر لیں۔ ہر گروپ الگ الگ یہ سوچے: ''میں کیا محسوس کرتا ہوں؟''، ''مجھ میں کیا اہم تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں؟''، اور ''میں کیا نتائج دیکھنا چاہتا ہوں؟'' 15 منٹ کے بعد گروپ ایک جگہ دوبارہ جمع ہو جائے اور اپنے اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔
- درج ذیل کہانیاں سنیں، اور پھر ان سوالات کے جواب دینے کی کوشش کریں:۔

''ایک نوجوان عورت پڑوس کے ایک شہر سے اپنے گاؤں واپس آتی ہے۔ جب وہ چوک سے گزرتی ہے تو لوگ اس پر آوازے کستے ہوئے کہتے ہیں ''ایڈز! ایڈز!'' اس کا سوتیلا باپ ضد کرتا ہے کہ وہ گھر والوں کے ساتھ رہنے سے پہلے اپنا ایچ آئی وی ٹیسٹ کروائے۔ اس کا ٹیسٹ مثبت ہے''۔

'ایک لڑکی کے باپ کو ایڈز کا مرض لاحق ہے۔ اس کی کلاس کے ساتھی اس کلاس میں بیٹھنے سے انکار کر دیتے ہیں جس میں وہ موجود ہے۔ بچوں کے والدین کے اصرار پر اس لڑکی کو اسکول سے نکال دیا جاتا ہے۔'

☆ ان صورت احوال کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں۔

☆ لوگ اس انداز سے کیوں ردِعمل کرتے ہیں؟

☆ کیا اس قسم کا ردِعمل ایڈز کے مرض کو پھیلنے سے روک سکتا ہے؟

☆ اگر آپ ان کہانیوں کا کوئی کردار ہوتے تو آپ کیا کرتے؟

جو کچھ سیکھا اُسے دوسروں تک پہنچانے لیے، بچے یہ کر سکتے ہیں کہ:

- ایڈز کے بارے میں گیت، کھیل اور پتلی تماشے تیار کریں اور ان کا مظاہرہ کریں۔
- کلاس اور اوپن اسکول ڈے پر لگانے کے لیے پوسٹر تیار کریں۔
- ایڈز کا شکار لوگوں کی بہتر صحت کے لیے کھیلوں کے فروغ میں اپنا کردار ادا کریں۔

یہ تجزیہ کرنے کے لیے کہ بچوں نے ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں کتنا کچھ جان لیا ہے، اساتذہ یہ کر سکتے ہیں کہ:

- بچوں سے مختلف سوالات کریں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ ایڈز وائرس کس طرح پھیلتا ہے یا ایڈز وائرس کس طرح نہیں پھیلتا۔
- بچوں سے کہیں کہ وہ ان لوگوں کے متعلق جو ایڈز وائرس کا شکار ہو چکے ہیں یا جو ایڈز کا شکار لوگوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، کہانیاں تحریر کریں۔ پھر کہانیوں پر ایک نظر ڈالیں۔ وہ بچوں کی آگہی اور اُن کے رویّوں کے بارے میں کیا بتاتی ہیں؟
- بچوں سے یہ معلوم کرنے کے لیے کہیں کہ کتنے مقامی اسکول یا یوتھ گروپ ایسے کلب چلا رہے ہیں یا ایسی سرگرمیوں میں شامل ہیں جن کا مقصد ایڈز کے پھیلاؤ کو روکنا ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں؟ کیا بچے ان سرگرمیوں میں شامل ہیں؟
- یہ معلوم کریں کہ کیا بچوں نے ایڈز کے خلاف مہم میں حصہ لیا ہے یا ایڈز کے شکار کسی بھی فرد کی مدد کی ہے یا دوسرے بچوں کو ایڈز کے خطرات سے خبردار کیا ہے۔

تکمیلی سرگرمیاں: طلباء کو سمجھنے اور عمل کرنے میں مدد دینا:

سمجھ بوجھ:

1. ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں ان کے علاقے میں (کمیونٹی) میں موجود تمام معلومات جمع کریں (کتابچے، پوسٹر، دیگر مواد)۔اس پر تبادلہ خیال کریں: ایچ آئی وی خطرناک کیوں ہے؟ یہ کس طرح پھیلتا ہے؟ ہم اس سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟
2. یہ یقینی بنانے کے لیے کہ کیا طالب علم ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں حقائق سے آگاہ ہیں، ذہنی آزمائش (سچ یا جھوٹ) کا کھیل کھیلیں۔
3. یہ جاننے کے لیے کہ کیا وہ خطرناک اور غیر خطرناک رویوں کے حقائق جانتے ہیں، زندگی کی لکیر کا کھیل کھیلیں۔کلاس روم کے فرش پر ایک گہری لکیر (زندگی کی لکیر) ڈالیں اور اس لکیر کے ساتھ تین بڑے کارڈ رکھ دیں۔اس لکیر کے ایک سرے پر 'کوئی خطرہ نہیں' والا کارڈ-1 رکھ دیں۔'شدید خطرہ' والا کارڈ-2 دوسرے سرے پر رکھ دیں۔' کچھ خطرہ' والا کارڈ-3 لکیر کے درمیان میں رکھ دیں۔ ایک اور دو متعلقہ رویوں کے بارے میں سوچیں اور ہر ایک کو ایک علیحدہ کارڈ پر تحریر کریں۔ان میں دو یا تین کارڈ شاگردوں کی ہر جوڑی کو دیں۔ان سے کہیں کہ وہ ان رویّوں کے بارے میں گفتگو کریں اور فیصلہ کریں کہ کیا ہر رویہ ایچ آئی وی کے متعلق ''کوئی خطرہ نہیں''، ''کم خطرہ'' یا ''شدید خطرے'' کی نشان دہی کرتا ہے۔شاگردوں کی جوڑیوں کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ وہ اپنے اپنے کارڈ زندگی کی لکیر پر متعلقہ جگہ پر رکھ دیں اور یہ وجوہات بیان کریں کہ انہوں نے وہ کارڈ اس جگہ پر کیوں رکھا ہے۔دوسرے شاگردوں سے کہیں کہ وہ اپنی رائے پیش کریں، پھر اس کے بعد آپ اپنی رائے بھی پیش کریں۔(رویوں کی مثالوں میں یہ کچھ شامل کیا جاسکتا ہے۔نشہ آور اشیاء کا استعمال، ہاتھ ملانا، ماں کا دودھ پلانا، چائے یا کافی وغیرہ پینے کے لیے ایک ہی پیالی کا استعمال، حفاظتی ٹیکے لگوانا، انتقال خون، دانتوں کے ایک ہی برش کا استعمال، اندھیرا پھیلنے کے بعد اکیلے باہر جانا)
4. گروپوں کی صورت میں یہ دکھانے کے لیے ایک نقشہ بنائیں (یہ نقشہ انٹرنیٹ سے بھی لیا جاسکتا ہے) کہ کچھ نوجوان لوگ کیوں نشہ آور ٹیکے لگانے میں ملوث ہوتے ہیں۔تبادلہ خیال کریں۔
5. اس بات پر گفتگو کریں کہ کب سماجی دباؤ برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔شاگردوں کو یہ تصور کرنے کے لیے کہیں کہ کس طرح وہ غیر محفوظ صورت حال سے بچنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔
6. زندگی کی مہارتیں تشکیل دینے کے لیے جوڑوں یا گروپوں کی صورت میں رول پلے کریں۔ان سے کہیں کہ سماجی دباؤ کی مخالفت میں زبانی مہارت کی مشق کرنے کے لیے کوئی صورت حال چنیں۔ ہر گروپ میں ایک یا دو شاگرد دباؤ ڈالنے والوں اور باقی اس دباؤ کی مخالفت کرنے والوں کا کردار ادا کریں۔تبادلہ خیال میں ان کی مدد کریں۔ جب دباؤ ڈالنے والوں نے آپ کی بات پر کوئی دھیان نہیں دیا تو آپ نے کیسا محسوس کیا؟ حقیقی صورت حال میں، کیا چیز آپ کے دماغ میں تبدیلی لاسکتی ہے؟ آخر میں غیر محفوظ صورت حال سے بچنے اور دباؤ کی مخالفت کا طریقہ سیکھنے کی اہمیت کو مختصر الفاظ میں پیش کریں۔
7. گھر پر موجود ایڈز کے شکار کسی فرد کی دیکھ بھال کے بارے میں کوئی مختصر ڈرامہ تشکیل دیں۔تبادلہ خیال کریں: ایڈز کا مریض ہونے والا فرد بن کر کیسا محسوس ہوتا ہے؟ دیکھ بھال کرنے والا بن کر کیسے محسوس ہوتا ہے؟
8. ایک ایسے خیالی شاگرد کے بارے میں کہانی سنیں، جس کے بارے میں یہ گمان ہو کہ اسے ایڈز کا مرض لاحق ہے۔شاگردوں کو شاگرد، دیگر شاگرد، ٹیچرز اور والدین کی نمائندگی کرنے والے گروپوں میں تقسیم کر لیں۔ ہر گروپ سے الگ الگ یہ سوچنے کے لیے کہیں کہ میں کیا محسوس کرتا ہوں؟ مجھ میں کیا اہم تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں؟ اور میں کیا نتائج دیکھنا چاہتا ہوں؟ پورے گروپ میں خیالات کا تبادلہ کریں۔

عملی اقدام:

1. غیر محفوظ صورت حال سے بچیں۔
2. ایچ آئی وی/ایڈز کے شکار کسی فرد کی مدد کریں۔
3. ایڈز کے بارے میں ایک نظم لکھیں اور اسے اپنے خاندان والوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔
4. ایچ آئی وی نامی ایک خطرناک کردار کے بارے میں ایک ڈرامہ تشکیل دیں، جو دوسرے لوگوں کو غیر محفوظ حرکات کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کچھ افراد اس کے دباؤ میں آجاتے ہیں، جب کہ کچھ نہیں آتے۔ بچوں کے ایک گروپ نے اس طرح یہ سیکھ لیا کہ ایچ آئی وی سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں اور وہ یہ بات دوسروں کو بھی بتا سکتے ہیں۔
5. پوسٹر بنائیں اور انہیں اسکول، کلینک اور کمیونٹی میں جگہ جگہ چسپاں کر دیں۔
6. ایڈز کے بارے میں گیت، کہانیاں، نظمیں ڈرامے وغیرہ لکھیں۔

معاونت: 6.3

اسکول میں صحت بخش غذا، صحت کی خدمات اور سہولتیں مہیا کرنا

اگر چہ ہم یہ ماننے کو تیار نہیں کہ ہمارے اسکولوں کے ماحول میں اُن بچوں کی صحت اور غذائیت کو نقصان پہنچ سکتا ہے جہاں ماحول میں خطرات؛ جیسا کہ وبائی امراض کا سامنا ہے۔ مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے جسمانی کمزوری اور غذائیت کی کمی کے سبب صحت کے لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ بہتر خوراک کی فراہمی، صحت وصفائی کی عادات اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی بہتر بنا کر، والدین اور خاندان والوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے ذریعے سے اِن بچوں کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔

ہمارے اسکول صحت بخش غذا کی سہولتیں فراہم کر سکتے ہیں، اگر یہ سہولتیں سادہ، محفوظ، جانی پہچانی، اور کمیونٹی کے اندر موجود ہوں تو یہ اہم تصور کی جاتی ہوں (جن کا پچھلی مشق میں علاقہ کی صحت کی تشخیص کے سلسلے میں انکشاف کیا گیا ہے)۔ علاوہ ازیں، گزشتہ معاونت میں ہم نے بچوں کو صحت مند عادات اپنانے کی تعلیم دینے اور زندگی گذارنے کی بہتر مہارتوں کی اہمیت کے بارے میں کچھ سیکھا تھا۔ مگر یہ تعلیم بے معنی ہے اگر ہمارے اسکولوں میں پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کی مناسب سہولتیں موجود نہیں۔

چنانچہ اِس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہمارے اسکول میں پینے کا صاف پانی موجود ہے اور نکاسی آب کا بندوبست ہے، نیز غذا اور حفظان صحت کی خدمات موجود ہیں۔ اِن خدمات اور سہولتوں کی فراہمی یقینی بنا کے ہم صحت وصفائی اور زندگی کی مہارتوں اور اپنے پیغامات میں جان پیدا کر سکتے ہیں۔ طالب علموں اور علاقے کے لوگوں، دونوں کے لیے مثال پیش کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، اگر ہم اِس میں کامیاب ہو جائیں تو علاقے کے لوگ (کمیونٹی) ہمیں (اساتذہ) اور اسکول کو زیادہ مثبت انداز میں دیکھیں گے۔

موجودہ صورت حال کا جائزہ لینا:

اِس سے پہلے کہ ہم اپنے مقاصد اور عملی منصوبہ تشکیل دیں، اپنے اسکول میں موجود اِن سہولتوں کی تشخیص کرنے کی ضرورت ہے جو فراہم کی رہی ہے۔ یہ اس عمل سے ملتا جلتا ایک عمل ہے جو ہم پہلی معاونت میں اپنے اسکول کی پالیسیوں کے سلسلے میں کر چکے ہیں، جو تین اہم اقدامات سے مشروط ہے۔ وہ اقدامات درج ذیل ہیں:

1. آزمائشی فہرست مکمل کریں۔ یاد رکھیں کہ تجزیہ اور عملی منصوبے کی کارروائی میں آپ نے علاقے کے ارکان (کمیونٹی) محکمہ صحت کے کارکنوں، والدین اور بچوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرنی ہے! آپ شراکت داری کی جو اضافی مشقیں کر سکتے ہیں، اِن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔
   - اسکول کی پالیسی اور جائزہ صحت کے کوائف (جس پر ہم نے پہلی معاونت میں بات کی) کے بارے میں مل جل کر کام کریں؛
   - اسکول اور علاقے کے کوائف تیار کریں، جن میں صحت مراکز کے مقامات، پانی کے وسائل، لیٹرین یا وہ جگہیں جہاں بچے اور بڑے رفع حاجت کے لیے جاتے ہیں، کی نشان دہی کی گئی ہو؛
   - وہ کہانیاں جن میں آپ کے اسکول یا علاقے کی کی حقیقی زندگی پیش کی گئی ہو؛
   - بچوں سے ''ہمارے خوابوں کا صاف ستھرا اسکول اور کمیونٹی'' کے موضوع پر تصاویر یا اُن پر مضامین لکھوائیں۔
2. اِس کے بعد اُن خدمات اور سہولتوں کی ترجیحات مقرر کریں، جن کی آپ کے اسکول اور علاقے کو فوری ضرورت ہے۔
3. پہلی یا تیسری معاونت کی مدد سے اپنے اسکول کی صحت اور غذائیت کی صورت حال کو بہتر کرنے کے لیے پروگرام اور سرگرمیاں شروع کرنے کے لیے منصوبہ بندی کریں۔ (تمام بچوں کا اسکول میں اندراج کروانے کی عملی منصوبہ بندی)۔ غذائیت اور صحت کی خدمات اور سہولتوں کے لیے چیک لسٹ:

یہ چیک لسٹ اس بات کو طے کرنے کے لیے بنائی گئی ہے کہ کیا ہمارے اسکول میں صحت اور غذائیت کی مناسب سہولتیں موجود ہیں۔ یہ چیک لسٹ حتمی نہیں ہے اور آپ اپنے اسکول کی صورت حال کی روشنی میں اس میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

میرا اسکول جو سہولتیں فراہم کرتا ہے یہ ان میں شام ہیں: (اگر ہاں تو ✓ کا نشان لگائیں)

_____ طالب علموں کی جسمانی اور دانتوں کی صحت سے متعلق ریکارڈ تیار کرنا اور اسے برقرار رکھنا۔

_____ غذا کی کمی کا شکار بچوں کی نشان دہی کے لیے قد اور وزن کی پیمائش کا ہونا۔

_____ غذائیت (وٹامن اے، فولاد، آیوڈین) کی کمی جو بچوں کی تعلیم و تربیت کو متاثر کرتی ہے کا پتہ چلانے اور اُس کا علاج کرنا۔

_____ کھانا کھلانے کے پروگرام: جیسے کہ صحت مند کھانا یا سنیک کا ہونا۔

_____ اُن جراثیم کا پتہ چلانا اور علاج کرنا جو بیماری اور غذائیت کی کمی کا باعث بنتے ہیں؟

_____ بصارت اور سماعت میں کمی کی اسکریننگ اور اس کے علاج کا ہونا۔

_____ ابتدائی طبی امداد کی تربیت دینا۔

_____ جسمانی تعلیم، کھیل اور تفریح کی کلاسوں کا ہونا۔

_____ ایچ آئی وی/ ایڈز، نشہ آور اشیاء کا غلط استعمال اور روک تھام کے لیے ٹیسٹ، علاج، اور نفسیاتی سماجی تعاون اور مشاورت کے لیے خصوصی تربیت یافتہ عملے کا ہونا۔

_____ جو خدمات اسکول مہیا نہیں کرتا اُنہیں کمیونٹی میں طبی اور دماغی صحت کی خدمات مہیا کرنے والوں کے حوالے کرنے کے نظام کا قیام اور انتظام کرنا۔

_____ یتیم بچوں کی بہبود اور سماجی تعاون کی فراہمی کے لیے متعلقہ اداروں سے روابط قائم کرنا۔

_____ اچانک زخمی ہونے کی روک تھام کرنا؟

_____ ابتدائی طبی امداد اور ہنگامی صورت حال میں استعمال ہونے والے آلات کا موجود ہونا۔

_____ آس پاس کا اطمینان بخش اور تعلیم کے لیے سازگار ماحول کا ہونا۔

_____ کھیل کود، اور صحت مند باہمی روابط اور ہراساں کیے جانے یا غیر سماجی رویے کے خطرات میں کمی پیدا کرنے والے ماحول کا ہونا۔

_____ معذور طلباء کو دل سے تسلیم کرنا۔

_____ اسکول کے اندر اور باہر روشنی کا مناسب انتظام ہونا۔

_____ خطرناک مواد سے بچنے کا انتظام ہونا۔

میرے اسکول میں جو سہولتیں موجود ہیں کیا یہ ان میں شامل ہے: (اگر ہاں تو ✓ کا نشان لگائیں)

_____ پینے کا پانی، ہاتھ دھونے اور لیٹرین میں استعمال کے لیے پانی کی وافر مقدار موزوں جگہ پر موجود ہے۔

_____ پانی کی فراہمی کے انتظام کی باقاعدگی سے نگرانی اور دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

_____ لڑکیوں، لڑکوں اور مرد و خواتین اساتذہ کے لیے لیٹرین کی سہولت کا الگ الگ انتظام ہے؟

_____ اسکول کے تمام لوگوں کے لیے لیٹرین کی مناسب تعداد موجود ہے۔

_____ لیٹرین کی صفائی ستھرائی کی باقاعدہ سہولت موجود ہے اور صفائی کے لیے ضروری چیزیں موجود ہیں؟

_____ گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا گیا ہے؟

_____ فضلے کو مکمل اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ضائع کرنے کا انتظام موجود ہے؟

_____ کوڑا کرکٹ، گندگی وغیرہ کو ضائع کرنے اور دوبارہ قابل استعمال بنانے کا نظام موجود ہے۔

اسکول میں خوراک اور غذائیت کا پروگرام:

اُن بچوں کی مدد کرنا جو اچھی طرح نہیں کھا سکتے۔

ایک بھوکا بچہ کبھی بھی اچھی طرح نہیں سیکھ سکتا۔ اگر کسی بچے یا بچی کو گھر پر (اگر ان کا کوئی گھر ہے) کافی خوراک نہ مل پائے، آپ کا ہمارے اسکول اضافی خوراک کی فراہمی کا ایک ذریعہ بن سکتے ہیں، کیوں کہ اس طرح غذائیت کی کمی کا شکار بچوں کو کم از کم دن میں ایک مرتبہ غذائیت سے بھرپور کھانے کی فراہمی یقینی بنائی جا سکتی ہے۔ یہ کھانا خاص طور پر ان بچوں کے لیے بہت اہم ہے جنہیں پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام کے لیے بھی جانا ہوتا ہے، یا وہ بچے جو سڑک پر زندگی گزارتے ہیں، یا وہ جن کے خاندان ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے سخت معاشی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں، اسکول میں غذائیت سے بھرپور خوراک کی فراہمی خواندگی کی شرح کو بہتر بنانے اور غربت کے خاتمے میں بچوں کی مدد کرنے کا ایک سادہ مگر موثر ذریعہ ہے۔ جن اسکولوں میں خوراک فراہم کرنے کی پیش کش کی جاتی ہے، وہاں بچوں کے داخلے کی شرح اور حاضری میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ روایتی ثقافتوں میں جہاں لڑکیوں سے گھر پر موجود رہنے کی توقع کی جاتی ہے، اسکول میں خوراک کی فراہمی اور ''راشن گھر لے جانے'' کے پروگرام اکثر والدین کو راغب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اسکول بھیجیں۔ ہنگامی صورت حال میں، اسکول میں فراہم کی جانے والی خوراک غذائیت کا ایک اہم وسیلہ فراہم کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ بچوں کی تعلیم میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

غذائیت سے بھرپور کھانا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ بچوں کی وہ تمام غذائی ضروریات پوری ہو رہی ہیں، جو ان کی صحت مند جسمانی و ذہنی نشوونما کے لیے ضروری ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف پروٹین، چکنائی، اور کاربوہائیڈریٹ بلکہ وٹامن 'اے'، فولاد، اور آیوڈین جیسے قلیل غذائی مادے کی ضروریات بھی پوری ہو جاتی، ہیں جن کی کمی بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کو متاثر کر سکتی ہے۔

اسکول میں خوراک اور غذائیت کے پروگرام چلانے کے لیے پانچ بنیادی اقدامات یا مرحلوں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ تمام پروگراموں میں کیا جاتا ہے، ایسے پروگراموں کی تشکیل، اُنہیں قائم رکھنا اور ضروری وسائل کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے والدین اور کمیونٹی کی شرکت اور مدد بہت ضروری ہے!

پہلا مرحلہ: حفظان صحت کی سہولت فراہم کرنے والے کسی ایسے مقامی ادارے کے ساتھ شراکت قائم کریں، جس کے پاس پروٹین اور غذائیت کی کمی معلوم کرنے (وزن اور قد کی اسکریننگ کے ذریعے)، غذائیت کی کمی پیدا کرنے والے قلیل غذائی مادے کے متعلق آگہی حاصل کرنے اور ان کا علاج کرنے کی مہارت موجود ہو۔ اگر آپ کے اسکول میں کوئی نرس موجود ہے، تو اسے اس کام کی ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے۔

دوسرا مرحلہ: اسکول میں پہلے ماہ کے دوران تمام بچوں میں غذائیت کی سطح کا جائزہ لیں، اور حفظان صحت کی سہولت فراہم کرنے والے مقامی ادارے کی نگرانی میں علاج کے لیے ان بچوں کی فہرست بنالیں، جو غذائیت کی کمی کا شکار ہیں۔ پروٹین اور خوراک کی کمی کا شکار بچوں کی نشان دہی اس طرح کی جا سکتی ہے کہ اگر بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہوں گے تو ان کا وزن ان کی عمر کی مناسبت سے کم ہوگا یا ان کا قد ان کی عمر کی مناسبت سے کم ہوگا یا ان کا وزن اُن کے قد کی مناسبت سے کم ہوگا۔ ان تینوں حالتوں کو ہم علی الترتیب غذائیت کی کمی کا پہلا، دوسرا اور تیسرا درجہ قرار دے سکتے ہیں۔ متاثرہ بچوں کو ایسی خوراک فراہم کرنے کی ضرورت ہوگی جس میں پروٹین اور توانائی زیادہ ہو۔ وٹامن 'اے' کی علامات والے بچوں کے لیے وٹامن 'اے' کے کیپسول مفید ہیں۔ ان کے کھانے میں سبز پتوں والی سبزیوں اور اِس کے ساتھ ساتھ مالٹا، زرد رنگ کے پھل (جیسا کہ آم، پپیتا) کا زیادہ استعمال ہونا چاہیے۔ آیوڈین کی کمی کا شکار بچوں کو آیوڈین کے کیپسول دیے جا سکتے ہیں یا ان کے کھانے کی تیاری کے دوران آیوڈین ملائمک استعمال کر کے بھی اس کمی کو دور کیا جا سکتا ہے۔

تیسرا مرحلہ: دوسرے مرحلے میں حاصل کی گئی معلومات کی بنیاد پر، اس بات کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ بچوں کی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے اسکول کی طرف سے کس قسم کی اضافی خوراک فراہم کی جائے۔ مقامی اسپتال یا مرکز صحت کے کسی ماہر خوراک یا غذائیت کے ماہر سے اسکول کے پروگرام کی منصوبہ بندی اور

کھانے کے اوقات کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔ اس موقع پر، خاندانوں اور کمیونٹی کے قائدین کو شامل کرنا بہت ضروری ہوگا کیوں کہ اسکول کے غذائی پروگرام کی تشکیل میں وہ بہت کارآمد وسائل اور مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اسکول میں دوپہر کے کھانے کی فراہمی کے لیے کمیونٹی کے گوداموں میں موجود کچھ خوراک اسکول کے استعمال کے لیے مختص کر سکتے ہیں۔ وہ اسکول میں باغیچہ تیار کرنے میں بھی مدد فراہم کر سکتے ہیں یا وہ بچوں کے لیے دوپہر کا کھانا یا سنیک بنانے میں مدد کر سکتے ہیں۔

چوتھا مرحلہ: زندگی گزارنے کی مہارتوں کی تربیت کے ایک حصہ کے طور پر، بچوں کو یہ سکھائیں کہ اسکول کے تعلیم صحت پروگرام میں انہیں کس قسم کی صحت مند خوراک کھانی چاہیے۔ مثال کے طور پر، بچے اس بات پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں:۔

- کیا وہ ایسے بچوں کو جانتے ہیں، جو پتلے دبلے اور غذائیت کی کمی کا شکار ہوں؟
- وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں؟

بڑے بچوں کی اصل وجوہات پر بحث کرنے کی حوصلہ افزائی کریں، جیسے کہ یہ بچہ کیوں غذائیت کی کمی کا شکار ہے؟ اُسے پوری خوراک کیوں نہیں ملتی؟ اگر جواب یہ ہے کہ اُن کا خاندان غریب ہے تو پھر اس بات پر گفت وشنید کریں کہ اُس کا خاندان کیوں غریب ہے؟

- جو بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں ان کی مدد کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟
- مجھے بھی غذائیت کی کمی کا شکار ہونے سے بچنے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

اپنی غذائی حیثیت کی نگرانی اور اسکول کے خوراک برائے تعلیم کے پروگرام میں بچے بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ تھائی لینڈ میں چائلڈ (CHILD) منصوبے کے تحت اسکول کے بچوں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ ''پیداوار کی نگرانی کرنے والے پروموٹرز'' کا کردار ادا کریں، جن کا کام خود اپنی اور اپنے ہم عصروں کی غذائیت کے بارے میں معلوم کرنا ہے، اس کی نگرانی کرنا اور اس کمی کو پورا کرنے کے لیے سفارشات مرتب کرنا ہے۔ اُنہوں نے ''آیوڈین پروموٹرز'' کی حیثیت سے بھی کام کیا جنہوں نے آیوڈین سے بھرپور خوراک اور ایسی خوراک جو آیوڈین جذب ہونے میں رکاوٹ ڈال سکتی ہے کو پہچانا۔ اُنہوں نے آیوڈین کی کمی کے نقصانات پر اپنے خاندانوں میں بحث کی اور نمک میں آیوڈین کی مقدار کو ٹیسٹ کیا۔ اُن کی فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں اسکول میں دوپہر کا کھانا فراہم کرنے کے پروگرام کو بہتر کرنے میں مدد ملی۔

پانچواں مرحلہ: صحت نگرانی: اسکول کے سال کے اختتام پر، درج بالا 'دوسرے مرحلہ' کو دہرایا جانا چاہیے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ بچوں کی غذائی صورت حال بہتر ہوئی ہے یا نہیں، یہ اس لیے بھی اہم ہے کہ اسکول کے آئندہ برس کے لیے خوراک کی فراہمی کے پروگرام کی منصوبہ بندی میں ضروری تبدیلی لائی جا سکے۔ ایک مرتبہ پھر، اس کارروائی میں والدین اور علاقے کے بڑوں کو شامل کرنا چاہیے، اور اُن کی اس بات پر حوصلہ افزائی کرنا چاہیے کہ وہ اسکول میں وقفے کے دوران اپنے بچوں میں غذائیت کی کمی کو دور کرنے میں مدد دیں۔ اگرچہ یہ حکمت عملی، بچوں کی غذائی کمی کو بہتر کرنے کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔ اس قسم کے اقدامات کو سکیرینگ، صحت کے دوسرے مسائل پر ایکشن لینے؛ دانتوں کی حفاظت اور چھوت کی بیماریوں سے بچاؤ اور اس کے ساتھ اِن کی نگرانی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اسکول میں صاف ستھرا ماحول پیدا کرنے لیے تجاویز:

صاف ستھرے ہاتھ اور صاف پانی، آپ کے اسکول اور آپ کے گھروں میں بیماریوں کی روک تھام کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات عام فہم ہے۔ تاہم اکثر اسکولوں کے لیے یہ ایک بڑا چیلنج ہے۔ بعض اوقات کوئی ترغیب نہیں ہوتی لیکن اکثر اساتذہ کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کس طرح حفظان صحت اور نکاسی آب کے بارے میں مؤثر تدریس کی جائے اور محفوظ لیٹرین اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے ضروری وسائل کمیونٹی سے کیسے حاصل کیے جائیں۔ آج کل جو مؤثر حکمت عملیاں استعمال ہو رہی ہیں وہ ''بچے سے بچے'' اور ''بچے سے بڑا'' کے لیے حفظان صحت اور محفوظ پانی کی تعلیم ہے۔ ذیل میں کچھ سرگرمیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہیں حفظان صحت اور محفوظ پانی کی آپ کے اسکول میں فراہمی کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔

تکمیلی سرگرمی: حفظانِ صحت کی تعلیم میں بچوں کی شمولیت

دستوں کی بیماری، پیٹ کے کیڑے، ہیضہ، میعادی بخار، پولیو، اور کچھ دیگر بیماریاں جراثیموں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جراثیم ہاتھوں، مٹی، خوراک اور مشروبات کے ذریعے ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل ہوتے ہیں۔ ذیل میں کچھ سرگرمیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے، جو آپ اپنے اسکول کے مہارتوں پر مبنی تعلیمِ صحت پروگرام میں بچوں کی حفظانِ صحت کی عادتوں کو بہتر کرنے کے لیے شامل کر سکتے ہیں:۔

- **تبادلہ خیال گروپ:** کچھ بچے کیوں خصوصاً لڑکیاں لیٹرین استعمال نہیں کرنا چاہتے؟ کیا کچھ بچے ایسے بھی ہیں جو صرف اس لیے اسکول نہیں آتے کہ وہاں ان کے لیے کوئی موزوں لیٹرین موجود نہیں؟ اُن وجوہات کے بارے میں بات چیت کریں اور لیٹرین کے استعمال کی حوصلہ افزائی کے طریقوں پر متفق ہوں۔ لڑکیوں کے لیے اِس قسم کی سہولتوں کی کمی لڑکیوں کے اسکول نہ آنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ جنوبی ایشیاء کے ایک ملک میں اسکول میں پورا دن لیٹرین استعمال نہ کر سکنے کی بنا پر مثانے کی بیماری کے واقعات سننے میں آئے ہیں!
- **تبادلہ خیال کے لیے گروپ:** یہ بات چیت کریں کہ چھوٹے بچوں کو یہ کس طرح سکھایا جائے کہ وہ کس طرح لیٹرین استعمال کریں اور اسے صاف ستھرا رکھیں۔ اُن چیزوں کے بارے میں تبادلہ خیال کریں جو جراثیم پھیلانے میں مدد دیتی ہیں۔
- **اچھی حفظانِ صحت کی مشق کے لیے رول پلے کریں:** اسکول میں بچوں کے ساتھ اچھی عادات کی مشق کریں۔ مثلاً: لیٹرین استعمال کریں اور اسے صاف ستھرا رکھیں۔ لیٹرین استعمال کرنے کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئیں، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے اچھی طرح دھولیں۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کریں، یہ کر کے دکھانے کے لیے کہ وہ کس طرح حفظانِ صحت کی اچھی عادات کی مشق کرتے ہیں۔
- **کہانیاں:** بچوں کو کہیں کہ وہ کہانیاں لکھیں کہ کب، کیسے اور کیوں اُنہیں حفظانِ صحت اچھی عادات اپنانی چاہییں۔
- **ٹیم ورک:** لیٹرینوں کے باقاعدہ معائنہ کے لیے ایک گروپ تشکیل دیں۔ یہ گروپ اس بات کا معائنہ کرے کہ لیٹرین کے تمام سوراخ بند ہیں اور یہ کہ تمام لیٹرینیں صاف ستھری ہیں۔ اگر وہ صاف ستھری نہیں ہیں، تو گروپ اس بات کی اطلاع کسی ٹیچر یا محکمہ صحت کے کارکن کو دے کر یہ معلوم کرے گا کہ ان لیٹرینوں کو کس طرح صاف رکھا جائے۔ یہ سرگرمی اُن میں فیصلہ سازی، رابطے اور باہمی تعلقات کی مہارتوں میں مدد دے گی۔
- **مظاہرے (اسکول یا کمیونٹی)** ایک مثال کے طور پر بڑے بچے اسکول کے صحن میں بچوں کے سائز کی ایک لیٹرین تعمیر کر سکتے ہیں، گڑھے کو ناپ کر اس کے سائز کا سانچا بنوایا جا سکتا ہے۔ بچے خود اس لیٹرین کو تعمیر کریں جب کہ کوئی استاد یا کوئی اور بڑا شخص ان کے کام کی نگرانی کرے۔ والدین ضروری اشیاء (ریت، سیمنٹ، لکڑی، وغیرہ) کی فراہمی کے ذریعے مدد کر سکتے ہیں؛ بچے اپنے اپنے علاقے کے اعتبار سے اپنے گروپ تشکیل دے سکتے ہیں۔ کلاس میں، وہ یہ منصوبہ تیار کر سکتے ہیں کہ اپنے گھروں میں بچوں کے سائز کی لیٹرین تعمیر کرنے میں وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ کلاس میں کارکردگی کے چارٹ کے ذریعے ان تمام گھروں کی نشان دہی کی جا سکتی ہے، جن میں ایک چھوٹا بچہ ہو۔ جب اس گھر میں لیٹرین تعمیر ہو جائے تو اس پر ✓ کا نشان لگا دیں، اور جب وہ چھوٹا بچہ اس لیٹرین کو استعمال کرنا سیکھ جائے تو ایک اور ✓ کا نشان لگا دیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ اس کام کو انجام دیں۔
- **تعلیم کی نگرانی کریں:** تبادلہ خیال کے گروپوں میں یا مضامین کے ذریعے، بچوں کو یہ وضاحت کرنے کے لیے کہیں:
  - دستوں کی بیماری کس طرح پھیلتی ہے اور اسے کس طرح روکا جا سکتا ہے؟
  - چھوٹے بچوں کے پاخانے کے بارے میں احتیاط برتنا کیوں اہم ہے؟
  - صفائی کی وہ کون سی اچھی عادات ہیں جو جراثیموں کو پھیلنے سے روکتی ہیں؟
  - کیا اب اسکول میں لیٹرین موجود ہے، اور ہاتھ دھونے کے لیے جگہ بھی؟
  - کتنے گھروں میں خاص قسم کی لیٹرین موجود ہے یا کوئی ایسی مخصوص جگہ ہے جہاں چھوٹے بچے رفع حاجت کرتے ہیں؟

- بچوں نے خصوصی لیٹرین تیار کرنے میں کس طرح مدد کی؟
- کیا بچوں نے اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کی بہتر حفظان صحت کے طریقے جاننے میں مدد کی؟ انہیں کہیں کہ وہ یہ بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا۔

- علاقے کے لوگوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کریں: ٹیچرز اور محکمہ صحت کے کارکن دستوں کی بیماری کی روک تھام کے لیے صفائی رکھنے اور لیٹرین کا استعمال کرنے کی اہمیت پر زور ڈال سکتے ہیں۔ جراثیموں کے بارے میں یہ جاننے کے لیے کہ وہ کیا ہیں اور وہ کیسے بیماری پھیلاتے ہیں، سائنس کے اسباق کو استعمال کریں۔ اساتذہ اور والدین، بچوں کے سائز کی لیٹرین کی منصوبہ بندی اور تعمیر کے لیے بڑے بچوں کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔
- بچوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کریں: بچے اسکول میں، اور اسکاؤٹس، گائیڈز، اور مذہبی گروپوں کے ذریعے اپنی مثالوں سے حفظان صحت، اچھی خوراک، پینے کا صاف پانی اور صفائی کے لیے تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے سے چھوٹے بچوں کو یہ سکھا سکتے ہیں کہ لیٹرین کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، اپنے آپ کو کس طرح صاف رکھا جاتا ہے، اور جہاں کہیں ضرورت ہو تو بچوں کے سائز کی ایک موزوں لیٹرین کی تعمیر میں کیسے مدد کی جا سکتی ہے۔

نمونے کا سبق: (دستوں کی بیماری)

مقاصدِ تعلم: بچوں کو اس قابل بنانا کہ وہ دستوں کی وجوہات کی وضاحت کریں۔

تدریسی مدد: تصویریں (لیٹرین، مکھیوں سے غیر محفوظ، مکھیوں کے لیے کھلی آماجگاہ، کھانے پر مکھیاں، بچے کی ناک بہتی ہے، معدے میں درد ہوتا ہے، بار بار رفع حاجت کے لیے جاتا ہے)۔

تدریسی/تعلم کی سرگرمیاں:

1) بچوں سے کہیں کہ گروپوں میں تصویروں کو دیکھیں اور درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔
   ا) آپ کیا سوچتے ہیں؟
   ب) تصویر میں بچے کے ساتھ کیا ہوا، اور کیوں؟
2) طلباء کو بتائیں کہ تصویروں میں بچوں کے معدے میں درد ہے، دست ہوتے ہیں اور بعض اوقات قے بھی ہوتی ہے۔ طلباء کو بتائیں کہ اُسے دستوں کی بیماری کہتے ہیں۔
3) اِس بات کی وضاحت کریں کہ دستوں کی بیماری کی وجوہات یہ ہیں:۔
   ا) گندے ہاتھوں سے کھانا کھانا۔
   ب) غیر صحت مند (گندی) خوراک کھانا۔
   ج) مکھیوں سے آلودہ خوراک کھانا۔
   د) باسی (خراب شدہ) خوراک کھان۔
   ہ) گندہ اور غیر محفوظ پانی پینا۔

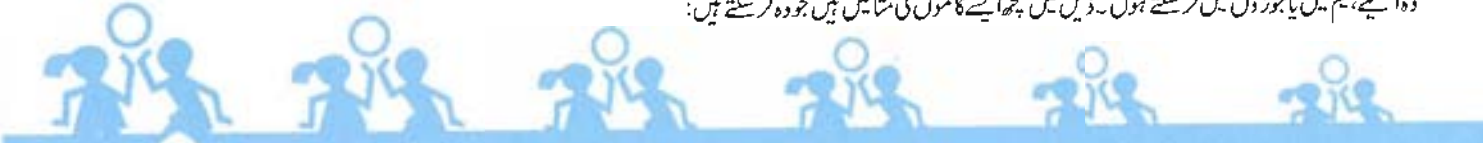
تکمیلی سرگرمی: پینے کے صاف پانی کی فراہمی میں بچوں کو شامل کرنا

بچوں کو پینے کے صاف پانی کے حصول اور نکاسی آب کے بارے میں تعلیم دینے میں یہ بات بتانا اہم ہے کہ ہر زندہ چیز کو زندہ رہنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن گندے پانی کا استعمال ہمیں بیمار کر سکتا ہے۔ ہمیں پانی کو صاف ستھرا اور محفوظ کرنے کے لیے احتیاط کی ضرورت ہے خصوصاً جہاں سے ہمیں یہ ملے؛ جب ہم اسے گھر لائیں، جب ہم اسے جمع کریں اور جب ہم استعمال کریں۔ ذیل میں کچھ سرگرمیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے، جنہیں آپ پانی کے تحفظ کو بہتر بنانے کے لیے اسکول کی مہارتوں پر مبنی حفظان صحت کی تعلیم کے پروگرام میں شامل کر سکتے ہیں:۔

- بچے تبادلہ خیال کر سکتے ہیں کہ: پانی کیوں اہم ہے؟ ان سب کاموں کی فہرست تیار کریں، جن میں آپ گھر پر، علاقے میں، اسپتالوں میں، کھیتوں پر، اور پورے ملک میں پانی کے استعمال سے کر سکتے ہیں۔ ان میں کس کس کے لیے ہمیں صاف پانی کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیا ایسے پانی کو جو بظاہر صاف ہو یا جس کا ذائقہ اچھا ہو، ہمیشہ پینے کے لیے محفوظ اور صاف تصور کیا جا سکتا ہے؟ (اس کا جواب ہے 'نہیں'۔ کیوں؟)۔ پانی میں جراثیم کیسے داخل ہوتے ہیں؟ کس طرح پانی ہمیں فائدہ پہنچا سکتا ہے؟ اور کس طرح ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ کیا کچھ بچوں کا معدہ ہمیشہ خراب رہتا ہے یا انہیں دستوں کی بیماری ہے؟ کیا خاندان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس قسم کی کوئی تکلیف یا بیماری ہو؟ کیا شیر خوار بچوں کو ایسا کوئی مرض لاحق ہے؟ آپ کے خیال میں اس بیماری کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟
- علاقے میں گروپ ورک: بچوں کو چھوٹے چھوٹے گروپوں میں گاؤں میں جا کر اُن تمام جگہوں کا نقشہ بنانے کے لیے کہیں جہاں جہاں پانی دستیاب ہے۔ (اسکول کمیونٹی کے نقشے کو جو آپ نے تیسرے کتابچے میں بنایا استعمال کریں) یہ جاننے کی کوشش کریں کہ ان میں سے کن ذرائع سے صاف ستھرا پانی دستیاب ہے اور اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جاتی ہے، اور کن وسائل سے گندہ پانی حاصل ہوتا ہے؟ (اس نقشے پر نوٹ کریں اگر پانی گندہ اور آلودہ ہے تو کیا چیز اسے گندہ کر رہی ہے) اس بات کا مشاہدہ کریں کہ لوگ کس طرح پانی بھرتے ہیں اور کس طرح گھر لے کر جاتے ہیں۔ کیا اس دوران پانی صاف اور محفوظ رہتا ہے؟ جو کچھ آپ نے دیکھا اس پر دوسرے بچوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔
- اسکول میں گروپ ورک: اُن بیماریوں کی فہرست تیار کریں، جو، غیر محفوظ پانی کے ذریعے پھیلتی ہیں، اور ان کے متعلق مزید باتیں دریافت کریں۔ اسکول میں پانی کے ذرائع کی جانچ پڑتال کریں۔ پانی کہاں سے آتا ہے؟ کیا لیٹرین ان جگہوں کے قریب ہیں جہاں سے پانی حاصل ہوتا ہے؟ پانی کے ٹینک کو کتنے عرصے بعد صاف کیا جاتا ہے؟ کیا پانی نکالنے کے لیے کپ یا ڈونگا استعمال کیا جاتا ہے؟ کیا پیالوں اور ڈونگوں کو استعمال سے پہلے اور بعد میں صاف کیا جاتا ہے؟ کیا وہاں کہیں ایسی جگہ ہے جہاں کھانے پینے سے پہلے ہاتھوں کو دھویا جا سکے؟ کیا طلباء ہمیشہ اس سہولت کو استعمال کرتے ہیں؟
- گھر پر انفرادی کام۔ بچوں سے کہیں کہ وہ ان تمام برتنوں کی فہرست بنائیں جو گھر میں پانی جمع کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ گھر میں موجود ان لوگوں کی فہرست بنائیں جو گندا پانی استعمال کرنے کی وجہ سے بیمار ہوئے ہیں۔ گھر کے لیے پانی کون بھر کر لاتا ہے؟ کیا آپ ان کی مدد کر سکتے ہیں؟ کون پانی کو صاف ستھرا اور محفوظ رکھتا ہے؟ کیا پانی کے برتن کو ڈھانپا گیا ہے؟ کیا پانی نکالنے کے لیے ڈونگا استعمال ہوتا ہے؟ کیا وہ رفع حاجت کے بعد، اور کھانے پینے سے پہلے ہاتھ دھوتے ہیں؟ محکمہ صحت کے کسی کارکن سے یہ معلوم کریں کہ علاقے میں پینے کا صاف پانی حاصل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ کیا ہے۔

بچے مدد کر سکتے ہیں:

پانی صاف رکھنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے میں بچے مدد کر سکتے ہیں۔ وہ ایسی سرگرمیاں ڈھونڈ سکتے ہیں، جو ان کی عمر کے لحاظ سے موزوں ہوں، جنہیں وہ اکیلے، ٹیم میں یا جوڑوں میں کر سکتے ہوں۔ ذیل میں کچھ ایسے کاموں کی مثالیں ہیں جو وہ کر سکتے ہیں:



- اس جگہ پر کہ جہاں سے پانی حاصل کیا جاتا ہے، بچے پانی کی فراہمی کو صاف ستھرا رکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ چھوٹے بچوں پر یہ واضح کریں کہ وہ کبھی بھی پانی کے اندر پیشاب نہ کریں، یا پانی کے نزدیک کسی بھی جگہ پر رفع حاجت نہ کریں۔ پانی کے ذخیرہ کے کناروں کے آس پاس سے کوڑا کرکٹ یا فالتو چیزوں کو چن کر کہیں دور لے جائیں۔ جانوروں کو پانی کے ذخیرے سے دور رکھیں۔ جہاں کہیں نلکا لگا ہوا ہو، لوگوں کو اس کے استعمال میں مدد دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بوڑھے لوگوں کو پانی حاصل کرنے اور اسے اٹھا کر لے جانے میں ان کی مدد کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ نلکے کو استعمال کرنے کے بعد اس کی ٹونٹی بند کر دی گئی ہے۔ جہاں کہیں کنواں موجود ہو، تو اس کے آس پاس کی جگہ کو صاف ستھرا رکھیں۔ اگر پتھر دستیاب ہوں تو کنویں کے اردگرد ایک چھوٹی سی دیوار تعمیر کر دیں۔ چیک کر لیں کہ کنویں سے پانی نکالنے والا ڈول اور رسی صاف ہوں۔ ڈول کو استعمال کے بعد لٹکانے کا انتظام کریں تاکہ کوئی اسے استعمال کے بعد زمین پر نہ رکھ دے۔ اگر کنویں پر کوئی ڈھکن موجود نہیں ہے تو اگر ممکن ہو تو اسے ڈھانپنے کا انتظام کریں۔ اگر پانی نکالنے کے لیے کوئی بالٹی یا ڈول مخصوص کیا گیا ہے تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ لوگ اپنے اپنے ڈول کنویں سے پانی نکالنے کے لیے استعمال نہ کریں۔ اگر کہیں ہینڈ پمپ موجود ہے تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ لوگ اسے احتیاط سے استعمال کریں۔ اسے زیادہ زور سے نہیں چلانا چاہیے اور نہ ہی اسے کھیل کود کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔
- جب لوگ پانی بھر کر گھر لے جاتے ہیں: تو اُن پر واضح کریں کہ پانی نکالنے کے لیے وہ جو ڈول وغیرہ استعمال کریں وہ صاف ستھرے ہونے چاہئیں۔ جہاں سے پانی حاصل کیا جاتا ہے، اگر وہ جگہ صاف نہ ہو تو لوگوں سے کہیں کہ وہ پانی صاف کرنے کے لیے فلٹر استعمال کریں یا پانی کو ابالنے کے بعد استعمال کریں۔
- گھر میں: چھوٹے بچوں کو سمجھائیں کہ وہ پانی نکالنے کے لیے اپنے ہاتھ، گندی اشیاء یا کوئی اور ایسی نامناسب چیز استعمال نہ کریں بلکہ اس مقصد کے لیے ڈونگا استعمال کریں۔ اس برتن کو جس میں پانی جمع کیا گیا ہے صاف ستھرا اور ڈھانپ کر رکھنے میں مدد دیں۔ اپنے سے چھوٹے بچوں کو پانی کے بڑے برتن سے پانی نکالنے کے لیے ڈونگا استعمال کرنے میں مدد دیں۔ انہیں سکھائیں کہ پانی نکالنے کے بعد برتن کو واپس اسی طرح ڈھانپ دیں۔ جس چیز سے برتن کو ڈھانپا گیا ہے، پانی نکالتے ہوئے اسے فرش پر مت رکھیں۔ کوشش کریں کہ فرش پر پانی نہ گرنے پائے اور پانی نکالنے والے ڈونگے یا جگ کو پانی کے برتن سے باہر کسی صاف ستھری جگہ پر رکھیں۔ اسے جانوروں کی پہنچ سے دور رکھیں اور فرش پر نہ رکھیں۔

نگرانی:

کئی ماہ بعد بچوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ دوسرے بچوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ انہیں کون کون سی باتیں یاد رہ گئی ہیں، انہوں نے پانی کو صاف ستھرا اور محفوظ رکھنے کے لیے کیا کیا ہے۔ اور مزید وہ کیا کر سکتے ہیں۔ کیا وہ جگہ جہاں سے پانی بھرا جاتا ہے، اب زیادہ صاف ہے؟ کیا وہاں سے ہر قسم کا کوڑا کرکٹ ہٹا دیا گیا ہے؟ کیا پانی جمع کرنے والے برتن، خاص طور پر باہر سے، ہمیشہ صاف رکھے جاتے ہیں؟ کیا اب زیادہ بچے رفع حاجت کے بعد اور کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ اچھی طرح دھونے لگ گئے ہیں؟ کتنے لوگ ابھی بھی غیر محفوظ پانی کی وجہ سے بیمار پڑ رہے ہیں؟

آپ کے اسکول کا ماحول بہتر بنانے کے لیے کچھ مفید اشارے:

درج ذیل معلومات کیرن میتل Karin Metell نے تیار کی ہیں جن میں اسکول میں صاف ستھرا اور صحت مند ماحول پیدا کرنے میں مدد کرنے کے کچھ طریقے بیان کیے گئے ہیں:۔

1. اسکول کے ماحول کی تشخیص کریں، آپ اسے کس طرح تعلیم و تربیت کے لیے زیادہ دوستانہ، محفوظ اور صحت مند بنا سکتے ہیں؟ پانچ دائرہ کار (areas) کی نشان دہی کریں، جن میں آسانی سے بہتری پیدا کی جا سکتی ہے اور اس پر بچوں کے ساتھ مل کر عملی منصوبہ بنائیں۔

2. مل کر اسکول اور گھر میں بچوں اور ان کے والدین کی صفائی ستھرائی کے بارے میں عادات کی تشخیص کریں۔ ایسی پانچ بُری عادتوں کی نشان دہی کریں جو بچوں کی صحت کو متاثر کرتی ہیں اور انہیں تبدیل کرنے کے لیے اہداف مقرر کریں۔

3. اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسکول میں بچوں کو پینے کا صاف اور محفوظ پانی مہیا کیا جا رہا ہے!

4. اسکول میں ''صحت وصفائی کا دن'' باقاعدگی سے مناتے رہیں۔ مثال کے طور پر تمام شاگرد ہفتے میں ایک مرتبہ اپنے اسکول کا صحن صاف کر سکتے ہیں۔

5. ''صحت کے لیے مانیٹر بچے'' چنیں جو کمیونٹی میں پھیلنے والی بیماری کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ مانیٹرنگ کو ماحولیاتی عملی منصوبے کا حصہ بنائیں۔

6. بچوں کو علاقے کا ایک ماحولیاتی نقشہ بنانے کی دعوت دیں جس میں ان وسائل اور جگہوں کی نشان دہی کی گئی ہو جہاں ماحول کے تحفظ اور صفائی میں بہتری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ عملی اقدام کریں!

7. اسکول میں حفظانِ صحت کی سہولتوں کی بہتری کے لیے کی جانے والی حقیقی سرگرمیوں میں والدین کو شامل کریں۔ مثال کے طور پر وہ لیٹرین تعمیر کروا سکتے ہیں۔

8. اسکول کے ماحول کو دوستانہ بنانے کے لیے اقدامات کریں یعنی، چیزوں کو دوبارہ قابلِ استعمال بنائیں چیزیں جوڑ کر ڈبہ بنائیں، باورچی خانے ترتیب دیں، شجر کاری کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ پانی ضائع نہیں ہو رہا۔

9. لیٹرین کے نزدیک صابن یا راکھ سے ہاتھ دھونے کی سہولت کا انتظام کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس کو استعمال کیا جا رہا ہے اور ٹھیک حالت میں رکھا جا رہا ہے!

ہم نے کیا سیکھا؟

صحت منداور حفاظتی پالیسیوں کی تشکیل:

اسکول کے صحت مند، محفوظ، اور خطرے سے پاک ماحول اور اسکول کی صحت پالیسیاں، وہ رہنما اصول ہیں، جو بچوں کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ طے کرنے کے لیے کہ ہمیں کن پالیسیوں کی ضرورت ہے، اسکول اور علاقہ کے اندر بہت سے شراکت داروں کی شمولیت ضروری ہے۔ اِس قسم کی پالیسیوں کی تشکیل اور اِن پر عمل درآمد، ترغیب سے اتفاق رائے تک غور وفکر پالیسی سازی اور اِس پر عمل درآمد یہ سب ایک ایسا طریقہ کار ہے جس سے آگہی اور شراکت داری قائم ہوتی ہے۔ ہم نہ صرف محکمہ صحت کے حکام اور حفظان صحت کی سہولت فراہم کرنے والوں بلکہ اساتذہ، طالب علموں، والدین، اور علاقے کے قائدین کے ساتھ مل کر کام کرنے سے بھی یہ فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ جب پالیسی مرتب ہو جائے، تو تمام بچوں کے لیے اِسے مؤثر انداز میں لاگو کرنے اور طالب علموں سمیت تمام پارٹیوں کی طرف سے اِس کی نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔

اب اپنے آپ سے سوال کریں، ''میرے اسکول کی پالیسی میں کون سی تبدیلیوں کی ضرورت ہے؟ اِن تبدیلیوں پر اپنے ساتھیوں اور طالب علموں سے تبادلہ خیال کریں اور پھر اپنے اسکول کو صحت مند جگہ بنانے کے لیے عملی منصوبے بنائیں!

بچوں کو زندگی گزارنے کی مہارتیں دینا:

مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت کے ذریعے بچے اپنے علم، رویّوں اور زندگی کی مہارتوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔ پھر وہ صحت منداور محفوظ رویّوں اور ماحول کو فروغ دینے کے لیے فیصلے بھی کر سکتے ہیں اور مثبت عمل بھی کر سکتے ہیں۔

مہارتوں پر مبنی تعلیم صحت کے پروگرام صحت کے مخصوص رویّوں کی تبدیلی پر مرکوز ہوتے ہیں، جو لڑکیوں اور لڑکوں (صنفی حساسیت) دونوں کی صحت کی ضروریات سے مطابقت رکھتے ہوں۔ بچے نہ صرف معلومات جاننے بلکہ اِن معلومات کو فوری اقدامات میں تبدیل کرنے کی کارروائی میں بھی عملی حصہ لیتے ہیں۔

زندگی کی جو مہارتیں وہ سیکھتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں: رابطہ اور باہمی تعلقات کی صلاحیتیں، فیصلہ سازی اور تنقیدی سوچ کی صلاحیتیں، حالات پر قابو پانے اور خود نظمی کی عادتیں۔

یہ زندگی گزارنے کی مہارتیں بچوں کو ایسے مسائل جیسے نشہ آور اشیا کے غلط استعمال اور تشدد سے بچاتی ہیں۔ اِس کے ساتھ ہی وہ صحت افزا غذائیت، نکاسی آب، حفظان صحت اور ذہنی صحت کو فروغ دیتی ہیں۔ یہ خاص طور پر ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام اور متاثرہ افراد کی بدنامی کے داغ کو کم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

کچھ طریقے جن کے ذریعے ہم مہارتوں پر مبنی تعلیمی پروگرام کو اپنی تدریس میں شامل کر سکتے ہیں وہ فعال تعلم کے طریقے ہیں جیسے کہ تبادلہ خیال کے لیے گروپوں کی تشکیل، ڈرامے اور رول پلے کا انعقاد، کہانیاں سنانا اور کوئی عملی کام کر کے دکھانا۔

اب اپنے آپ سے پوچھیں، ''میں اپنے طالب علموں میں مہارتوں پر مبنی تعلیم کے فروغ کے لیے اپنے کلاس کی تدریس میں کیا تبدیلیاں لا سکتا ہوں؟'' تین ذاتی اہداف مقرر کریں اور اِن کا موازنہ کریں اور اپنے ساتھیوں

اور طالب علموں کے ساتھ اِن پر تبادلہ خیال کریں۔ ایک ماہ کے بعد، اِس بات کا موازنہ کریں کہ آپ کی کارکردگی کتنی بہتر ہوئی ہے۔

اسکول میں غذائیت، صحت کی خدمات اور سہولتیں فراہم کرنا:

مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے خاص طور پر غذائیت، صحت اور نکاسی آب کی صورتِ حال کا اثر جلد قبول کرتے ہیں۔ خوراک کی فراہمی، صحت مند حفظانِ صحت کی عادات کی حوصلہ افزائی اور والدین اور خاندانوں کے ساتھ مل کر محفوظ پانی اور نکاسی آب کی سہولتوں کے ذریعے اسکول میں غذائیت اور صحت کی خدمات و سہولیات سے یہ بچے مستفید ہو سکتے ہیں۔

ہمارے اسکول اگر ایسے مسائل کی طرف توجہ دیں، جو علاقے میں عام ہیں اور لوگ اُن کی اہمیت کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ سادہ، محفوظ اور عام فہم بھی ہیں تو ہمارے اسکول صحت، غذائیت اور نکاسی آب کی خدمات کو مؤثر انداز سے مہیا کر سکتے ہیں۔ مؤثر اسکول غذائیت، صحت اور نکاسی آب کی مشقیں بچوں کی تعلیم کو زندگی کی اہم مہارتوں کو سکھانے اور اُن پر اسکول میں عمل کرنے کا قیمتی ذریعہ ہو سکتی ہیں۔

ہمارے اسکول، ہمارے علاقے اور ہمارے بچوں کے لیے ایک مثال ہونے چاہییں۔ ہم نہ صرف اچھی صحت، غذائیت اور حفظانِ صحت کی عادتوں کی تعلیم دیں بلکہ اُن پر عمل بھی کریں۔

اب آپ اپنے آپ سے پوچھیں، ''میرے اسکول کو کن خدمات یا سہولتوں کی ضرورت ہے؟ یا غذائیت، صحت اور نکاسی آب کے بارے میں کس قسم کی بہتری کی ضرورت ہے؟'' اپنے ساتھیوں اور طالب علموں کے ساتھ اِن پر تبادلہ خیال کریں اور پھر اپنے اسکول حالات کو بہتر کرنے کے لیے عملی منصوبے بنائیں۔

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

This Booklet has benefited immensely from the following sources, and these are gratefully acknowledged here. Readers are encouraged to consult these sources in order to learn even more about creating a healthy and protective ILFE.

Publications

Baily D, Hawes Hand Bonati B. (1994) Child-to-Child: A Resource Book. Part 2: The Child-to-Child Activity Sheets. London: The Child-to-Child Trust. This publication is an excellent resource for promoting children's participation in several areas. Readers are encouraged to use it in developing their lesson plans and activities.

Commonwealth Secretariat and Healthlink Worldwide (2001) Gender and Relationships: A Practical Action Kit for Young People. London.

Seel A and Power L. (2003) Active Learning: A Self-Training Module. Save the Children UK, London.

Son V, Pridmore P, Nga B, My D and Kick P (2002) Renovating the Teaching of Health in Multigrade Primary Schools: A Teacher's Guide to Health in Natural and Social Sciences (Grades 1,2,3) and Science (Grade 5). British Council and the National Institute of Educational Sciences: Hanoi, Vietnam.

Schenker II, Nyirenda J M. (2002) Preventing HIV / AIDS in Schools. International Academy of Education. Educational Practices Series 9. Paris.

UNESCO. Best Practices of Non-Violent Conflict Resolution in and outof-school: some examples. Paris. Also obtainable from the Web site http://unesdoc.unesco.org/images/0012/001266/1266 7ge.pdf

UNESCO (2002) FRESH: A Comprehensive School Health Approach to Achieve EFA. Paris. (ED-2002/WS/8 Rev.)

UNICEF and the International Water and ~.anitation Centre (1998) A Manual on School Sanitation and Hygiene. Water, Environment and Sanitation Technical GuiQelines Series - N6. 5. New York.

World Food Programme (2002) Fact Sheet: School Feeding. Rome.

World Health Organization (2000) Local Action: Creating Health Promoting Schools. Geneva.

World Health Organization (1998) WHO Information Series on School Health. Document 3. Violence Prevention: An Important Element of a Health-Promoting School. Geneva.

World Health Organization (1998) WHO Information Series on School Health. Document 4. Healthy Nutrition: An Essential Element of a Health-Promoting School. Geneva.

World Health Organization (1998) WHO Information Series on School Health. Document 6. Preventing HIV / AIDS/ STI and Related Discrimination: An Important Responsibility of Health Promoting Schools. Geneva.

Web Sites

Barriers to Girls' Education: Strategies and Interventions. UNICEF Teachers Talking About Learning. http://www.unicef.org/teachers/girls_ed/barriers_02.htm

Education Queensland. Identifying At Risk Students. http://education.qld.gov.au/health-safety /promotion/ drug-education/ html/m_risk.html

Focusing Resources on Effective School Health. http://www.freshschools.org

اور طالب علموں کے ساتھ اِن پر تبادلہ خیال کریں۔ ایک ماہ کے بعد، اِس بات کا موازنہ کریں کہ آپ کی کارکردگی کتنی بہتر ہوئی ہے۔

اسکول میں غذائیت، صحت کی خدمات اور سہولتیں فراہم کرنا:

مختلف پس منظر اور صلاحیتوں کے حامل بچے خاص طور پر غذائیت، صحت اور نکاسی آب کی صورتِ حال کا اثر جلد قبول کرتے ہیں۔ خوراک کی فراہمی، صحت مند حفظانِ صحت کی عادات کی حوصلہ افزائی اور والدین اور خاندانوں کے ساتھ مل کر محفوظ پانی اور نکاسی آب کی سہولتوں کے ذریعے اسکول میں غذائیت اور صحت کی خدمات و سہولیات سے یہ بچے مستفید ہو سکتے ہیں۔

ہمارے اسکول اگر ایسے مسائل کی طرف توجہ دیں، جو علاقے میں عام ہیں اور لوگ اُن کی اہمیت کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ سادہ، محفوظ اور عام فہم بھی ہیں تو ہمارے اسکول صحت، غذائیت اور نکاسی آب کی خدمات کو مؤثر انداز سے مہیا کر سکتے ہیں۔ مؤثر اسکول غذائیت، صحت اور نکاسی آب کی مشقیں بچوں کی تعلیم کو زندگی کی اہم مہارتوں کو سکھانے اور اُن پر اسکول میں عمل کرنے کا قیمتی ذریعہ ہو سکتی ہیں۔

ہمارے اسکول، ہمارے علاقے اور ہمارے بچوں کے لیے ایک مثال ہونے چاہییں۔ ہم نہ صرف اچھی صحت، غذائیت اور حفظانِ صحت کی عادتوں کی تعلیم دیں بلکہ اُن پر عمل بھی کریں۔

اب آپ اپنے آپ سے پوچھیں، ''میرے اسکول کو کن خدمات یا سہولتوں کی ضرورت ہے؟ یا غذائیت، صحت اور نکاسی آب کے بارے میں کس قسم کی بہتری کی ضرورت ہے؟'' اپنے ساتھیوں اور طالب علموں کے ساتھ اِن پر تبادلہ خیال کریں اور پھر اپنے اسکول حالات کو بہتر کرنے کے لیے عملی منصوبے بنائیں۔

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

This Booklet has benefited immensely from the following sources, and these are gratefully acknowledged here. Readers are encouraged to consult these sources in order to learn even more about creating a healthy and protective ILFE.

Publications

Baily D, Hawes Hand Bonati B. (1994) Child-to-Child: A Resource Book. Part 2: The Child-to-Child Activity Sheets. London: The Child-to-Child Trust. This publication is an excellent resource for promoting children's participation in several areas. Readers are encouraged to use it in developing their lesson plans and activities.

Commonwealth Secretariat and Healthlink Worldwide (2001) Gender and Relationships: A Practical Action Kit for Young People. London.

Seel A and Power L. (2003) Active Learning: A Self-Training Module. Save the Children UK, London.

Son V, Pridmore P, Nga B, My D and Kick P (2002) Renovating the Teaching of Health in Multigrade Primary Schools: A Teacher's Guide to Health in Natural and Social Sciences (Grades 1,2,3) and Science (Grade 5). British Council and the National Institute of Educational Sciences: Hanoi, Vietnam.

Schenker II, Nyirenda J M. (2002) Preventing HIV / AIDS in Schools. International Academy of Education. Educational Practices Series 9. Paris.

UNESCO. Best Practices of Non-Violent Conflict Resolution in and outof-school: some examples. Paris. Also obtainable from the Web site http://unesdoc.unesco.org/images/0012/001266/1266 7ge.pdf

UNESCO (2002) FRESH: A Comprehensive School Health Approach to Achieve EFA. Paris. (ED-2002/WS/8 Rev.)

UNICEF and the International Water and ~.anitation Centre (1998) A Manual on School Sanitation and Hygiene. Water, Environment and Sanitation Technical GuiQelines Series - N6. 5. New York.

World Food Programme (2002) Fact Sheet: School Feeding. Rome.

World Health Organization (2000) Local Action: Creating Health Promoting Schools. Geneva.

World Health Organization (1998) WHO Information Series on School Health. Document 3. Violence Prevention: An Important Element of a Health-Promoting School. Geneva.

World Health Organization (1998) WHO Information Series on School Health. Document 4. Healthy Nutrition: An Essential Element of a Health-Promoting School. Geneva.

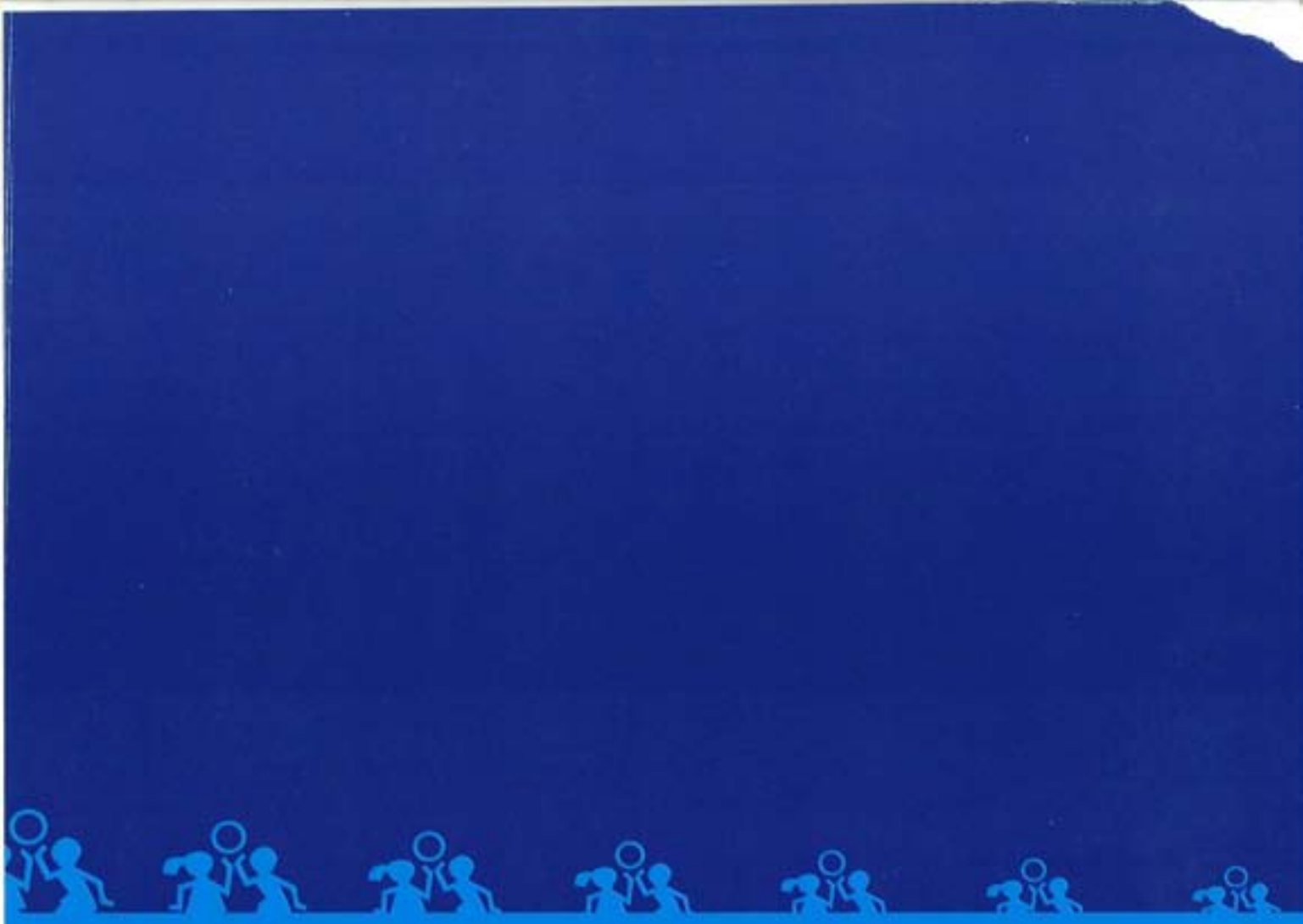
World Health Organization (1998) WHO Information Series on School Health. Document 6. Preventing HIV / AIDS/ STI and Related Discrimination: An Important Responsibility of Health Promoting Schools. Geneva.

Web Sites

Barriers to Girls' Education: Strategies and Interventions. UNICEF Teachers Talking About Learning. http://www.unicef.org/teachers/girls_ed/barriers_02.htm

Education Queensland. Identifying At Risk Students. http://education.qld.gov.au/health-safety /promotion/ drug-education/ html/m_risk.html

Focusing Resources on Effective School Health. http://www.freshschools.org



یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔ 2004ء